خلیفہ بلافصل

www.KitaboSunnat.com

علامہ غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ بلا فصل

تالیف

استاذ الحدیث غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری حفظہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ

اصحاب رسول ﷺ زمانہ خیر کے بہترین لوگ ہیں، انہیں حالت ایمان میں دیدار رسول کا شرف حاصل ہوا، اخلاص، صدق اور دیانت کے پیکر، اسلام کو محبوب رکھنے والے، ہر خوبی و بھلائی ان کی فطرت ثانیہ، حقوق اللہ اور حقوق العباد کے چلتے پھرتے نمونے، پاسبانِ دین حنیف، غنچہ ہائے اسلام، جنہیں محمد عربی ﷺ نے خونِ جگر سے سینچا، نزولِ شریعت کے گواہ اور دین کے راوی۔

ان جیسا عظیم چشم فلک نے نہیں دیکھا، اپنے محسن و مربی کی تعلیمات کے رکھوالے ہیں، ان کی شہادت کو دربار الٰہی میں قبولیت کی سند حاصل ہے، آپس میں رحم دل اللہ کے دشمنوں کے لئے فولاد سے بھی سخت، فی سبیل اللہ مجاہدین، مہاجرین و انصار، عبادت گزار، انفاق فی سبیل اللہ میں اپنی مثال آپ اور قرآن میں مذکور مومنانہ صفات کے اولین مصداق ہیں۔

قرآن وسنت کی واضح نصوص سے ثابت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے تمام صحابہ ارفع واعلیٰ درجات پر فائز ہیں۔ درست کہ بعض کو بعض پر فضیلت ہے، لیکن تمام صحابہ قابل احترام، ہدایت یافتہ اور فوز وفلاح کے مالک ہیں، ایمان وبصیرت میں درجہ کمال پر فائز ہیں، ان کے بعد آنے والے نیکی، تقویٰ اور علم کے ہمالیہ پر پہنچ جائیں، ایک ادنی صحابی کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ صحابہ کی بشری لغزشوں یا اجتہادی غلطیوں کو بنیاد بنا کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کے بارے میں سوئے ظن کا شکار ہونا اپنی عاقبت خراب کرنے کے سوا کچھ نہیں۔

ایک عام مسلمان اگر گناہ کبیرہ سے تائب ہو جائے، تو اس کے سابقہ گناہوں کو قصہ محفل بنا کر اس کی تنقیص کرنا یا اس وجہ سے دل کشیدہ رکھنا بھی شرعاً جرم ہے، تو ایک ماجور اجتہادی غلطی کی بنا پر کسی صحابی پہ طعن کتنی بڑی بدبختی ہوگی؟

شیخ الاسلام، ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۶۶۱۔۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

كَانَ مِنْ مَّذَاهِبِ أَهْلِ السُّنَّةِ الْإِمْسَاكُ عَمَّا شَجَرَ بَيْنَ الصَّحَابَةِ، فَإِنَّهٗ قَدْ ثَبَتَتْ فَضَائِلُهُمْ، وَوَجَبَتْ مُوَالَاتُهُمْ وَمَحَبَّتُهُمْ، وَمَا وَقَعَ مِنْهُ مَا يَكُونُ لَهُمْ فِيهِ عُذْرٌ يَخْفٰى عَلَى الْإِنْسَانِ، وَمِنْهُ مَا تَابَ صَاحِبُهٗ مِنْهُ، وَمِنْهُ مَا يَكُونُ مَغْفُورًا، فَالْخَوْضُ فِيمَا شَجَرَ يُوقِعُ فِي نُفُوسِ كَثِيرٍ مِّنَ النَّاسِ بُغْضًا وَذَمًّا، وَيَكُونُ هُوَ فِي ذٰلِكَ مُخْطِئًا، بَلْ عَاصِيًا، فَيَضُرُّ نَفْسَهٗ، وَمَنْ خَاضَ مَعَهٗ فِي ذٰلِكَ، كَمَا جَرٰى لِأَكْثَرِ مَنْ تَكَلَّمَ فِي ذٰلِكَ، فَإِنَّهُمْ تَكَلَّمُوا بِكَلَامٍ لَّا يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَلَا رَسُولُهٗ، إِمَّا مِنْ ذَمِّ مَنْ لَّا يَسْتَحِقُّ الذَّمَّ، وَإِمَّا مِنْ مَدْحِ أُمُورٍ لَا تَسْتَحِقُّ الْمَدْحَ، وَلِهٰذَا كَانَ الْإِمْسَاكُ طَرِيقَةَ أَفَاضِلِ السَّلَفِ.

''اہل سنت کے عقائد میں شامل ہے کہ صحابہ کرام کے اختلافات بارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منہ بند رکھا جائے، صحابہ کے فضائل قرآن وسنت سے ثابت ہیں اور ان سے محبت ومودّت فرض ہے۔ اختلافات صحابہ (تین قسم پر ہیں) بعض ایسے کہ ان میں صحابہ کے پاس شرعی عذر تھا، جو عام انسان کو معلوم نہیں ہو سکا، بعض خطائیں جن سے توبہ کر لی تھی اور بعض ایسے جو اللہ تعالیٰ نے خود ہی معاف کر دیئے۔ مشاجرات صحابہ میں غور کرنے سے (کم فہم) اکثریت کے دلوں میں صحابہ کرام کے بارے میں بغض وعداوت پیدا ہو جاتی ہے، جس سے بندہ گناہ گار ہو جاتا ہے۔ یوں وہ خود کو اور اپنے ساتھیوں کو نقصان پہنچاتا ہے۔ جنہوں نے اس بارے میں زبان کھولی، اکثر کا یہی حال ہوا۔ انہوں نے ایسی باتیں کیں جو اللہ ورسول کو پسند نہیں تھیں۔ ایسے لوگوں کی مذمت کی، جو مذمت کے مستحق نہیں تھے یا ایسے امور کی تعریف کی، جو قابل تعریف نہ تھے۔ اسی لیے مشاجراتِ صحابہ میں زبان بندی ہی سلف صالحین کا طریق تھا۔''

(مِنهاج السنّة النّبويّة في نقض كلام الشّيعة القدريّة :1/448-449)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۷۷۳۔۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

اِتَّفَقَ أَهْل السُّنَّة عَلٰى وُجُوبِ مَنْعِ الطَّعْن عَلٰى أَحَدٍ مِنْ الصَّحَابَة بِسَبَبِ مَا وَقَعَ لَهُمْ مِنْ ذٰلِكَ وَلَوْ عُرِفَ الْمُحِقُّ مِنْهُمْ لِأَنَّهُمْ لَمْ يُقَاتِلُوا فِي تِلْكَ الْحُرُوب إِلَّا عَنِ اجْتِهَادٍ وَقَدْ عَفَا اللّٰه تَعَالٰى عَنِ الْمُخْطِئِ فِي الْاِجْتِهَاد، بَلْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثَبَتَ أَنَّهُ يُؤْجَرُ أَجْرًا وَاحِدًا وَأَنَّ الْمُصِيبَ يُؤْجَرُ أَجْرَيْنِ .

''اہل سنت کا اتفاق ہے کہ صحابہ کے درمیان جو اختلاف پیدا ہوئے، ان میں ایک فریق کو حق بجانب جان کر بھی دوسرے فریق پر طعن و تشنیع ممنوع ہے، ان کا قتال صرف اجتہادی بنیاد پر تھا، اللہ تعالیٰ نے ان کی اجتہادی خطائیں معاف فرما دی ہیں، بلکہ اجتہاد کرنے والے کو ایک اجر اور درستگی پانے والے کو دوہرا اجر ملتا ہے۔''

(فتح الباري شرح صحيح البخاري : 34/13)

اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾(التّوبة : 100)

''سابقین مہاجرین و انصار اور ان کے طریق پر چلنے والوں سے اللہ راضی ہوا، وہ اللہ سے راضی ہوئے، اللہ نے ان کے لئے باغات تیار کر رکھے ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، اس میں ہمیشہ رہیں گے، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۰۔۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ أَخْبَرَ اللّٰهُ الْعَظِيمُ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنِ السَّابِقِينَ الْأَوَّلِينَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْمُهَاجِرِينَ والْأَنْصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُمْ بِإِحْسَانٍ فَيَا وَيْلُ مَنْ أَبْغَضَهُمْ أَوْ سَبَّهُمْ أَوْ أَبْغَضَ أَوْ سبَّ بَعْضَهُمْ .

''اللہ نے بتایا کہ وہ سابقین اولین، مہاجرین وانصار سے راضی ہے، ان کے متبعین سے بھی راضی ہے، ہلاکت! ان سب کو گالی دینے والے پر، ان سے بغض رکھنے والے پر، ویل! ان میں سے بعض کو گالی دینے والے یا بغض رکھنے والے پر۔'' (تفسیر ابن کثیر : 203/4)

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اور غلو وتنقیص :

اہل سنت، اہل حق سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو چوتھا خلیفہ تسلیم کرتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب بیان کرتے ہیں، آپ رضی اللہ عنہ کی شان، مقام اور مرتبہ میں غلو نہیں کرتے، نہ ہی آپ رضی اللہ عنہ کے مقام ومرتبہ میں تقصیر کرتے ہیں۔ بعض ابنائے آدم تو آپ رضی اللہ عنہ کے بارے میں اتنا غلو کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ کو انبیا کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَيُحِبُّنِي قَوْمٌ حَتّٰى يَدْخُلُوا النَّارَ فِيَّ، وَلَيُبْغِضُنِي قَوْمٌ حَتّٰى يَدْخُلُوا النَّارَ فِي بُغْضِي .

''ایک قوم میری محبت میں غلو کے سبب اور دوسری میرے ساتھ بغض کے سبب جہنم میں جائے گی۔''

(السّنّة لابن أبي عاصم : 1017، وسندهٗ صحيحٌ)

اسی غلو کے سبب بعض حلقوں کی طرف سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بلافصل کہا جاتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، ان سے پہلے خلفاء سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر بن خطاب اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہم کو غاصب وظالم قرار دیا جاتا ہے، ان کا کہنا ہے کہ اصحاب ثلاثہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا حق چھین لیا ہے۔ بے سند اور جھوٹی روایات اس غلو میں اضافہ کا سبب ہوئیں اور قرآن وسنت کے مخالف عقیدہ پر شیطان کی طرف سے دلوں میں راسخ کر دی گئیں۔

علمائے اہل سنت کی رائے اس سلسلہ میں کیا ہے، ملاحظہ ہو:

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۰۰۔۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

سَيِّدُ الصَّحَابَةِ بَعْدَ الرَّسُولِ وَخَيْرُهُمْ وَأَفْضَلُهُمْ، أَعْنِي الصِّدِّيقَ الْأَكْبَرَ وَالْخَلِيفَةَ الْأَعْظَمَ أَبَا بَكْرِ بْنَ أَبِي قُحَافَةَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

فَإِنَّ الطَّائِفَةَ الْمَخْذُولَةَ مِنَ الرَّافِضَةِ يُعَادُونَ أَفْضَلَ الصَّحَابَةِ وَيُبْغِضُونَهُمْ وَيَسُبُّونَهُمْ، عِيَاذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ، وَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّ عُقُولَهُمْ مَعْكُوسَةٌ، وَقُلُوبَهُمْ مَنْكُوسَةٌ، فَأَيْنَ هٰؤُلَاءِ مِنَ الْإِيمَانِ بِالْقُرْآنِ، إِذْ يسبُّون مَنْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ؟ وَأَمَّا أَهْلُ السُّنَّةِ فَإِنَّهُمْ يَتَرَضَّوْنَ عَمَّنْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَيَسُبُّونَ مَنْ سَبَّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ، وَيُوَالُونَ مَنْ يُوَالِي اللّٰهَ، وَيُعَادُونَ مَنْ يُعَادِي اللّٰهَ، وَهُمْ مُتَّبِعُونَ لَا مُبْتَدِعُونَ، وَيَقْتَدُونَ وَلَا يَبْتَدُونَ وَلِهٰذَا هُمْ حِزْبُ اللّٰهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمُفْلِحُونَ وَعِبَادُهُ الْمُؤْمِنُونَ .

صدیق اکبر، خلیفہ اعظم، افضل الصحابہ، سید الصحابہ، ابوبکر بن ابی قحافہ رضی اللہ عنہ کو روافض کا رذیل گروہ دشمن مانتا ہے، انہیں گالم گلوچ کرتا ہے اور ان سے بغض رکھتا ہے، نعوذ باللہ! یہ الٹی عقل کے مالک، برے دلوں والے، قرآن پر ایمان کہاں رکھتے ہیں؟ جن سے اللہ راضی ہوا انہیں گالی دیتے ہیں، اہل سنت تو صحابہ سے راضی ہیں، انہیں گالی دینے والوں کو برا جانتے ہیں، جس سے اللہ و رسول محبت رکھیں ان سے محبت رکھتے ہیں، وہ جس سے نفرت کریں اس سے نفرت کرتے ہیں، متبع ہیں بدعتی نہیں، اقتدا کرتے ہیں، بدعات کا سہارا نہیں لیتے، اسی باعث اللہ کا گروہ کہلاتے اور مومنین کا لقب پاتے ہیں۔'' (تفسیر ابن کثیر : 203/4)

نیز فرماتے ہیں:

قَوْلُهُ : ﴿وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا﴾ أَيْ يَنْسُبُونَ إِلَيْهِمْ مَا هُمْ بُرَآءُ مِنْهُ لَمْ يَعْمَلُوهُ وَلَمْ يَفْعَلُوهُ، ﴿فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتَانًا وَإِثْمًا مُبِينًا﴾ وَهٰذَا هُوَ الْبُهْتُ الْبَيِّنُ أَنْ يُحْكٰى أَوْ يُنْقَلَ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ مَا لَمْ يَفْعَلُوهُ عَلٰى سَبِيلِ الْعَيْبِ وَالتَّنَقُّصِ لَهُمْ، ومِنْ أَكْثَرِ مَنْ يَدْخُلُ فِي هٰذَا الْوَعِيدِ الْكَفَرَةُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ، ثُمَّ الرَّافِضَةُ الَّذِينَ يَتَنَقَّصُونَ الصَّحَابَةَ وَيَعِيبُونَهُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِمَا قَدْ بَرَّأَهُمُ اللّٰهُ مِنْهُ، وَيَصِفُونَهُمْ بِنَقِيضِ مَا أَخْبَرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ؛ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ، قَدْ أَخْبَرَ أَنَّهُ قَدْ رَضِيَ عَنِ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ وَمَدَحَهُمْ، وَهٰؤُلَاءِ الْجَهَلَةُ الْأَغْبِيَاءُ يَسُبُّونَهُمْ وَيَتَنَقَّصُونَهُمْ وَيَذْكُرُونَ عَنْهُمْ مَا لَمْ يَكُنْ وَلَا فَعَلُوهُ أَبَدًا، فَهُمْ فِي الْحَقِيقَةِ مَنْكُوسُو الْقُلُوبِ يَذُمُّونَ الْمَمْدُوحِينَ، وَيَمْدَحُونَ الْمَذْمُومِينَ .

''فرمان باری تعالیٰ: ''جولوگ مومنین ومومنات کوان باتوں پر تکلیف دیتے ہیں، جوان کے نامہ اعمال میں موجود ہی نہیں، انہوں نے بہت بڑے بہتان کا بار اپنے سر لیا۔'' یہ قرآنی توضیح بہت وضاحت سے سمجھا رہی ہے کہ تنقیص کی غرض سے کسی مسلمان کی طرف ایسے فعل کی نسبت جو اس نے کیا ہی نہ ہو، بہتان کہلاتی ہے، اس وعید کے اکثر مستحقین منکرین خدا اور رسول ہیں، پھر روافض جو صحابہ کی تنقیص کرتے اور ان کے بارے میں ایسی باتیں کہتے ہیں جن سے وہ بری ہیں، اللہ کہتا ہے کہ میں ان سے راضی ہوں اور یہ جاہل انہیں گالیاں دیتے ہیں، ان کی طرف ایسے افعال کی نسبت کرتے ہیں جو ان سے صادر ہی نہیں ہوئے، حقیقت ہے کہ یہ الٹی کھوپڑیوں کے مالک ہیں، جو مذمت ان کی کرتے ہیں، جن کی اللہ نے مدح کی اور مدح ان کی کرتے ہیں، جن کی اللہ نے مذمت کی۔''

(تفسیر ابن کثیر : 6/480-481)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غلو کا نتیجہ تکفیر اور خرابی عقائد :

غلو کے نتیجے میں عقائد میں خرابی آجاتی ہے، لوگ تکفیر کرنے لگتے ہیں اور مختلف قسم کی بدعات ان میں در آتی ہیں۔

علامہ ابومظفر طاہر بن محمد اسفرایینی رحمہ اللہ (م:۴۷۱ھ) لکھتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ الزَّيْدِيَةَ وَالْإِمَامِيَّةَ مِنْهُمْ مَنْ يُكَفِّرُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَالْعَدَاوَةُ بَيْنَهُمْ قَائِمَةٌ دَائِمَةٌ وَالْكَيْسَانِيَةُ يَعْدُوْنَ فِي الْإِمَامِيَّةِ وَاعْلَمْ أَنَّ جَمِيْعَ مَنْ ذَكَرْنَاهُمْ مِنْ فِرَقِ الْإِمَامِيَّةِ مُتَّفِقُوْنَ عَلٰى تَكْفِيْرِ الصَّحَابَةِ وَيَدَّعُوْنَ أَنَّ الْقُرْآنَ قَدْ غُيِّرَ عَمَّا كَانَ وَوَقَعَ فِيْهِ الزِّيَادَةُ وَالنُّقْصَانُ مِنْ قِبَلِ الصَّحَابَةِ وَيَزْعَمُوْنَ أَنَّهُ قَدْ كَانَ فِيْهِ النَّصُّ عَلٰى إِمَامَةِ عَلِيٍّ فَأَسْقَطَهُ الصَّحَابَةُ عَنْهُ وَيَزْعَمُوْنَ أَنَّهُ لَا اعْتِمَادَ عَلَى الْقُرْآنِ الْآنَ وَلَا عَلٰى شَيْءٍ مِنَ الْأَخْبَارِ الْمَرْوِيَةِ عَنِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَزْعَمُوْنَ أَنَّهُ لَا اعْتِمَادَ عَلَى الشَّرِيعَةِ الَّتِي فِي أَيْدِي الْمُسْلِمِيْنَ وَيَنْتَظِرُوْنَ إِمَامًا يَسَمُّوْنَهُ الْمَهْدِيَّ يَخْرُجُ وَيُعَلِّمُهُمُ الشَّرِيْعَةَ وَلَيْسُوْا فِي الْحَالِ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ الدِّيْنِ وَلَيْسَ مَقْصُوْدُهُمْ مِنْ هٰذَا الْكَلَامِ تَحْقِيْقَ الْكَلَامِ فِي الْإِمَامَةِ وَلٰكِنْ مَقْصُوْدُهُمْ إِسْقَاطُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كُلْفَةِ تَكْلِيْفِ الشَّرِيْعَةِ عَنْ أَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَوَسَّعُوْا فِي اسْتِحْلَالِ الْمُحَرَّمَاتِ الشَّرْعِيَّةِ وَيَعْتَذِرُوْا عِنْدَ الْعَوَامِ بِمَا يَعُدُّوْنَهٗ مِنْ تَحْرِيْفِ الشَّرِيْعَةِ وَتَغْيِيْرِ الْقُرْآنِ مِنْ عِنْدِ الصَّحَابَةِ وَلَا مَزِيْدَ عَلٰى هٰذَا النَّوْعُ مِنَ الْكُفْرِ إِذْ لَا بَقَاءَ فِيْهِ عَلٰى شَيْءٍ مِنَ الدِّيْنِ .

''زیدیہ اور امامیہ ایک دوسرے پر کفر کا فتویٰ صادر کرتے ہیں، ان کی دشمنی قائم ودائم ہے، کیسا نیہ امامیہ پر حملہ آور ہوتے ہیں، جان لیجئے! امامیہ کے جتنے بھی فرقوں کا ہم نے تذکرہ کیا، تکفیر صحابہ پر سب کا اتفاق ہے، قرآن مجید میں تغیر وتبدل کا دعویٰ کرتے ہیں، کہتے ہیں صحابہ نے اس میں کمی وبیشی وتحریف کی ہے، جن نصوص میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی امامت کا ذکر تھا، انہیں حذف کر دیا، ان کے خیال میں قرآن، احادیث نبویہ اور موجودہ شریعت پر اعتماد درست نہیں، وہ مہدی کے منتظر ہیں، جو خروج کے بعد انہیں شریعت سکھائیں گے، فی الحال وہ دین کے کسی جزء پر کاربند نہیں ہیں، اس سے ان کی غرض مسئلہ امامت کی تحقیق ہرگز نہیں، بلکہ صرف شرعی پابندیوں سے آزادی ہے، انہوں نے شرعی محرمات کافی حد تک حلال سمجھ رکھی ہیں اور عوام (کی آنکھوں میں دھول ڈالتے ہوئے ان) کے سامنے شریعت وقرآن کے محرف ہونے کا بہانہ بناتے ہیں، اس سے بڑھ کر کفر کیا ہوسکتا ہے؟ اس لیے دین اسلام سے ان کا کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعلق نہیں ہے۔‘‘

(التّبصير في الدين وتمييز الفرقة النّاجية عن الفرق الهالكين، ص 24-25)

علامہ ابوسعد سمعانی رحمہ اللہ (۵۰۶۔۵۶۲) لکھتے ہیں:

اِجْتَمَعَتِ الْإِمَامِيَّةُ عَلٰى تَضْلِيْلِ الصَّحَابَةِ حَيْثُ جَعَلُوا الْإِمَامَةَ لِغَيْرِ عَلِيٍّ .

’’امامیہ صحابہ کو گمراہ سمجھنے پر متفق ہیں کہ جنہوں نے امامت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی دوسرے کے سپرد کر دی۔‘‘ (الأنساب : 365/6)

اہل سنت کے نزدیک مکفرین صحابہ کا حکم:

اہل سنت کے ہاں جنابِ صحابہ کی تکفیر کرنے والے گروہ کا حکم کیا ہے؟ ملاحظہ ہو:

علامہ ابوسعد سمعانی رحمہ اللہ (۵۰۶۔۵۶۲) لکھتے ہیں:

اِجْتَمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى تَكْفِيْرِ الْإِمَامِيَّةِ لِأَنَّهُمْ يَعْتَقِدُوْنَ تَضْلِيْلَ الصَّحَابَةِ وَيُنْكِرُوْنَ إِجْمَاعَهُمْ وَيُنْسِبُوْنَهُمْ إِلٰى مَا يَلِيْقُ بِهِمْ، وَأَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ عَلٰى أَنَّ الزَّيْدِيَةَ مُبْتَدِعَةٌ .

اُمت مسلمہ امامیہ کی تکفیر پر متفق ہے، جنہوں نے صحابہ کرام کے متعلق گمراہی کا عقیدہ رکھا، ان کے اجماع کا انکار کیا اور ان کی طرف ایسی باتیں منسوب کر ڈالیں، جو ان کی شایانِ شان نہیں تھیں، جمہور اہل علم فرقہ زیدیہ کو بدعتی کہتے ہیں۔‘‘ (الأنساب : 365/6)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۶۶۱۔۷۲۸ھ) ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَيَّامُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ كُلُّهَا سُوْدٌ .

''اسلام میں ان کا دور سیاہ ہے۔'' (مِنهاج السّنّة : 415/7)

نیز فرماتے ہیں:

اَللّٰهُ يَعْلَمُ وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيمًا، لَيْسَ فِي جَمِيعِ الطَّوَائِفِ الْمُنْتَسِبَةِ إِلَى الْإِسْلَامِ مَعَ بِدْعَةٍ وَضَلَالَةٍ شَرٌّ مِنْهُمْ لَا أَجْهَلَ وَلَا أَكْذَبَ، وَلَا أَظْلَمَ، وَلَا أَقْرَبَ إِلَى الْكُفْرِ وَالْفُسُوقِ وَالْعِصْيَانِ، وَأَبْعَدَ عَنْ حَقَائِقِ الْإِيمَانِ مِنْهُمْ .

''اللہ جانتا ہے اور اس کا علم کافی ہے کہ اسلام کی طرف جتنے بھی منسوب فرقے ہیں، ان میں کوئی بھی شیعہ سے بڑھ کر جاہل، جھوٹا اور ظالم ہے، نہ کفر و فسق اور عصیان سے قریب تر اور ایمانی حقائق سے بعید تر۔''

(مِنهاج السّنّة النبويّة في نقض كلام الشيعة والقدريّة : 160/5-161)

مزید لکھتے ہیں:

هٰؤُلَاءِ الرَّافِضَةُ إِمَّا مُنَافِقٌ وَإِمَّا جَاهِلٌ، فَلَا يَكُونُ رَافِضِيٌّ وَلَا جَهْمِيٌّ إِلَّا مُنَافِقًا أَوْ جَاهِلًا بِمَا جَاءَ بِهِ الرَّسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكُونُ فِيهِمْ أَحَدٌ عَالِمًا بِمَا جَاءَ بِهِ الرَّسُولُ مَعَ الْإِيمَانِ بِهٖ، فَإِنَّ مُخَالَفَتَهُمْ لِمَا جَاءَ بِهِ الرَّسُولُ وَكَذِبَهُمْ عَلَيْهِ لَا يَخْفٰى قَطُّ إِلَّا عَلٰى مُفْرِطٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِي الْجَهْلِ وَالْهَوٰى، وَشُيُوخُهُمُ الْمُصَنِّفُونَ فِيهِمْ طَوَائِفُ يَعْلَمُونَ أَنَّ كَثِيرًا مِمَّا يَقُولُونَهُ كَذِبٌ، وَلٰكِنْ يُصَنِّفُونَ لَهُمْ لِرِيَاسَتِهِمْ عَلَيْهِمْ.

''رافضی یا تو دین نبی سے جاہل ہوتے ہیں یا منافق، ممکن نہیں کہ ہو رافضی یا جہمی اور منافق نہ ہو یا فرامین رسول ﷺ سے جاہل نہ ہو، شیعہ میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں، جو نبی کریم ﷺ کے فرامین جانتا اور مانتا ہو، ارشادات نبویہ سے شیعہ کا فرار اور نبی کریم ﷺ پر افترا پردازی اس پر مخفی رہ سکتی ہے، جو جہالت اور خواہش پرستی میں حد سے تجاوز کر گیا ہو، شیعہ لکھاری اس حقیقت سے بہ خوبی آگاہ ہوتے ہیں کہ ان کے اکثر اقوال کھلم کھلا جھوٹ کی غمازی کر رہے ہیں، مگر وہ اقتدار اور اختیار کو باقی رکھنے کے لیے ایسی کتابیں لکھتے رہتے ہیں۔''

(مِنهاج السّنّة النّبويّة في نقض كلام الشّيعة والقدريّة: 5/161-162)

سلیمان بن مہران اعمش رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَزَوَّجَ إِلَيْنَا جِنِّيٌّ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا أَحَبُّ الطَّعَامِ إِلَيْكُمْ؟ فَقَالَ: الْأَرُزُّ: قَالَ فَأَتَيْنَاهُمْ بِهِ، فَجَعَلْتُ أَرَى اللُّقَمَ تُرْفَعُ وَلَا أَرٰى أَحَدًا، فَقُلْتُ: فِيكُمْ مِنْ هٰذِهِ الْأَهْوَاءِ الَّتِي فِينَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: فَمَا الرَّافِضَةُ فِيكُمْ؟ قَالَ: شَرُّنَا.

''ایک جن میرا شاگرد ہوا، میں نے کہا: جنوں کی پسندیدہ غذا کیا ہے؟ کہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاول، ہم نے چاول حاضر کئے، ہم دیکھ رہے تھے کہ لقمہ اٹھایا جاتا ہے، مگر اٹھانے والا نظر نہیں آتا، میں نے پوچھا کہ آپ میں بھی اہل بدعت پائے جاتے ہیں؟ جن نے کہا: جی ہاں!، میں نے پوچھا: شیعہ آپ کے ہاں کس درجہ میں ہیں؟ جواب: سب سے بری مخلوق ہیں۔''

(تفسیر ابن کثیر : 242/8، وسندہٗ صحیحٌ)

حافظ مزی رحمہ اللہ نے امام اعمش تک اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر : 242/8)

فائدہ :

خلافت کوئی منصوص چیز نہیں ہے، بلکہ جس پر مسلمانوں کے ارباب حل وعقد مجتمع ہو جائیں، اس کی خلافت کا انعقاد ہو جاتا ہے۔ نیز خلافت کے انعقاد کے لئے ہر ہر شخص کا بیعت خلافت کرنا بھی ضروری نہیں، بلکہ محض ارباب حل وعقد کی بیعت مل جانا اور سلطہ حاصل ہو جانا ہی کافی ہے۔

اس کتاب میں یہ مقدمہ پیش کیا گیا ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام کے پہلے خلیفہ ہیں، اس نظریے پر وارد شبہات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس کا یہ مطلب مگر نہیں ہے کہ ہم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی ذات ہی کے منکر ہیں، بلکہ اہل سنت سیدنا علی کو ان کا پورا حق دیتے ہیں، اسلام کا چوتھا خلیفہ مانتے ہیں اور ان کے فضائل کا اقرار کرتے ہیں۔ یہی بات علم وعقل کے پیمانے پر پوری اترتی ہے۔ جو لوگ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے سوا باقی خلفاء کا انکار کرتے ہیں، ان کے پاس علم وفہم سے کوئی دلیل موجود نہیں، نصوص شریعت اس سے ابا کرتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم نے اس کتاب میں دیانت کے تقاضوں کو ملحوظ رکھنے کی پوری کوشش کی ہے، جو روایات اصول محدثین پر صحیح قرار پائیں، ان کو ضعیف کہنے کی جراءت نہیں کی اور جو ضعیف ہوئیں، ان کو صحیح نہیں کہا، یہی مسلک اہل سنت ہے۔ اگر اس میں کہیں خطا ہے تو ہماری لاعلمی کی وجہ سے ہے اور اگر صواب ہے تو اللہ کے فضل سے ہے، ہمارا کوئی کمال نہیں۔

نہاں خانہ دل سے :

آج میں اپنے مہربان مالک پر بہت راضی ہوں، خوشی ہے کہ جس کی انتہا ہی نہیں، دل کا بوجھ اُترسا گیا ہے، برسوں کی جاں سوز محنت پایہ تکمیل کو پہنچی، یہ میرے ذمے قرض تھا، جسے چکا دیا، الفاظ کا دامن تنگ ہے، میں اپنے رب کی عظمت و کبریائی کے لئے الفاظ کہاں سے لاؤں، اس کی تحمید وستائش کیسے بیان کروں؟

مولائے کریم! میں تیرا عاجز بندہ، کمزور، اپنی بے بسی کا معترف، میرے دل میں تیری، تیرے رسول اور تیرے حبیب کے جاں نثاروں کی محبت انگڑائی لیتی ہے، بس یہی متاع دامن دل میں پاتا ہوں، میں اسے لفظ تو نہیں دے سکتا، مگر تجھ سے کچھ مخفی نہیں، میری حقیر سی کاوش قبول فرمالے!

حررہ

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل اول

خلیفہ بلافصل کون؟

قرآن کریم، صحیح احادیث، اجماع اُمت اور ائمہ اسلام کی تصریحات کی روشنی میں روز روشن کی طرح واضح دلائل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ بلافصل کون؟

مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ سیدنا ابوبکر بن ابی قحافہ، صدیق اکبر رضی اللہ عنہ خلیفہ بلافصل ہیں، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۶۶۱۔۷۲۸ھ) لکھتے ہیں:

ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ يُؤْمِنُونَ بِأَنَّ الْخَلِيفَةَ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ عُثْمَانُ، ثُمَّ عَلِيٌّ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

''اہل سنت یہ ایمان رکھتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ سیدنا ابو بکر ہیں، پھر سیدنا عمر، پھر سیدنا عثمان، پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہم۔''

(العقيدة الواسطية : 184)

علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) فرماتے ہیں:

اَلَّذِي يُقْطَعُ بِهٖ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَأَقْوَالِ عُلَمَاءِ الْأُمَّةِ وَيَجِبُ أَنْ تُؤْمِنَ بِهِ الْقُلُوبُ وَالْأَفْئِدَةُ فَضْلُ الصِّدِّيقِ عَلٰى جَمِيعِ الصَّحَابَةِ، وَلَا مُبَالَاةَ بِأَقْوَالِ أَهْلِ الشِّيَعِ وَلَا أَهْلِ الْبِدَعِ.

''جو بات کتاب وسنت، علمائے امت کے اقوال سے قطعی طور پر معلوم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے اور جس پر دل و جان سے ایمان لانا ضروری ہے، وہ یہ ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو تمام صحابہ پر فضیلت حاصل ہے، اس حوالے سے شیعہ اور اہل بدعت کے اقوال کی کوئی حیثیت نہیں۔''

(تفسیر القرطبي : 148/8)

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خلیفہ منتخب ہونے کے بعد خطبہ ارشاد فرمایا:

أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنِّي قَدْ وُلِّيتُ عَلَيْكُمْ وَلَسْتُ بِخَيْرِكُمْ، فَإِنْ أَحْسَنْتُ فَأَعِينُونِي، وَإِنْ أَسَأْتُ فَقَوِّمُونِي، الصِّدْقُ أَمَانَةٌ، وَالْكَذِبُ خِيَانَةٌ، وَالضَّعِيفُ فِيكُمْ قَوِيٌّ عِنْدِي حَتّٰى أُرِيحَ عَلَيْهِ حَقَّهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، وَالْقَوِيُّ فِيكُمْ ضَعِيفٌ عِنْدِي حَتّٰى آخُذَ الْحَقَّ مِنْهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ، لَا يَدَعُ قَوْمٌ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا ضَرَبَهُمْ اللّٰهُ بِالذُّلِّ، وَلَا تَشِيعُ الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ إِلَّا عَمَّهُمُ اللّٰهُ بِالْبَلَاءِ، أَطِيعُونِي مَا أَطَعْتُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، فَإِذَا عَصَيْتُ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَلَا طَاعَةَ لِي عَلَيْكُمْ، قُومُوا إِلٰى صَلَاتِكُمْ يَرْحَمُكُمْ اللّٰهُ.

''امابعد! اے لوگو! مجھے تم پر امیر مقرر کیا گیا ہے، جبکہ میں تم سے بہتر نہیں ہوں، اگر میں اچھا کروں، تو میرے مدد کرنا اور اگر غلط جاؤں، تو مجھے درست کر دینا۔ سچ امانت ہے اور جھوٹ خیانت۔ جو آپ میں کمزور شخص ہے، وہ میرے نزدیک قوی ہے، ان شاء اللہ میں اسے اس کا پورا حق دوں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

گا اور جو آپ میں قوی ہے، وہ میرے نزدیک کمزور ہے، ان شاء اللہ میں اس سے (شرعی) حق وصول کروں گا۔ جو قوم جہاد فی سبیل اللہ چھوڑ دیتی ہے، اللہ تعالیٰ اسے رسوا کر دیتا ہے اور جس قوم میں فحاشی عام ہو جاتی ہے، اللہ تعالیٰ ان سب کو مصائب میں مبتلا کر دیتا ہے۔ جب تک میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت میں رہوں، میرے اطاعت کرتے رہنا اور جب میں اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کروں، تو آپ پر میرے اطاعت نہیں ہے۔ اب آپ نماز کے لیے کھڑے ہو جائیں، اللہ آپ سب پر رحم کرے۔''

(سيرة ابن هشام : 318/4، وسندهٗ حسنٌ)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(البداية والنّهاية : 415/9)

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (م:۲۳۳ھ) فرماتے ہیں:

خَيْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِيٌّ، هٰذَا قَوْلُنَا وَهٰذَا مَذْهَبُنَا .

''اس امت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہتر ابو بکر، پھر عمر، پھر عثمان، پھر علی رضی اللہ عنہم ہیں، یہی ہمارا مسلک اور یہی ہمارا مذہب ہے۔''

(تاريخ يحيى بن معين : 1620)

① سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَجْمَعَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتَخْلَفُوا أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

''رسول ﷺ کے صحابہ نے اتفاق سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنایا۔''

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم: 80/3، وسندهٗ حسنٌ)

② امام شافعی رحمہ اللہ (۱۵۰۔۲۰۴ھ) فرماتے ہیں:

مَا أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ الْخَلِيفَةُ وَاحِدًا فَاسْتَخْلَفُوا أَبَا بَكْرٍ.

''مسلمانوں نے اتفاق کیا کہ خلیفہ ایک ہی ہونا چاہیے، تو انہوں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنالیا۔'' (الإعتقاد: 522، وسندهٗ صحيحٌ)

③ امام ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ (۳۴۲ھ) لکھتے ہیں:

مِمَّا يَدُلُّ عَلٰى إِمَامَةِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ الْمُسْلِمِيْنَ جَمِيْعًا بَايِعُوْهُ وَانْقَادُوْا لِإِمَامَتِهٖ.

''سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی امامت کی ایک دلیل یہ ہے کہ تمام مسلمانوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی اور آپ کی امامت کے لیے مطیع ہو گئے تھے۔''

(الإبانة عن أصول الدّيانة: 251)

نیز فرماتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ أُثْنِيَ عَلَيْهِمْ وَمَدَحَهُمْ عَلٰى إِمَامَةِ أَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَسَمُّوْهُ خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَايَعُوهُ وَانْقَادُوا لَهُ وَأَقَرُّوا لَهُ بِالْفَضْلِ .

''(بیعتِ رضوان والے صحابہ)، جن کی اللہ نے تعریف ومدح کی ہے، سب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی امامت پر متفق تھے، سب نے آپ کا نام خلیفۂ رسول رکھا، آپ کی بیعت کی اور آپ رضی اللہ عنہ کی اطاعت کی۔''

(الإبانة : 250-251)

④ امام ابومحمد، عبداللہ بن محمد واسطی، ابن السقاء رحمہ اللہ (م:۳۷۳ھ) کہتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْأَنْصَارُ عَلٰى خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ .

''مہاجرین وانصار نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اجماع کرلیا تھا۔''

(تاريخ بغداد : 131/10، وسندهٗ صحيحٌ)

⑤ حافظ ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ (۳۳۶۔۴۳۰ھ) لکھتے ہیں:

يُقَالُ لِلْإِمَامِيَّةِ الطَّاعِنِيْنَ عَلَى الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ اجْتِمَاعُهُمْ عَلٰى تَقْدِمَةِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَكَانَ اجْتِمَاعُهُمْ عَلَيْهِ عَلٰى إِكْرَاهٍ مِنْهُ لَهُمْ بِالسَّيْفِ، أَوْ تَأْلِيْفٍ مِنْهُ لَهُم بِمَالٍ، أَوْ غَلَبَةٍ بِعَشِيْرَةٍ، فَإِنَّ الْإِجْتِمَاعَ لَا يَخْلُوْ مِنْ هٰذِهِ الْوُجُوْهِ، وَكُلُّ ذٰلِكَ مُسْتَحِيْلٌ مِّنْهُم لِأَنَّهُمْ (أَلْمَدِيْحَةَ) وَالْمُرُوْءَةَ وَالدِّيْنَ وَالنَّصِيْحَةَ، وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ مِنْ هٰذِهِ الْوُجُوْهِ، أَوْ أُرِيْدَ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ عَلَى الْمُبَايِعَةِ كَارِهًا لَّكَانَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ مَنْقُولًا عَنْهُم وَمُنْتَشِرًا، فَأَمَّا إِذَا أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى أَنْ لَّا إِكْرَاهَ، وَالْغَلَبَةَ وَالتَّأْلِيْفَ غَيْرُ مُمْكِنٍ مِّنْهُم وَعَلَيْهِمْ، فَقَدْ ثَبَتَ أَنَّ اجْتِمَاعَهُمْ لِمَا عَلِمُوْا مِنْهُ مِنْ الْإِسْتِحْقَاقِ وَالتَّفْضِيْلِ وَالسَّابِقَةِ وَقَدَّمُوْهُ وَبَايَعُوْهُ لِمَا خَصَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِهٖ مِنَ الْمَنَاقِبِ وَالْفَضَائِلِ .

''اجماعِ مہاجرین وانصار پر معترض لوگوں سے پوچھئے کہ صحابہ پہ کسی نے تلوار سونت لی تھی کہ جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر جمع ہو جائیں یا انہیں مال دیا گیا تھا یا وہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے کنبے، قبیلے سے تعلق رکھتے تھے؟ کیونکہ اجماع ان وجوہ سے خالی نہیں ہوتا اور یہ سب وجوہات صحابہ سے محال ہیں، وہ اللہ کے ممدوح ہیں، دین خیر خواہی کا نام ہے، اگر ان وجوہ میں سے کوئی بھی وجہ ہوتی یا ان میں سے کسی ایک کو بھی مجبور کر کے بیعت لی جاتی، تو یہ قصہ زبان زد عام ہو جاتا، جبکہ امت متفق ہے کہ انہیں نہ تو مجبور کیا گیا، نہ زور زیادتی کی گئی اور نہ تالیف قلبی کا سامان کیا گیا۔ تو ثابت ہوا کہ صحابہ کرام نے اجماع صرف اس لئے کیا کہ وہ خلافت کے لیے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا استحقاق، فضیلت اور مسابقت جانتے تھے، انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت ان فضائل ومناقب کی وجہ سے کی تھی، جو اللہ نے ان کے ساتھ خاص کیے ہیں۔''

(الإمامة والرّد على الرّافضة، ص 214-215)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑥ امام حاکم رحمہ اللہ (۴۰۵ھ) لکھتے ہیں:

ذِكْرُ الرِّوَايَاتِ الصَّحِيحَةِ، عَنِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ بِإِجْمَاعِهِمْ فِي مُخَاطَبَتِهِمْ إِيَّاهُ بِ«يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''صحابہ کی صحیح روایات کا بیان کہ وہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ''خلیفۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' کہہ کر مخاطب کرنے پر متفق تھے۔''

(المستدرك على الصّحيحين: 79/3)

⑦ امام، ابوعثمان، اسماعیل بن عبدالرحمٰن، صابونی رحمہ اللہ (۴۴۹) فرماتے ہیں:

يُثْبِتُ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ خِلَافَةَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاخْتِيَارِ الصَّحَابَةِ وَاتِّفَاقِهِمْ عَلَيْهِ.

''اصحاب الحدیث (محدثین) ثابت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت صحابہ کرام کے انتخاب اور اتفاق واجماع سے قائم ہوئی۔''

(عقيدة السلف أصحاب الحديث، ص 87)

⑧ امام بیہقی رحمہ اللہ (۳۸۴۔۴۵۸ھ) باب قائم کرتے ہیں:

بَابُ اجْتِمَاعِ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى بَيْعَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَانْقِيَادِهِمْ لِإِمَامَتِهِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’مسلمانوں کے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی بیعت پر متفق ہونے اور آپ رضی اللہ عنہ کی امامت کے لئے مطیع ہونے کا بیان۔‘‘(الاعتقاد : 486)

نیز فرماتے ہیں:

قَدْ صَحَّ بِمَا ذَكَرْنَا اجْتِمَاعُهُمْ عَلٰى مُبَايَعَتِهٖ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَلَا يَجُوزُ لِقَائِلٍ أَنْ يَقُولَ : كَانَ بَاطِنُ عَلِيٍّ أَوْ غَيْرِهٖ بِخِلَافِ ظَاهِرِهٖ فَكَانَ عَلِيٌّ أَكْبَرَ مَحَلًّا وَأَجَلَّ قَدْرًا مِنْ أَنْ يُقْدِمَ عَلٰى هٰذَا الْأَمْرِ الْعَظِيمِ بِغَيْرِ حَقٍّ أَوْ يُظْهِرَ لِلنَّاسِ خِلَافَ مَا فِي ضَمِيرِهٖ وَلَوْ جَازَ هٰذَا فِي اجْتِمَاعِهِمْ عَلٰى خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ لَمْ يَصِحَّ اجمَاعٌ قَطُّ، وَالْاِجْمَاعُ أَحَدُ حُجَجِ الشَّرِيعَةِ، وَلَا يَجُوزُ تَعْطِيلُهٗ بِالتَّوَهُّمِ.

’’جو دلائل ہم نے ذکر کیے ہیں، اس سے یہ ثابت ہو گیا کہ صحابہ کرام بشمول سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت خلافت پر اجماع کر لیا تھا، لہٰذا اب کسی کے لیے یہ کہنا جائز نہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ یا کسی صحابی کا باطن میں کچھ اور تھا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی قدر و منزلت اس سے کہیں بلند اور اعلیٰ ہے کہ وہ خلافت جیسے عظیم معاملہ میں ناحق بات کریں یا لوگوں کے سامنے اپنے دل کی بات کے علاوہ کوئی بات ظاہر کریں۔ اگر خلافت ابی بکر کے بارے میں ہونے والے صحابہ کے اجماع میں ایسا ہوا ہوتا، تو کبھی بھی کوئی اجماع صحیح نہیں ہوگا۔ اجماع ایک شرعی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حجت ہے، اسے محض وہم سے ٹھکرایا نہیں جا سکتا۔‘‘

(الاعتقاد، ص 352)

⑨ علامہ ابوالوفاء ابن عقیل رحمہ اللہ (۵۱۳ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ الصَّحَابَةَ أَجْمَعَتْ عَلٰى خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ مِنْ طَرِيقِ الْاِجْتِهَادِ وَالرَّأْيِ.

’’صحابہ کرام نے اپنے اجتہاد اور رائے سے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اجماع کر لیا تھا۔‘‘

(الواضح في أصول الفقه: 167/5)

⑩ علامہ مازری رحمہ اللہ (۵۳۶ھ) لکھتے ہیں:

أَمَّا غُلُوُّ الشِّيعَةِ فِي قَوْلِهِمْ بِأَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَصِيُّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَبَاطِلٌ لَّا أَصْلَ لَهٗ، وَأَمَّا الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَإِذَا أَثْبَتْنَا وَلَايَتَهٗ بِاتِّفَاقِ الصَّحَابَةِ عَلَيْهِ عَلٰى وَجْهٍ يُوجِبُ إِمَامَتَهٗ فَإِنَّ الْمُحَقِّقِينَ مِنْ أَئِمَّتِنَا أَنْكَرُوا أَنْ يَكُونَ ذٰلِكَ بِنَصٍّ قَاطِعٍ مِّنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَلٰى إِمَامَتِهٖ وَقَالُوا: لَوْ كَانَ النَّصُّ عِنْدَ الصَّحَابَةِ لَمْ يَقَعْ مِنْهَا مَا وَقَعَ عِنْدَ إِقَامَتِهٖ وَالْعَقْدِ لَهٗ وَلَا كَانَ مَا كَانَ مِنَ الِاخْتِلَافِ، فَدَلَّ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّهٗ رَأْيٌ مِّنْهُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقَعَ فِيهِ تَرَدُّدٌ مِّنْ طَائِفَةٍ ثُمَّ اسْتَقَرَّ .

''شیعہ غلو کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ وصی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، یہ دعویٰ باطل اور بے اصل ہے۔ ہم نے صحابہ کے اتفاق اور اجماع سے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ولایت ثابت کی ہے، اس سے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت ثابت ہوتی ہے۔ ہمارے محقق ائمہ نے اس بات کا انکار کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے امامت ابی بکر پر کوئی نص ہو۔ نیز کہتے ہیں کہ اگر صحابہ کے پاس کوئی نص صریح ہوتی، تو امامت کے قیام میں کوئی اختلاف وغیرہ واقع نہ ہوتا۔ یہ بات دلیل ہے کہ امامت ابی بکر صحابہ کی رائے سے قائم ہوئی، بعض صحابہ نے تردد کیا، لیکن پھر سب متفق ہو گئے۔''

(المُعلم بفوائد المسلم : 239/3)

⑪ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ عَقْدَ وِلَايَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْاِخْتِيَارِ وَالْإِجْمَاعِ لَا بِالنَّصِّ .

''سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت (صحابہ کے) اظہارِ رائے اور اجماع سے منعقد ہوئی، صریح نص سے نہیں۔''

(إكمال المُعلِم بفوائد مسلم : 221/6)

⑫ علامہ ابن ہبیرہ رحمہ اللہ (۵۶۰ھ) فرماتے ہیں:

اِنْعَقَدَ إِجْمَاعُ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر مسلمانوں کا اجماع منعقد ہو چکا ہے۔''

(الإفصاح عن مَعاني الصّحاح :265/1)

⑬ علامہ ابن قدامہ مقدسی رحمہ اللہ (۶۲۰ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ أَحَقُّ خَلْقِ اللّٰهِ بِالْخِلَافَةِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَضْلِهٖ وَسَابِقَتِهٖ، وَتَقْدِيمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ فِي الصَّلَاةِ عَلٰى جَمِيعِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَإِجْمَاعِ الصَّحَابَةِ عَلٰى تَقْدِيمِهٖ وَمُبَايَعَتِهٖ، وَلَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَجْمَعَهُمْ عَلٰى ضَلَالَةٍ.

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (کی وفات) کے بعد اپنی فضلیت اور اولیت کی بنا پر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ مخلوقِ خدا میں سے سب سے زیادہ خلافت کے حق دار تھے، نیز اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کو نماز کی امامت کے لیے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر فوقیت دی اور تمام صحابہ نے آپ کو مقدم کرنے اور آپ سے بیعت کرنے پر اجماع کر لیا تھا، یاد رہے کہ اللہ تعالیٰ امت کو گمراہی پر جمع نہیں کرتا۔''

(لِمعَة الاعتقاد، ص 36)

⑭ علامہ ابوالعباس قرطبی رحمہ اللہ (۶۵۶ھ) لکھتے ہیں:

اَلْمَسْأَلَةُ إِجْمَاعِيَّةٌ قَطْعِيَّةٌ.

''خلافتِ ابی بکر قطعی اجماعی مسئلہ ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(المُفهِم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم : 13/4)

⑮ مفسر قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ جَاءَ فِي السُّنَّةِ أَحَادِيثُ صَحِيحَةٌ، يَدُلُّ ظَاهِرُهَا عَلٰى أَنَّهُ الْخَلِيفَةُ بَعْدَهُ، وَقَدِ انْعَقَدَ الْإِجْمَاعُ عَلٰى ذٰلِكَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ مُخَالِفٌ، وَالْقَادِحُ فِي خِلَافَتِهِ مَقْطُوعٌ بِخَطَئِهِ وَتَفْسِيقِهِ، وَهَلْ يَكْفُرُ أَمْ لَا، يُخْتَلَفُ فِيهِ، وَالْأَظْهَرُ تَكْفِيرُهُ، ..... وَالَّذِي يُقْطَعُ بِهِ مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَأَقْوَالِ عُلَمَاءِ الْأُمَّةِ وَيَجِبُ أَنْ تُؤْمِنَ بِهِ الْقُلُوبُ وَالْأَفْئِدَةُ فَضْلُ الصِّدِّيقِ عَلٰى جَمِيعِ الصَّحَابَةِ، وَلَا مُبَالَاةَ بِأَقْوَالِ أَهْلِ الشِّيَعِ وَلَا أَهْلِ الْبِدَعِ، فَإِنَّهُمْ بَيْنَ مُكَفَّرٍ تُضْرَبُ رَقَبَتُهُ، وَبَيْنَ مُبْتَدِعٍ مُفَسَّقٍ لَا تُقْبَلُ كَلِمَتُهُ.

''اس بارے میں کئی صحیح احادیث موجود ہیں، جن کا ظاہر دلالت کرتا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی خلیفہ ہوں گے، نیز اس پر اجماع ہو چکا ہے اور کسی نے اس کی مخالفت نہیں کی۔ آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اعتراض کرنے والا قطعی طور پر خطا کار اور گناہ گار ہے، لیکن اس کی تکفیر اور عدم تکفیر میں اختلاف ہے، تکفیر والی بات ہی راجح ہے۔..... کتاب وسنت اور علمائے امت کے اقوال میں قطعی ثبوت ہے اور دلوں میں ایمان بھی یہی ہونا چاہیے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تمام صحابہ پر فضیلت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حاصل ہے۔شیعوں اور بدعتیوں کے اقوال کی کوئی حیثیت نہیں کہ جو واجب القتل کافر اور ایسے فاسق بدعتی کے بین بین ہیں، جس کی بات قبول نہیں کی جاتی۔''

(تفسير القرطبي : 148/8)

نیز فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الصَّحَابَةُ عَلٰى تَقْدِيمِ الصِّدِّيقِ بَعْدَ اخْتِلَافٍ وَقَعَ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ فِي التَّعْيِينِ .

''سقیفہ بنی ساعدہ میں مہاجرین وانصار کے مابین خلیفہ کی تعیین میں اختلاف ہوا، بعد میں صحابہ کرام کا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی (حق خلافت کی) اولیت پر اجماع ہوگیا۔''

(تفسير القرطبي :264/1)

⑯ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) لکھتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأُمَّةُ عَلٰى صِحَّةِ خِلَافَتِهِ وَقَدَّمَتْهُ الصَّحَابَةُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، لِكَوْنِهِ أَفْضَلَهُمْ وَأَحَقَّهُمْ بِهَا مِنْ غَيْرِهِ، وَحَدِيثُ بَيْعَتِهِ مَشْهُورٌ فِي الصَّحِيحَيْنِ مَعْرُوفٌ .

''امت کا اجماع ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت درست ہے، انہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مقدم کیا، کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ صحابہ میں سب سے زیادہ فضلیت والے اور خلافت کے حقدار تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت بخاری و مسلم میں مشہور و معروف ہے۔''

(تهذيب الأسماء واللّغات : 190/2

⑰ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۶۶۱۔۷۲۸ھ) لکھتے ہیں:

''امت مسلمہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خوشی سے بغیر کسی مجبوری کے خلافت سونپی تھی اور آپ کو اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم پسند کرتے تھے، آپ اُمت کے افضل ترین شخص تھے۔

یہ اتفاق دلالت کرتا ہے کہ امت محمدیہ میں دین اور علم باقی ہے، کیونکہ اگر امت کو بیعت خلافت پر مجبور کیا جاتا، تو یہ بات کہی جاسکتی تھی کہ اس امت کے اجماع پر بھی بنی اسرائیل کی طرح زبردستی کے قوانین لاگو ہو سکتے ہیں۔ یہ بھی کہا جاسکتا تھا کہ اس امت میں جاہلیت ابھی باقی ہے، کیونکہ نسب کی وجہ سے مقدم ہونے کا قانون تو جاہلیت ہے۔

جب صحابہ آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت پر متفق ہو گئے اور ان میں سے کسی قریشی یا انصاری نے نہیں کہا کہ میں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے زیادہ حق دار ہوں، بعض صحابہ نے پہلے پہل اختلاف کیا، لیکن وہ اختلاف خلافت سے نہیں تھا، بلکہ ان کا مطالبہ تھا کہ ایک امیر انصار سے ہو، دوسرا قریش میں سے، یہ اختلاف تمام قریش سے تھا، جب وضاحت ہو گئی کہ خلافت قریش ہی میں رہے گی، تو اختلاف ختم ہو گیا.....

انہوں نے بغیر ترغیب و ترہیب کے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی، آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت ان صحابہ نے کی، جنہوں نے درخت کے نیچے رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت رضوان کی تھی، ان لوگوں نے بھی کی، جنہوں نے عقبہ کی رات آپ ﷺ کی بیعت کی تھی، انہوں نے بھی، جنہوں نے ہجرت کے وقت آپ ﷺ کی بیعت کی تھی، انہوں نے بھی جنہوں نے مسلمان ہوتے وقت آپ ﷺ کی بیعت کی تھی اور ان لوگوں نے بھی، جنہوں نے بغیر ہجرت کے آپ ﷺ کی بیعت کی تھی، آزاد کردہ غلام وغیرہ، کسی نے نہیں کہا کہ میں ابوبکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ حق دار ہوں اور نہ یہ بات کسی معین شخص کے بارے میں کہی کہ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سے زیادہ حق دار ہے۔ البتہ! یہ بات اس نے کہی، جس میں عربی یا فارسی جاہلیت موجود تھی کہ رسولِ اکرم ﷺ کا گھرانہ ولایت کا زیادہ حق رکھتا ہے، کیونکہ عرب جاہلیت میں سردار کا گھرانہ مقدم رکھتے تھے، اسی طرح اہل فارس اپنے بادشاہ کا گھرانہ مقدم کرتے تھے، چناں چہ جس سے ایسی بات منقول ہے، وہ اسی طرف اشارہ کر رہا تھا، جیسا کہ ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ اس رائے کے حامل کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کوئی غرض نہ تھی، بلکہ اس کے نزدیک عباس رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ سے زیادہ مناسب تھے۔ فرض کر لیں کہ اس نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو پسند کیا تھا تو اس کے علم میں یہ بھی تھا کہ اسلام ایمان وتقویٰ کو نسب سے مقدم کرتا ہے، اس نے چاہا کہ جاہلیت اور اسلام کا حکم جمع کر لیا جائے، لیکن جو لوگ صرف اسلام کے مطابق فیصلہ کرتے تھے اور معیار ایمان کو گردانتے تھے، ان میں سے کوئی دو بھی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں اختلاف کا شکار نہیں ہوئے، نہ ہی ان میں سے کسی نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اختلاف کیا کہ ایمان وتقویٰ میں ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بڑا کوئی نہیں، اس لیے انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کو پسند کیا اور آپ کی اطاعت کرتے ہوئے آپ کو مقدم کیا، یہ بات ان کے کمال ایمان، تقویٰ اور اتباعِ قرآن وسنت پر دلالت کرتی ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے ان کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور ان کے لیے پسند کیا تھا، وہ ان کے لیے بہتر وافضل تھا، اللہ کا شکر ہے کہ اس نے امت کو ہدایت دی اور ہمیں ان کا پیروکار بنایا.....''

(مِنهاج السّنّة : 6/453- 456)

نیز فرماتے ہیں:

''تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہی درست معلوم ہوا کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہی محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ خاص تھے۔ یہ نبی ہیں اور وہ صدیق، جب محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے افضل نبی ہیں، تو ان کے صدیق بھی تمام صدیقین میں افضل ہیں۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت کے صحیح ہونے پر کئی نصوص صحیحہ دلالت کناں ہیں، نیز اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا بھی شامل تھی۔ یہ خلافت مسلمانوں کے بیعت کرنے سے منعقد ہوئی، سب مسلمانوں نے آپ رضی اللہ عنہ کا ہی انتخاب کیا، اس انتخاب کی بنیاد یہ تھی کہ صحابہ جانتے تھے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو اللہ اور اس کے رسول نے فضیلت دی ہے، نیز اللہ اور اس کے رسول کے ہاں صدیق رضی اللہ عنہ خلافت کے سب سے زیادہ حق دار ہیں، یوں یہ خلافت نص اور اجماع دونوں سے ثابت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نص دلالت کناں ہے کہ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ اس خلافت پر راضی تھے، یہ حق ہے، اللہ تعالیٰ نے اسی کا حکم دیا تھا اور اسے تقدیر میں لکھا تھا اور مسلمانوں نے بھی اسی کو اختیار کیا۔ اس طریقہ سے (آپ رضی اللہ عنہ کا خلیفہ منتخب ہونا) وصیت کے ساتھ (خلیفہ منتخب ہونے) سے زیادہ مضبوط ہے، کیونکہ اس طرح منتخب ہونے کی دلیل صرف وصیت ہونی تھی۔

جب مسلمانوں نے بغیر کسی وصیت کے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتخاب کیا، ان کے انتخاب کے صحیح ہونے پر نصوص دلالت کناں ہیں اور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی رضا بھی شامل ہے، تو یہ واضح دلیل ہوئی کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ ایسے فضائل سے متصف تھے، جو کسی اور صحابی کے حصہ میں نہ آئے، جن فضائل سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے جان لیا کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ ہی خلافت کے سب سے زیادہ مستحق ہیں اور اس بارے میں کسی خاص وصیت کی کوئی ضرورت نہیں۔'' (مِنهاج السّنّة: 1/524-525)

⑱ علامہ طیبی رحمہ اللہ (۷۴۳ھ) لکھتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الصَّحَابَةُ عَلٰى عَقْدِ الْخِلَافَةِ لَهٗ وَتَقْدِيمِهٖ لِفَضْلِهٖ ..... وَأَمَّا مَا تَدَّعِيهِ الشِّيعَةُ مِنَ النَّصِّ عَلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَالْوَصِيَّةِ إِلَيْهِ فَبَاطِلٌ لَا أَصْلَ لَهٗ بِاتِّفَاقِ الْمُسْلِمِينَ.

''سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اور ان کی فضلیت کی وجہ سے اولیت پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہو چکا ہے۔..... شیعہ حضرات جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی خلافت (بلافصل) پر نص کا دعویٰ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ کو وصیت کی گئی تھی، یہ دعویٰ بالکل باطل ہے، اس کے بے اصل ہونے پر مسلمانوں کا اتفاق ہے۔''

(شرح المشكاة: 3849/12)

⑲ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

نَطَقَتْ بِفَضْلِهِ الْآيَاتُ وَالْأَخْبَارُ وَاجْتَمَعَ عَلٰى بَيْعَتِهِ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ.

''سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت میں قرآنی آیات اور احادیث نبویہ ناطق ہیں اور آپ کی بیعت خلافت پر مہاجرین و انصار متفق ہو گئے تھے۔''

(الفوائد، ص 95)

⑳ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۰۱۔۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

''جو غور سے ہمارے ذکر کردہ دلائل پڑھے گا، اسے معلوم ہو جائے گا کہ مہاجرین و انصار کا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اجماع ہو گیا تھا۔ نیز فرمانِ نبوی کی برہان واضح ہو جائے گی کہ اللہ اور مومن ابوبکر رضی اللہ عنہ کے علاوہ ہر شخص کا انکار کرتے ہیں۔ (صحیح بخاری: ۷۲۱۷، صحیح مسلم: ۲۳۸۷) وہ یہ بھی جان لے گا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحتاً کسی کو بھی خلیفہ نہیں کہا، نہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لیے، جیسا کہ بعض اہل سنت کا خیال ہے اور نہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے، جیسا کہ روافض کہتے ہیں، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ایسے واضح اشارے فرمائے ہیں، جنہیں ہر صاحب شعور سمجھتا ہے کہ وہ صرف سیدنا صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں تھے۔''

(البِداية والنّهاية : 250/5)

㉑ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

''یہ عشرہ مبشرہ کی سیرت پر میسر مواد ہے، وہ قریش، مہاجرین، اہل بدر اور بیعت رضوان والوں سے افضل اور دنیا و آخرت میں اُمت کے سردار ہیں .....اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہوا کہ صحابہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ گھڑ لیا ہو، نبی کی مخالفت کی ہو اور بنو تیم کے ایک ایسے فرد کی بیعت کر لی ہو، جو تاجر تھا، صحابہ کو اس بیعت میں جناب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے مال کا لالچ تھا، نہ ان کے کنبہ وقبیلہ کا ڈر۔

افسوس! کیا ذرا سی بھی عقل رکھنے والا مال یا خوف کے لالچ سے ایسا کر سکتا ہے؟ اگر ایک شخص سے ایسا ممکن ہو بھی، تو ایک جماعت سے ہرگز ممکن نہیں، اگر جماعت سے بھی ممکن ہو، تو مہاجرین وانصار کے ہزاروں سرداروں، امت کے سربراہوں اور اسلام کے بہادروں سے تو بالکل محال ہے۔'' (سِيَر أعلام النّبلاء : 140/1-141)

㉒ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) کہتے ہیں:

''(بعض کا یہ کہنا کہ) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بارے وصیت کی تھی، جھوٹ، بہتان اور بہت بڑا الزام ہے، اگر یہ مان لیا جائے تو لامحالہ یہ بھی ماننا پڑے گا کہ صحابہ کرام (معاذ اللہ) خائن تھے، رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ کے بعد انہوں نے آپ کی وصیت نافذ کرنے میں ٹال مٹول سے کام لیا اور وصیت اس کے غیر اہل کی طرف پھیر دی، بغیر کسی سبب اور وجہ کے۔ اللہ و رسول پر ایمان رکھنے والا اور دین اسلام کو جاننے والا، اسے جھوٹ ہی سمجھتا ہے، کیونکہ صحابہ انبیا علیہم السلام کے بعد سب سے بہترین مخلوق ہیں اور وہی اس امت میں سب سے بہتر گروہ ہیں، جو امت قرآنِ کریم اور اجماعِ سلف وخلف کی رُو سے دنیا و آخرت میں سب سے بہترین ہے۔'' (البداية والنّهاية : 252/7)

㉓ علامہ ابن ملقن رحمہ اللہ (۸۰۴ھ) فرماتے ہیں:

اِتَّفَقَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ أَنَّ الصِّدِّيقَ أَفْضَلُ مِنْ عُمَرَ .

''اہل سنت مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں۔''

(التّوضيح لشرح الجامع الصّحيح : 383/28)

㉔ مؤرخ، ابن خلدون (۸۰۸ھ) لکھتے ہیں:

..... بِالْإِمَامِيَّةِ الْمُتَبَرِّءِ ينَ مِنَ الشَّيْخَيْنِ بِإِهْمَالِهِمَا وَصِيَّةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخِلَافَةِ عَلِيٍّ مَعَ أَنَّ هٰذِهِ الْوَصِيَّةَ لَمْ تُنْقَلْ مِنْ طَرِيقٍ صَحِيحٍ، قَالَ بِهَا أَحَدٌ مِّنَ السَّلَفِ الَّذِينَ يُقْتَضُّ بِهِمْ، وَإِنَّمَا هِيَ مِنْ أَوْضَاعِ الرَّافِضَةِ .

''امامیہ شیعہ شیخین (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) سے اس بنا پر برأت کا اعلان کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خلافت علی رضی اللہ عنہ کی وصیت کو نافذ نہیں کیا۔ جبکہ یہ وصیت کسی ثابت سند سے منقول نہیں۔ سلف میں سے کسی معتمد عالم نے اس کی توثیق نہیں کی۔ یہ وصیت روافض کی گھڑنتل ہے۔''

(تاريخ ابن خُلْدون: 450/3)

نیز فرماتے ہیں:

هٰذِهِ الْوَصِيَّةُ لَمْ تُعْرَفْ لِأَحَدٍ مِّنْ أَهْلِ النَّقْلِ.

''خلافت علی رضی اللہ عنہ کی وصیت کسی محدث نے نقل نہیں کی۔''

(تاريخ ابن خُلْدون: 37/4)

㉕ حافظ عراقی رحمہ اللہ (۸۲۶ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ الصَّحَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعُوا عَلَى اخْتِيَارِ أَبِي بَكْرٍ.

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے انتخاب پر اجماع کر لیا تھا۔''

(طَرْح التّثريب: 75/8)

㉖ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ الصَّحَابَةَ أَجْمَعُوا عَلٰى خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَهِيَ الْإِمَامَةُ الْعُظْمٰى، وَمُسْتَنَدُهُمُ الْقِيَاسُ عَلَى الْإِمَامَةِ الصُّغْرٰى، وَهِيَ الصَّلَاةُ بِالنَّاسِ لِتَعْيِينِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ لِذٰلِكَ، وَقَدْ وَرَدَ تَعْيِينُهُ لِذٰلِكَ فِي عِدَّةِ أَحَادِيثَ.

''صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اجماع کر لیا، یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امامت عظمیٰ ہے۔ دلیل کے طور پر صحابہ کرام نے اس امامت کو ''امامت صغریٰ'' پر قیاس کیا۔ یعنی نبی کریم ﷺ نے خود سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز کی امامت کے لیے منتخب فرمایا، اس انتخاب میں کئی احادیث وارد ہیں۔''

(مُوافقة الخُبر الخَبر :299/1)

۲۷۔ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ (۸۵۵ھ) کہتے ہیں:

الْإِجْمَاعُ مُنْعَقِدٌ عَلٰى أَفْضَلِيَّتِهٖ وَهُوَ دَلِيلٌ قَطْعِيٌّ، ..... كَيفَ يُقَالُ : الْإِجْمَاعُ مُنْعَقِدٌ عَلٰى أَفضَلِيَّةِ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَقَدْ أَنْكَرَ ذٰلِكَ طَائِفَةُ الشِّيعَةِ وَالْخَوَارِجِ مِنَ الْعُثْمَانِيَةِ، لَأَنَّا نَقُولُ : لَا اعْتِبَارَ بِمُخَالَفَةِ أَهْلِ الضَّلَالِ، وَالْأَصْلُ إِجْمَاعُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ .

''ابوبکر رضی اللہ عنہ کی افضلیت پر اجماع منعقد ہو چکا ہے۔ یہ دلیل قطعی ہے۔ ..... یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی افضلیت پر اجماع منعقد ہو چکا ہے، جبکہ اس کا انکار تو شیعہ اور عثمانی خوارج (خوارج کی ایک جماعت) نے کیا ہے۔ تو (جواب میں) ہم کہیں گے کہ گمراہوں کی مخالفت کا کوئی اعتبار نہیں۔ دلیل، اہل سنت والجماعت کا اجماع ہے۔''

(عمدة القاري :175/1)

۲۸۔ علامہ یحییٰ بن ابی بکر عامری رحمہ اللہ (۸۹۳ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ كَانَتْ بَيْعَتُهٗ إِجْمَاعًا حُجَّةً قَطْعِيَّةً مِّنْ غَيْرِهِمْ، فَمَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظَنُّكَ بِهِمْ .

''سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعتِ خلافت پر غیر صحابہ کا اجماع قطعی دلیل ہے، تو آپ کا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع کے بارے کیا خیال ہے؟''

(الرّياض المُستطابة، ص 143)

۲۹۔ علامہ قسطلانی رحمہ اللہ (۹۲۳ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ وَقَعَ الْإِجْمَاعُ بِآخِرِهِ بَيْنَ أَهْلِ السُّنَّةِ أَنَّ تَرْتِيبَهُمْ فِي الْفَضْلِ كَتَرْتِيبِهِمْ فِي الْخِلَافَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .

''بعد میں اہل سنت کا اتفاق ہو گیا تھا کہ فضیلت میں صحابہ کرام کی وہی ترتیب ہے، جو خلافت میں ترتیب ہے، رضی اللہ عنہم۔''

(إرشاده السّاري : 93/6)

خلفائے ثلاثہ (سیدنا ابوبکر صدیق، سیدنا عمر بن خطاب اور سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم) کی خلافت برحق ہے، اس پر مسلمانوں کا اجماع ہے، جو شخص ان کی خلافت کا انکار کرے، وہ کافر ہے۔

۳۰۔ علامہ ابن نجیم حنفی رحمہ اللہ (۹۷۰ھ) فرماتے ہیں:

الرَّافِضِيُّ إِنْ فَضَّلَ عَلِيًّا عَلٰى غَيْرِهِ فَهُوَ مُبْتَدِعٌ، وَإِنْ أَنْكَرَ خِلَافَةَ الصِّدِّيقِ فَهُوَ كَافِرٌ .

''رافضی اگر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ان کے غیر (خلفائے ثلاثہ) پر فضیلت دے تو وہ بدعتی ہے اور اگر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا انکار کرے تو وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کافر ہے۔‘‘

(البحر الرائق :370/1)

۳۱۔ علامہ حسین بکری رحمہ اللہ (۹۶۶ھ) فرماتے ہیں:

أَبُو بَكْرٍ بِإِجْمَاعِ الْمُسْلِمِينَ .

’’سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے اجماع سے خلیفہ منتخب کیا گیا۔‘‘

(تاريخ الخميس :200/2)

۳۲۔ علامہ امیر بادشاہ حنفی رحمہ اللہ (۹۷۲ھ) لکھتے ہیں:

..... كَالْإِجْمَاعِ عَلٰى خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ .

’’.....سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اجماع ہے۔‘‘

(تَيسير التّحرير :260/3)

۳۳۔ علامہ ابن حجر ہیتمی رحمہ اللہ (۹۷۴ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ أَفْضَلِيَّةَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الثَّلَاثَةِ ثُمَّ عُمَرَ عَلَى الْاِثْنَيْنِ مُجْمَعٌ عَلَيْهِ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ لَا خِلَافَ بَيْنَهُمْ فِي ذٰلِكَ، وَالْإِجْمَاعُ يُفِيدُ الْقَطْعَ .

’’سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اصحاب ثلاثہ پر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی باقی دو پر افضلیت اہل سنت کے ہاں اجماعی واتفاقی ہے، اس بارے میں ان کا کوئی اختلاف نہیں۔ یاد رہے کہ اجماع قطعیت کا فائدہ دیتا ہے۔‘‘

(الفتاوى الحديثية، ص 113)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۴۔ علامہ ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ (۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں:

(مَوْلٰی كُلِّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ) تَمَسَّكَتِ الشِّيعَةُ أَنَّهُ مِنَ النَّصِّ الْمُصَرِّحِ بِخِلَافَةِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَيْثُ قَالُوا : مَعْنَى الْمَوْلَى : الْأَوْلٰى بِالْإِمَامَةِ، ..... هٰذَا مِنْ أَقْوٰى شُبَهِهِمْ، وَدَفَعَهَا عُلَمَاءُ أَهْلِ السُّنَّةِ بِأَنَّ الْمَوْلٰى بِمَعْنَى الْمَحْبُوبِ وَهُوَ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ سَيِّدُنَا وَحَبِيبُنَا، وَلَهُ مَعَانٍ أُخَرُ تَقَدَّمَتْ، وَمِنْهُ النَّاصِرُ وَأَمْثَالُهُ، فَخَرَجَ عَنْ كَوْنِهِ نَصًّا فَضْلًا عَنْ أَنْ يَكُونَ صَرِيحًا وَلَوْ سُلِّمَ أَنَّهُ بِمَعْنَى الْأَوْلٰى بِالْإِمَامَةِ، فَالْمُرَادُ بِهِ الْمَالُ، وَإِلَّا لَزِمَ أَنْ يَكُونَ هُوَ الْإِمَامَ مَعَ وُجُودِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَتَعَيَّنَ أَنْ يَكُونَ الْمَقْصُودُ مِنْهُ حِينَ يُوجَدُ عَقْدُ الْبَيْعَةِ لَهُ، فَلَا يُنَافِيهِ تَقْدِيمُ الْأَئِمَّةِ الثَّلَاثَةِ عَلَيْهِ لِانْعِقَادِ إِجْمَاعِ مَنْ يُعْتَدُّ بِهِ حَتّٰى مِنْ عَلِيٍّ ثُمَّ سُكُوتُهُ عَنِ الْاِحْتِجَاجِ بِهِ إِلٰى أَيَّامِ خِلَافَتِهِ قَاضٍ عَلٰى مَنْ لَهُ أَدْنٰى مُسْكَةٍ بِأَنَّهُ عَلِمَ مِنْهُ أَنَّهُ لَا نَصَّ فِيهِ عَلٰى خِلَافَتِهِ.

''فرمان نبوی: ''ہر مومن مرد اور عورت کے ''مولیٰ'' ہیں۔'' شیعہ نے اس حدیث سے دلیل لی ہے کہ یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر صریح نص ہے۔ کہتے ہیں کہ ''مولیٰ'' کا معنی ہے: ''امامت کے زیادہ لائق۔''..... شیعہ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ سب سے قوی شبہ ہے۔ علمائے اہل سنت نے اس شبہ کا یوں رد کیا ہے کہ ''مولیٰ'' کا معنی محبوب ہے اور سیدنا علی کرم اللہ وجہہ ہمارے سردار اور محبوب ہیں۔ اس لفظ کے اور بھی کئی معانی ہیں، جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے، مثلاً مددگار وغیرہ۔ یوں یہ (خلافت علی پر) نص نہیں ہوسکتی، چہ جائیکہ اسے ''صریح'' (نص) کہا جائے۔ بالفرض اگر مان بھی لیا جائے کہ اس کا معنی ''امامت کے زیادہ لائق'' ہی ہے، تو اس کا معنی ''مال'' ہوگا، ورنہ یہ لازم آئے گا کہ رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں بھی سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی امام تھے۔ جب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی بیعت کی گئی تو اِس حدیث کا مفہوم متعین ہوگیا۔ اصحابِ ثلاثہ کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر مقدم کرنا اس حدیث کے منافی نہیں ہے، کیونکہ اس پر معتبر شخصیات کا اجماع، بلکہ خود علی رضی اللہ عنہ کا بھی اجماع منعقد ہوگیا ہے، پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا اپنے دورِ خلافت میں اس حدیث کو بطور حجت پیش نہ کرنا کم فہم لوگوں پر فیصلہ کن دلیل ہے کہ علی رضی اللہ عنہ جانتے تھے کہ یہ حدیث ان کی خلافت کی دلیل نہیں ہے۔''

(مِرقاة المَفاتيح : 3944/9)

نیز لکھتے ہیں:

قَدْ أَجْمَعُوا عَلٰى أَفْضَلِيَّتِهٖ، وَحَقِّيَّةِ خِلَافَتِهٖ.

''صحابہ کرام نے اجماع کرلیا تھا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ افضل اور سب سے زیادہ خلافت کے مستحق ہیں۔''

(شرح الفقه الأكبر، ص 98)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز فرماتے ہیں:

..... اَلْمُجْمَعُ عَلَيْهِمَا وَلَا عِبْرَةَ بِمُخَالَفَةِ الشِّيعَةِ فِيهِمَا .

''.....سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے صحابی اور خلیفہ ہونے پر اجماع ہے، اس بارے میں شیعہ کی مخالفت کا کوئی اعتبار نہیں۔''

(شرح الشّفا: 552/2)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾(التّوبة: ٤٠)

''دو میں سے دوسرے، جب وہ دونوں غار میں تھے، تو وہ (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے ساتھی (ابوبکر رضی اللہ عنہ) سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کیجئے، اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔''

اس آیت کے تحت حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى أَنَّ الصَّاحِبَ الْمَذْكُورَ أَبُو بَكْرٍ .

''مسلمانوں کا اجماع ہے کہ (آیت میں) مذکور ''صاحب'' سے مراد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔''

(تاريخ الخلفاء، ص41)

خلافت ابی بکر رضی اللہ عنہ پر صحابہ کا اجماع:

دلائل ملاحظہ ہوں؛

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر ①

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جہانِ فانی سے رخصت ہوئے، تو انصار کہنے لگے:

مِنَّا أَمِيرٌ، وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ، فَأَتَاهُمْ عُمَرُ فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يَؤُمَّ النَّاسَ، فَأَيُّكُمْ تَطِيبُ نَفْسُهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: نَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ نَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ.

''ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک آپ میں سے، عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور فرمایا: انصاریو! کیا آپ کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امامت کا حکم دیا تھا؟ کون ہے جو ابوبکر سے مقدم ہونا چاہتا ہے؟ انصار کہنے لگے: اللہ کی پناہ کہ ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھنے کا سوچیں۔''

(مسند الإمام أحمد: 21/1، 396، سنن النّسائي: 778، مصنّف ابن أبي شيبة: 330/2، 567/14، طبقات ابن سعد: 224/2، 178/3، السّنّة لابن أبي عاصم: 1193، المعرفة والتّاريخ للفسوي: 454/1، المستدرك للحاكم: 67/2، السّنن الكبرٰى للبيهقي: 152/8، التّمهيد لابن عبد البر: 128/22، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کی سند کو امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

نیز حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

(فتح الباري: 153/12)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر ②

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ لِأَبِي بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ : اصْعَدِ الْمِنْبَرَ ، فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتّٰى صَعِدَ الْمِنْبَرَ ، فَبَايَعَهُ النَّاسُ عَامَّةً .

''میں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو اس دن سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہتے سنا کہ منبر پر چڑھیں، وہ مسلسل یہ بات کہتے رہے، حتی کہ آپ رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھ گئے، پھر تمام لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی۔''

(صحيح البخاري : 7219)

دلیل نمبر ③

سالم بن عبید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر مرضِ موت میں غشی طاری ہوگئی، افاقہ ہوا، تو پوچھا: نماز کا وقت ہو گیا ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: جی ہاں! تو فرمایا: بلال کو حکم دیں، وہ اذان کہیں اور ابوبکر سے کہیں کہ وہ نماز پڑھائیں:

اِجْتَمَعَ الْمُهَاجِرُونَ يَتَشَاوَرُونَ، فَقَالُوا : انْطَلِقْ بِنَا إِلٰى إِخْوانِنَا مِنَ الْأَنْصَارِ نُدْخِلُهُمْ مَعَنَا فِي هٰذَا الْأَمْرِ، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ : مِنَّا أَمِيرٌ وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ : مَنْ لَهُ مِثْلُ هٰذِهِ الثَّلَاثِ ﴿ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾(التوبة : 40) مَنْ هُمَا؟ قَالَ : ثُمَّ بَسَطَ يَدَهُ فَبَايَعَهُ وَبَايَعَهُ النَّاسُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَيْعَةً حَسَنَةً جَمِيلَةً .

''(رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد) مہاجرین مشورہ کے لیے جمع ہوئے، کہا: ہمیں انصار کے پاس لے چلو، ہم انہیں بھی اس معاملہ میں شریک کریں گے، انصار نے کہا: ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک امیر آپ میں سے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس جیسی منقبت کس کے لیے ہے؟ ﴿إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا﴾ (التّوبة : ٤٠) ''جب وہ دونوں غار میں تھے، جب وہ اپنے ساتھی سے فرما رہے تھے کہ گھبراؤ نہیں، اللہ ہمارے ساتھ ہے۔'' وہ دونوں کون ہیں؟ آپ نے ہاتھ بڑھایا اور بیعت کی اور سب لوگوں نے اچھے اور خوبصورت انداز سے بیعت کی۔''

(السّنن الكبرٰى للنّسائي : 8109، 11219، الشّمائل للتّرمذي : 397، مسند عبد بن حميد : 365، المُعجم الكبير للطّبراني : 6367، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ (۱۵۴۱، ۱۶۲۴) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ . ''اس کے راوی ثقہ ہیں۔'' (مَجمع الزّوائد : 183/5)

حافظ بوصیری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ، رِجَالُهٗ ثِقَاتٌ .

''یہ سند صحیح ہے، اس کے راوی ثقہ ہیں۔''

(مِصباح الزّجاجة : 146/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیعت کے متعلق بعض اعتراضات کا جائزہ :

① ایک روایت سے اشارہ ملتا ہے کہ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی تھی۔

(صحيح البخاري : 6830)

یہ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کا اجتہاد تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ خود کو انصار کی طرف سے امارت کا حق دار سمجھتے تھے، آپ کی امارت کسی انصاری یا مہاجر نے قبول نہ کی، بلکہ آپ کے علاوہ سب انصار و مہاجرین نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِنَّا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْنَا فِيمَا حَضَرْنَا مِنْ أَمْرٍ أَقْوٰى مِنْ مُبَايَعَةِ أَبِي بَكْرٍ، خَشِينَا إِنْ فَارَقْنَا الْقَوْمَ وَلَمْ تَكُنْ بَيْعَةٌ : أَنْ يُبَايِعُوا رَجُلًا مِنْهُمْ بَعْدَنَا، فَإِمَّا بَايَعْنَاهُمْ عَلٰى مَا لَا نَرْضٰى، وَإِمَّا نُخَالِفُهُمْ فَيَكُونُ فَسَادٌ .

''اللہ کی قسم! ہم نے اس وقت کی صورت حال میں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت سے بہتر کوئی حل نہیں پایا، ہمیں خدشہ لاحق ہوا کہ اگر ہم لوگوں کو اسی حالت میں چھوڑ دیں اور بیعت نہ کی جائے، تو وہ اپنے کسی شخص کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے، پھر یا تو ہم ناچاہتے ہوئے اس شخص کی بیعت کر لیتے یا ہم ان کی مخالفت کرتے اور فساد برپا ہو جاتا۔''

(صحيح البخاري : 6830)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (728ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ عُلِمَ بِالتَّوَاتُرِ أَنَّهُ لَمْ يَتَخَلَّفْ عَنْ بَيْعَتِهِ (أَيْ أَبِي بَكْرٍ) إِلَّا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ.

''یہ بات تواتر کے ساتھ ثابت ہے کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت سے سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی پیچھے نہیں رہا۔''

(مِنهاج السّنّة: 330/8)

نیز فرمایا:

لَمْ يَتَخَلَّفْ مِنْهُمْ إِلَّا سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ.

''سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ماسوا سب نے بیعت کر لی تھی۔''

(مِنهاج السّنّة: 333/8)

مزید لکھتے ہیں:

ثُمَّ جَمِيعُ النَّاسِ بَايَعُوا عُمَرَ إِلَّا سَعْدًا.

''عمر رضی اللہ عنہ کی بیعت بھی سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ سب نے کر لی تھی۔''

(مِنهاج السّنّة: 331/8)

معلوم ہوا سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کی بیعت جمیع صحابہ نے کر لی تھی، لیکن سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے بیعت نہ کی، انہوں نے ایسا کیوں کیا؟

اسی بابت شیخ الاسلام ابن تیمیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے بیعت نہ کی، وجہ ظاہر ہے کہ ان کا مطالبہ تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ ایک امیر مہاجرین کا ہو اور ایک انصار کا اور انہیں (انصار کا) امیر بنا دیا جائے۔ رسول اللہ ﷺ کے صریح فرمان اور مسلمانوں کے اجماع کے مقابلہ میں سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کا یہ مطالبہ درست نہ تھا۔ جب اجماع کے مقابلہ میں ایک آدمی کی خطا ثابت ہوگئی، تو اجماع درست ہوا اور حدیث رسول ﷺ کے مقابل فرد واحد کی بات شاذ قرار پائی۔ ہاں اگر فرد واحد کتاب وسنت سے کوئی نص پیش کر دے، تو اس کا اختلاف معتبر ہوگا، بسا اوقات فردِ واحد حق پر ہوتا ہے اور دوسرے لوگ رجوع کر لیتے ہیں۔''

(مِنهاج السّنّة : 331/8)

شارح بخاری، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (852ھ) لکھتے ہیں:

..... أَنَّهُ امْتَنَعَ مِنْ بَيْعَةِ أَبِي بَكْرٍ فِيمَا يُقَالُ وَتَوَجَّهَ إِلَى الشَّامِ فَمَاتَ بِهَا وَالْعُذْرُ لَهُ فِي ذٰلِكَ أَنَّهُ تَأَوَّلَ أَنَّ لِلْأَنْصَارِ فِي الْخِلَافَةِ اسْتِحْقَاقًا فَبَنٰى عَلٰى ذٰلِكَ وَهُوَ مَعْذُورٌ وَإِنْ كَانَ مَا اعْتَقَدَهُ مِنْ ذٰلِكَ خَطَأً .

''.....سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کی اور شام کا رخ کیا اور وہیں فوت ہوگئے۔ اس بارے میں آپ رضی اللہ عنہ کا عذر یہ ہے کہ آپ سمجھتے تھے کہ خلافت میں انصار کا بھی حق ہے۔ (بیعت نہ کرنے پر) آپ نے اسی کو بنیاد بنایا۔ آپ معذور ہیں، اگرچہ آپ کی یہ بات مبنی برخطا ہے۔'' (فتح الباري : 127/7)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② صحیحین کی روایت میں آتا ہے:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے چھ ماہ بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تھی۔

(صحيح البخاري: 4240، 4241، صحيح مسلم: 1759)

مسند ابی بکر احمد المروزی (۳۸) اور السنن الکبریٰ للبیہقی (۶/۳۰۰) میں ہے:

فَقَالَ رَجُلٌ لِلزُّهْرِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ : فَلَمْ يُبَايِعْهُ سِتَّةَ أَشْهُرٍ قَالَ : لَا وَلَا أَحَدٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ حَتّٰى بَايَعَهُ عَلِيٌّ .

''ایک شخص نے امام زہری رحمہ اللہ سے پوچھا: سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے چھ ماہ آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت نہیں کی، تو انہوں نے فرمایا: جب تک علی رضی اللہ عنہ نے بیعت نہ کر لی، بنو ہاشم میں سے بھی کسی نے بیعت نہیں کی۔''

امام بیہقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

الَّذِي رُوِيَ أَنَّ عَلِيًّا لَمْ يُبَايِعْ أَبَا بَكْرٍ سِتَّةَ أَشْهُرٍ لَيْسَ مِنْ قَوْلِ عَائِشَةَ إِنَّمَا هُوَ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ فَأَدْرَجَهُ بَعْضُ الرُّوَاةِ فِي الْحَدِيثِ فِي قِصَّةِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ، وَحَفِظَهُ مَعْمَرُ بْنُ رَاشِدٍ فَرَوَاهُ مُفَصَّلًا وَجَعَلَهُ مِنْ قَوْلِ الزُّهْرِيِّ مُنْقَطِعًا مِنَ الْحَدِيثِ، وَقَدْ رُوِّينَا فِي الْحَدِيثِ الْمَوْصُولِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَمَنْ تَابَعَهُ مِنْ أَهْلِ الْمَغَازِي أَنَّ عَلِيًّا بَايَعَهُ فِي بَيْعَةِ الْعَامَّةِ الَّتِي جَرَتْ فِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السَّقِيفَةِ، وَيَحْتَمِلُ أَنَّ عَلِيًّا بَايَعَهُ بَيْعَةَ الْعَامَّةِ .

''یہ جو بیان کیا جاتا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت چھ ماہ بعد کی، یہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول نہیں، بلکہ زہری رحمہ اللہ کا قول ہے، کسی راوی نے اسے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی قصہ فاطمہ رضی اللہ عنہا والی حدیث میں داخل کر دیا ہے، معمر بن راشد نے اسے یاد رکھا ہے اور مفصل بیان کر کے اسے زہری رحمہ اللہ کا قول قرار دیا ہے، جو کہ حدیث سے جدا ہے، ہم نے سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک موصول حدیث بیان کی ہے، ان کے بعد والے اہل مغازی بھی یہی کہتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سقیفہ میں ہی بیعت کر لی تھی، یہ بھی ممکن ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے سقیفہ کے بعد ہونے والی عام بیعت میں بیعت کر لی ہو۔''

(الإعتقاد، ص 180، ونسخة أخرٰى : ص 494)

دلیل نمبر ④

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ خُطَبَاءُ الْأَنْصَارِ، فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ يَقُولُ : يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْكُمْ قَرَنَ مَعَهُ رَجُلًا مِنَّا، فَنَرٰى أَنْ يَلِيَ هٰذَا الْأَمْرَ رَجُلَانِ، أَحَدُهُمَا مِنْكُمْ وَالْآخَرُ مِنَّا، قَالَ : فَتَتَابَعَتْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خُطَبَاءُ الْأَنْصَارِ عَلٰى ذٰلِكَ، فَقَامَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ : إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، وَإِنَّ الْإِمَامَ يَكُونُ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، وَنَحْنُ أَنْصَارُهٗ كَمَا كُنَّا أَنْصَارَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ : جَزَاكُمُ اللّٰهُ خَيْرًا يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، وَثَبَّتَ قَائِلَكُمْ، ثُمَّ قَالَ : أَمَا لَوْ فَعَلْتُمْ غَيْرَ ذٰلِكَ لَمَا صَالَحْنَاكُمْ، ثُمَّ أَخَذَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ بِيَدِ أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ : هٰذَا صَاحِبُكُمْ فَبَايِعُوهُ، ثُمَّ انْطَلَقُوا، فَلَمَّا قَعَدَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الْمِنْبَرِ نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ فَلَمْ يَرَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَامَ نَاسٌ مِّنَ الْأَنْصَارِ فَأَتَوْا بِهٖ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : ابْنَ عَمِّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَتَنَهٗ أَرَدْتَ أَنْ تَشُقَّ عَصَا الْمُسْلِمِينَ؟ فَقَالَ : لَا تَثْرِيبَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ فَبَايَعَهٗ ثُمَّ لَمْ يَرَ الزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَسَأَلَ عَنْهُ حَتّٰى جَاءُ وا بِهٖ، فَقَالَ : ابْنَ عَمَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَوَارِيَّهٗ أَرَدْتَ أَنْ تَشُقَّ عَصَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمُسْلِمِينَ؟ فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ : لَا تَثْرِيبَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ فَبَايَعَاهُ .

''رسولِ کریم ﷺ دنیا سے رخصت ہوئے، تو انصار کے خطبا کھڑے ہو گئے، ایک کہنے لگا: اے جماعت مہاجرین! رسول اللہ ﷺ جب کسی مہاجر کو عامل مقرر کرتے، تو ایک انصاری ساتھ ملاتے، لہٰذا خلافت بھی دو کو ملے، ایک آپ میں سے اور دوسرا ہم میں سے، وہ لوگ لگا تار یہ بات کہنے لگے، تو سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، کہا: رسول اللہ ﷺ مہاجرین میں سے تھے اور امام بھی مہاجرین میں سے ہونا چاہیے، ہم اس کے معاون ہوں گے، جس طرح کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے معاون تھے، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اللہ آپ کو اچھا بدلہ دے! اے جماعت انصار! اللہ زید کو ثابت رکھے، پھر فرمایا: اگر آپ اس کے علاوہ کوئی کام کرتے، تو ہم آپ کے ساتھ صلح نہ کرتے، پھر زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: یہ ہیں خلیفہ، ان کی بیعت کریں، پھر وہ چلے گئے، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھ گئے اور لوگوں کے چہروں پر نظر دوڑائی، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نظر نہیں آئے، ان کے بارے پوچھا، تو کچھ انصاری سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو لے آئے، سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد اور داماد! کیا آپ مسلمانوں کی وحدت کو توڑنا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: اے خلیفہ رسول ﷺ! کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملامت نہیں، پھر انہوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی، پھر آپ رضی اللہ عنہ نے دیکھا سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نہیں ہیں، ان کے بارے میں سوال کیا، لوگ انہیں بھی لے آئے، آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری! کیا آپ مسلمانوں کی وحدت کو توڑنا چاہتے ہیں، کہا کہ خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کوئی ملامت نہیں، پھر انہوں نے بھی بیعت کر لی۔''

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 76/3، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 143/8، واللّفظ لهٗ، وسندهٗ صحيحٌ)

امام الائمہ، ابن خزیمہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

جَاءَ نِي مُسْلِمُ بْنُ الْحَجَّاجِ فَسَأَلَنِي عَنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، فَكَتَبْتُهٗ لَهٗ فِي رُقْعَةٍ وَقَرَأْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ : هٰذَا حَدِيثٌ يَسْوِي بَدَنَةً، فَقُلْتُ : يَسْوِي بَدَنَةً؟ بَلْ هُوَ يَسْوِي بَدْرَةً .

''امام مسلم بن حجاج رحمہ اللہ میرے پاس آئے اور اس حدیث بارے سوال کیا، میں نے انہیں یہ حدیث ایک رقعہ میں لکھ دی اور ان پر پڑھی، تو کہنے لگے، یہ حدیث اونٹ کے برابر ہے، میں نے کہا: اونٹ؟ یہ تو اشرفیوں کی تھیلی کے برابر ہے۔''

(السّنن الكبرٰى للبيهقي : 143/8، وسندهٗ صحيحٌ)

امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے بخاری و مسلم کی شرط پر ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

(سِيَر أعلام النّبلاء : 433/2)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ مَّحْفُوظٌ مِنْ حَدِيثِ أَبِي نَضْرَةَ الْمُنْذِرِ بْنِ مَالِكِ بْنِ قِطْعَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ سَعْدِ بْنِ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ الْخُدْرِيِّ وَفِيهِ فَائِدَةٌ جَلِيلَةٌ وَهِيَ مُبَايَعَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ إِمَّا فِي أَوَّلِ يَوْمٍ أَوْ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي مِنَ الْوَفَاةِ . وَهٰذَا حَقٌّ فَإِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ لَمْ يُفَارِقِ الصِّدِّيقَ فِي وَقْتٍ مِنَ الْأَوْقَاتِ، وَلَمْ يَنْقَطِعْ فِي صَلَاةٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ خَلْفَهُ .

''ابونضرہ منذر بن مالک بن قطعہ کی سیدنا ابوسعید سعد بن مالک بن سنان خدری سے روایت کی یہ سند صحیح اور محفوظ ہے، اس میں ایک عظیم فائدہ بھی ہے اور وہ یہ کہ رسول اللہ ﷺ کے دنیا سے رخصت ہونے سے پہلے یا دوسرے دن سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا بیعت کرنا، یہ حق ہے، کیونکہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کسی بھی وقت نہیں چھوڑا اور آپ رضی اللہ عنہ کے پیچھے ایک نماز بھی نہیں چھوڑی۔''

(البداية والنّهاية : 210/5-211)

دلیل نمبر ⑤

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

لَمَّا بُويِعَ أَبُو بَكْرٍ فِي السَّقِيفَةِ وَكَانَ الْغَدُ، جَلَسَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَامَ عُمَرُ، فَتَكَلَّمَ قَبْلَ أَبِي بَكْرٍ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ۔۔ ثُمَّ قَالَ : ۔۔۔ وَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ جَمَعَ أَمْرَكُمْ عَلٰى خَيْرِكُمْ، صَاحِبِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثَانِي اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ، فَقُومُوا فَبَايِعُوهُ، فَبَايَعَ النَّاسُ أَبَا بَكْرٍ بَيْعَةَ الْعَامَّةِ، بَعْدَ بَيْعَةِ السَّقِيفَةِ .

”جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سقیفہ میں بیعت کی گئی، اگلے دن سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر بیٹھے تھے، تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پہلے بات کی، آپ نے اللہ کی حمد وثنا بیان کی، پھر فرمایا: یقیناً اللہ نے آپ کو سب سے بہتر شخص اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھی پر جمع کر دیا ہے، جو غار میں دوسرا تھا، لہٰذا کھڑے ہو کر ان کی بیعت کریں، لوگوں نے بیعت سقیفہ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عام بیعت کی۔“

(السِّيرة لابن هشام : 82/6، وسندهٗ حسنٌ)

دلیل نمبر ⑥

ابراہیم بن عبدالرحمٰن رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے:

إِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ مَسْلَمَةَ كَسَرَ سَيْفَ الزُّبَيْرِ ثُمَّ خَطَبَ أَبُو بَكْرٍ وَاعْتَذَرَ إِلَى النَّاسِ وَقَالَ : مَا كُنْتُ حَرِيصًا عَلَى

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْإِمَارَةِ يَوْمًا وَّلَا لَيْلَةً، وَلَا سَأَلْتُهَا فِي سِرٍّ وَلَا عَلَانِيَةٍ، فَقَبِلَ الْمُهَاجِرُونَ مَقَالَتَهُ، وَقَالَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ: مَا غَضِبْنَا إِلَّا لِأَنَّا أُخِّرْنَا عَنِ الْمَشُورَةِ وَإِنَّا نَرٰى أَنَّ أَبَا بَكْرٍ أَحَقُّ النَّاسِ بِهَا، إِنَّهُ لَصَاحِبُ الْغَارِ وَإِنَّا لَنَعْرِفُ شَرَفَهُ وَخَيْرَهُ، وَلَقَدْ أَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَهُوَ حَيٌّ.

''سیدنا محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کی تلوار توڑ دی، پھر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور لوگوں سے معذرت کی، فرمایا: میں ایک دن یا ایک رات بھی امارت کا حریص نہیں رہا، نہ ہی میں نے خفیہ یا اعلانیہ اس کا مطالبہ کیا۔ مہاجرین نے آپ رضی اللہ عنہ سے اتفاق کیا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نے کہا: ہمیں غصہ صرف اس پر تھا کہ ہمیں مشورہ سے پیچھے رکھا گیا، ہماری یہی رائے ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ خلافت کے ہم سے زیادہ مستحق ہیں، ہم آپ کا شرف وعزت جانتے ہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی میں ہی آپ رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھانے کا حکم دے دیا تھا۔''

(المَغازي لموسى بن عقبة: 19، البِداية والنّهاية لابن كثير: 93/8، واللّفظ لهٗ، وسندهٗ صحيحٌ)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''جید'' کہا ہے۔

تنبیہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① ابوالحسن علی بن محمد، مدائنی رحمہ اللہ (۲۲۴ھ) بیان کرتے ہیں:

قِيلَ لِأَبِي قُحَافَةَ : اُسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ، قَالَ : أَوَ أَقَرَّتْ بِذٰلِكَ بَنُو قُصَيٍّ؟ قَالُوا : نَعَمْ، قَالَ : يَفْعَلُ اللّٰهُ مَا يَشَاءُ، قَالَ : وَلِمَ وَلَّوْهُ؟ قَالُوا : لِسِنِّهِ، قَالَ فَأَنَا أَسَنُّ مِنْهُ .

''ابوقحافہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کرلیا گیا ہے، سیدنا ابو قحافہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا بنوقصی (قریش) نے بھی تسلیم کرلیا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں، ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ جو چاہتا ہے، کرتا ہے۔ پوچھا: صحابہ نے ابوبکر کو خلیفہ کس بنا پر منتخب کیا؟ صحابہ نے عرض کیا: ان کی بڑی عمر کی وجہ سے، تو ابوقحافہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو پھر میں ابوبکر سے بھی بڑا ہوں۔''

(الأوائل للعَسكري، ص 145)

سند سخت ضعیف ہے۔

① سند معضل ہے، مدائنی اور ابوقحافہ رضی اللہ عنہ کے درمیان لمبا فاصلہ ہے۔

② سند کے راویوں کا تعین اور توثیق درکار ہے۔

② اسلم مولیٰ عمر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

حِينَ بُويِعَ لِأَبِي بَكْرٍ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ يَدْخُلَانِ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُشَاوِرُونَهَا وَيَرْتَجِعُونَ فِي أَمْرِهِمْ، فَلَمَّا بَلَغَ ذٰلِكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَتَّى دَخَلَ عَلٰى فَاطِمَةَ فَقَالَ : يَا بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاللّٰهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ أَبِيكِ، وَمَا مِنْ أَحَدٍ أَحَبَّ إِلَيْنَا بَعْدَ أَبِيكِ مِنْكِ، وَأَيْمُ اللّٰهِ مَا ذَاكَ بِمَانِعِي إِنِ اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ النَّفَرُ عِنْدَكِ، أَنْ أَمَرْتُهُمْ أَنْ يُحَرَّقَ عَلَيْهِمِ الْبَيْتُ، قَالَ : فَلَمَّا خَرَجَ عُمَرُ جَاءُوهَا فَقَالَتْ : تَعْلَمُونَ أَنَّ عُمَرَ قَدْ جَاءَنِي وَقَدْ حَلَفَ بِاللّٰهِ لَئِنْ عُدْتُمْ لَيُحَرِّقَنَّ عَلَيْكُمُ الْبَيْتَ وَأَيْمُ اللّٰهِ لَيَمْضِيَنَّ لِمَا حَلَفَ عَلَيْهِ، فَانْصَرِفُوا رَاشِدِينَ فَرَوْا رَأْيَكُمْ وَلَا تَرْجِعُوا إِلَيَّ، فَانْصَرَفُوا عَنْهَا فَلَمْ يَرْجِعُوا إِلَيْهَا حَتّٰى بَايَعُوا لِأَبِي بَكْرٍ .

”رسول اللہ ﷺ کی وفات کے بعد سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی گئی، سیدنا علی اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہما سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس مشورہ کے لیے آتے اور واپس چلے جاتے، یہ بات سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تک پہنچی، تو انہوں نے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آ کر کہا: اے دختر رسول اللہ! اللہ کی قسم! مخلوق میں سے آپ کے والد سے بڑھ کر ہمیں کوئی محبوب نہیں اور ان کے بعد ہمیں آپ سے بڑھ کر کوئی محبوب نہیں، اللہ کی قسم! اگر اب یہ لوگ آپ کے پاس جمع ہوئے، تو مجھے یہ بات اس سے نہیں روکے گی کہ میں ان پر اس گھر کو آگ لگا دوں، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ چلے گئے، تو وہ لوگ سیدہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے، انہوں نے کہا: جانتے ہو کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میرے پاس آئے تھے، انہوں نے اللہ کی قسم اٹھائی ہے کہ اگر آپ دوبارہ آئے، تو وہ گھر کو آگ لگا دیں گے؟ اللہ کی قسم! جو انہوں نے قسم اٹھائی ہے، اسے کر گزریں گے، لہٰذا بھلے طریقے سے واپس چلے جائیں، اپنی رائے پر غور کریں، دوبارہ میرے پاس نہ آنا، وہ لوٹ گئے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 14/566-567)

سند منقطع ہے۔ اسلم مولیٰ عمر اس واقعہ کے شاہد نہیں ہیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں انہیں اپنا غلام بنایا، یہ خلافت ابی بکر سے پہلے کی خبر کیسے دے سکتے ہیں؟ اب انہیں اس واقعہ کی خبر کس نے دی؟ یہ واضح نہیں ہو سکا، لہٰذا یہ مرسل و منقطع روایت ہے۔ بسا اوقات تابعی کا صحابی سے سماع ولقا تو ہوتا ہے، لیکن جو واقعہ نقل کر رہا ہوتا ہے، اس میں حاضر نہیں ہوتا، اسے مرسل و منقطع کہتے ہیں، جو کہ حجت نہیں، البتہ صحابہ کا معاملہ اس کے برعکس ہے، کیونکہ مراسیل صحابہ بالاتفاق حجت ہیں۔

قرآن وحدیث سے دلائل:

اجماع کے بعد، قرآن وحدیث کے دلائل ملاحظہ ہوں:

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَّعْبُدُوْنَنِي لَا يُشْرِكُوْنَ بِي شَيْئًا﴾(النّور : 55)

''اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں اور نیک لوگوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں زمین میں خلافت عطا کرے گا، جیسا کہ پہلوں کو عطا کی تھی اور وہ اس دین کو طاقت دے گا، جو اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے اور وہ خوف کے بعد امن لائے گا، وہ میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔''

امام عبدالرحمٰن بن عبدالحمید مہری رحمہ اللہ (م:۱۹۲ھ) فرماتے ہیں:

أَرٰى وِلَايَةَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى : ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ﴾(النور:55) الْآيَةَ .

''میں سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت قرآنِ کریم میں دیکھ رہا ہوں، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الْاَرْضِ﴾ ''اللہ نے ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں زمین میں خلافت عطا کرے گا۔''

(تفسير ابن أبي حاتم : 10/191، وسندهٗ صحيحٌ)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

امام آجری رحمہ اللہ (م:۳۶۰ھ) لکھتے ہیں:

''اللہ ہم اور آپ پر رحم کرے! سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان، سیدنا علی رضی اللہ عنہم کی خلافت کا بیان اللہ تعالیٰ کی کتاب، سنت رسول، اقوالِ صحابہ اور اقوالِ تابعین میں موجود ہے، کوئی مسلمان، جسے اللہ نے عقل عطا کی ہے، اس میں شک نہیں کرسکتا۔ قرآنی دلیل یہ فرمانِ باری ہے:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَّعْبُدُوْنَنِي لَا يُشْرِكُوْنَ بِي شَيْئًا﴾(النّور: 55)

''اللہ نے ایمان والوں اور نیک لوگوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں زمین میں خلافت عطا کرے گا، جیسا کہ پہلوں کو خلافت عطا کی تھی اور وہ اس دین کو طاقت دے گا، جس کو اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے اور وہ خوف کے بعد امن لائے گا، وہ میری عبادت کریں گے، میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔'' اللہ کی قسم! اللہ نے ان سے کیا ہوا وعدہ پورا فرمایا اور انہیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خلافت وحکومت دی، انہوں نے فتوحات کیں، اموال غنیمت حاصل کیا، کافروں کے بچوں اور بیویوں کو قید کیا، ان کی خلافت میں بہت سے لوگ مسلمان ہوئے، مرتدین سے لڑائی کی اور انہیں جلاوطن کردیا، ان میں سے بعض نے رجوع کرلیا۔ اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرح سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا، ان کی مرتدین کے خلاف تلوار تا قیامت برحق ہے، اسی طرح خلیفہ رابع سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے، ان کی خوارج سے لڑائی تا قیامت برحق ہے۔ اللہ نے خلافت کی وجہ سے اپنے دین کو عزت دی، دشمن کو ذلیل کیا اور مشرکین کے نہ چاہنے کے باوجود اللہ کا امر غالب ہوا۔ خلفائے راشدین نے مسلمانوں کے لیے معزز طریقے چھوڑے، وہ اہل سنت والجماعت پر مشتمل تمام امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر برکت تھے۔'' (الشّریعة : 564-565)

امام بیہقی رحمہ اللہ (۳۸۴۔۴۵۸ھ) کہتے ہیں:

قَدْ دَلَّ كِتَابُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى إِمَامَةِ أَبِي بَكْرٍ وَمَنْ بَعْدَهٗ مِنَ الْخُلَفَاءِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ﴾ (النّور : 55)

''سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد والے خلفا کی امامت پر قرآن کی دلیل موجود ہے، فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ﴾ (النّور : 55)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ نے مومنوں اور نیک اعمال کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ انہیں خلافت عطا کرے گا، جیسے پہلوں کو کی تھی، اللہ ان کے دین کو طاقت دے گا، جو اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے۔''

(الإعتقاد: 483)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يَآ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ أَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَعِزَّةٍ عَلَى الْكَافِرِينَ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ﴾(المائدة: ٥٤)

''اے ایمان والو! تم میں سے جو اپنے دین سے پھر گیا، تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو لے آئے گا، جن سے اللہ محبت کرتا ہوگا اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہوں گے، وہ مومنوں پر نرم دل ہوں گے اور کافروں پر سخت، وہ لومۃ لائم کی پرواہ کیے بغیر اللہ کے رستے میں جہاد کریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے، وہ جسے چاہتا ہے، دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ خوب وسعت والا اور جاننے والا ہے۔''

اس آیت کی تفسیر میں علامہ الکیا ہراسی رحمہ اللہ (۵۰۴ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ دَلَالَةٌ عَلٰى صِحَّةِ إِمَامَةِ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وَعَلِيٍّ، لِأَنَّ الَّذِينَ ارْتَدُّوا بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا قَاتَلَهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَّهٰؤُلَاءِ الصَّحَابَةُ، وَقَدْ أَخْبَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنَّهٗ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهٗ، وَأَنَّهُمْ يُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُونَ لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَمَعْلُومٌ أَنَّ مَنْ كَانَتْ هٰذِهٖ صِفَتُهٗ فَهُوَ وَلِيُّ اللّٰهِ تَعَالٰى .

''یہ آیت دلیل ہے کہ سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر، سیدنا عثمان اور سیدنا علی رضی اللہ عنہم کی خلافت صحیح تھی، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو لوگ مرتد ہو گئے تھے، ان سے ابوبکر رضی اللہ عنہ اور ان صحابہ نے قتال کیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ خبر دی ہے کہ وہ ان سے محبت کرتا ہے اور وہ اللہ سے محبت کرتے ہیں، نیز وہ راہ خدا میں کسی لومۃ لائم کی پرواہ کیے بغیر جہاد کرتے ہیں۔ یہ بات معلوم ہے کہ جس کی یہ صفات ہوں، وہ اللہ تعالیٰ کا دوست ہے۔''

(أحكام القرآن : 83/3)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ﴾(الحجّ : ٣٩)

''ان لوگوں کو (مقابلہ کی) اجازت دی گئی ہے، جس سے لڑائی کی جاتی ہے، کیونکہ وہ مظلوم ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد پر قادر ہے۔''

اس آیت کی تفسیر میں علامہ الکیا ہراسی رحمہ اللہ (۵۰۴ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ كَانُوا بِهٰذِهِ الْمَثَابَةِ، فَفِيهِ دَلَالَةٌ عَلٰى صِحَّةِ إِمَامَتِهِمْ.

''خلفائے راشدین اس کے مصداق تھے۔ لہٰذا اس آیت میں ان کی خلافت کے صحیح ہونے کی دلیل ہے۔''

(أحكام القرآن: 283/4)

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿قُلْ لِلْمُخَلَّفِينَ مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلٰى قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ أَوْ يُسْلِمُونَ فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ أَجْرًا حَسَنًا وَّإِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ مِنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا﴾(الفتح: ١٦)

''(اے نبی!) ان پیچھے چھوڑے گئے دیہاتیوں سے کہہ دیجئے کہ بہت جلد تمہیں سخت جنگجو قوم کی طرف بلائے جاؤ گے، کہ یا تو تم ان سے قتال کرو گے، یا وہ مسلمان ہو جائیں گے۔ پس اگر تم نے اطاعت کی، تو اللہ تعالیٰ تمہیں بہترین بدلہ دے گا اور اگر تم پھر گئے، جیسا کہ پہلے پھر گئے تھے، تو تمہیں دردناک عذاب دے گا۔''

اس آیت کی تفسیر میں علامہ الکیا ہراسی رحمہ اللہ (۵۰۴ھ) فرماتے ہیں:

فِيهِ دَلَالَةٌ عَلٰى صِحَّةِ إِمَامَةِ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، لِأَنَّ أَبَا بَكْرٍ دَعَاهُمْ إِلٰى قِتَالِ فَارِسَ وَالرُّومِ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلَزِمَهُمْ بِذٰلِكَ اتِّبَاعُ طَاعَةِ مَنْ يَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ.

''اس آیت میں دلیل ہے کہ سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت صحیح تھی۔ کیونکہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیہاتیوں کو فارس اور روم سے قتال کرنے کے لیے بلایا تھا اور ان پر لازم ہو گیا کہ وہ اس قتال کی طرف بلانے والے کا اتباع کریں۔''

(أحكام القرآن: 377/4)

علامہ سہیلی رحمہ اللہ (۵۸۱ھ) فرماتے ہیں:

اَلتَّصْحِيحُ لِخِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ، لِأَنَّهُ الَّذِي دَعَا الْأَعْرَابَ إِلٰى جِهَادِ حَنِيفَةَ، وَكَانُوا أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ، وَلَمْ يُقَاتَلُوا لِجِزْيَةٍ، وَإِنَّمَا قُوتِلُوا لِيُسْلِمُوا، وَكَانَ قِتَالُهُمْ بِأَمْرِ أَبِي بَكْرٍ، وَفِي سُلْطَانِهِ، ثُمَّ قَالَ: ﴿فَإِنْ تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ أَجْرًا حَسَنًا﴾ فَأَوْجَبَ عَلَيْهِمُ الطَّاعَةَ لِأَبِي بَكْرٍ، فَكَانَ فِي الْآيَةِ كَالنَّصِّ عَلٰى خِلَافَتِهِ.

''اس آیت میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی تصحیح ہے، کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ نے ہی دیہاتیوں کو جہاد حنیفہ کی طرف بلایا تھا، جو سخت جنگجو لوگ تھے۔ ان سے قتال جزیہ وصول کرنے کے لیے نہیں کیا گیا، بلکہ اس لیے کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ ان سے قتال سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے حکم سے ہوا اور آپ کی خلافت میں ہی ہوا۔ آگے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَإِنْ تُطِيعُوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ أَجْرًا حَسَنًا﴾ ''پس اگر تم نے اطاعت کی، تو اللہ تعالیٰ تمہیں بہترین بدلہ دے گا۔'' اللہ تعالیٰ نے ان پر سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی اطاعت واجب قرار دی ہے۔ تو گویا یہ آیت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر نص ہے۔''

(الرّوض الأنف : 85/6)

حدیثی دلائل :

دلیل نمبر ①

سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : الْخِلَافَةُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ سَنَةً ثُمَّ يَكُونُ مُلْكٌ ثُمَّ قَالَ سَفِينَةُ : أَمْسِكْ، خِلَافَةُ أَبِي بَكْرٍ وَخِلَافَةُ عُمَرَ ثِنْتَا عَشْرَةَ سَنَةً وَسِتَّةُ أَشْهُرٍ وَخِلَافَةُ عُثْمَانَ ثِنْتَا عَشْرَةَ سَنَةً وَسِتَّةُ أَشْهُرٍ ثُمَّ خِلَافَةُ عَلِيٍّ تَكْمِلَةُ الثَّلَاثِينَ قُلْتُ : فَمُعَاوِيَةُ؟ قَالَ : كَانَ أَوَّلَ الْمُلُوكِ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا اور فرمایا: میری اُمت میں خلافت تیس سال ہوگی، پھر بادشاہت ہوگی۔ سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: شمار کر لیجیے، سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت بارہ برس چھ ماہ تھی، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت بارہ سال تھی، پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت نے تیس

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سال پورے کر دیئے۔ (سعید بن جمہان رحمہ اللہ کہتے ہیں) میں نے پوچھا :سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ؟ فرمایا: وہ پہلے بادشاہ تھے۔''

(مسند الطّيالسي : 1203، مسند الإمام أحمد : 221/5، سنن التّرمذي : 2226، وسندهٗ حسنٌ)

ایک روایت کے الفاظ ہیں:

خِلَافَةُ النُّبُوَّةِ ثَلَاثُونَ سَنَةً، ثُمَّ يُؤْتِي اللّٰهُ الْمُلْكَ أَوْ مُلْكَهٗ مَنْ يَشَاءُ .

''خلافت علی منہاج النبوۃ تیس سال تک ہوگی، پھر اللہ تعالیٰ جسے چاہیے گا، بادشاہت عطا کر دے گا۔''

(سنن أبي داود : 4646، وسندهٗ صحيحٌ)

حشرج بن نباتہ کی متابعت سنن ابی داود (۴۲۴۶) وغیرہ میں عبدالوارث بن سعید بصری (ثقہ، ثبت) نے اور مسند احمد (۵/۲۲۰، ۲۲۱) وغیرہ میں حماد بن سلمہ (ثقہ ثبت) اور سنن ابی داود (۴۶۴۷) میں العوام بن حوشب الواسطی نے کی ہے۔

رہا مسئلہ سعید بن جمہان کا، تو جمہور نے اس کی توثیق کی ہے۔

اس کی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (السنۃ للخلال، ص:۴۱۹)، امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (تاریخ یحییٰ بن معین: ۳۶۹۵)، امام ابن عدی رحمہ اللہ (الکامل: ۳/۴۰۲)، امام یعقوب بن سفیان رحمہ اللہ (المعرفۃ والتاریخ: ۲/۷۸)، امام ترمذی رحمہ اللہ (السنن : ۲۲۲۶، بتحسین حدیثہ) امام ابن ابی عاصم رحمہ اللہ (السنۃ: ۱۲۲۲، بتصحیح حدیثہ)، امام ابن الجارود رحمہ اللہ (المنتقی: ۹۷۶، بتصحیح حدیثہ) امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴/ ۲۸۷)، امام حاکم رحمہ اللہ (المستدرک : ۳/ ۷۱، بتصحیح سندہ) اور حافظ ہیثمی رحمہ اللہ (مجمع الزوائد: ۹/ ۳۶۶) وغیرہم نے توثیق کی ہے۔

کسی ثقہ امام نے انہیں ''ضعیف'' نہیں کہا۔

رہا امام بخاری رحمہ اللہ (التاریخ الصغیر: ۱/ ۱۹۶) اور حافظ ساجی رحمہ اللہ (تہذیب التھذیب: ۴/ ۱۴) کا «لَا يُتَابَعُ عَلٰى حَدِيثِهٖ» ''اس کی حدیث پر متابعت نہیں کی گئی۔'' کہنا، تو اس سے مراد یہ حدیث نہیں ہے۔

ویسے بھی جب حشرج بن نباتہ واضح ثقہ ہے، تو متابعت نہ بھی ہو، تو حرج نہیں۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

كَثِيْرٌ مِّنَ الثِّقَاتِ قَدْ تَفَرَّدُوْا، فَيَصِحُّ أَنْ يُّقَالَ فِيْهِمْ : لَا يُتَابَعُوْنَ عَلٰى بَعْضِ حَدِيْثِهِمْ .

''کتنے ہی ثقہ راوی ہیں، جن کے بارے میں کہنا درست ہوگا کہ ان کی متابعت نہیں ہوئی۔'' (تاريخ الإسلام : 4/1199، ت بشار)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اسے اپنی کتاب ''من تكلم فيه وهو موثق أو صالح الحديث'' (۱۲۷) میں ذکر کیا ہے، لہٰذا حافظ ذہبی کا ''قوم يضعّفون'' (میزان الاعتدال: ۲/ ۱۳۱) کہنا مضر نہیں۔ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ کا ''شَيْخٌ يُكْتَبُ حَدِيثُهٗ وَلَا يُحْتَجُّ بِهٖ'' (اس کی حدیث میں اضطراب ہے۔) کہنے سے اس کی ہر ہر حدیث کا مضطرب ہونا لازم نہیں آتا۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (السنۃ للخلال، ص : ۴۱۹)، امام ابن حبان رحمہ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۶۶۵۷)، امام ابن ابی عاصم رحمہ اللہ (السنۃ: ۱۲۲۲) اور علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (مجموع الفتاویٰ: ۱۸/۳۵) نے اس حدیث کو، جبکہ امام حاکم رحمہ اللہ (المستدرک: ۷۱/۳) اور حافظ بوصیری رحمہ اللہ (اتحاف الخیرۃ: ۲۷۶/۸) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے۔

امام ترمذی رحمہ اللہ (سنن ترمذی: ۲۴۲۶) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (مُوافقۃ الخُبر الخَبر: ۱۴۱/۱) نے اس حدیث کو ''حسن'' قرار دیا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''سعید بن جہمان صغیر تابعی اور صدوق راوی تھے۔''

کسی ''ثقہ'' محدث نے اس حدیث پر کلام نہیں کیا، بلکہ محدثین نے اس حدیث کی تصحیح کر کے اسے قبول کیا ہے، لہٰذا علامہ ابن خلدون مورخ (تاریخ ابن خلدون: ۴۵۸/۲) اور علامہ ابن العربی مالکی (العواصم من القواصم، ص ۲۰۱) کا اسے بغیر دلیل کے صحیح تسلیم نہ کرنا قابل التفات ہے۔

حدیث سفینہ رضی اللہ عنہ سے محدثین کا استدلال:

① میمونی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ وَقِيلَ : إِلٰى مَا تَذْهَبُ فِي الْخِلَافَةِ؟ قَالَ : أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ، فَقِيلَ لَهُ : كَأَنَّكَ تَذْهَبُ إِلٰى حَدِيثِ سَفِينَةَ قَالَ : أَذْهَبُ إِلٰى حَدِيثِ سَفِينَةَ وَإِلٰى شَيْءٍ آخَرَ، رَأَيْتُ عَلِيًّا فِي زَمَنِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ لَمْ يَتَسَمَّ بِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَلَمْ يُقِمِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْجُمُعَ وَالْحُدُودَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ بَعْدَ قَتْلِ عُثْمَانَ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ، فَعَلِمتُ أَنَّهُ قَدْ وَجَبَ لَهُ فِي ذٰلِكَ الْوَقْتِ مَا لَمْ يَكُنْ لَهُ قَبْلَ ذٰلِكَ .

''امام احمد رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا کہ خلافت بارے کیا خیال ہے؟ فرمایا: ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم (ہی خلیفہ تھے)، کہا گیا، آپ حدیث سفینہ رضی اللہ عنہ سے استدلال کرتے ہیں؟ فرمایا: میں حدیث سفینہ رضی اللہ عنہ سے بھی استدلال کرتا ہوں، ایک دوسری دلیل بھی مدنظر ہے، وہ یہ کہ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بہ خوبی جانتا ہوں کہ وہ سیدنا ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے دور میں امیر المومنین کے نام سے موسوم نہیں ہوئے، نہ ہی آپ نے جماعت، جمعہ اور حدود قائم کیں، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آپ نے یہ کام کیا، معلوم ہوا کہ اب یہ کام ان پر واجب ہو گیا تھا، جو پہلے واجب نہ تھا۔'' (الإعتقاد: 469، وسندهٗ صحيحٌ)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں

''خلافت کے بارے میں ہم حدیث سفینہ رضی اللہ عنہ سے دلیل لیتے ہیں۔''

(مسائل الإمام أحمد لعبد الله: 1833)

② امام ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہ حدیث ائمہ اربعہ کی خلافت پر دلالت کرتی ہے۔''

(الإبانة عن أصول الدّيانة: 251)

③ امام ابن حبان رحمہ اللہ (صحیح ابن حبان: ٦٦٥٧)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ (صریح السنۃ، ح:۷)

⑤ امام آجری رحمہ اللہ (الشریعۃ:۵۶۴)

⑥ امام بیہقی رحمہ اللہ (الاعتقاد: ۴۶۷) بھی اس حدیث سے خلفائے اربعہ کا اثبات کرتے ہیں۔

امام سفیان بن سعید ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَنْ زَعَمَ أَنَّ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ أَحَقَّ بِالْوِلَايَةِ مِنْهُمَا فَقَدْ خَطَّأَ أَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَالْمُهَاجِرِينَ، وَالْأَنْصَارَ، وَمَا أُرَاهُ يَرْتَفِعُ لَهُ مَعَ هٰذَا عَمَلٌ إِلَى السَّمَاءِ.

''جو یہ دعوی کرتا ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ، سیّدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے خلافت کے زیادہ حق دار تھے، اس نے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ، مہاجرین اور انصار صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سب کو غلط قرار دیا۔ میں نہیں سمجھتا کہ اس عقیدے کے ساتھ اس کا کوئی عمل آسمان کی طرف بلند ہو۔''

(سنن أبي داوٗد: 4630، وسندهٗ صحيحٌ)

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جَمَاعَةُ أَهْلِ السُّنَّةِ، وَهُمْ أَهْلُ الْفِقْهِ وَالْآثَارِ عَلٰى تَقْدِيمِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَتَوَلِّي عُثْمَانَ وعَلِيٍّ وَجَمَاعَةِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَذِكْرِ مَحَاسِنِهِمْ، وَنَشْرِ فَضَائِلِهِمْ، وَالْاِسْتِغْفَارِ لَهُمْ، وَهٰذَا هُوَ الْحَقُّ الَّذِي لَا يَجُوزُ عِنْدَنَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خِلَافُهُ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ .

''اہل سنت جو اہل فقہ و اہل الحدیث ہیں، ان کا مذہب ہے کہ سیّدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو مقدم کیا جائے اور سیّدنا عثمان و علی رضی اللہ عنہما اور تمام صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے محبت کی جائے، ان کے محاسن ذکر کیے جائیں، ان کے فضائل عام کیے جائیں اور ان کے حق میں استغفار کیا جائے۔ یہی حق ہے، جس کا خلاف جائز نہیں۔ والحمدللہ!'' (الإستذكار : 110/5)

نیز فرماتے ہیں:

عَلٰى ذٰلِكَ جَمَاعَةُ أَهْلِ السُّنَّةِ .

''اہل سنت والجماعت کا عقیدہ حدیث سفینہ کے مطابق ہے۔''

(جامع بَيان العلم وفضله : 1170/2)

شیخ الاسلام، ابوعثمان صابونی رحمہ اللہ (۴۴۹ھ) فرماتے ہیں:

يَشْهَدُونَ وَيَعْتَقِدُونَ : أَنَّ أَفْضَلَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِيٌّ، وَأَنَّهُمُ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ الَّذِينَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ خِلَافَتَهُمْ بِقَوْلِهِ فِيمَا رَوَاهُ سَعِيدُ بْنُ جَمْهَانَ عَنْ سَفِينَةَ .

''اہل سنت والجماعت گواہی دیتے ہیں اور عقیدہ رکھتے ہیں کہ صحابہ کرام میں سے افضل ترین ابوبکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم ہیں، یہ خلفائے راشدین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں، جن کی خلافت کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے (پہلے ہی) کر دیا تھا، جیسا کہ سعید بن جمہان کی سیدنا سفینہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں ہے۔''

(عقيدة السّلف وأصحاب الحديث، ص 86-87)

فائدہ:

ایک روایت میں ہے:

اَلْخِلَافَةُ ثَلَاثُونَ سَنَةً، وَسَائِرُهُمْ مُلُوكٌ، وَالْخُلَفَاءُ وَالْمُلُوكُ اثْنَا عَشَرَ.

''خلافت علی منہاج النبوۃ کی مدت تیس سال ہوگی، باقی سارے بادشاہ ہوں گے، خلفا اور بادشاہ بارہ ہوں گے۔''

(صحيح ابن حبان: 6657، وسندهٗ صحيحٌ)

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی خلافت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا تتمہ اور تکملہ ہے، مستقل خلافت نہیں ہے یا سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کی خلافت سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت وملوکیت میں ضم ہوگئی۔ رہا بارہ قریشی خلفا وملوک کا تعین؟ تو یہ محض تکلف ہے، البتہ ان میں خلفائے راشدین، عمر بن عبدالعزیز، بنوعباس کے بعض حکمران اور مہدی شامل ہیں۔ مہدی کے دور میں خلافت علی منہاج النبوۃ عود کر آئے گی۔

دلیل نمبر ②

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے مرض الموت میں فرمایا:

لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهٖ فَأَعْهَدَ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ، ثُمَّ قُلْتُ : يَأْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ، أَوْ يَدْفَعُ اللّٰهُ وَيَأْبَى الْمُؤْمِنُونَ .

''ارادہ تھا کہ میں ابوبکر اور ان کے بیٹے کی طرف پیغام بھیج دوں اور انھیں (ابوبکر کو) خلیفہ نامزد کر دوں کہ باتیں کرنے والے باتیں کریں گے یا خواہش کرنے والے خواہش کریں گے۔ پھر میں نے کہا: اللہ اور مومن ابوبکر کے علاوہ کسی کی خلافت نہیں مانیں گے۔''

(صحيح البخاري : 7217، صحيح مسلم : 2387)

یہ حدیث ابوبکر رضی اللہ عنہ کے خلیفہ بلافصل ہونے پر واضح اور ٹھوس دلیل ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسا فرمایا، ویسا ہی ہوا۔ صحابہ کرام نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت خلافت کی۔

امام آجری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اخْتَلَفَ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَلْ تَتَابَعَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَبَنُو هَاشِمٍ عَلٰى بَيْعَتِهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، عَلٰى رَغْمِ أَنْفِ كُلِّ رَافِضِيٍّ مَقْمُوعٍ ذَلِيلٍ، قَدْ بَرَّأَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ مَذْهَبِ السُّوءِ .

''جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا، ویسا ہی ہوا، ابوبکر رضی اللہ عنہ پر کوئی اختلاف نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا، مہاجرین، انصار، علی رضی اللہ عنہ اور بنو ہاشم آپ کی بیعت پر متفق ہو گئے، الحمد للہ! ہر ذلیل و پریشان رافضی کی ناک خاک آلود ہوگئی اور اللہ نے امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ایسے برے مذہب سے بچائے رکھا۔''

(الشّريعة : 4/1733)

علامہ محبّ طبری رحمہ اللہ (۶۹۴ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّهُ لَمْ يَكْتُبْ، بَلْ عُرِفَ بِأَنَّهُ يَكُونُ الْخَلِيفَةَ بَعْدَهُ فَجَعَلَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى ذٰلِكَ وَإِجْمَاعُ الْمُسْلِمِينَ عَلَيْهِ .

''بے شک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھا نہیں، بلکہ یہ معروف تھا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ہی آپ کے بعد خلیفہ ہوں گے، تو اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا اور مسلمانوں کا اس پر اجماع ہو گیا۔''

(الرياض النّضرة : 1/217)

دلیل نمبر ③

سیّدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةٌ، فَكَلَّمَتْهُ فِي شَيْءٍ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، قَالَتْ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ كَأَنَّهَا تُرِيدُ الْمَوْتَ، قَالَ : إِنْ لَمْ تَجِدِينِي، فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ .

''ایک عورت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ سے کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاملے میں بات کی۔ آپ ﷺ نے اسے دوبارہ حاضر ہونے کا حکم دیا۔ اس نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں تو؟ اشارہ آپ ﷺ کی وفات کی طرف تھا۔ فرمایا: ابوبکر کے پاس آ جانا۔''

(صحيح البخاري: 7220، صحيح مسلم: 2386)

حافظ ابن بطال رحمہ اللہ کہتے ہیں:

مِنْ أَبْيَنِ الدَّلِيْلِ فِي اسْتِخْلَافِ أَبِي بَكْرٍ قَوْلُ الْمَرْأَةِ لِلنَّبِيِّ .

''سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر واضح ترین دلائل میں سے ایک دلیل وہ حدیث ہے، جس میں ایک عورت نے رسول ﷺ سے سوال کیا تھا۔''

(شرح ابن بطّال: 5/311، 20/18)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

فِيهِ رَدٌّ عَلَى الشِّيعَةِ فِي زَعْمِهِمْ أَنَّهُ نَصٌّ عَلَى اسْتِخْلَافِ عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ .

''اس میں شیعہ کا ردّ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کی خلافت کا فرمان جاری کیا تھا۔''

(فتح الباري: 7/24)

دلیل نمبر ④

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

لَمَّا دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتِي قَالَ :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ قَالَتْ : فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ رَقِيقٌ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ لَا يَمْلِكُ دَمْعَهُ فَلَوْ أَمَرْتَ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ : وَاللّٰهِ، مَا بِي إِلَّا كَرَاهِيَةُ أَنْ يَتَشَاءَمَ النَّاسُ، بِأَوَّلِ مَنْ يَقُومُ فِي مَقَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَتْ : فَرَاجَعْتُهُ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَقَالَ : لِيُصَلِّ بِالنَّاسِ أَبُو بَكْرٍ فَإِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ .

”رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں تشریف لائے تو فرمایا: ابوبکر کو حکم دیں کہ نماز پڑھائیں۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ابوبکر رضی اللہ عنہ رقیق القلب ہیں، قرآن پڑھتے ہیں تو آنسوؤں پر کنٹرول نہیں رہتا۔ کسی اور کو حکم دے دیں، تو اچھا ہو۔ میں نہیں چاہتی تھی کہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی جگہ پر سب سے پہلے کھڑے ہونے والے کے بارے میں بدشگونی کریں، میں نے رسول ﷺ سے دو تین بار تکرار کیا، لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر کو حکم دو کہ نماز پڑھائیں، آپ تو صواحب یوسف علیہ السلام جیسی ہو۔“

(صحيح البخاري : 679، صحيح مسلم : 418، واللفظ لهٗ)

حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱) لکھتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ مُتَوَاتِرٌ .

”یہ حدیث متواتر ہے۔“

(تاريخ الخلفاء، ص 52)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

علامہ زرکشی رحمہ اللہ (۷۹۴ھ) فرماتے ہیں:

هُوَ مُسْتَنَدُ الْإِجْمَاعِ .

''خلافت ابی بکر پر اجماع کی دلیل یہ حدیث ہے۔''

(المُعتبَر في تخريج أحاديث المِنهاج والمُختصَر، ص 93)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

اَلْمَقْصُودُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ إِمَامًا لِّلصَّحَابَةِ كُلِّهِمْ فِي الصَّلَاةِ الَّتِي هِيَ أَكْبَرُ أَرْكَانِ الْإِسْلَامِ الْعَمَلِيَّةِ .

قَالَ الشَّيْخُ أَبُو الْحَسَنِ الْأَشْعَرِيُّ : وَتَقْدِيمُهُ لَهُ أَمْرٌ مَعْلُومٌ بِالضَّرُورَةِ مِنْ دِينِ الْإِسْلَامِ، قَالَ : وَتَقْدِيمُهُ لَهُ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّهُ أَعْلَمُ الصَّحَابَةِ وَأَقْرَؤُهُمْ لِمَا ثَبَتَ فِي الْخَبَرِ الْمُتَّفِقِ عَلٰى صِحَّتِهِ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : يَؤُمُّ الْقَوْمَ أَقْرَؤُهُمْ لِكِتَابِ اللّٰهِ، فَإِنْ كَانُوا فِي الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَأَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ، فَإِنْ كَانُوا فِي السُّنَّةِ سَوَاءً فَأَكْبَرُهُمْ سِنًّا، فَإِنْ كَانُوا فِي السِّنِّ سَوَاءً فَأَقْدَمُهُمْ مُسْلِمًا .

قُلْتُ : وَهٰذَا مِنْ كَلَامِ الْأَشْعَرِيِّ رَحِمَهُ اللّٰهُ مِمَّا يَنْبَغِي أَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُكْتَبَ بِمَاءِ الذَّهَبِ ثُمَّ قَدِ اجْتَمَعَتْ هٰذِهِ الصِّفَاتُ كُلُّهَا فِي الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَاهُ.

''مقصود یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نماز کے لیے تمام صحابہ کا امام مقرر فرمایا، نماز اسلام کا وہ رکن ہے، جو تمام عملی ارکان سے بڑا ہے۔ شیخ ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو مقدم کرنا دین اسلام کے بنیادی عقائد میں سے ہے، اس میں دلیل ہے کہ سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سب صحابہ کرام سے بڑے عالم اور قاری تھے، کیونکہ متفق علیہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قوم کی امامت وہ کرے، جو کتاب اللہ کا بڑا قاری ہو، اگر سب قرأت میں برابر ہوں، تو سنت کا زیادہ عالم، اگر سنت کے علم میں سب برابر ہوں، تو عمر میں بڑا اور اگر عمر میں برابر ہوں، تو پہلے اسلام لانے والا شخص امامت کرے۔ میں کہتا ہوں کہ ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ کا یہ قول آب زر سے لکھے جانے کے لائق ہے، پھر یہ سب صفات سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ میں جمع تھیں۔''

(البداية والنّهاية : 265/5)

حافظ بیہقی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) فرماتے ہیں:

حِينَ لَمْ يَكُنْ نَصٌّ، اِسْتَدَلُّوا بِأَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ بِالصَّلَاةِ بِالْمُسْلِمِينَ فِي مَرَضِهِ عَلٰى إِمَامَتِهِ، مَعَ مَا عَرَفُوا مِنْ آلَتِهِ وَكِفَايَتِهِ وَاسْتِجْمَاعِهِ شَرَائِطَ الْإِمَامَةِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جب (خلافت کے لیے صریح) نص نہ تھی، تو صحابہ کرام نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر استدلال یوں کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض وفات میں آپ کو ہی مسلمانوں کی امامت کرانے کا حکم دیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ صحابہ کرام جانتے تھے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سخی ہیں، بے نیاز وقناعت شعار ہیں اور آپ میں خلافت کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں۔''

(شعب الإيمان: 463/9)

علامہ ابن رجب رحمہ اللہ (۷۹۵ھ) فرماتے ہیں:

اِسْتَدَلَّ الْبُخَارِيُّ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَلٰى أَنَّ أَهْلَ الْفَضْلِ وَالْعِلْمِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ مِنْ غَيْرِهِمْ؛ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ مِنْ بَيْنِ الصَّحَابَةِ كُلِّهِمْ بِالصَّلَاةِ بِالنَّاسِ، وَرُوجِعَ فِي ذٰلِكَ مِرَارًا وَهُوَ يَأْبٰى إِلَّا تَقْدِيمَهُ فِي الصَّلَاةِ عَلٰى غَيْرِهِ مِنَ الصَّحَابَةِ، وَإِنَّمَا قَدَّمَهُ لِعِلْمِهِ وَفَضْلِهِ؛ فَأَمَّا فَضْلُهُ عَلٰى سَائِرِ الصَّحَابَةِ فَهُوَ مِمَّا اجْتَمَعَ عَلَيهِ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ، وَأَمَّا عِلْمُهُ فَكَذٰلِكَ، وَقَدْ حَكٰى أَبُو بَكْرٍ ابْنُ السَّمْعَانِيِّ وَغَيْرُهُ إِجْمَاعَ أَهْلِ السُّنَّةِ عَلَيهِ أَيْضًا.

''اس حدیث سے امام بخاری رحمہ اللہ نے استدلال کیا ہے کہ اہل علم اور اہل فضل امامت کے زیادہ حق دار ہیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام صحابہ میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امامت کرانے کا حکم دیا، اس بارے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ سے کئی بار مراجعت بھی کی گئی، مگر آپ ﷺ ہر بار انکار کرتے ہوئے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امامت میں دیگر صحابہ پر مقدم کرتے رہے۔ نبی کریم ﷺ نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ان کے علم اور فضل کی وجہ سے مقدم کیا۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کا تمام صحابہ میں افضل ہونا اہل سنت والجماعت کے ہاں اتفاقی و اجماعی مسئلہ ہے، اسی طرح اس پر بھی اجماع ہے کہ تمام صحابہ میں زیادہ علم والے بھی سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ تھے، ابو بکر ابن سمعانی رحمہ اللہ اور دیگر اہل علم نے اس پر اجماع بھی نقل کیا ہے۔''

(فتح الباري : 112/6)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (۵۹۷ھ) فرماتے ہیں:

تَرْكُ الْإِجْمَاعِ ضَلَالٌ.

''اجماع کو ترک کرنا گمراہی ہے۔''

(كَشف المُشكِل :64/1)

دلیل نمبر ⑤

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُرِيتُ أَنِّي أَنْزِعُ عَلٰى حَوْضِي أَسْقِي النَّاسَ، فَجَاءَ نِي أَبُو بَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِي لِيُرَوِّحَنِي، فَنَزَعَ دَلْوَيْنِ، وَفِي نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَهٗ، فَجَاءَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ، فَلَمْ أَرَ نَزْعَ رَجُلٍ قَطُّ أَقْوٰى مِنْهُ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰى تَوَلَّى النَّاسُ، وَالْحَوْضُ مَلْآنُ يَتَفَجَّرُ.

''میں نے خواب میں دیکھا کہ حوض پر پانی کھینچ رہا ہوں اور لوگوں کو پلا رہا ہوں۔ ابوبکر میرے پاس آئے اور مجھے راحت دینے کے لیے میرے ہاتھ سے ڈول پکڑ لیا، انہوں نے دو ڈول نکالے، ان کے کھینچنے میں کمزوری تھی، اللہ انہیں معاف کرے، پھر عمر بن خطاب آئے اور ان سے ڈول لے لیا، میں نے ان سے بڑھ کر کھینچنے والا نہیں دیکھا (وہ ڈول کھینچتے رہے) حتیٰ کہ سب لوگ (پانی پی کر) واپس چلے گئے۔ حوض ابھی بھرا ہوا موجزن تھا۔''

(صحيح البخاري: 679، صحيح مسلم: 18/2392)

انبیا علیہم السلام کے خواب وحی ہوتے ہیں۔

عبید بن عمیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ، ثُمَّ قَرَأَ ﴿إِنِّي أَرٰى فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَذْبَحُكَ﴾ (الصّافات: 102)

''انبیا علیہم السلام کے خواب وحی ہوتے ہیں۔ پھر انھوں نے قرآن کریم کی یہ آیت پڑھی: (ابراہیم علیہ السلام نے اسماعیل علیہ السلام سے کہا تھا: میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں آپ کو ذبح کر رہا ہوں۔)''

(صحيح البخاري: 138)

امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ . ''انبیا علیہم السلام کے خواب وحی ہوتے ہیں۔''

(الإعتقاد للبيهقي : 474، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خواب وحی تھا۔ اللہ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں ایک کنویں پر دکھایا، مسلمانوں کے نفع میں یہ کنواں گویا مسلمانوں کی خلافت تھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے اس سے جتنا اللہ نے چاہا کھینچا، پھر مجھ سے ابن ابی قحافہ (ابوبکر رضی اللہ عنہ) نے پکڑ لیا۔ انھوں نے اس سے دو ڈول کھینچے، مراد سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے دو سال اور کچھ دن تھے۔ فرمایا: پھر اسے عمر بن خطاب نے پکڑ لیا، مذکورہ دلیل، یعنی مذکورہ صریح سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت ثابت ہوتی ہے۔''

(صحيح ابن حبان : 15/323-324)

امام بیہقی رحمہ اللہ اس حدیث کے متعلق لکھتے ہیں:

قَوْلُهٗ : وَفِي نَزْعِهٖ ضَعْفٌ قِصَرُ مُدَّتِهٖ وَعَجَلَةُ مَوْتِهٖ وَشُغْلُهٗ بِالْحَرْبِ لِأَهْلِ الرِّدَّةِ عَنِ الْافْتِتَاحِ وَالتَّزَيُّدِ الَّذِي بَلَغَهٗ عُمَرُ فِي طُولِ مُدَّتِهٖ .

''ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ڈول کھینچنے میں کمزوری تھی، اس فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مراد ان کی مدت خلافت کا کم ہونا، جلد وفات اور مرتدین سے جنگ ہے، جبکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمر رضی اللہ عنہ نے بہت سے علاقے فتح کیے اور لمبی مدت خلافت پائی۔‘‘

(الإعتقاد : 484)

دلیل نمبر ⑥

سیّدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : إِنِّي لَا أَدْرِي مَا بَقَائِي فِيكُمْ، فَاقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي وَأَشَارَ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ .

’’ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں معلوم میں کب تک آپ میں رہتا ہوں، میرے بعد ان دونوں کی پیروی کیجئے گا، سیدنا ابوبکر اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کی طرف اشارہ کیا۔‘‘

(سنن التّرمذي : 3663، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۶۹۰۲) نے ’’صحیح‘‘ کہا ہے۔ امام عقیلی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ’’جید، ثابت‘‘ کہا ہے۔ (الضّعفاء الكبير : 95/4)

سالم بن عبد الواحد ابو العلاء ’’صدوق‘‘ ہے۔ اسے امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ’’الثقات: ۶/ ۴۱۰‘‘ میں ذکر کیا ہے۔ امام عجلی رحمہ اللہ نے ’’ثقہ‘‘ کہا ہے۔

(تاريخ الثّقات : 500)

امام طحاوی رحمہ اللہ نے ’’ثقہ، مقبول الروایہ‘‘ قرار دیا ہے۔

(شرح مشكل الآثار : 259/3)

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

اس کی تائید نبی اکرم ﷺ کے اس عمومی فرمان سے بھی ہوتی ہے:

عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ .

''میری اور ہدایت یافتہ خلفائے راشدین کی سنت لازم پکڑیں۔''

(مسند الإمام أحمد : 4/126-127، سنن أبي داوٗد : 4607، سنن التّرمذي : 2676، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی رحمہ اللہ نے ''حسن صحیح'' امام ابن حبان رحمہ اللہ (۵)، حافظ ضیا مقدسی رحمہ اللہ (اتباع السنۃ واجتناب البدع:۲) نے ''صحیح'' حافظ بزار رحمہ اللہ (جامع بیان العلم وفضلہ لابن عبدالبر:۲۳۰۶) نے ''ثابت صحیح'' اور حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (جامع بیان العلم وفضلہ:۲۳۰۶) نے ''ثابت'' کہا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۹۵) فرماتے ہیں:

صَحِيْحٌ، لَيْسَ لَهٗ عِلَّةٌ. ''یہ حدیث صحیح ہے، اس میں کوئی علت نہیں۔''

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

❀ حافظ ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ جَيِّدٌ مِّنْ صَحِيحِ حَدِيثِ الشَّامِيِّينَ .

''یہ شامیوں کی صحیح مرویات میں سے جید حدیث ہے۔''

(المسند المستخرج على صحيح الإمام مسلم :1/36)

حافظ بغوی رحمہ اللہ نے ''حسن'' کہا ہے۔(شرح السّنة : ۱۰۲)

❀ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

صَحَّحَهُ أَيْضًا الْحَافِظُ أَبُوْ نُعَيْمٍ الْأَصْفَهَانِيُّ وَالدَّغُوْلِيُّ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ شَيْخُ الْإِسْلَامِ الْأَنْصَارِيُّ : هُوَ أَجْوَدُ حَدِيْثٍ فِي أَهْلِ الشَّامِ وَأَحْسَنُهُ.

''اسے ابونعیم اصفہانی اور حافظ دغولی رحمہما اللہ نے بھی صحیح قرار دیا ہے۔ شیخ الاسلام انصاری رحمہ اللہ کہتے ہیں: شامیوں کی مرویات میں سے یہ حدیث جید اور عمدہ ترین ہے۔''

(تحفة الطّالب بمعرفة أحاديث مختصر ابن الحاجب : 36)

حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ میں واضح اشارہ ہے کہ میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد خلافت راشدہ کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔

دلیل نمبر ⑦

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، عَاصِبٌ رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ، فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ : إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنَ النَّاسِ خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلٰكِنْ خُلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ، سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ، غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ.

''رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مرض الموت میں باہر تشریف لائے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سر کو کپڑے سے باندھ رکھا تھا۔ آپ ﷺ منبر پر بیٹھے، اللہ کی تعریف وثنا کی، پھر فرمایا: ابو بکر سے زیادہ احسان مجھ پہ کسی نے نہیں کیے، مال کا احسان ہو یا جان کا۔ میں اگر کسی کو خلیل بناتا، تو ابو بکر کو بناتا، لیکن اسلام کی خُلّت زیادہ بہتر ہے، ابو بکر کے علاوہ اس مسجد کی طرف کھلنے والی ہر کھڑکی بند کر دو۔'' (صحيح البخاري : 467، مسند الإمام أحمد : 270/1)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اس حدیث کو ''متواتر'' کہا ہے۔

(الفتاوى الكبرىٰ : 443/4)

حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے بھی اس حدیث کو ''متواتر'' کہا ہے۔

(تاريخ الخلفاء، ص 45)

دلیل نمبر ⑧

سیّدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ آخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ حَتّٰى أَبْدٰى عَنْ رُكْبَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ فَسَلَّمَ وَقَالَ : إِنِّي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الخَطَّابِ شَيْءٌ، فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ ثُمَّ نَدِمْتُ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي فَأَبٰى عَلَيَّ، فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ، فَقَالَ : يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ ثَلَاثًا، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ، فَأَتٰى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ، فَسَأَلَ : أَثَمَّ أَبُو بَكْرٍ؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقَالُوا : لَا، فَأَتٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ، فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَعَّرُ، حَتّٰى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ، فَجَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَاللّٰهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمَ، مَرَّتَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ : كَذَبْتَ، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ : صَدَقَ، وَوَاسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوا لِي صَاحِبِي مَرَّتَيْنِ، فَمَا أُوذِيَ بَعْدَهَا .

''میں رسولِ اکرم ﷺ کی پاس بیٹھا تھا، سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے، کپڑے کا ایک پہلو تھام رکھا تھا، گھٹنا کھلا تھا، نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لگتا ہے کہ آپ کا ساتھی کسی سے جھگڑ کر آیا ہے۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے سلام کیا اور کہا: میرے اور عمر کے درمیان کچھ نزاع تھا، میں نے ان سے کچھ تلخ کلامی کی، پھر میں نادم ہوا اور ان سے معافی چاہی، لیکن وہ معاف کرنے پہ تیار نہیں، اسی لئے آپ کے پاس آ گیا ہوں۔ تین مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ابوبکر! اللہ آپ کو معاف کرے۔ سیدنا عمر کو فعل پر پشیمانی ہوئی، تو جناب صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر چلے آئے، پوچھا: ابوبکر ہیں؟ گھر والوں نے کہا: نہیں ہیں۔ وہ نبی اکرم ﷺ کے پاس آئے اور سلام کہا، نبی اکرم ﷺ کا چہرۂ مبارک متغیر ہونے لگا، سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دیکھا، تو مارے شفقت کے گھٹنوں کے بل گر گئے، دو مرتبہ عرض کیا: اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے رسول! اللہ کی قسم! قصور میرا زیادہ تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دو مرتبہ جناب عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: اللہ نے مجھے آپ کی طرف مبعوث کیا، آپ نے مجھے جھٹلایا، لیکن ابوبکر نے تصدیق کی تھی اور اپنی جان و مال کے ساتھ میری غمخواری کی تھی۔ آپ میری خاطر میرے ساتھی سے درگزر نہیں کرتے؟ اس دن کے بعد کبھی سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو تکلیف نہیں دی گئی۔''

(صحيح البخاري :3661)

دلیل نمبر ⑨

سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات ہوئی، تو انصار نے کہا:

مِنَّا أَمِيرٌ، وَمِنْكُمْ أَمِيرٌ، فَأَتَاهُمْ عُمَرُ فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ أَنْ يَؤُمَّ النَّاسَ، فَأَيُّكُمْ تَطِيبُ نَفْسُهُ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ : نَعُوذُ بِاللّٰهِ أَنْ نَتَقَدَّمَ أَبَا بَكْرٍ .

''ایک امیر ہم میں سے ہو اور ایک آپ میں سے، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس آئے اور فرمایا: معلوم نہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی امامت کا حکم دیا تھا؟ کون ہے، جو ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مقدم ہونا چاہتا ہے؟ انصار نے کہا: اللہ کی پناہ کہ ہم صدیق سے آگے بڑھیں۔''

(مسند الإمام أحمد :1/21-396، سنن النّسائي : 778، مصنّف ابن أبي شيبة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

: 330/2-331، طبقات ابن سعد : 224/2، 178/3-179، السّنّة لابن أبي عاصم : 1193، المعرفة والتّاريخ ليعقوب بن سفيان الفسوي : 454/1، المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 67/2، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 152/8، التّمهيد لابن عبدالبر : 129,128/22، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کی سند کو امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

نیز حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

(فتح الباري : 153/12)

دلیل نمبر ⑩

سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّهٗ سَمِعَ خُطْبَةَ عُمَرَ الْآخِرَةَ حِينَ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَذٰلِكَ الْغَدَ مِنْ يَوْمٍ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَتَشَهَّدَ وَأَبُو بَكْرٍ صَامِتٌ لَّا يَتَكَلَّمُ، قَالَ : كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَعِيشَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى يَدْبُرَنَا، يُرِيدُ بِذٰلِكَ أَنْ يَكُونَ آخِرَهُمْ، فَإِنْ يَكُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ مَاتَ، فَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَدْ جَعَلَ بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ نُورًا تَهْتَدُونَ بِهٖ، هَدَى اللّٰهُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ صَاحِبُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثَانِيَ اثْنَيْنِ، فَإِنَّهُ أَوْلَى الْمُسْلِمِينَ بِأُمُورِكُمْ، فَقُومُوا فَبَايِعُوهُ، وَكَانَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ قَدْ بَايَعُوهُ قَبْلَ ذٰلِكَ فِي سَقِيفَةِ بَنِي سَاعِدَةَ، وَكَانَتْ بَيْعَةُ الْعَامَّةِ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ الزُّهْرِيُّ : عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ لِأَبِي بَكْرٍ يَوْمَئِذٍ : اصْعَدِ الْمِنْبَرَ ، فَلَمْ يَزَلْ بِهِ حَتّٰى صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَبَايَعَهُ النَّاسُ عَامَّةً .

''میں نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کا دوسرا خطبہ سنا، وہ منبر پر بیٹھے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے اگلا دن تھا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش تھے، کوئی بات نہیں کر رہے تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور کہا: مجھے امید تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بعد تک زندہ رہیں گے اور سب سے آخر میں فوت ہوں گے۔ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں، تو اللہ نے آپ کے درمیان وہ چیز رکھی ہے، جس کے ذریعے اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی فرمائی تھی، ابوبکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی ہیں اور غار میں ان کے ساتھ دوسرے تھے۔ وہ آپ کے اُمور چلانے کے زیادہ مستحق ہیں، کھڑے ہو جائیں اور ان کی بیعت کریں۔ صحابہ کرام کے ایک گروہ نے سقیفہ بنی ساعدہ میں ان کی بیعت کر لی تھی اور عام بیعت منبر پر ہوئی۔ سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سنا، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ اس دن سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کہہ رہے تھے کہ منبر پر چڑھیے۔ وہ بار بار کہتے رہے حتیٰ کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھ گئے، تو لوگوں نے ان کی عام بیعت کی۔''

(صحيح البخاري : 7219)

دلیل نمبر ⑪

ابوعثمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السُّلَاسِلِ، قَالَ : فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ : أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ : عَائِشَةُ قُلْتُ : مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ : أَبُوهَا قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ : عُمَرُ فَعَدَّ رِجَالًا، فَسَكَتُّ مَخَافَةَ أَنْ يَجْعَلَنِي فِي آخِرِهِمْ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کو غزوۂ ذات سلاسل کے لیے امیر لشکر بنا کر بھیجا، انھوں نے بیان کیا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی: آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا: عائشہ، عرض کیا: مردوں میں؟ فرمایا: ان کا باپ، عرض کیا: پھر کون؟ فرمایا: عمر۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مردوں کو شمار کیا، میں اس ڈر سے خاموش ہو گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے آخر میں رکھیں گے۔''

(صحيح البخاري : 4358، صحيح مسلم : 2384)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) لکھتے ہیں:

''پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت طیب ہی سے ہو سکتی ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما چکے کہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا، لیکن اسلام کا بھائی چارہ افضل ہے، آپ نے امت کے افضل مرد و عورت سے محبت کی، جو حبیبان رسول سے بغض رکھتا ہے، وہ لازماً رسول اللہ ﷺ سے بھی بغض رکھتا ہے، نبی ﷺ کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے محبت کرنا فطری معاملہ تھا، آپ دیکھتے نہیں کہ صحابہ نبی کریم ﷺ کو تحفے اس دن بھیجتے، جب سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں آپ ہوتے، مطلوب آپ ﷺ کی رضا ہوتی تھی۔''

(سِيَر أعلام النّبلاء : 142/2)

دلیل نمبر ⑫

سیّدنا عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

لَمَّا اسْتُعِزَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عِنْدَهُ فِي نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ دَعَاهُ بِلَالٌ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ : مُرُوا مَنْ يُصَلِّي لِلنَّاسِ فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ زَمْعَةَ فَإِذَا عُمَرُ فِي النَّاسِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ غَائِبًا، فَقُلْتُ : يَا عُمَرُ قُمْ فَصَلِّ بِالنَّاسِ، فَتَقَدَّمَ فَكَبَّرَ، فَلَمَّا سَمِعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَوْتَهُ وَكَانَ عُمَرُ رَجُلًا مُّجْهِرًا، قَالَ : فَأَيْنَ أَبُو بَكْرٍ؟ يَأْبَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ، يَأْبَى اللّٰهُ ذٰلِكَ وَالْمُسْلِمُونَ فَبَعَثَ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ فَجَاءَ بَعْدَ أَنْ صَلّٰى عُمَرُ تِلْكَ الصَّلَاةَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’جب رسول اللہ ﷺ کی تکلیف شدت اختیار کر گئی، میں مسلمانوں کے ایک گروہ کے ہمراہ آپ ﷺ کے پاس تھا، آپ ﷺ کو بلال رضی اللہ عنہ نے نماز کی طرف بلایا، آپ ﷺ نے فرمایا: کسی کو نماز پڑھانے کا حکم دو، عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ عنہ نکلے، تو عمر رضی اللہ عنہ موجود تھے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ غائب تھے۔ میں نے کہا: عمر! اٹھیے اور لوگوں کو نماز پڑھائیے، وہ آگے بڑھے اور تکبیر کہی، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی آواز بلند تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی آواز سن لی اور فرمایا: ابوبکر کہاں ہیں؟ اللہ اور مؤمنوں نے اس کام کا انکار کر دیا ہے۔ اللہ اور مؤمنوں نے اس کا انکار کر دیا ہے۔ آپ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف پیغام بھیجا۔ عمر رضی اللہ عنہ وہ نماز پڑھا چکے، تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، پھر اس کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھائی۔‘‘

(مسند الإمام أحمد : 322/4، سنن أبي داوٗد : 4660، المعرفة والتّاريخ للفَسوي :1/453-454، حسنٌ)

دلیل نمبر ⑬

سیّدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِي عَمْرِو ابْنِ عَوْفٍ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَتَاهُمْ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ : يَا بِلَالُ إِنْ حَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَمْ آتِكَ فَمُرْ أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، فَلَمَّا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ صَلَاةُ الْعَصْرِ أَذَّنَ وَأَقَامَ ثُمَّ أَمَرَ أَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’بنوعمرو بن عوف کے درمیان لڑائی ہوئی۔ یہ بات رسول اللہ ﷺ تک پہنچی، تو آپ ﷺ ظہر کی نماز کے بعد ان کی صلح کرانے چلے گئے اور فرمایا: بلال! اگر میں نہ آؤں اور نماز کا وقت ہو جائے، تو ابوبکر سے کہنا کہ وہ نماز پڑھائیں۔ نماز عصر کا وقت ہوا، تو انھوں نے اذان اور اقامت کہی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کو کہا اور وہ آگے بڑھے (اور نماز پڑھائی)۔‘‘

(مسند الإمام أحمد: 332/5، المَعرفة والتّاريخ للفَسوي: 455/1، وسندهٗ صحيحٌ)

دلیل نمبر ⑭

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آ کر عرض گزار ہوا:

إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظُلَّةً تَنْطُفُ السَّمْنَ وَالعَسَلَ، فَأَرَى النَّاسَ يَتَكَفَّفُونَ مِنْهَا، فَالْمُسْتَكْثِرُ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَإِذَا سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ، فَأَرَاكَ أَخَذْتَ بِهِ فَعَلَوْتَ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذَ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَانْقَطَعَ ثُمَّ وُصِلَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بِأَبِي أَنْتَ، وَاللّٰهِ لَتَدَعَنِّي فَأَعْبُرَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «اعْبُرْهَا» قَالَ: أَمَّا الظُّلَّةُ فَالْإِسْلَامُ، وَأَمَّا الَّذِي يَنْطُفُ مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّمْنِ فَالقُرْآنُ، حَلَاوَتُهٗ تَنْطُفُ، فَالْمُسْتَكْثِرُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنَ الْقُرْآنِ وَالْمُسْتَقِلُّ، وَأَمَّا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَالحَقُّ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ، تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللّٰهُ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ، ثُمَّ يُوَصَّلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ، فَأَخْبِرْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بِأَبِي أَنْتَ، أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ؟ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَصَبْتَ بَعْضًا وَأَخْطَأْتَ بَعْضًا» قَالَ : فَوَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَتُحَدِّثَنِّي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ، قَالَ : «لَا تُقْسِمْ» .

''میں رات خواب دیکھا کہ ایک چھتری سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا، لوگ اس سے چُلو بھر رہے تھے، کوئی زیادہ لے رہا تھا اور کوئی کم۔ اور ایک رسی بھی دیکھی، جو زمین سے آسمان تک لمبی تھی۔ آپ (رسول اللہ ﷺ) نے وہ رسی پکڑی اور آسمان پر چڑھ گئے، پھر ایک اور شخص نے پکڑی اور وہ بھی اوپر چڑھ گیا، پھر وہ رسی ایک اور شخص نے تھامی اور اوپر چڑھ گیا، پھر ایک تیسرے شخص نے پکڑی، تو رسی ٹوٹ گئی، بعد میں دوبارہ جوڑ دی گئی۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میرا باپ قربان، اللہ کے رسول! یہ تعبیر مجھے کرنے دیجئے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جی، تعبیر کیجئے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (خواب میں) چھتری سے مراد دینِ اسلام ہے، اس سے ٹپکنے والے گھی اور شہد سے مراد قرآن مجید ہے، جس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حلاوت ٹپک رہی تھی اور لوگ اس سے فیض یاب ہو رہے تھے، اب کچھ لوگ زیادہ فیض حاصل کر رہے تھے اور کچھ کم۔ آسمان سے زمین تک لٹکنے والی رسی سے مراد وہ حق ہے، جس پر آپ قائم ہیں۔ آپ نے اس رسی کو تھاما اور اللہ نے آپ کو بلند کر دیا۔ پھر اس رسی کو آپ کے بعد ایک شخص نے پکڑا، وہ بھی اٹھ گیا، پھر دوسرے شخص نے پکڑا، وہ بھی اٹھ گیا، پھر تیسرے شخص نے تھاما، تو رسی ٹوٹ گئی، بعد میں پھر جوڑ دی گئی اور وہ بھی اٹھ گیا۔ اللہ کے رسول! میرا باپ آپ پر قربان، بتائیے کہ میں نے تعبیر صحیح کی یا غلط۔ فرمایا: کچھ صحیح اور کچھ غلط۔ عرض کیا: اللہ کے رسول! اللہ کی قسم! میری غلطی پر نشاندہی کیجئے، فرمایا: قسم تو نہ اٹھائیے۔''

(صحيح البخاري : 7046، صحيح مسلم : 2269)

قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

اَلَّذِينَ أَخَذُوا بِهٖ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ هُمُ الْخُلَفَاءُ الثَّلَاثَةُ وَعُثْمَانُ هُوَ الَّذِي انْقَطَعَ بِهٖ ثُمَّ اتَّصَلَ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جن شخصیات نے ایک ایک کر کے رسی پکڑی، وہ خلفائے ثلاثہ ہیں۔ جس کی رسی ایک بار ٹوٹ کر دوبارہ جوڑی گئی، اس سے مراد سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ہیں۔''

(فتح الباري لابن حجر : 435/12)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصحاب ثلاثہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی نظر میں

بعض اطراف سے یہ غوغا اٹھایا جاتا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اصحاب ثلاثہ سیدنا ابو بکر، سیدنا عمر بن خطاب اور سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم کو ظالم اور غاصب سمجھتے تھے، یہ بہت بڑا جھوٹ، حقائق سے بغاوت اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر بہتان ہے، حقیقت اس کے برعکس ہے، دلائل ملاحظہ ہوں:

① سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا؟ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ، عُمَرُ.

''میں آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت کے بہترین شخص کے بارے خبر نہ دوں؟ وہ ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر فرمایا، کیا میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد امت کے بہترین شخص کے بارے میں نہ بتاوں؟ وہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔''

(زوائد مسند الإمام أحمد: 106/1، 110، وسندهٗ حسنٌ، وهو صحيحٌ متواتر)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ تَوَاتَرَ عَنْهُ.

''یہ بات سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے متواتر منقول ہے۔''

(منهاج السّنة: 308/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز لکھتے ہیں:

قَدِ اتَّفَقَ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ عَلٰى مَا تَوَاتَرَ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : خَيْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا .

''اہل سنت والجماعت کا اس بات پر اتفاق ہے، جو امیر المومنین سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ منقول ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کی بہترین شخصیت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ۔''

(مَجموع الفتاوى : 405/3)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : خَيْرُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ بَعْدَ نَبِيِّهَا أَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ، هٰذَا واللّٰهِ الْعَظِيْمِ قَالَهُ عَلِيٌّ وَهُوَ مُتَوَاتِرٌ عَنْهُ؛ لِأَنَّهُ قَالَهُ عَلٰى مِنْبَرِ الْكُوْفَةِ فَلَعَنَ اللّٰهُ الرَّافِضَةَ مَا أَجْهَلَهُمْ؟ .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کوفہ میں برسر منبر فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کی بہترین ہستیاں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ اللہ عظیم کی قسم! یہ بات سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ منقول ہے، اللہ تعالیٰ رافضیوں پر لعنت کرے! وہ کتنے جاہل ہیں!'' (سِيَر أعلام النّبلاء : 28/15)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَدْ ثَبَتَ عَنْهُ بِالتَّوَاتُرِ .

''یہ روایت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے۔''

(البداية والنّهاية : 370/7)

② محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے اپنے والد گرامی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ : أَبُو بَكْرٍ ، قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ : ثُمَّ عُمَرُ ، وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ : عُثْمَانُ ، قُلْتُ : ثُمَّ أَنْتَ؟ قَالَ : مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترین ہستی کون ہے؟ فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ، عرض کیا: پھر کون؟ فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ، پھر اس ڈر سے کہ مزید پوچھا، تو آپ عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لیں گے، میں نے کہا: ابا جان! پھر تو آپ ہیں نا؟ فرمایا: میں تو ایک عام مسلمان ہوں۔''

(صحيح البخاري : 3671، سنن أبي داوٗد : 4629، مصنّف ابن أبي شيبة : 473/7، السّنة لابن أبي عاصم : 1204، 1206، الشّريعة للآجرّي : 1866، 1869، الاعتقاد للبيهقي : 517، واللّفظ لهٗ، وسندهٗ صحيحٌ)

فائدہ جلیلہ: ابو مالک اشجعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن حنفیہ رحمہ اللہ سے کہا:

أَبُو بَكْرٍ كَانَ أَوَّلَ الْقَوْمِ إِسْلَامًا؟ قَالَ : لَا ، قُلْتُ : فِيمَا عَلَا وَسَبَقَ ، حَتّٰى لَا يُذْكَرَ أَحَدٌ غَيْرُ أَبِي بَكْرٍ؟ قَالَ : كَانَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَفْضَلُهُمْ إِسْلَامًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

''کیا (مطلق طور پر) سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سب سے پہلے مسلمان ہوئے تھے، کہا: نہیں، میں نے کہا: پھر کس بنا پر اس درجہ فائق ہوئے کہ ان کے بغیر کسی کا ذکر ہی نہیں ہوتا، فرمایا: آپ اسلام میں تاحیات افضل رہے۔''

(السّنة لابن أبي عاصم : 1255، مصنّف ابن أبي شيبة : 12/7، وسندهٗ صحيحٌ)

③ عبد خیر رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو برسر منبر فرماتے سنا:

قُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَمِلَ بِعَمَلِهٖ، وَسَارَ بِسِيرَتِهٖ، حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ، ثُمَّ اسْتُخْلِفَ عُمَرُ فَعَمِلَ بِعَمَلِهِمَا، وَسَارَ بِسِيرَتِهِمَا، حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے، آپ رضی اللہ عنہ نے اسوۂ رسول کی پیروی کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر عمل کیا، حتی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اسی حالت میں فوت کر دیا، آپ رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ نامزد ہوئے، تو انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کا طرز عمل اختیار کیا اور ان کی سیرت پر عمل کیا، یہاں تک کہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔''

(زوائد مسند الإمام أحمد : 127/1، وسندهٗ صحيحٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِأَبِي بَكْرٍ : مَعَ أَحَدِكُمَا جِبْرِيلُ، وَمَعَ الْآخَرِ مِيكَائِيلُ، وَإِسْرَافِيلُ مَلَكٌ عَظِيمٌ يَشْهَدُ الْقِتَالَ وَيَكُونُ فِي الصَّفِّ .

''نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ آپ میں سے ایک کے ساتھ جبریل علیہ السلام اور دوسرے کے ساتھ میکائیل علیہ السلام ہیں، جبکہ اسرافیل علیہ السلام عظیم فرشتہ ہیں، جو لڑائی میں حاضر ہوتے ہیں اور جنگی صفوں میں موجود ہوتے ہیں۔''

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 68/3، السّنة لابن أبي عاصم : 1252، مصنّف ابن أبي شيبة : 16/12، وسندهٗ حسنٌ، والحديث صحيحٌ)

امام حاکم رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

⑤ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ، وَذَكَرَ قَرَابَتَهُمْ مِّنْ رَّسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَقَّهُمْ، فَتَكَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ، فَقَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهٖ! لَقَرَابَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَصِلَ مِنْ قَرَابَتِي .

''ابوبکر! ہم آپ کی فضیلت و مرتبہ کے اقراری ہیں۔ اس کے بعد انہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے نبی کریم ﷺ سے اہل بیت کی قرابت داری اور ان کے حقوق کا ذکر کیا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! نبی کریم ﷺ کے قرابت داروں سے حسن سلوک مجھے اپنے عزیز و اقارب سے زیادہ عزیز ہے۔''

(صحيح البخاري: 3711، 3712، صحيح مسلم: 1758)

⑥ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

تَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ، وَمَا أَعْطَاكَ اللّٰهُ، وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللّٰهُ إِلَيْكَ، وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ، وَكُنَّا نَحْنُ نَرٰى لَنَا حَقًّا لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ أَبَا بَكْرٍ حَتّٰى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ.

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا اور کہا: ابوبکر! ہم آپ کی فضیلت پہچانتے ہیں اور اللہ نے جو آپ کو مرتبہ عطا کیا ہے، اس سے حسد نہیں کرتے اور جو خلافت اللہ تعالیٰ نے آپ کو دے رکھی ہے، اس کو آپ سے چھیننے میں رغبت نہیں رکھتے، لیکن آپ نے خود ہی یہ حکومت حاصل کر لی (ہم سے مشورہ نہیں کیا)، حالانکہ ہم رسول اللہ ﷺ سے قرابت کی بنا پر اس (مشورہ) میں اپنا حق سمجھتے تھے، پھر وہ مسلسل اس مسئلہ میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے گفتگو کرتے رہے، حتی کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔‘‘

(صحيح البخاري : 4240، 4241، صحيح مسلم : 1759)

⑦ ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا:

وُضِعَ عُمَرُ عَلٰى سَرِيرِهٖ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ، يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ مَنْكِبِي، فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَتَرَحَّمَ عَلٰى عُمَرَ، وَقَالَ : مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللّٰهَ بِمِثْلِ عَمَلِهٖ مِنْكَ، وَأَيْمُ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، وَحَسِبْتُ إِنِّي كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ .

’’سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (شہادت کے بعد) چارپائی پر رکھ دیئے گئے، جنازہ اٹھانے سے پہلے لوگ چاروں طرف کھڑے تھے اور آپ کے لیے دعا واستغفار کر رہے تھے۔ میں بھی ان میں شامل تھا، اچانک سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے مجھے کندھے سے پکڑ کر اپنی طرف متوجہ کیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے رحمت کی اور فرمایا: آپ کے بعد بھلا کون ہے، جس کی مثل عمل کر کے اللہ کے دربار میں حاضری مجھے محبوب رہی ہو؟ مجھے یقین تھا

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے ساتھیوں (رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ جگہ دے گا، کیوں کہ میں اکثر نبی کریم ﷺ سے سنا کرتا تھا کہ میں، ابوبکر اور عمر گئے، میں، ابوبکر اور عمر داخل ہوئے، میں، ابوبکر اور عمر نکلے۔''

(صحيح البخاري : 3685، صحيح مسلم : 2389)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بتا رہے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے راضی تھے، ان کے لیے دعائے رحمت کرتے اور سیدنا ابوبکر و سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کو نبی اکرم ﷺ کا ساتھی بتاتے تھے۔

⑧ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اِقْضُوا كَمَا كُنْتُمْ تَقْضُونَ، فَإِنِّي أَكْرَهُ الْاِخْتِلَافَ، حَتّٰى يَكُونَ لِلنَّاسِ جَمَاعَةٌ، أَوْ أَمُوتَ كَمَا مَاتَ أَصْحَابِي .

''(اہل عراق! جن لونڈیوں سے تمہاری اولاد ہے، ان کی آزادی کے بارے میں) آپ جو فیصلہ کرنا چاہتے ہیں کیجئے، میں اس مسئلہ میں (سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے) اختلاف نہیں کرنا چاہتا، تاکہ وحدت امت قائم رہے اور میں خلفائے ثلاثہ کے طریقے پر ہی فوت ہو جاؤں۔''

(صحيح البخاري : 3707، وسندهٗ صحيحٌ)

⑨ سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ العَصْرَ، ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ، فَحَمَلَهُ عَلٰى عَاتِقِهِ، وَقَالَ: بِأَبِي، شَبِيهٌ بِالنَّبِيِّ لَا شَبِيهٌ بِعَلِيٍّ، وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ

''سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز عصر ادا کرنے کے بعد گلی میں نکلے، تو سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کو بچوں کے ساتھ کھیلتے دیکھا اور انہیں کندھے پہ اٹھالیا، فرمایا: میرے باپ قربان، یہ نبی کے مشابہ ہیں، علی رضی اللہ عنہ کے مشابہ نہیں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہنس دیئے۔'' (صحيح البخاري: 3542)

⑩ غالی شیعہ سالم بن ابی حفصہ (۱۴۰ھ) کا بیان ہے:

سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ وَّجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، فَقَالَا لِي: يَا سَالِمُ تَوَلَّاهُمَا وَابْرَأْ مِنْ عَدُوِّهِمَا فَإِنَّهُمَا كَانَا إِمَامَيْ هُدًى، قَالَ سَالِمُ: وَقَالَ لِي جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ: يَا سَالِمُ أَيَسُبُّ الرَّجُلُ جَدَّهُ؟ أَبُو بَكْرٍ جَدِّي لَا نَالَتْنِي شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَتَوَلَّاهُمَا وَأَبْرَأُ مِنْ عَدُوِّهِمَا

''میں نے ابوجعفر محمد بن علی (امام باقر رحمہ اللہ) اور جعفر بن محمد (امام صادق رحمہ اللہ) سے سیدنا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے بارے میں پوچھا، تو انہوں نے فرمایا: سالم! ان سے محبت رکھیے اور ان کے دشمنوں سے اظہارِ برأت کیجیے، کیونکہ وہ دونوں ہدایت کے امام تھے، سالم کہتے ہیں: مجھے جعفر بن محمد صادق رحمہ اللہ نے یہ بھی کہا: سالم! بھلا بندہ اپنے دادا کو بھی گالی دے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سکتا ہے؟ ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے دادا ہیں، مجھے قیامت کے دن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب نہ ہو، اگر میں ان (سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) سے محبت نہ رکھوں اور ان کے دشمنوں سے اظہار برأت نہ کروں۔''

(الاعتقاد للبيهقي : 506، وسندهٗ حسنٌ)

⑪ فرزندِ علی، محمد ابن حنفیہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ، وَعُثْمَانُ مَحْصُورٌ، قَالَ : فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ : إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَقْتُولٌ، ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ : إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَقْتُولُ السَّاعَةَ، قَالَ : فَقَامَ عَلِيٌّ، قَالَ مُحَمَّدٌ : فَأَخَذْتُ بِوَسَطِهٖ تَخَوُّفًا عَلَيْهِ، فَقَالَ : خَلِّ لَا أُمَّ لَكَ، قَالَ : فَأَتٰى عَلِيٌّ الدَّارَ، وَقَدْ قُتِلَ الرَّجُلُ، فَأَتٰى دَارَهٗ فَدَخَلَهَا، وَأَغْلَقَ عَلَيْهِ بَابَهٗ، فَأَتَاهُ النَّاسُ فَضَرَبُوا عَلَيْهِ الْبَابَ، فَدَخَلُوا عَلَيْهِ فَقَالُوا : إِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَدْ قُتِلَ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ خَلِيفَةٍ، وَلَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَا مِنْكَ، فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ : لَا تُرِيدُونِي، فَإِنِّي لَكُمْ وَزِيرٌ خَيْرٌ مِنِّي لَكُمْ أَمِيرٌ، فَقَالُوا : لَا وَاللّٰهِ مَا نَعْلَمُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَا مِنْكَ، قَالَ : فَإِنْ أَبَيْتُمْ عَلَيَّ فَإِنَّ بَيْعَتِي لَا تَكُونُ سِرًّا، وَلٰكِنْ أَخْرُجُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يُبَايِعَنِي بَايَعَنِي، قَالَ : فَخَرَجَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِلَى الْمَسْجِدِ فَبَايَعَهُ النَّاسُ .

''ان دنوں جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ محصور تھے، میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا کہ ایک شخص حاضر ہوا، کہنے لگا: امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے، پھر ایک اور آدمی نے خبر دی کہ ابھی ابھی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیئے گئے ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے، میں نے کسی اندیشہ کے پیش نظر انہیں کمر سے تھام لیا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: نہ ہو آپ کی ماں، چھوڑیئے! آپ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچے، دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہ شہید ہو چکے ہیں، واپس گھر آ گئے، دروازہ بند کر لیا۔ لوگ آپ کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹانے لگے، دروازہ کھولا، تو آپ کے پاس آ کر کہنے لگے، عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے، اب ضروری ہے کہ کوئی خلیفہ ہو! اور ہم سمجھتے کہ اس منصب کا اہل آپ سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے: میرے بارے ایسا مت سوچئے، میں بجائے اس کے کہ امیر بنوں، وزیر ہی بہتر ہوں۔ لوگ کہنے لگے: اللہ کی قسم! آپ سے زیادہ اس منصب کا اہل کوئی نہیں ہے۔ فرمایا: اگر مجھے ہی بنانا چاہتے ہو، تو میری بیعت چھپ کر نہیں ہو گی، میں مسجد چلا جاتا ہوں، جسے بیعت کرنی ہو وہاں آ کر بیعت کر لے۔ آپ مسجد کی طرف نکل گئے، وہاں لوگوں نے آپ رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔''

(فضائل الصّحابة للإمام أحمد بن حنبل : 969، وسندهٗ صحيحٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہاں واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ خیال بالکل بے بنیاد ہے کہ آپ خلافت بلافصل کے دعویدار تھے، آپ رضی اللہ عنہ تو چوتھے خلیفہ ہونے پر راضی نہیں، بلکہ وزیر رہنا چاہتے ہیں، چہ جائیکہ خلافت بلافصل کا دعوی کریں۔

⑫ نافع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ ابْنَ عُمَرَ صَلّٰى عَلٰى تِسْعِ جَنَائِزَ جَمِيعًا، فَجَعَلَ الرِّجَالَ يَلُونَ الْإِمَامَ، وَالنِّسَاءَ يَلِينَ الْقِبْلَةَ، فَصَفَّهُنَّ صَفًّا وَّاحِدًا، وَوُضِعَتْ جَنَازَةُ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عَلِيٍّ امْرَأَةِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، وَابْنٍ لَّهَا، يُقَالُ لَهٗ زَيْدٌ، وُضِعَا جَمِيعًا، وَالْإِمَامُ يَوْمَئِذٍ سَعِيدُ بْنُ الْعَاصِ، وَفِي النَّاسِ ابْنُ عُمَرَ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ، وَأَبُو سَعِيدٍ، وَأَبُو قَتَادَةَ، فَوُضِعَ الْغُلَامُ مِمَّا يَلِي الْإِمَامَ.

''عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نو میّتوں پر اکٹھی نماز جنازہ ادا کی۔ مردوں کو امام کی جانب اور عورتوں کو قبلہ کی جانب رکھا اور سب کو ایک لائن میں رکھ دیا، جبکہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے زید کو اکٹھا رکھا۔ نماز جنازہ سعید بن عاص رضی اللہ عنہ نے پڑھائی، عبداللہ بن عمر، ابو ہریرہ، ابوسعید خدری اور ابوقتادہ رضی اللہ عنہم بھی موجود تھے۔ بچہ امام کی جانب رکھا گیا۔''

(سنن النّسائي : 1980، سنن الدّارقطني : 2/79، 80، السّنن الكبرٰى للبيهقي : 4/33، وسندهٗ صحيحٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کو امام ابن الجارود رحمہ اللہ (۵۴۵) نے صحیح کہا ہے۔

اس کی سند کو حافظ نووی رحمہ اللہ (المجموع: ۵/ ۲۲۴) نے ''حسن''، جبکہ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ (البدر المنیر: ۵/ ۳۸۵) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (التلخیص الحبیر: ۲/ ۱۴۶) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

معلوم ہوا کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا شرف دامادی حاصل ہے، جو کہ باہمی محبت و مودت کا غماز ہے۔

⑬ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مَا كُنَّا نُبْعِدُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ.

''ہمارا رجحان تھا کہ سکینت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر جاری ہوتی ہے۔''

(جامع معمر بن راشد: 20380، وسندهٗ حسنٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا دعویٰ خلافت

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم کے دورِ خلافت میں دعوی امامت وخلافت کرنا ثابت نہیں، بلکہ تینوں خلفا کے ہاتھ پر خلافت وامامت کی بیعت کرنا ثابت ہے۔ یہ جو کہا جاتا ہے کہ امامت دین کا اصل الاصول ہے۔ تو اگر ایسا ہوتا، پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو لازما اس کا مطالبہ کرنا چاہئے تھا، حالاں کہ آپ نے بجائے مطالبہ کرنے کے الٹا تینوں خلفاء کی بیعت کی۔ اس کی ایک توجیہ پیش کی جاتی ہے کہ انہوں نے خلفشار اور نقصان کے خدشے سے بچنے کے لئے ایسا نہیں کیا، حالاں کہ جب اصول مٹ رہے ہوں تو پھر اصولوں کی تبلیغ فرض ہو جاتی ہے۔ اس وقت خلفشار کے خدشوں سے خاموش رہنا بجائے خود غلط ہے اور اگر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو معصوم کہا جائے تو ایک معصوم کے لئے تو ممکن ہی نہیں کہ اسلام کے اصولوں کو مٹایا جا رہا ہو اور وہ خاموش رہ جائے۔

پھر اہل بیت کے دیگر افراد جیسے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، محمد بن حنفیہ، حسنین کریمین یا امامین جعفر و باقر وغیرہم، کسی سے بھی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کا دعوی ثابت نہیں ہے۔ یہ سب سے بڑھ کر نصوص شریعت کا علم رکھنے والے تھے۔ اگر ایک صحابی کے پاس بھی خلیفہ بلافصل کی نص ہوتی تو کبھی نہ چھپ سکتی۔ چہ جائیکہ تمام صحابہ ہی اس نص کو چھپالیں۔

بعض اطراف سے یہ کہا جاتا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے خلفائے ثلاثہ کے دور میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعوی خلافت وامامت کیا تھا، ان لوگوں دلائل اور ان کے جوابات ملاحظہ ہوں:

① سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بیعت کے لیے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا اور کہا گیا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کیجیے، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

أَنَا أَحَقُّ بِهٰذَا الْأَمْرِ مِنْكُمْ، لَا أُبَايِعُكُمْ، وَأَنْتُمْ أَوْلٰى بِالْبَيْعَةِ لِي، أَخَذْتُمْ هٰذَا الْأَمْرَ مِنَ الْأَنْصَارِ .....

'میں آپ سے زیادہ خلافت کا حقدار ہوں، میں آپ کی بیعت نہیں کرتا، بلکہ آپ کو میری بیعت کرنا چاہیے، آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی قرابت کا احتجاج کر کے انصار سے خلافت لے لی۔ اب آپ، ہم اہل بیت سے غصب کرنا چاہتے ہیں۔ کیا آپ نے انصار کے مقابلہ میں اس خیال کا اظہار نہیں کیا کہ آپ اس امر میں ان سے زیادہ لائق ہیں؟ اے گروہِ مہاجرین! اللہ تعالیٰ سے ڈریں! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلافت ان کے گھر سے نکال کر اپنے گھر نہ لے جائیں۔''

(كتاب الإمامة والسياسة لابن قتيبة، ص 12، مطبوعة مصر)

جھوٹ کا پلندا ہے، اس کی کوئی سند نہیں، اہل دانش وبینش اس طرح کی واہی تباہی پر مبنی بے سروپا، بے ثبوت روایات پر کان نہیں دھرتے۔

الامامہ والسیاسۃ نامی کتاب غیر معتبر ہے۔ جو ابن قتیبہ رحمہ اللہ کی طرف منسوب ہے۔ ایسی بے سند روایات پیش کرنے سے پہلے یوم حساب کو ذہن میں رکھنا چاہئے، یہ نہ ہو کہ خدا کی بے آواز لاٹھی حرکت میں آئے اور پانی مانگنے کی مہلت بھی نہ ملے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② عامر شعبی رحمہ اللہ سے منسوب ہے:

لَمَّا خَرَجَ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ كَتَبَتْ أُمُّ الْفَضْلِ بِنْتُ الْحَارِثِ إِلٰى عَلِيٍّ بِخُرُوجِهِمْ، فَقَالَ عَلِيٌّ : الْعَجَبُ لِطَلْحَةَ وَالزُّبَيْرِ، إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا قَبَضَ رَسُولَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْنَا : نَحْنُ أَهْلُهُ وَأَوْلِيَاؤُهُ لَا يُنَازِعُنَا سُلْطَانَهُ أَحَدٌ، فَأَبٰى عَلَيْنَا قَوْمُنَا فَوَلَّوْا غَيْرَنَا، وَأَيْمُ اللّٰهِ لَوْلَا مَخَافَةُ الْفُرْقَةِ وَأَنْ يَعُودَ الْكُفْرُ وَيَبُوءَ الدِّينُ لَغَيَّرْنَا، فَصَبَرْنَا عَلٰى بَعْضِ الْأَلَمِ.

''جب سیدنا طلحہ اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہما نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خلاف خروج کیا، تو ام فضل بنت حارث نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اس کی اطلاع دی، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تعجب ہے طلحہ و زبیر پر، وہ کس طرح میرے مخالف ہو گئے؟ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو اپنے پاس بلا لیا، تو ہم نے کہا تھا کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت اور ولی ہیں۔ آپ کی خلافت کے سلسلہ میں کوئی شخص ہمارے ساتھ نزاع اور اختلاف نہیں کرے گا۔ ہماری قوم نے انکار کیا اور ہمارے غیر (ابوبکر رضی اللہ عنہ) کو خلیفہ بنا لیا۔ اللہ کی قسم! اگر مجھے اس چیز کا خوف نہ ہوتا کہ مسلمانوں میں تفرقہ پڑ جائے گا، کفر عود آئے گا اور دین اسلام خراب و برباد ہو جائے گا، تو ہم اس امر (خلافت ابوبکر) کو بدل کر رکھ دیتے۔ (ہم نے مصلحت کے پیش نظر) بعض مصائب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وآلام پر صبر کیا۔‘‘

(الاستيعاب لابن عبد البر، مطبوعة بر حاشية الإصابة :502/1)

روایت موضوع (من گھڑت) ہے۔

① لوط بن یحییٰ ابومخنف کوفی رافضی بالاجماع ضعیف ہے۔اس کے بارے ادنیٰ کلمہ توثیق بھی ثابت نہیں ہے۔

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِشَيْءٍ . ’’یہ کچھ بھی نہیں۔‘‘

(تاريخ ابن معين برواية الدّوري : 1358)

نیز کہتے ہیں:

لَيْسَ بِثِقَةٍ . ’’معتبر نہیں ہے۔‘‘

(تاريخ ابن معين برواية الدّوري : 1780)

امام ابن عدی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

هٰذَا الَّذِي قَالَهُ ابْنُ مَعِيْنٍ يُوَافِقُهُ عَلَيْهِ الْأَئِمَّةُ .

’’یہ جو امام ابن معین رحمہ اللہ نے کہا ہے، اس پر ائمہ کرام نے ان کی موافقت کی ہے۔‘‘(الكامل في ضعفاء الرّجال : 93/6)

نیز کہتے ہیں:

شِيْعِيٌّ مُحْتَرِقٌ، صَاحِبُ أَخْبَارِهِمْ .

’’کٹر شیعہ تھا اور ان کا مورخ تھا۔‘‘(الكامل : 93/6)

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ یہ متروک الحدیث ہے۔

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

(الجرح والتّعديل : 182/7)

امام دارقطنی فرماتے ہیں:

أَخْبَارِيٌّ، ضَعِيْفٌ .

''مؤرخ اور ضعیف ہے۔''(الضّعفاء والمتروكون : 669)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كَانَ شِيْعِيًّا، وَهُوْ ضَعِيْفٌ عِنْدَ الْأَئِمَّةِ .

''شیعہ تھا اور ائمہ کے نزدیک ضعیف تھا۔''

(البِداية والنّهاية : 220/8)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''یہ جھوٹا ہے۔''(تاريخ الإسلام : 188/2)

نیز لکھتے ہیں:

أَخْبَارِيٌّ، تَالِفٌ، لَا يُوْثَقُ بِهٖ .

''یہ مؤرخ اور سخت ضعیف ہے، اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔''

(ميزان الاعتدال : 419/3)

② جابر جعفی رافضی کذاب اور متروک ہے۔

اہل سنت کے اجماعی موقف کے خلاف ایسی روایات پیش کرنا انصاف کا خون کرنے کے مترادف ہے۔

③ سیدنا ابوطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كُنْتُ عَلَى الْبَابِ يَوْمَ الشُّورٰى فَارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ بَيْنَهُمْ فَسَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ : بَايَعَ النَّاسُ لِأَبِي بَكْرٍ، وَإِنَّا وَاللّٰهِ أَوْلٰى بِالْأَمْرِ مِنْهُ وَأَحَقُّ مِنْهُ، فَسَمِعْتُ وَأَطَعْتُ مَخَافَةَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُهُمْ رِقَابَ بَعْضٍ بِالسَّيْفِ .

''میں شوریٰ کے دن دروازہ کے پاس کھڑا تھا، اہل شوریٰ کی آوازیں بلند ہونے لگیں، میں نے علی رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ لوگوں نے ابوبکر کی بیعت کی، حالانکہ اللہ کی قسم! میں ان سے زیادہ حقدار تھا، لیکن میں نے محض اس اندیشہ سے سکوت اختیار کرلیا کہ (اس خانہ جنگی کی وجہ سے) لوگ کفر کی طرف پلٹ کر ایک دوسرے کی گردنیں نہ اڑانا شروع کردیں۔''

(الضّعفاء الكبير للعُقيلي : 211/2)

سند سخت ضعیف ہے۔

امام عقیلی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ لَا أَصْلَ لَهُ عَنْ عَلِيٍّ .

''اس حدیث کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے کوئی ثبوت نہیں۔''

حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

هُوَ خَبَرٌ مُنْكَرٌ . ''یہ حدیث منکر ہے۔'' (میزان الاعتدال : 441/1)

نیز لکھتے ہیں:

هٰذَا غَيْرُ صَحِيحٍ وَحَاشَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ قَوْلِ هٰذَا .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’یہ صحیح نہیں ہے، امیر المومنین کو ایسے قول سے اللہ بچائے!‘‘

(میزان الاعتدال: 442/1)

① حارث بن محمد کو امام ابن عدی (الکامل: ۱/ ۱۹۴) اور امام عقیلی رحمہ اللہ (الضعفاء: ۱/ ۲۱۲) نے مجہول کہا ہے، امام ابن حبان رحمہ اللہ نے الثقات (۱۳۶/۴) میں ذکر کیا ہے۔

② رجل مبہم بھی ہے۔

فائدہ: جس سند میں رجل مبہم کا ذکر نہیں، وہ سند محمد بن حمید رازی کی وجہ سے ضعیف ہے۔ نیز اس میں حارث بن محمد نے سیدنا ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے سماع کی تصریح نہیں کی، لہٰذا رجل مبہم کا اضافہ اس میں بھی موجود ہے۔ یہ المزید فی متصل الاسانید کی صورت بنتی ہے، جس بنا پر یہ روایت بھی ضعیف ہے۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

تَشَهَّدَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّا قَدْ عَرَفْنَا يَا أَبَا بَكْرٍ فَضِيلَتَكَ، وَمَا أَعْطَاكَ اللّٰهُ، وَلَمْ نَنْفَسْ عَلَيْكَ خَيْرًا سَاقَهُ اللّٰهُ إِلَيْكَ، وَلٰكِنَّكَ اسْتَبْدَدْتَ عَلَيْنَا بِالْأَمْرِ، وَكُنَّا نَحْنُ نَرٰى لَنَا حَقًّا لِقَرَابَتِنَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمْ يَزَلْ يُكَلِّمُ أَبَا بَكْرٍ حَتّٰى فَاضَتْ عَيْنَا أَبِي بَكْرٍ.

’’سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کلمہ شہادت پڑھا اور کہا: ابو بکر! ہم آپ کی فضیلت پہچانتے ہیں اور اللہ نے جو آپ کو مرتبہ عطا کیا ہے، اس سے

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

واقف ہیں اور جو خلافت اللہ تعالیٰ نے آپ کو دے رکھی ہے، اس کو آپ سے چھیننے میں رغبت نہیں رکھتے، لیکن آپ نے خود ہی یہ حکومت حاصل کر لی (ہم سے مشورہ نہیں کیا)، حالانکہ ہم نبی ﷺ سے قرابت کی بنا پر اس (مشورہ) میں اپنا حق سمجھتے تھے، پھر وہ مسلسل سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے گفتگو کرتے رہے، حتی کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔''

(صحيح البخاري : 4240، 4241، صحيح مسلم : 1759)

اس حدیث سے بعض الناس کے دعویٰ کی قلعی کھل جاتی ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کلمہ پڑھ کر اس حقیقت کا اعتراف کر رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ خلافت عطا کی ہے، ہم اسے چھیننے میں کوئی رغبت نہیں رکھتے، بات اتنی ہے کہ ہم نبی اکرم ﷺ کے قرابت دار ہیں، ہم سے مشورہ کیوں نہیں کیا گیا؟

قارئین کرام! صحیح احادیث اور اجماع امت کے خلاف ان بے ثبوت روایات کی کیا حیثیت باقی رہ جاتی ہے؟ ان ضعیف اور موضوع (من گھڑت) روایات کی بنا پر امت مسلمہ کے مدمقابل علیحدہ امت کھڑی کر لینا افسوس ناک ہے اور ان کی بنا پر صحابہ کرام کو ہدف طعن بنانا اہل ایمان کا شیوہ نہیں ہو سکتا۔

نہج البلاغہ اور الامامت والسیاست جیسی بے سند اور بے ثبوت کتابوں کے حوالہ جات پیش کرنا عدل وانصاف کا خون کرنا ہے۔ ہمارے نزدیک سند دین ہے۔ بے سند باتوں کا کوئی اعتبار نہیں۔

آخر میں حافظ احمد بن عمر بن ابراہیم قرطبی رحمہ اللہ کا قول فیصل ذکر کیے دیتے ہیں:

''شیعہ روافض نے بہت سی باطل اور جھوٹی احادیث بیان کی ہیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلافت علی رضی اللہ عنہ کے متعلق احادیث گھڑ لی ہیں اور ان کے تواتر کا دعویٰ کیا ہے۔ یہ سب جھوٹ کا مرکب ہے۔ اگر اس بارے کچھ بھی صحیح ہوتا یا سقیفہ والے دن صحابہ کرام کے ہاں معروف ہوتا، تو وہ اسے ذکر کرتے اور علی رضی اللہ عنہ کی طرف رجوع کرتے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ اسے اپنی دلیل کے طور پر پیش کرتے، نیز ان کے لیے اس طرح کی بات سے خاموش ہو جانا کسی طرح جائز نہ ہوتا، کیونکہ یہ اللہ، اس کے رسول اور خود سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور تمام مسلمانوں کا حق تھا۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی عظمت علم اور دین میں پختگی بھی معلوم ہے اور آپ کی شجاعت بھی اس بات کی متقاضی تھی کہ آپ اللہ کے دین کے بارے میں کسی سے نہ ڈرتے، جیسا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ سے نہیں ڈرے تھے، نیز مخالفت کرنے پر اہل شام سے بھی نہیں ڈرے، پھر جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا گیا، تو مسلمانوں نے اپنے اجتہاد سے آپ رضی اللہ عنہ کو خلیفہ منتخب کر لیا تھا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ یا کسی صحابی نے اس بارے کوئی نص ذکر نہیں کی۔ چنانچہ قطعی طور پر معلوم ہو گیا ہے کہ اس دعویٰ کا مدعی جھوٹا ہے۔ وَمَا التَّوْفِيقُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ!''

(المُفهم لِمَا أَشكَل من تلخيص صحيح مسلم : 557/4)

علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کتاب نہج البلاغۃ (ص:۳۶۶، ۳۶۷) میں لکھا ہے:

إِنَّهٗ بَايَعَنِي الْقَوْمُ الَّذِيْنَ بَايَعُوْا أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ عَلٰى مَا بَايَعُوْهُمْ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَكُنْ لِلشَّاهِدِ أَنْ يَّخْتَارَ وَلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِلْغَائِبِ أَنْ يَّرُدَّ، وَإِنَّمَا الشُّوْرٰى لِلْمُهَاجِرِيْنَ وَالْأَنْصَارِ، فَإِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰى رَجُلٍ وَسَمُّوْهُ إِمَامًا كَانَ ذٰلِكَ لِلّٰهِ رِضًى، فَإِنْ خَرَجَ مِنْ أَمْرِهِمْ خَارِجٌ بِطِعْنٍ أَوْ بِدْعَةٍ رُدُّوْهُ إِلٰى مَا خَرَجَ مِنْهُ، فَإِنْ أَبٰى قَاتِلُوْهُ عَلَى اتِّبَاعِهٖ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَوَلَّاهُ اللّٰهُ مَا تَوَلّٰى .

''میری بیعت ان لوگوں نے کی ہے، جنہوں نے سیدنا ابوبکر، سیدنا عمر اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم کی بیعت کی تھی، جس کے متعلق حاضر شخص من مانی نہیں کرسکتا اور غائب رد نہیں کرسکتا، مجلس شوریٰ صرف مہاجرین و انصار پر مشتمل ہے، اگر وہ کسی کی امامت پر اتفاق کرلیں، تو اس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی شامل ہے، اگر کوئی شخص کسی طعن اور بدعت کی بنیاد پر خروج کرنا چاہے، تو اسے واپس پلٹایا جائے گا، اگر نہ مانے تو قتل کیا جائے گا، کیونکہ وہ سبیل مومنین سے انحراف کر رہا ہے، تو اللہ تعالیٰ بھی اسے اسی طرف پھیر دے گا، جس طرف وہ پھرنا چاہتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فصل دوم

خلیفہ بلافصل کون؟

معارض دلائل کا تحقیقی وتنقیدی اور علمی جائزہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآنی دلائل

اہل سنت والجماعت کا اجماعی عقیدہ ہے کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ چوتھے خلیفہ اور امیر المومنین ہیں، آپ رضی اللہ عنہ کے بے شمار فضائل ومناقب ہیں، آپ رضی اللہ عنہ سے محبت عین ایمان اور بغض عین نفاق ہے۔ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چوتھے خلیفہ ہیں، انہیں بلافصل کہنا دلائل کی رو سے درست نہیں، بعض دلائل سے اس سلسلے میں استدلال کیا جاتا ہے، مگر وہ حقائق علمی سے بعید ہیں، ملاحظہ ہو:

دلیل نمبر ①

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ﴾(المائدۃ: 55)

''آپ کے دوست، اللہ، رسول اور وہ لوگ ہیں، جو نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور رکوع کرتے ہیں۔''

شیعہ عالم، طوسی لکھتے ہیں:

أَمَّا النَّصُّ عَلٰى إِمَامَتِهِ مِنَ الْقُرْآنِ، فَأَقْوٰى مَا يَدُلُّ عَلَيْهِ قَوْلُهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ﴾

(المائدة : 55)

''رہی قرآنِ کریم سے امامت علی کی نص تو اس پر سب سے قوی دلیل یہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ﴾(المائدة : 55)

''آپ کے دوست، اللہ، رسول اور وہ لوگ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں، زکاۃ ادا کرتے ہیں اور رکوع کرنے والے ہیں۔''

(تلخيص الشّافي : 10/2)

طبرسی کا کہنا ہے:

هٰذِهِ الْآيَةُ مِنْ أَوْضَحِ الدَّلَائِلِ عَلٰى صِحَّةِ إِمَامَةِ عَلِيٍّ بَعْدَ النَّبِيِّ بِلَا فَصْلٍ .

''یہ آیت سب سے واضح دلیل ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی امامت بلافصل کا موقف درُست ہے۔''

(مَجمع البَيان : 128/2)

ابن المطہر الحلی نے اپنی کتاب منہاج الکرامۃ (ص: ۱۴۷) میں سب سے پہلے یہی دلیل ذکر کی ہے۔

بعض نے تو یہاں تک لکھ دیا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اس آیت کے سیدنا علی علیہ السلام کے حق میں نازل ہونے پر تمام مفسرین ومحقق محدثین کا اتفاق ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب علامہ حلی نے کتاب ''کشف الحق'' میں اس کے نزول کے متعلق یہ دعویٰ کیا کہ أَجْمَعُوا عَلٰى نُزُولِهَا فِي عَلِيٍّ یعنی مفسرین کا اس امر پر اتفاق ہے کہ یہ آیت حضرت علی علیہ السلام کے حق میں نازل ہوئی ہے۔''

(اثبات الامامت از محمد حسین ڈھکو، ص 144، 148)

تبصرہ:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل پر اس آیت کے نازل ہونے پر کوئی دلیل صریح نہیں۔ قرآن کا سیاق بھی اس پر دلالت نہیں کرتا۔ ذیل میں ہم اس پر تفصیلی بحث کر رہے ہیں، سب سے پہلے آیت کے سیاق، درست معنی اور اس کی دلالت پر روشنی ڈالیں گے، اس سلسلہ میں بنیادی مباحث تین ہیں:

① یہاں ولایت سے مراد امامت ہے ہی نہیں، بلکہ دوست اور مددگار ہے، مفسر رازی یہ نکتہ کچھ یوں سمجھاتے ہیں:

علامہ رازی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''اس آیت میں لفظ ولی کو ناصر اور محبّ کے معنی میں کرنا کیوں کر جائز نہیں؟ ہم دلائل دیتے ہیں کہ اس آیت میں لفظ ولی کو اس معنی پر محمول کرنا اس کو ولایت وتصرف کے معنی پر محمول کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔ اس کے بعد ہم مخالفین کی باتوں کا جواب دیں گے۔ ہم کہتے ہیں کہ اس آیت میں لفظ ولی ناصر کے معنی پر محمول کرنے پر کئی دلائل ہیں۔ پہلی دلیل تو یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ ماقبل اور مابعد والی آیت کو مدنظر رکھنے سے صرف یہی معنی دُرست رہتا ہے، اس سے پہلے والی آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُودَ وَالنَّصَارٰى أَوْلِيَاءَ﴾

(المائدة: 51)

''ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔'' یہ نہیں کہ یہود ونصاریٰ کو جان ومال پر تصرف کرنے والے مت بناؤ، اس معنی کا بطلان تو واضح ہے۔ یہاں مراد یہ ہے کہ یہود ونصاریٰ کو دوست احباب اور مددگار نہ بناؤ۔ ان سے مل جل کر نہ رہو اور باہمی تعاون نہ کرو۔ جب ممانعت میں مبالغہ کرنا چاہا تو فرمایا: ایمان والو! تمہارے دوست اور مددگار تو صرف اللہ ورسول اور وہ مومن ہیں جو ان صفات سے متصف ہیں۔ ظاہر ہے یہاں جس ولایت کا حکم دیا گیا ہے، وہی ہے جس سے پچھلی آیت میں منع کیا گیا تھا۔ جب گذشتہ آیت میں یہود ونصاریٰ سے محبت والی ولایت سے منع کیا گیا تھا تو اس آیت میں اللہ ورسول اور مومنوں کے ساتھ جس ولایت کا حکم دیا گیا ہے، وہ نصرت والی ولایت ہی ہے۔ بعد والی آیت دیکھیں تو اس میں فرمان ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ هُزُوًا وَلَعِبًا مِّنَ الَّذِينَ اُوْتُوْا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ اَوْلِيَاءَ وَاتَّقُوْا اللّٰهَ إِنْ كُنْتُمْ مُوْمِنِيْنَ﴾(المائدة: 55)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ایمان والو! اہل کتاب کو ولی مت بناو، جنہوں نے تمہارے دین کو مذاق اور کھیل تماشا بنایا ہے۔ اللہ سے ڈرتے رہو اگر مومن ہو۔'' اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ کو ولی بنانے کی ممانعت دہرائی ہے کچھ شک نہیں ہے کہ اس آیت میں بھی ولایت سے وہی ولایت مراد ہے جس سے گذشتہ آیت میں منع کیا گیا تھا۔ ضروری ہے کہ بالکل یہی ولایت اس آیت میں مراد ہو: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ﴾ ''تمہارا ولی اللہ تعالیٰ، رسول اور وہ مومن ہیں، جو.....'' منصف اور غیر متعصب شخص جو اس آیت کے آغاز و اختتام میں غور کرے گا، یہی فیصلہ کرے گا کہ فرمانِ باری تعالیٰ: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ﴾ میں لفظ ولی سے مراد ناصر اور محبّ کے سوا کچھ نہیں۔ یہاں لفظ ولی امام کے معنی میں نہیں ہوسکتا، کیونکہ ایسا کرنا دو ہم معنی کلاموں میں ایک غیر متعلقہ بات داخل کرنے کے مترادف ہوگا۔ یہ بہت بڑی کمزوری اور غلطی ہوتی ہے۔ ضروری ہے کہ اللہ کی کلام اس سے منزہ ہو۔

دوسرے یہ کہ اگر ہم ولایت کو اس آیت میں امامت پر محمول کریں گے تو لازم آئے گا کہ جب یہ آیت نازل ہوئی اس وقت مومن اس ولایت سے متصف نہیں تھے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں تو امام نہیں بن گئے۔ حالانکہ آیت بتاتی ہے کہ مومن اس ولایت سے متصف تھے، البتہ اس ولایت سے مراد نصرت و محبت لیں تو آیت کا درست معنی ہو سکے گا، کیونکہ نصرت و محبت تو اس وقت مومنوں کو حاصل تھی۔ ثابت ہوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ اس آیت کو محبت ونصرت پر محمول کرنا امامت پر محمول کرنے سے بہتر اور راجح ہے۔ ہماری بات کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ اللہ نے مومنوں کو یہود ونصاریٰ کی ولایت سے روکا ہے، پھر انہیں مومنوں کی ولایت کا حکم دیا ہے۔ ضروری ہے کہ اس وقت مومنوں کو وہ ولایت حاصل ہو، جس کے ساتھ انہیں متصف کیا گیا تھا تاکہ نفی اور اثبات کا تسلسل ایک ہی چیز پر قائم ہو سکے۔ جب اس وقت ولایت بمعنی تصرف نہیں تھی، تو یہاں ولایت کو اس پر محمول کرنا درست کیوں ہے۔''

(تفسير الرّازي : 12/28-32)

دوسری جگہ لکھتے ہیں:

لَمَّا نَهٰى فِي الْآيَاتِ الْمُتَقَدِّمَةِ عَنْ مُوَالَاةِ الْكُفَّارِ أَمَرَ فِي هٰذِهِ الْآيَةِ بِمُوَالَاةِ مَنْ يَجِبُ مُوَالَاتُهُ .

''گذشتہ آیات میں اللہ تعالیٰ نے کفار کی دوستی سے منع کیا تھا، اس آیت میں ان سے دوستی کا حکم ہے، جن سے دوستی ضروری ہے۔''

(تفسير الرّازي : 12/25)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّهُ مِنَ الْمَعْلُومِ الْمُسْتَفِيضِ عِنْدَ أَهْلِ التَّفْسِيرِ، خَلَفًا عَنْ سَلَفٍ، أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي النَّهْيِ عَنْ مُوَالَاةِ الْكُفَّارِ، وَالْأَمْرِ بِمُوَالَاةِ الْمُؤْمِنِينَ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''سلف سے خلف تک تمام مفسرین کے ہاں معلوم ومشہور ہے کہ یہ آیت کفار کی دوستی سے ممانعت اور مومنوں سے دوستی کے حکم بارے نازل ہوئی۔''

(مِنهاج السّنّة النّبوية : 5/4)

② ''الذین'' جمع کا صیغہ ہے، لہٰذا لازم ہے کہ اس کی دلالت میں ایک جماعت شامل ہو، نہ کہ فرد واحد۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پوتے، اس حقیقت کو بیان کرتے ہیں، عبدالملک بن ابی سلیمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سَأَلْتُ أَبَا جَعْفَرٍ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ : ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ﴾(المائدة : 55)، قَالَ : أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قُلْتُ : يَقُولُونَ : هُوَ عَلِيٌّ، قَالَ : عَلِيٌّ مِنْهُمْ .

''میں نے ابوجعفر محمد بن علی الباقر رحمہ اللہ سے اس فرمانِ باری تعالیٰ کے بارے میں پوچھا:

﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ﴾(المائدة : 55)

فرمایا: اس سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ہیں، میں نے کہا: لوگ کہتے ہیں اس سے مراد سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں، فرمایا: علی رضی اللہ عنہ بھی صحابہ میں شامل ہیں۔''

(حلية الأولياء لأبي نُعيم الأصبهاني : 185/3، وسندهٗ حسنٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ یہ آیت کریمہ خاص طور پر سیدنا علی کے لئے نازل نہیں ہوئی۔

عبدالملک بن سلیمان رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

قُلْنَا : مَنِ الَّذِينَ آمَنُوا؟ قَالَ : الَّذِينَ آمَنُوا، قُلْنَا : بَلَغَنَا أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ : عَلِيٌّ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا .

''ہم نے (امام ابوجعفر باقر رحمہ اللہ سے) عرض کیا: اس آیت میں ''الذین آمنوا'' سے مراد کون ہیں؟ فرمایا: مومن۔ عرض کیا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ یہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔ فرمایا: علی رضی اللہ عنہ بھی مومنین میں سے ایک ہیں۔''

(تفسير الطّبري : 288/6، وسندهٗ صحيحٌ)

مشہور مفسر، امام سدّی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُمُ الْمُؤْمِنُوْنَ، وَعَلِيٌّ مِّنْهُمْ .

''اس سے مراد سب مومن ہیں اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ انہی میں سے ہیں۔''

(تفسير ابن أبي حاتم : 110/5، وسندهٗ حسنٌ)

مفسر علامہ قرطبی رحمہ اللہ (۶۷۱ھ) لکھتے ہیں:

اَلَّذِيْنَ عَامٌّ فِي جَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ .

''الذین کا لفظ سب مومنوں کے لیے عام ہے۔''

(تفسير القرطبي : 221/6)

علامہ نحاس رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا قَوْلٌ بَيِّنٌ، لِأَنَّ الَّذِيْنَ آمَنُوْا جَمَاعَةٌ.

''یہ بات (اس سے تمام صحابہ کا مراد ہونا) بہت واضح ہے، کیونکہ 'الذین امنوا' سے ایک جماعت مراد ہے۔''

(تفسير القرطبي : 221/6)

علامہ فخر رازی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

أَمَّا اسْتِدْلَالُهُمْ بِأَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي حَقِّ عَلِيٍّ فَهُوَ مَمْنُوع، فَقَدْ بَيَّنَّا أَنَّ أَكْثَرَ الْمُفَسِّرِينَ زَعَمُوا أَنَّهُ فِي حَقِّ الْأُمَّةِ.

''اس آیت سے استدلال کہ یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی، غلط ہے۔ اکثر مفسرین کا کہنا ہے کہ یہ آیت پوری امت کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔'' (تفسير الرّازي : 25/12)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

لَمْ يَنْزِلْ فِي عَلِيٍّ شَيْءٌ مِنَ الْقُرْآنِ بِخُصُوْصِيَتِهِ.

''قرآن کی کوئی آیت خاص سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے نازل نہیں ہوئی۔''

(البداية والنّهاية : 394/7)

③ خود سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کبھی اس آیت سے اپنے لئے خلافت بلافصل کا استدلال نہیں کیا۔

علامہ فخر رازی رحمہ اللہ (۶۰۶ھ) لکھتے ہیں:

''اگر اس آیت میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی امامت پر دلیل ہوتی تو سیدنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علی رضی اللہ عنہ کسی نہ کسی محفل میں ضرور اس کا ذکر کرتے۔ ایک گروہ کا یہ کہنا درُست نہیں کہ انہوں نے تقیہ کی وجہ سے ایسا نہیں کیا۔ حالانکہ وہ خود سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے شوریٰ کے دن حدیث غدیر کو دلیل بنایا، مباہلہ اور اپنے تمام فضائل ومناقب کو دلیل بنایا۔ ہم کہتے کہ انہوں نے وہاں بھی اپنی امامت پر اس آیت سے استدلال نہیں کیا۔''

(تفسير الرّازي : 25/12)

آیت کس کے بارے میں نازل ہوئی ؟

معلوم ہوا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل بارے یہ آیت نازل ہی نہیں ہوئی۔ اب کس کے بارے میں نازل ہوئی، ملاحظہ ہو:

یہ آیت سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

(تفسير الطّبري : 288/6، سِيرة ابن هشام : 52/3-53، وسندهٗ حسنٌ)

ایک منطقی دلیل :

مذکورہ بالا بحث کے بعد بھی اگر کہا جائے کہ یہ آیت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی امامت پر دلیل ہے، یہ دلالت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی سے تو نہیں، البتہ زندگی کے بعد سے تعلق رکھتی ہے، تو مفسر رازی اس کا جواب یوں دیتے ہیں:

مَتٰى قَالُوا ذٰلِكَ، فَنَحْنُ نَقُولُ بِمُوجَبِهٖ وَنَحْمِلُهٗ عَلٰى إِمَامَتِهٖ بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ، إِذْ لَيْسَ فِي الْآيَةِ مَا يَدُلُّ عَلٰى تَعْيِينِ الْوَقْتِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اگر وہ یہی کہتے ہیں، تو ہم بھی یہی کہیں گے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی امامت سیدنا ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے بھی بعد ہے، اس آیت میں وقت کی تعیین پر کوئی دلیل نہیں۔'' (تفسیر الرّازي : 28/12)

مستدلات کا جائزہ :

بعض ایسی روایات کا جائزہ، جن سے استدلال کیا جاتا ہے کہ یہ آیت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی، یہ سات روایات ہیں اور ساتوں موضوع، من گھڑت ہیں، جیسا کہ آپ ملاحظہ فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

طرہ یہ کہ خلافت بلافصل ان سے بھی ثابت نہیں ہوتی، چھ کا موضوع یہ ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نماز میں ایک شخص کو اپنی انگوٹھی دے دی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی، ظاہر ہے کہ اس سے صرف اتنا ثابت ہوسکتا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ مومنوں کے مددگار ہیں، خلافت بلافصل ان سے کہاں ثابت ہوگی؟

مددگار دوسرے مومن بھی ہیں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی ان میں سے ایک ہیں۔

ایک روایت میں ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابو رافع سے فرمایا کہ عن قریب لوگ علی رضی اللہ عنہ سے لڑائی کریں گے.....

یہ روایت جھوٹی تو ہے ہی، اس سے خلافت بلافصل پر استدلال کی بھی وجہ نظر نہیں آتی، شیخین نے یا سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے لڑائی کی ہی نہیں، خیر جھوٹ جھوٹ ہی ہوتا ہے، روایات اور ان کا جائزہ پیش خدمت ہے:

روایت نمبر ①

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ظہر کی نماز پڑھی۔ ایک سائل نے سوال کیا، مگر جب کسی نے اسے کچھ نہ دیا، تو سائل نے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کر دیئے کہا: اللہ! گواہ رہنا، میں نے تیرے نبی ﷺ کی مسجد میں سوال کیا، مگر کسی نے مجھے کچھ نہ دیا۔ اس وقت سیدنا علی رضی اللہ عنہ رکوع کی حالت میں تھے۔ آپ نے اپنے داہنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے جس میں انگوٹھی تھی، اشارہ کیا۔ سائل آیا اور اس نے انگوٹھی اتار لی۔ یہ منظر نبی اکرم ﷺ دیکھ رہے تھے آپ ﷺ نے دعا کی۔ دعا ختم نہ ہونے پائی تھی کہ جبریل یہ آیتِ مبارکہ لے کر نازل ہوئے: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ﴾

(تفسير الثّعلبي : 4/80-81)

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے۔

① یحییٰ بن عبدالحمید حمانی جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ يَكْذِبُ جِهَارًا . ''یہ کھلم کھلا جھوٹ بولتا تھا۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 9/169)

اسماعیل بن موسیٰ نسیب سدی کہتے ہیں:

هُوَ كَذَّابٌ . ''یہ جھوٹا ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 9/169، وسندهٗ صحيحٌ)

اسے امام ابوحاتم رازی، امام ابوزرعہ رازی، امام علی بن حسین بن جنید، امام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن نمیر، امام علی بن مدینی رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور نے ''ضعیف'' کہا ہے، حافظ ابن قطان فاسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ جَمَاعَةً، وَهُمُ الْأَكْثَرُوْنَ يُضَعِّفُوْنَهُ .

''جمہور محدثین کی ایک جماعت اسے ضعیف قرار دیتی ہے۔''

(بيان الوهم والإيهام : 1404)

حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ . ''اسے جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(البدر المنير : 224/3)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ . ''اسے جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(لسان الميزان : 434/7)

② قیس بن ربیع بھی جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ . ''اسے جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(المُغني عن حمل الأسفار : 70/4، فيض القدير للمناوي : 92/3)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ النَّاسُ . ''اسے محدثین حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(مَجمع الزّوائد : 190/2)

③ عبایۃ بن ربعی متکلم فیہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام عقیلی رحمہ اللہ نے اسے غالی ملحد قرار دیا ہے۔

(الضّعفاء الكبير : 415/3)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے غالی شیعہ قرار دیا ہے۔

(ميزان الاعتدال : 387/2)

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مِنْ عِتْقِ الشِّيْعَةِ، قُلْتُ : مَا حَالُهُ؟ قَالَ : شَيْخٌ .

''پرانے شیعوں میں سے تھا۔ (ابن ابی حاتم رازی رحمہ اللہ کہتے ہیں:) میں نے عرض کیا: اس کی حالت کیسی تھی؟ فرمایا: شیخ تھا۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 29/2)

④ اعمش مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

⑤ سری بن علی الوراق

⑥ مظفر بن حسن انصاری

⑦ ابوعلی احمد بن علی بن رزین

⑧ ابومحمد عبداللہ بن احمد شعرانی

⑨ ابوالحسن محمد بن قاسم

مجہول ہیں، لہٰذا یہ روایت موضوع ومکذوب ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس سند کو ساقط قرار دیا ہے۔

(الكاف الشّاف في تخريج أحاديث الكشّاف : 649/1)

روایت نمبر ②

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ پر یہ آیت: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ﴾ نازل ہوئی۔ آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور مسجد میں داخل ہوئے۔ لوگ نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک سائل آیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: سوالی! آپ کو کسی نے کچھ دیا ہے؟ اس نے جواباً عرض کیا:

لَا، إِلَّا هٰذَا الرَّاكِعُ لِعَلِيٍّ أَعْطَانِي خَاتَمًا .

''نہیں، صرف اس رکوع کرنے والے علی رضی اللہ عنہ نے مجھے انگوٹھی دی ہے۔''

(علوم الحديث للحاكم، ص 102، تاريخ ابن عساكر : 357/42)

تبصرہ :

جھوٹی روایت ہے۔ عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد بن عمر کے بارے میں امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَكُنْ بِقَوِيِّ الْحَدِيْثِ .

''اس کی حدیث قوی نہیں تھی۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 280/6)

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ متروک الحدیث ہے۔

(سنن الدّارقطني : 263/2)

امام ابن عدی رحمہ اللہ اس کی منکر احادیث ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

عَامَّةُ مَا يَرْوِيهِ مَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ .

''اس کی بیان کردہ اکثر روایات پر متابعت نہیں کی گئی۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 245/5)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ أَشْيَاءَ مَوْضُوعَةً لَا يَحِلُّ الْاِحْتِجَاجِ بِهِ كَأَنَّهُ كَانَ يَهِمُ وَيُخْطِئُ .

''اپنے والد کے واسطے سے اپنے اجداد سے من گھڑت روایات بیان کرتا تھا۔اس سے دلیل لینا حرام ہے۔محسوس ہوتا ہے کہ یہ وہمی اور خطا کار تھا۔''

(كتاب المَجروحين : 121/2)

نیز کتاب الثقات (۸/ ۴۹۲) میں ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

فِي حَدِيْثِهِ بَعْضُ الْمَنَاكِيْرِ .

''اس کی بعض حدیثیں منکر ہیں۔''

امام ابن حبان رحمہ اللہ کا پہلا قول ہی راجح ہے، کیونکہ وہ جمہور کے موافق ہے۔

امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰى عَنْ أَبِيهِ عَنْ آبَائِهِ أَحَادِيْثَ مَنَاكِيْرَ، لَا يُكْتَبُ حَدِيْثُهُ، لَا شَيْءٌ .

''یہ اپنے والد کے واسطے سے اپنے اجداد سے منکر احادیث بیان کرتا ہے،اس کی حدیث لکھی بھی نہیں جائے گی۔یہ حدیث میں کچھ بھی نہیں۔''

(كتاب الضّعفاء : 175)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس کی ایک روایت کے بارے میں کہا ہے:

هٰذَا لَعَلَّهُ مَوْضُوْعٌ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’شاید یہ موضوع روایت ہے۔‘‘

(میزان الاعتدال : 315/3)

ثابت ہوا کہ اس راوی کے حق میں کوئی توثیق ثابت نہیں۔

روایت نمبر ③

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس ایک سوالی کھڑا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ حالت رکوع میں تھے، نماز نفلی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی انگوٹھی اتار کر اسے دے دی، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے بارے آگاہی دی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ﴾

(المُعجم الكبير للطّبراني : 6228)

تبصرہ:

باطل روایت ہے۔ خالد بن یزید عمری کو امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: ۳/۳۶۰، وسندہ صحیح) نے ’’کذاب‘‘ کہا ہے۔

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ كَذَّابًا، أَتَيْتُهُ بِمَكَّةَ، وَلَمْ أَكْتُبْ عَنْهُ، وَكَانَ ذَاهِبَ الْحَدِيْثِ.

’’بہت جھوٹا تھا۔ میں اس کے پاس مکہ آیا تھا، لیکن اس سے کچھ نہیں لکھا۔ وہ حدیث میں بالکل ناکارہ تھا۔‘‘ (الجرح والتّعديل : 360/3)

امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ نے اس سے روایت لینا ترک کر دیا تھا۔ (ایضاً)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

يَرْوِي الْمُوْضُوْعَاتِ عَنِ الْأَثْبَاتِ .

''ثقہ راویوں کی طرف منسوب کر کے من گھڑت روایات بیان کرتا تھا۔''

(کتاب المَجروحین :1/114، 224)

کسی ثقہ امام سے اس کی توثیق ثابت نہیں، بلکہ باتفاقِ محدثین مجروح ہے۔

روایت نمبر ④

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كَانَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَائِمًا يُصَلِّي، فَمَرَّ سَائِلٌ وَهُوَ رَاكِعٌ، فَأَعْطَاهُ خَاتَمَهُ، فَنَزَلَتْ : ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ﴾ .

''سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ ایک سائل گزرا۔ آپ رضی اللہ عنہ رکوع میں تھے، آپ نے اسے اپنی انگوٹھی دے دی۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ .....﴾

(تفسیر ابن کثیر : 3/138)

تبصرہ:

سند ضعیف و باطل ہے۔

① سفیان ثوری رحمہ اللہ بالا جماع مدلس ہیں اور انہوں نے اس روایت میں سماع کی تصریح نہیں کی۔ جب ثقہ مدلس صحیح بخاری و مسلم کے علاوہ محتمل الفاظ سے روایت کرے، سماع کی تصریح نہ کرے، تو وہ ضعیف ہوتی ہے۔

② سند میں انقطاع ہے، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ خود لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلضَّحَّاكُ لَمْ يَلْقَ ابْنَ عَبَّاسٍ .

''ضحاک کی سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں ہوئی۔(ایضاً)

③ نیچے کی سند معلوم نہیں ہے۔

روایت نمبر ⑤

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔آپ سو رہے تھے یا آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔گھر کے ایک کونے میں سانپ تھا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے،تو یہ آیت کریمہ تلاوت کر رہے تھے:﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ ...﴾ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا أَبَا رَافِعٍ سَيَكُونُ بَعْدِي قَوْمٌ يُقَاتِلُونَ عَلِيًّا، حَقًّا عَلَى اللّٰهِ جِهَادُهُمْ فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ جِهَادَهُمْ بِيَدِهٖ فَبِلِسَانِهٖ، فَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ بِلِسَانِهٖ فَبِقَلْبِهٖ، لَيْسَ وَرَاءَ ذٰلِكَ شَيْءٌ .

''ابورافع!میرے بعد لوگ علی سے لڑائی کریں گے،ان سے مقابلہ اللہ پر لازم ہوگا۔جو ہاتھ سے ان کے مقابلے کی سکت نہ رکھتا ہو،وہ زبان سے مقابلہ کرے،جو زبان سے مقابلے کی سکت نہ رکھتا ہو،وہ دل سے ان کے ساتھ نفرت کرے۔اس سے کم کوئی مرتبہ نہیں۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني :321/1، ح :955)

تبصرہ :

باطل روایت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع کے متعلق امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ . ''منکر الحدیث ہے۔''

(كتاب الضّعفاء : 342)

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدِيْثُهٗ لَيْسَ بِشَيْئٍ . ''اس کی حدیث کسی کام کی نہیں۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 2/8)

ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ، مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ جِدًّا ذَاهِبٌ .

''یہ ضعیف الحدیث اور سخت منکر الحدیث، نیز بہت کمزور ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 2/8)

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوْكٌ . ''یہ متروک راوی ہے۔'' (سؤالات البرقاني : 474)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ فِي عِدَادِ شِيْعَةِ الْكُوْفَةِ وَيَرْوِي مِنَ الْفَضَائِلَ أَشْيَاءَ، لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا .

''اس کا شمار کوفہ کے شیعہ میں ہوتا ہے۔ اس سے ایسے فضائل مروی ہیں جن پر اس کی متابعت نہیں کی گئی۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 6/114)

② یحییٰ بن الحسن بن فرات قزاز کے حالات زندگی نہیں ملے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ وَوَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ، وَيَحْيَى بْنُ الْحُسَيْنِ [الْحَسَنِ] بْنِ الْفُرَاتِ لَمْ أَعْرِفْهُ، وَبَقِيَّةُ رِجَالِهِ ثِقَاتٌ.

''محمد بن عبیداللہ بن ابی رافع جمہور کے نزدیک ضعیف ہے، صرف ابن حبان رحمہ اللہ نے توثیق کی ہے۔ یحییٰ بن حسن بن فرات کو میں نہیں جانتا۔ باقی راوی ثقہ ہیں۔''

(مَجمع الزّوائد: 134/9)

روایت نمبر ⑥

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمَسْجِدِ، وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ، بَيْنَ رَاكِعٍ وَسَاجِدٍ وَقَائِمٍ وَقَاعِدٍ، وَإِذَا مِسْكِينٌ يَسْأَلُ، فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: أَعْطَاكَ اَحَدٌ شَيْئًا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: مَنْ؟ قَالَ: ذٰلِكَ الرَّجُلُ الْقَائِمُ، قَالَ: عَلٰى أَيِّ حَالٍ أَعْطَاكَهُ؟ قَالَ: وَهُوَ رَاكِعٌ، قَالَ: وَذٰلِكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ.

''رسول اللہ ﷺ مسجد کی طرف نکلے۔ لوگ نماز پڑھ رہے تھے، کچھ رکوع میں، کچھ سجدے میں، کچھ قیام اور کچھ قعود میں تھے۔ اچانک ایک مسکین سائل نے صدا لگائی۔ اللہ کے رسول ﷺ داخل ہوئے، تو فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی نے کچھ دیا؟ اس نے کہا: جی ہاں! فرمایا: کس نے؟ عرض کیا: اس قیام کرنے والے شخص نے۔ فرمایا: اس نے کس حال میں تجھے دیا ہے؟ عرض کیا: رکوع کی حالت میں۔ وہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تھے۔''

(تفسیر ابن کثیر : 567/2)

تبصرہ:

جھوٹی، من گھڑت روایت ہے۔ یہ محمد بن سائب کلبی کی کارستانی ہے، جو باتفاقِ محدثین ضعیف اور متروک ہے۔

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلٰى تَرْكِ حَدِيثِهٖ، لَا يُشْتَغَلُ بِهٖ، هُوَ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ.

''اہل علم کا اجماع ہے کہ اس کی حدیث ترک کی جائے گی، اس جانب التفات نہیں کیا جائے گا۔ اس کی بیان کردہ حدیث کا کوئی اعتبار نہیں۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 271/7)

قرہ بن خالد سدوسی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كَانُوا يَرَوْنَ الْكَلْبِيَّ يَزْرُفُ، يَعنِي يَكْذِبُ.

''محدثین کہتے تھے کہ کلبی جھوٹ بولتا ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 271/7، وسندهٗ حسنٌ)

سلیمان بن طرخان تیمی نے اسے ''کذاب'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 270/7، وسندهٗ حسنٌ)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ خود فرماتے ہیں:

هُوَ مَتْرُوْكٌ . ''یہ متروک ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 567/2)

کلبی کا استاذ ابوصالح باذام بھی ''ضعیف'' ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حجر : 634)

حافظ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قَالَ الْأَكْثَرُوْنَ : لَا يُحْتَجُّ بِهٖ .

''اکثر محدثین کہتے ہیں کہ اس سے حجت نہیں پکڑی جا سکتی۔''

(خلاصة الأحكام : 1044/2)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ لَا يُفْرَحُ بِهٖ، ثُمَّ رَوَاهُ ابْنُ مَرْدُوَيْهِ، مِنْ حَدِيثِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، نَفْسِهٖ، وَعَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ، وَأَبِي رَافِعٍ، وَلَيْسَ يَصِحُّ شَيْءٌ مِنْهَا بِالْكُلِّيَّةِ، لِضَعْفِ أَسَانِيدِهَا وَجَهَالَةِ رِجَالِهَا .

''یہ سند ناپسندیدہ ہے۔ اسے ابن مردُویہ نے سیدنا علی بن ابی طالب، سیدنا عمار بن یاسر، سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہم سے بھی بیان کیا ہے، لیکن کچھ بھی صحیح ثابت نہیں، کیونکہ ان کی سندیں ضعیف اور راوی مجہول ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(تفسیر ابن کثیر : 567/2)

فائدہ :

سلمہ بن کہیل کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے لقا وسماع ثابت نہیں۔اس لیے یہ قول ضعیف ہے، نیز عقبہ بن ابی حکیم (تفسیر ابن ابی حاتم :۱۱۶۲/۴) کا قول بھی ضعیف ہے۔اس میں ایوب بن سوید جمہور محدثین کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔اس بارے میں چند ضعیف آثار بھی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔

مجاہد رحمہ اللہ (تفسیر طبری : ۲۸۸/۶) سے منسوب ہے کہ یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی، لیکن یہ جھوٹا قول ہے۔اس میں غالب بن عبیداللہ بالاتفاق ''ضعیف'' اور ''متروک'' ہے۔اس کے حق میں ادنیٰ کلمہ توثیق بھی ثابت نہیں ہے۔

مفسر سدّی رحمہ اللہ (تفسیر طبری :۲۸۸/۶، وسندہ حسن) فرماتے ہیں کہ یہ آیت تمام مومنین کے بارے میں نازل ہوئی، نیز فرماتے ہیں:

لٰكِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ مَرَّ بِهٖ سَائِلٌ، وَهُوَ رَاكِعٌ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَعْطَاهُ خَاتَمَهٗ.

''لیکن سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس سے ایک سائل گزرا، آپ مسجد میں رکوع کی حالت میں تھے۔آپ نے اسے اپنی انگوٹھی دے دی۔''

قول کا یہ حصہ منقطع ہے، سدی کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

روایت نمبر ⑦

سیدنا مقداد بن اسود کندی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كُنَّا جُلُوْسًا بَيْنَ يَدَيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ إِذَا جَاءَ أَعْرَابِيٌّ بَدْوِيٌّ مُتَنَكِّبٌ عَلٰى قَوْسِهٖ، وَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ قَائِمٌ يُّصَلِّي فِي وَسْطِ الْمَسْجِدِ ----- إِلٰى آخِرِهٖ.

''ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تھے، ایک دیہاتی کندھے پر کمان رکھے آیا، علی رضی اللہ عنہ اس وقت مسجد کے درمیان میں نماز پڑھ رہے تھے۔''

(شواهد التّنزيل لقواعد التّفضيل للحسكاني :228/1)

تبصرہ

من گھڑت روایت ہے:

① حسن بن اسماعیل کا تعین اور توثیق مطلوب ہے!

② عبدالرحمٰن بن ابراہیم فہری

③ ابراہیم فہری، علی بن صدقہ

④ اور ہلال کی توثیق وتمییز بھی معلوم نہیں۔

قارئین! آیت کریمہ: ﴿إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ ---﴾ کی تفسیر کے حوالے سے آپ نے ملاحظہ کیا کہ ایک قول بھی ثابت نہیں ہوسکا!

ان روایات کے ضعف پر عقلی دلائل:

علامہ ابن حیان اندلسی رحمہ اللہ (۷۴۵ھ) فرمان باری تعالیٰ: ﴿وَهُمْ رَاكِعُوْنَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''ان اوصاف جلیلہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے خالص مومنوں کو منافقوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ممتاز کیا ہے، کیونکہ منافق نماز وزکوۃ پر دوام نہیں کرسکتا۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ﴿وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ﴾ ''جب منافقین نماز میں کھڑے ہوتے ہیں، تو انتہائی سست کھڑے ہوتے ہیں۔'' نیز فرمایا: ﴿أَشِحَّةً عَلَى الْخَيْرِ﴾ ''وہ بھلائی پر کنجوس ہیں۔'' اس آیت کے نزول کے وقت صحابہ کرام نماز قائم کرنے والے اور زکاۃ ادا کرنے والے اور اللہ تعالیٰ کے لیے خشوع وخضوع کرنے والے تھے، ان صفات جلیلہ کے ساتھ آیت نازل ہوئی۔ اس آیت میں رکوع سے مراد اطاعت وفرمانبرداری ہے، نہ کہ نماز کی خاص ہیئت۔''

(البحر المُحیط: 514/3)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ تَوَهَّمَ بَعْضُهُمْ أَنَّ هٰذِهِ الْجُمْلَةَ فِي مَوْضِعِ الْحَالِ مِنْ قَوْلِهِ: ﴿وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ﴾ أَيْ فِي حَالِ رُكُوعِهِمْ، وَلَوْ كَانَ هٰذَا كَذٰلِكَ، لَكَانَ دَفْعُ الزَّكَاةِ فِي حَالِ الرُّكُوعِ أَفْضَلَ مِنْ غَيْرِهِ؛ لِأَنَّهُ مَمْدُوحٌ، وَلَيْسَ الْأَمْرُ كَذٰلِكَ عِنْدَ أَحَدٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ مِمَّنْ نَعْلَمُهُ مِنْ أَئِمَّةِ الْفَتْوٰى.

''بعض کو وہم ہوا ہے کہ یہ جملہ ﴿وَهُمْ رَاكِعُونَ﴾ ''وہ حالت رکوع میں ہوتے ہیں۔'' ﴿وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ﴾ ''اور وہ زکاۃ ادا کرتے ہیں۔'' سے حال بن رہا ہے، یعنی مومن رکوع کی حالت میں زکاۃ ادا کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ ایسا ہوتا تو رکوع کی حالت میں زکاۃ ادا کرنا باقی طریقوں سے افضل ہوتا، کیونکہ اس کی تعریف کی گئی ہے، لیکن ہم جن ائمہ مفتیان کو جانتے ہیں، ان میں سے کسی کے ہاں ایسا روا نہیں ہے۔''

(تفسیر ابن کثیر : 566/2)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اگر اس سے مراد حالتِ رکوع میں زکوۃ دینا ہوتا تو یہ موالاۃ میں شرط قرار پاتی اور مسلمان صرف سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ہی ولی بنا سکتے۔ سیدنا حسن وحسین رضی اللہ عنہما بھی ولایت کے قابل نہ ہوتے۔ پھر قرآن میں جمع کا صیغہ استعمال ہوا ہے جو کہ فردِ واحد پر صادق نہیں آ سکتا۔ یہ بھی ہے کہ کسی کی تعریف قابلِ مدح کام پر ہی کی جاسکتی ہے، نماز میں زکوۃ کی ادائیگی قابل مدح نہیں۔ یہ کام مستحب ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسے ضرور کرتے، اس پر ترغیب دیتے اور بار بار ایسا کرتے۔ نماز کی اپنی مشغولیت ہوتی ہے، لہٰذا کیسے کہا جا سکتا ہے کہ تمہارے ولی صرف وہ لوگ بن سکتے ہیں جو رکوع کی حالت میں صدقہ کرتے ہیں؟۔''

(مِنهاج السّنّة النّبوية : 5/4، المُنتقٰى من مِنهاج الاعتدال، ص 437)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اس سے خلیفہ بلافصل ثابت ہوتے ہیں یا نہیں، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اس پر روشنی ڈالتے ہیں:

قَوْلُهُ : «قَدْ أَجْمَعُوا أَنَّهَا نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ» مِنْ أَعْظَمِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الدَّعَاوَى الْكَاذِبَةِ، بَلْ أَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ بِالنَّقْلِ عَلٰى أَنَّهَا لَمْ تَنْزِلْ فِي عَلِيٍّ بِخُصُوصِهٖ، وَأَنَّ عَلِيًّا لَمْ يَتَصَدَّقْ بِخَاتَمِهٖ فِي الصَّلَاةِ، وَأَجْمَعَ أَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ عَلٰى أَنَّ الْقِصَّةَ الْمَرْوِيَّةَ فِي ذٰلِكَ مِنَ الْكَذِبِ الْمَوْضُوعِ .

''ابن مطہر حلی کا یہ کہنا کہ مفسرین کا اس آیت کے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہونے پر اجماع ہے، غلط دعوی ہے۔ ماہرین اسناد کا اتفاق ہے کہ یہ آیت خاص سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل نہیں ہوئی، نہ ہی سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نماز میں انگوٹھی صدقہ کی تھی، محدثین کا اجماع ہے کہ اس بارے بیان کی جانے والی حدیث گھڑنتل اور جھوٹی ہے۔''

(مِنهاج السّنّة : 4/4، المُنتقٰى من مِنهاج الاعتدال، ص 419)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر ②

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾(المائدة: 3)

''آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے، تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کیا ہے۔''

آیت کا نزول:

اس پر اتفاق ہے کہ یہ آیت کریمہ جمعہ کے دن یوم عرفہ کو نازل ہوئی۔

طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

اِنَّ أُنَاسًا، مِنَ اليَهُودِ قَالُوا : لَوْ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِينَا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا، فَقَالَ عُمَرُ : أَيَّةُ آيَةٍ؟ فَقَالُوا : ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾(المائدة: 3) فَقَالَ عُمَرُ : إِنِّي لَأَعْلَمُ أَيَّ مَكَانٍ أُنْزِلَتْ أُنْزِلَتْ، وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یہودیوں نے کہا: اگر یہ آیت ہمارے دین میں نازل ہوتی، تو ہم اس کے نزول کا دن عید بنا لیتے، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ کونسی آیت ہے؟ کہا: اللہ کا فرمان ہے:

﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾(المائدة : 3)

''آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے، تم پر اپنی نعمت تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کیا ہے۔'' سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں جانتا ہوں کہ یہ آیت کب اور کہاں نازل ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت عرفات میں تھے۔''

(صحيح البخاري : 4407، صحيح مسلم : 3017)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت تلاوت فرمائی، تو آپ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک یہودی کھڑا تھا، اس نے کہا: اگر یہ آیت ہمارے دین میں نازل ہوتی، تو ہم اس دن عید مناتے، سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

فَإِنَّهَا نَزَلَتْ فِي يَوْمِ عِيدَيْنِ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ، وَيَوْمِ عَرَفَةَ .

''یہ آیت جمعہ اور عرفہ کے دن نازل ہوئی، جس دن دو عیدیں تھیں۔''

(مسند الطّيالسي : 17/2، ح : 1948، سنن التّرمذي : 3044، وقال : حسن غريب، تفسير الطّبري : 53/6، المُعجم الكبير للطّبراني : 143/12، ح : 12835، أسباب النّزول للواحدي، ص 127، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ابن جریر طبری رحمہ اللہ (۳۱۰ھ) فرماتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

أَوْلَى الْأَقْوَال فِي وَقْتِ نُزُول الْآيَةِ الْقَوْلُ الَّذِي رُوِيَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهَا نَزَلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ لِصِحَّةِ سَنَدِهِ وَوَهِيَ أَسَانِيدُ غَيْرِهِ.

''اس آیت کے نزول بارے سب سے بہتر اور ثابت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ یہ آیت عرفہ اور جمعہ کو نازل ہوئی، اس کی اور بھی سندیں ہیں۔'' (تفسير الطّبري: 91/8، طبع هجر)

بعض روایات کا جائزہ:

شان نزول آپ نے جان لیا، اب وہ روایات بیان کی جاتی ہیں، جنہیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل پر بطورِ دلیل پیش کیا جاتا ہے۔

① سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

مَنْ صَامَ يَوْمَ ثَمَانٍ عَشْرَةَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ كُتِبَ لَهُ صِيَامُ سِتِّينَ شَهْرًا، وَهُوَ يَوْمُ غَدِيرِ خُمٍّ لَمَّا أَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ: أَلَسْتُ وَلِيَّ الْمُؤْمِنِينَ؟، قَالُوا: بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ: مَنْ كُنْتُ مَولاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: بَخٍ بَخٍ لَكَ يَا ابْنَ أَبِي طَالِبٍ أَصْبَحْتَ مَوْلايَ وَمَوْلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جس نے اٹھارہ ذو الحجہ کا روزہ رکھا، اس کے نامہ اعمال میں ساٹھ مہینوں کے روزوں کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے، وہ غدیر خم کا دن تھا، رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: کیا میں مومنوں کا دوست نہیں ہوں، صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیوں نہیں، ضرور۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس کا میں دوست ہوں، علی بھی اس کا دوست ہے، اس پر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا: واہ اے ابن ابی طالب! آپ نے اس حال میں صبح کی کہ آپ میرے اور تمام مسلمانوں کے دوست ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾.

(تاريخ بغداد للخطيب: 290/8، الأمالي للشّجري: 259,146,42/1)

تبصرہ:

روایت ضعیف ومنکر ہے۔

① علی بن سعید رملی ''ضعیف'' ہے۔

❁ اسے امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(من تكلم فيه الدارقطني لابن زُرَيق: 93/2)

② مطر بن طہمان ابو رجاء وراق اگرچہ صدوق ہے، مگر اس کے حافظہ میں کمزوری تھی۔ ممکن ہے کہ اس روایت میں اس کا حافظہ اثر انداز ہو گیا ہو۔ اہل علم نے اس کے حافظہ پر کلام کیا ہے۔

❁ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ يُشَبِّهُ مَطَرَ الْوَرَّاقَ بِابْنِ أَبِي لَيْلٰى فِي سُوءِ الْحِفْظِ .

''امام یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ مطر وراق کو سیء الحفظ ہونے میں ابن ابی لیلیٰ کے مشابہ قرار دیتے تھے۔''

(العِلل ومعرفة الرجال : 852)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''ردیء الحفظ'' کہا ہے۔

(مشاهير علماء الأمصار، ص 153)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''کثیر الخطا'' کہا ہے۔

(تقريب التهذيب : 6699)

③ شہر بن حوشب ''کثیر الارسال والاوھام'' ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حَجَر : 2830)

کثیر الارسال راوی کا اپنے استاذ سے سماع کا ثبوت چاہیے، جبکہ شہر بن حوشب کا سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سماع ہی ثابت نہیں، لہٰذا سند میں انقطاع ہے۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ ایک دوسری حدیث کے بارے میں فرماتے ہیں:

هٰذِهِ الطَّرِيقُ مُنْقَطِعَةٌ بَيْنَ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ فَإِنَّهُ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ .

''اس سند میں شہر بن حوشب اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع ہے، کیونکہ شہر بن حوشب نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث نہیں سنی۔''

(تفسير ابن كثير :269/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کے بارے میں:

❁ حافظ جورقانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ بَاطِلٌ . ''یہ حدیث باطل ہے۔''

(الأباطيل والمَناكير: 367/2)

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَا يَجُوزُ الْاِحْتِجَاجُ بِهٖ .

''اس حدیث سے حجت لینا جائز نہیں۔''

(العِلل المُتناهية: 223/1)

❁ حافظ ابن دحیہ کلبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ . ''یہ حدیث ثابت نہیں۔''

(أداء ما رجب، ص 49)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ جِدًّا .

''یہ حدیث سخت منکر ہے۔''

(البِداية والنّهاية لابن كثير: 680/7)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہ روایت منکر، بلکہ جھوٹ ہے، کیونکہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی متفق علیہ روایت کہ ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾ جمعہ کے روز عرفہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نازل ہوئی، کے خلاف ہے۔ اسی طرح اٹھارہ (۱۸) ذی الحجہ غدیر خم کا روزہ جو ساٹھ ماہ کے روزوں کے برابر ہے، بھی غلط اور باطل ہے۔ کیونکہ صحیح بخاری میں ہے کہ رمضان کے روزے دس ماہ کے برابر ہیں تو پھر بتایئے، ایک دن کا روزہ ساٹھ ماہ کے برابر کس طرح ہوسکتا ہے، ہمارے شیخ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ساٹھ مہینے والی روایت ذکر کرنے کے بعد اسے سخت 'منکر' کہا ہے، اس روایت کو حبشون خلال اور احمد بن عبداللہ بن احمد نیری (کلاہما صدوق) نے علی بن سعید رملی عن ضمری کی سند سے بیان کیا ہے۔ یہ روایت سیدنا عمر فاروق، سیدنا مالک بن حویرث، سیدنا انس بن مالک اور سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کی روایت سے نہایت کمزور اور ضعیف اسناد سے مروی ہے۔ اس کے ابتدائی الفاظ من کنت مولاہ فعلی مولاہ تو یقیناً رسول اللہ کا فرمان ہے: أَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ کا اضافہ بھی مضبوط سند سے مروی ہے، رہا روزے کا مسئلہ، تو یہ بالکل درست نہیں اور اللہ کی قسم یہ آیت بھی غدیر خم کے دن نازل نہیں ہوئی، یہ تو غدیر خم سے کئی دن پہلے یوم عرفہ میں نازل ہو چکی تھی۔ اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔''

(البداية والنّهاية : 214/5)

❁ حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

(الدر المنثور : 457/2، وفي نسخة : 19/3)

حدیث: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ متواتر ہے۔ اس کا صحیح مفہوم آئندہ صفحات میں واضح کر دیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلافت بلافصل اس سے ثابت نہیں:

اس سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت ثابت نہیں ہوتی، بالفرض مان لیں کہ اس آیت سے خلافت علی رضی اللہ عنہ ثابت ہوتی ہے، تو خلافت ہم بھی مانتے ہیں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ اسلام کے چوتھے خلیفہ ہیں۔ خلیفہ بلافصل والی بات پھر بھی ثابت نہیں ہوتی۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَمَّا نَصَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا بِغَدِيْرِ خُمٍّ فَنَادٰى لَهٗ بِالْوَلَايَةِ هَبَطَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَيْهِ بِهٰذِهِ الْآيَةِ: ﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾(المائدة: 3)

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے مقام پر علی رضی اللہ عنہ کو کھڑا کر کے ان کی ولایت کا اعلان فرمایا، تو سیدنا جبریل علیہ السلام یہ آیت لے کر نازل ہوئے:

﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا﴾(المائدة: 3)

'آج میں نے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے، تم پر اپنی نعمت تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کیا ہے۔''

(تاريخ دِمَشق لابن عساكر: 237/42)

یہ جھوٹی روایت ہے۔

① یحییٰ بن عبدالحمید حمانی ضعیف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ . ''جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(البدر المنير : 224/3)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْأَكْثَرُوْنَ . ''اسے اکثر محدثین نے ضعیف کہا ہے۔''

(فيض القدير للمَناوي : 69/6)

② ابو ہارون عمارہ بن جوین عبدی کذاب اور متروک ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُضَعَّفٌ عِنْدَ الْأَئِمَّةِ . ''ائمہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 21/3)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اَلْأَكْثَرُ عَلٰى تَضْعِيْفِهٖ أَوْ تَرْكِهٖ .

''اکثر محدثین کے نزدیک ضعیف یا متروک ہے۔''

(ميزان الاعتدال : 173/3)

امام حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَذَّابًا يَرْوِي بِالْغَدَاةِ شَيْئًا وَبِالْعَشِيِّ شَيْئًا .

''یہ جھوٹا ہے، گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا رہتا تھا۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 364/6)

امام یحییٰ بن معین، امام ابوحاتم اور امام ابوزرعہ رازی رحمہم اللہ نے ضعیف کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كُنْتُ أَلْقِي الرُّكْبَانَ أَسْأَلُ عَنْ أَبِي هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ فَلَمَّا قَدِمَ أَتَيْتُهُ فَرَأَيْتُ عِنْدَهُ كِتَابًا فِيهِ أَشْيَاءَ مُنْكَرَةً فِي عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ : مَا هٰذَا؟ قَالَ : هٰذَا الْكِتَابُ حَقٌّ .

''میں قافلوں سے ملاقات کر کے ابو ہارون عبدی کے بارے میں پوچھا کرتا، جب وہ آیا، میں نے اس کے پاس ایک کتاب دیکھی، جس میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منکر روایتیں تھیں، میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: یہ کتاب حق ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 363/6، وسندهٗ صحيحٌ كالشمس)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ''متروک الحدیث'' کہا ہے۔

(سوالات ابن هاني : 2270)

نیز امام نسائی رحمہ اللہ نے بھی ''متروک الحدیث'' کہا ہے۔

(كتاب الضّعفاء والمتروكين : 476)

امام جوزجانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كَذَّابٌ مُفْتَرٍ . ''جھوٹا، افترا باز تھا۔''

(أحوال الرّجال : 146)

اس پر اس کے علاوہ بھی ڈھیروں جروح ہیں۔ یہ غالی شیعہ تھا۔

اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ یہ آیت کریمہ جمعہ کے دن یوم عرفہ کو نازل ہوئی، غدیر خم کا واقعہ حجۃ الوداع کے بعد مدینے کے راستے میں پیش آیا، نہ کہ یوم عرفہ کو۔ لہٰذا ثابت ہوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ آیت غدیر خم کے موقع پر نازل ہی نہیں ہوئی، اس سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا خلیفہ بلافصل ہونا بھی ثابت نہیں ہوتا۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

''اس مہینے میں ایک حادثہ پیش آیا، جیسا کہ دیگر مہینوں میں بھی بہت سے حادثے پیش آئے۔ لیکن اس کو ایک خاص موسم نہیں بنا لیا گیا اور نہ اسلاف ان مہینوں کی تعظیم کرتے ہیں، جیسے ۱۸ ذی الحجہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم سے واپسی پر خطبہ دیا، آپ نے اس میں وصیت کی کہ کتاب اللہ کو لازم پکڑیں اور اہل بیت کو لازم پکڑیں، جیسا کہ امام مسلم نے اپنی صحیح میں سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ تو بعض اہل بدعت نے اس میں اضافہ کر دیا، کہنے لگے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر واضح نص ارشاد فرمائی تھی۔ آپ نے ان کا بستر بچھایا، انہیں اونچی جگہ پر بٹھایا اور پھر یہ اہل بدعت ایسا کلام اور عمل بیان کرتے ہیں، جس کے اضطرار سے واضح ہوتا ہے کہ ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ صحابہ نے یکساں ہو کر یہ نص چھپا لی، وصی سے اس کا حق چھین لیا اور فسق و کفر کے مرتکب ہو گئے، سوائے ایک چھوٹی سی جماعت کے۔ تو بنو آدم کی فطرت اور صحابہ کی امانت و دیانت دیکھیں اور یہ دیکھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بیان حق واجب کیا تھا، تو قطعی طور پر یہ پتہ چل جاتا ہے کہ نص وغیرہ چھپا لینا ممکن ہی نہیں ہے۔ تو یہاں مسئلہ امامت کا بیان مقصود نہیں ہے، بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ اس دن کو عید بنانا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدعت ہے، جس کی کوئی اصل نہیں۔ سلف اور اہل بیت میں سے کسی نے اس دن کو عید نہیں بنایا، کیونکہ عید منانا شریعت ہے اور شریعت میں اتباع واجب ہے۔ نئی عید نکالنا درست نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے مختلف ایام میں کئی خطبے دیئے، کئی عہد کئے، کئی واقعات پیش آئے، جیسے غزوہ بدر، غزوہ حنین، خندق، فتح مکہ، دخول مدینہ، ہجرت وغیرہ کے واقعات ہیں، اسی طرح کئی ایسے خطبے ہیں، جن میں آپ ﷺ نے قواعد دین بیان کئے، لیکن ان دنوں میں عید نہیں بنائی گئی۔ یہ نصاریٰ کی سنت ہے، جو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ پیش آنے والے واقعات کو عید بناتے ہیں، یہود کا بھی طریق کار ہے۔ عید منانا شریعت ہے اور شریعت کی پیروی کی جاتی ہے، دین میں اس چیز کا اضافہ نہیں کیا جاتا، جو اس میں ہے ہی نہیں۔''

(اِقتضاء الصّراط المستقیم : 2/122-123)

الحاصل :

اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ یہ آیت کریمہ جمعہ کے دن یوم عرفہ کو نازل ہوئی، غدیر خم کا واقعہ حجۃ الوداع کے بعد مدینے کے راستے میں پیش آیا، نہ کہ یوم عرفہ کو۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ یہ آیت غدیر خم کے موقع پر نازل ہی نہیں ہوئی، اس سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا خلیفہ بلافصل ہونا بھی ثابت نہیں ہوتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر ③

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ﴾(المائدة: 67)

''اے رسول! اللہ کا نازل کردہ کلام انسانیت تک پہنچا دیجئے۔''

آیت کا نزول:

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا نَظَرُوا أَعْظَمَ شَجَرَةٍ يَرَوْنَهَا فَجَعَلُوْهَا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَنْزِلُ تَحْتَهَا وَيَنْزِلُ أَصْحَابُهٗ بَعْدَ ذٰلِك فِي ظِلِّ الشَّجَرِ فَبَيْنَمَا هُوَ نَازِلٌ تَحْتَ شَجَرَةٍ وَقَدْ عَلَّقَ السَّيْفُ عَلَيْهَا إِذْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ فَأَخَذَ السَّيْفُ مِنَ الشَّجَرَةِ ثُمَّ دَنَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ نَائِمٌ فَأَيْقَظَهٗ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ مَنْ يَّمْنَعُكَ مِنِّي اللَّيْلَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اللّٰهُ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ: ﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ الْآيَة .

''نبی کریم ﷺ سفر کے دوران پڑاؤ ڈالتے، تو صحابہ کرام آپ ﷺ کے لئے بڑا اور گھنا (سایہ دار) درخت تلاش کرتے، آپ ﷺ کے لئے اس کے نیچے آرام کرنے کی جگہ بناتے، صحابہ بھی اس کے سائے میں ٹھہرتے۔ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ درخت کے نیچے قیام پذیر تھے، اپنی تلوار اس درخت پر لٹکا رکھی تھی، اچانک ایک دیہاتی آیا، اس نے تلوار اُتار لی، نبی کریم ﷺ سو رہے تھے، اس نے آپ ﷺ کو مخاطب کیا: بتایئے آج آپ کو کون بچائے گا؟ فرمایا: اللہ۔ اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾

''اے رسول! اپنے رب کے احکامات لوگوں تک پہنچا دیں، اگر آپ نے ایسا نہ کیا، تو آپ نے رسولت کا حق ادا نہ کیا، باقی لوگوں سے آپ کی حفاظت اللہ کرے گا۔''

(زوائد صحيح ابن حبان : 1739، مصنّف ابن أبي شيبة نقلًا عن فتح الباري لابن حجر : 98/6، تفسير ابن كثير : 580/2، وسندهٗ حسنٌ)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''درست یہ ہے کہ یہ آیت مدینہ میں نازل ہوئی، بلکہ مدینہ کے آخری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دور میں اس کا نزول ہوا، اس میں شک نہیں کہ سرداران مکہ، حاسدین، بغض وعناد رکھنے والوں اور گماشتوں کی دن رات جانی دشمنی، بغض اور لڑائی جھگڑے کے باوجود اللہ کی حفاظت اپنے رسول کے ساتھ رہی، اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت وقدرت کے بڑے بڑے اسباب مہیا فرمائے، ابتدائے رسالت کے زمانے میں چچا ابو طالب کی وجہ سے جو کہ قریشیوں کے سردار اور بارسوخ شخص تھے، آپ کی حفاظت ہوتی رہی، ان کے دل میں اللہ نے آپ کی محبت ڈال دی تھی، یہ محبت طبعی تھی، شرعی نہیں تھی۔ اگر وہ اسلام قبول کر لیتے تو قریش ابو طالب کے ساتھ سخت گیری کا معاملہ کرتے، لیکن یہ عقیدہ میں ان سے مشترک تھے، اس لیے وہ ان کے احترام اور رعب کی وجہ سے جرأت نہ کر سکے، ابو طالب فوت ہو گئے تو مشرکین نے آپ اذیتیں پہنچائیں، ان کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کے لئے انصار کو منتخب فرمایا، انہوں نے بیعت کی اور اپنی طرف ہجرت کا مطالبہ کیا، آپ ہجرت فرما کر مدینہ پہنچے، تو انصار نے آپ کی ہر شر پسند سے حفاظت کی، مشرکین برا ارادہ کرتے، تو اللہ تعالیٰ ان کے مکرو فریب کو انہیں پر پھیر دیتا، یہودیوں نے جادو کیا، تو اللہ تعالیٰ نے آپ کی حفاظت فرمائی اور علاج کے لئے سورت فلق وناس عطا فرمائیں، یہودیوں نے خیبر میں زہر آلود بکری کھلائی، اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کی خبر دی اور اس سے بچا لیا، اسی طرح کی چیزیں بہت زیادہ پائی جاتی ہیں۔''

(تفسیر ابن کثیر : 2/589-590)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلافت علی رضی اللہ عنہ پر استدلال :

اس آیت کے نزول میں بعض روایات پیش کی جاتی ہیں، انہیں سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر بھی استدلال کیا جاتا ہے، لیکن یہ تمام روایات موضوع و من گھڑت ہیں:

روایت نمبر ①

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر غدیر خم کے موقع پر سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

(تفسير ابن أبي حاتم : 1172/4، أسباب النّزول للواحدي، ص 135، تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 237/22)

تبصرہ:

سخت ضعیف ہے۔

① عطیہ بن سعد عوفی جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے، نیز ''مدلس'' بھی ہے۔

حافظ نووی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ضَعِيفٌ عِنْدَ الْجُمْهُورِ . ''جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔''

(تهذيب الأسماء واللّغات :48/1)

حافظ عراقی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ . ''اسے جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(طَرْح التّثريب : 42/3)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اَلْأَكْثَرُ عَلٰى تَضْعِيفِهٖ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اکثر محدثین اسے ضعیف قرار دیتے ہیں۔''

(مَجمع الزّوائد : 412/10)

حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اَلْجُمْهُورُ عَلٰى تَضْعِيفِهٖ . ''جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(البدر المنير : 463/7)

علامہ عینی حنفی لکھتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ . ''اسے جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(عمدة القاري : 250/6)

علامہ شمس الحق عظیم آبادی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

عَطِيَّةُ، ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ .

''عطیہ کو جمہور نے ضعیف کہا ہے۔''

(عون المعبود على سنن أبي داوٗد : 336/3)

ہشیم بن بشیر واسطی رحمہ اللہ کے بارے میں ہے:

كَانَ هُشَيمٌ يَّتَكَلَّمُ فِيهِ .

''آپ عطیہ پر جرح کرتے تھے۔''

(التّاريخ الصّغير للبخاري : 303/1، وسندهٗ صحيحٌ)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفُ الْحَدِيثِ . ''اس کی بیان کردہ حدیث ضعیف ہوتی ہے۔''

(كتاب العِلَل ومعرفة الرّجال : 1306)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابوزرعہ رحمہ اللہ نے لَیِّنٌ کہا ہے اور امام ابوحاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفُ الْحَدِيثِ، يُكْتَبُ حَدِيثُهُ.

''ضعیف الحدیث ہے۔ اس کی حدیث (متابعات وشواہد میں) لکھی جائے گی۔'' (الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم: 383/6)

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔

(سنن الدّارقطني: 39/4)

نیز مضطرب الحدیث کہا ہے۔

(العِلَل للدّارقطني: 291/4)

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ يَحْيٰى يَتَكَلَّمُ فِي عَطِيَّةَ.

''امام یحییٰ بن سعید عطیہ پر جرح کرتے تھے۔''

(التّاريخ الكبير: 4/83)

نیز فرماتے ہیں:

كَانَ يَحْيٰى لَا يَرْوِي عَنْ عَطِيَّةَ.

''امام یحییٰ بن سعید، عطیہ بن سعد سے روایت نہیں کرتے تھے۔''

(التّاريخ الكبير: 122/5)

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفٌ، إِلَّا أَنَّهُ يُكْتَبُ حَدِيثُهُ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ضعیف ہے، البتہ اس کی روایت (متابعات وشواہد) میں لکھی جائے گی۔''

(الكامل لابن عدي : 369/5، وسندهٗ حسنٌ)

امام صاحب سے یہ بھی مروی ہے:

لَيْسَ بِهٖ بَأْسٌ . ''اس میں کوئی حرج نہیں۔''

(التاريخ لابن طَهمان : 256)

جمہور کے موافق قول تضعیف والا ہے، لہٰذا اسے ہی قبول کیا جائے گا۔

امام نسائی رحمہ اللہ نے بھی عطیہ کو ''ضعیف'' کہا ہے۔

(كتاب الضّعفاء والمتروكين :481)

حافظ ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَحِلُّ الْاِحْتِجَاجُ بِهٖ، وَلَا كِتَابَةُ حَدِيثِهٖ، إِلَّا عَلٰى جِهَةِ التَّعَجُّبِ .

''اس کی حدیث سے حجت پکڑنا جائز نہیں، اسے صرف تعجب کے طور پر لکھنا درست ہے۔'' (كتاب المَجروحين : 176/2)

حافظ جوزجانی رحمہ اللہ نے اسے ''مائل'' قرار دیا ہے۔

(أحوال الرّجال : 42)

یعنی ان کے نزدیک عطیہ غالی رافضی تھا۔

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ مَعَ ضُعْفِهٖ يُكْتَبُ حَدِيثُهٗ، وَكَانَ يُعَدُّ مِنْ شِيعَةِ الْكُوفَةِ .

''ضعیف ہونے کے باوجود اس کی حدیث (متابعات وشواہد) میں لکھی جائے گی۔ اس کا شمار کوفہ کے شیعوں میں ہوتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الكامل في ضُعفاء الرّجال : 370/5)

حافظ بیہقی رحمہ اللہ نے بھی اسے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(السّنن الكبرٰى : 369/7)

حافظ ابن حزم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ضَعِيفٌ جِدًّا . ''سخت ضعیف ہے۔''

(المحلّٰى : 86/11)

حافظ نووی رحمہ اللہ نے بھی ''ضعیف'' کہا ہے۔

(خلاصة الأحكام : 572/1)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ضَعِيفُ الْحَدِيثِ، مَشْهُورٌ بِالتَّدْلِيسِ الْقَبِيحِ .

''یہ ضعیف الحدیث اور بہت بُری تدلیس کے ساتھ مشہور ہے۔''

(طبقات المُدَلِّسين : 50)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اسے ''ضعیف'' لکھا ہے۔

(ميزان الاعتدال في نقد الرّجال : 80/3)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ بھی اسے ''ضعیف'' قرار دیتے ہیں۔

(تفسير القرآن العظيم : 89/6، بتحقيق عبد الرزّاق المهدي)

لہٰذا امام ابن سعد (الطبقات : ۶/۳۰۴) کا اسے ''ثقہ'' کہنا جمہور کے خلاف ہونے کی وجہ سے نا قابل قبول ہے۔

پہلے اکثر محدثین ''ضعیف'' کہتے تھے، بعد میں عطیہ بن سعد عوفی کے ''ضعیف''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہونے پر اجماع ہو گیا تھا، علامہ ابن حزم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُتَّفَقٌ عَلٰى ضَعْفِهٖ .

''اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق و اجماع ہے۔''

(المحلّٰی : 309/10)

حافظ ابن الجوزي رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَمَّا عَطِيَّةُ، فَاجْتَمَعُوا عَلٰى تَضْعِيفِهٖ .

''عطیہ کے ضعیف ہونے پر محدثین کرام کا اجماع ہے۔''

(الموضوعات :386/1)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ ضَعِيفٌ بِإِجْمَاعِ أَهْلِ الْعِلْمِ .

''اس کے ضعیف ہونے پر اہل علم کا اجماع ہے۔''

(قاعدة جليلة في التوسّل والوسيلة، ص 233)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُجْمَعٌ عَلٰى ضَعْفِهٖ . ''اس کے ضعیف ہونے پر اجماع ہے۔''

(المغني في الضّعفاء : 2/62)

حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ ضَعِيفٌ بِإِجْمَاعِهِمْ .

''عطیہ باجماعِ اہل علم ضعیف ہے۔'' (البدر المنير : 313/5)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ:

عطیہ عوفی مُدَلِّس بھی تھا، بلکہ تدلیس کی بُری قسم میں ملوث تھا۔ یہ اپنے استاذ محمد بن سائب کلبی (متہم بالکذب) کا نام ذکر نہیں کرتا تھا اور اس کی کنیت ابوسعید ذکر کر کے باور کرانے کی کوشش کرتا تھا کہ اس سے مراد صحابی رسول ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ ہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفُ الْحِفْظِ، مَشْهُورٌ بِالتَّدْلِيسِ الْقَبِيحِ .

''اس کا حافظہ کمزور تھا اور یہ بُری تدلیس کرنے میں معروف تھا۔''

(طبقات المدلّسين، ص 50)

② علی بن عابس ضعیف ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حجر : 4757)

اس کو امام یحییٰ بن معین، امام نسائی، امام ابوزرعہ، امام ابن عدی، امام جوزجانی اور امام ابن حبان رحمہ اللہ وغیرہم نے ضعیف کہا ہے۔

روایت نمبر ②

حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے ابن مردویہ کے حوالے سے سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کی ہے۔

كُنَّا نَقْرَأُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم ﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ﴾ أَنَّ عَلِيًّا مَوْلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللّٰهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾.

''ہم عہد رسالت میں اس آیت کی تلاوت کیا کرتے تھے: اے رسول! اللہ کا نازل کردہ کلام لوگوں تک پہنچا دیجیے، یقیناً سیدنا علی رضی اللہ عنہ مومنین کے دلی محبوب ہیں۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا، تو آپ نے رسالت کا حق ادا نہیں کیا، آپ کو اللہ لوگوں سے بچا لے گا۔''

(الدّر المنثور للسّيوطي : 117/3)

تبصرہ:

اس کی سند دستیاب نہیں ہو سکی۔

روایت نمبر ③

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اللہ تعالیٰ کے فرمان:

﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ، وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ، إِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ﴾(المائدة : ٦٧) کے بارے میں فرماتے ہیں:

نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، أُمِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَلِّغَ فِيهِ، فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’یہ آیت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی تبلیغ کا حکم دیا گیا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: جس کا میں مولیٰ ہوں، علی بھی اس کا مولیٰ ہے، اے اللہ! اسے اپنا دوست بنا، جو علی کو دوست بناتا ہے، جو ان سے دشمنی رکھے، تو اسے دشمن رکھ۔‘‘

(كتاب الأمالي المعروف بالأمالي الخميسية :1/145-146)

تبصرہ :

جھوٹی روایت ہے۔

① محمد بن سائب کلبی باتفاق محدثین متروک اور کذاب ہے۔

② ابوصالح ضعیف اور مختلط ہے، اس روایت میں اور بھی خرابیاں ہیں۔

استدلال کا جائزہ :

یہ آیت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہی نہیں ہوئی، تفصیل گزر چکی ہے۔ تو اس آیت سے خلافت بلافصل کا استدلال خود ہی ضعیف ہو جائے گا۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) لکھتے ہیں:

’’سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے بیان کردہ روایت کی متعدد سندیں ہیں، آپ کا اپنے ددھیال اور ان کی اولاد سے اپنے قرض کے متعلق سوال کرنے سے مراد یہ ہے کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی راہ میں شہید ہو جائیں، تو وہ ان کے پسماندگان کی سرپرستی کریں گے، کیونکہ آپ کو خطرہ تھا کہ اگر انہیں اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرائیں گے، تو وہ انہیں قتل کر دیں گے، جب یہ آیت نازل ہوئی: ﴿يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

رَبَّكَ وَإِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾، تو خطرہ ختم ہوگیا۔ پہلے آپ پر پہرہ دیا جاتا تھا، یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوگئی: ﴿وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ﴾ ''اللہ آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔'' اس پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ بنو ہاشم میں سے کسی نے بھی آپ کی تصدیق نہیں کی، اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفا پر چڑھ کر تمام کو اکٹھا کر کے علی الاعلان ڈرایا، اس میں تمام قریش عموم وخصوص شامل تھے۔ میں اللہ کی طرف سے تمہیں ڈرانے والا ہوں، اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے، سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے۔''

(تفسیر ابن کثیر : 4/649-650)

الحاصل :

یہ آیت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل نہیں ہوئی، تفصیل گزر چکی ہے۔ اس سلسلہ میں وارد روایات موضوع ہیں۔ تو اس آیت سے خلافت راشد بلافصل کا استدلال خود ہی ضعیف ہو جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر ④

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ﴾

(آل عمران: 61)

''(اے نبی!) علم آ جانے کے باوجود کوئی جھگڑے، تو اسے کہہ دیں: آیئے! ہم اپنی آل واولاد کے ساتھ آتے ہیں، آپ اپنی آل واولاد کے ساتھ آ جائیں، مباہلہ کرتے ہیں اور جھوٹے پر اللہ کی لعنت بھیجتے ہیں۔''

متعلقہ مباحث:

اس آیت سے متعلقہ مباحث تین ہیں:

① اہل بیت کی فضیلت۔

② نجران کے عیسائیوں کو مباہلہ کی دعوت دینا۔

③ خلافت بلافصل کا استدلال۔

اب ترتیب وار سب پر بحث ہوگی۔

فضیلت اہل بیت:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس آیت سے اہل بیت کی فضیلت ثابت ہوتی ہے، سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ﴾ (آل عمران: 64) دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ: اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي.

''جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی، کہہ دیجئے! ہم اپنی اولا دلاتے ہیں، آپ اپنی اولا دلاؤ۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی، سیدہ فاطمہ، سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر فرمایا: اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔''

(صحیح مسلم: 2404)

اہل سنت اہل بیت کی فضیلت کے معترف ہیں۔

اهل نجران کو دعوت مباهله:

اس آیت میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق براہین و دلائل کے بعد بھی کوئی یہ جھگڑا کرے، تو اسے مباہلہ کی دعوت دے دیں۔

لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اہل نجران کو مباہلہ کی دعوت دینا یا ان سے مباہلہ کرنا ثابت نہیں، اس سلسلہ میں وارد روایات کا تحقیقی جائزہ حاضر خدمت ہے:

روایات اور ان کا جائزہ:

① امام شعبی رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مباہلہ کی دعوت دی۔ اہل نجران کے پادری سید اور عاقب نے اسے قبول کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا حسن، حسین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو لے کر نکلے۔

(تفسير ابن أبي حاتم : 310/2، ح : 678، مصنّف ابن أبي شيبة : 98/12، سنن سعيد بن منصور : 1044/3، ح : 500، تفسير الطّبري : 211,207/3)

تبصرہ :

سند ''ضعیف'' ہے۔

امام شعبی رحمہ اللہ بلا واسطہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کر رہے ہیں۔ یہ مرسل ہے، ائمہ محدثین کے ہاں مرسل ضعیف ہوتی ہے۔ دین متصل سند سے ثابت روایات کا نام ہے۔

② جابر بن عبداللہ.....

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 2/593-594، أسباب النّزول للواحدي ص 67-68، دلائل النّبوة لأبي نُعيم الأصبهاني ص 297-298)

تبصرہ :

روایت کا دارومدار احمد بن محمد ازہری پر ہے۔ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَ بِمَنَاكِيرَ . ''یہ منکر احادیث بیان کرتا تھا۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 205/1)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَأْتِي فِيهِ عَنِ الْأَثْبَاتِ بِمَا لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ .

''اس نے ثقہ راویوں سے ایسی روایات بیان کی ہیں، جن پر اس کی متابعت نہیں کی گئی۔'' (كتاب المَجروحين : 165,163/1)

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے منکر الحدیث اور ضعیف الحدیث قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسری سند میں بشر بن مہران ہے۔

امام عبدالرحمٰن بن ابی حاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَرَكَ حَدِيْثَهٗ وَأَمَرَنِي أَنْ لَا أَقْرَأَ عَلَيْهِ حَدِيْثَهٗ .

''امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ نے اس کی حدیث چھوڑ دی تھی اور مجھے حکم دیا کہ اس کی حدیث مجھ پر قرأت نہ کرنا۔''

(الجرح والتّعديل : 379/2، ت : 1476)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰى عَنْهُ الْبَصْرِيُّوْنَ الْغَرَائِبَ .

''اس سے اہل بصرہ نے منکر روایتیں بیان کی ہیں۔''

(الثّقات : 140/8)

لہٰذا یہ روایت دونوں سندوں سے ''ضعیف'' ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ کا اسے امام مسلم رحمہ اللہ کی شرط پر صحیح قرار دینا اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ کا ان کی موافقت کرنا صحیح نہیں۔

② سیدنا عبداللہ بن عباس.....

(دلائل النّبوة لأبي نُعيم الأصبهاني ص 298-299)

تبصرہ :

سند موضوع (من گھڑت) ہے۔

① محمد بن سائب کلبی باتفاق محدثین متروک اور کذاب ہے۔

② محمد بن مروان سدی صغیر جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ ابوصالح مختلط ہے۔

③ محمد بن جعفر بن الزبیر....

(تفسير الطّبري : 3/211-212)

تبصرہ :

یہ سند معضل ہونے کی وجہ سے ''ضعیف'' ہے۔

④ سیدنا عبداللہ بن عباس.....

(دلائل النّبوة لأبي نُعيم الأصبهاني نقلًا عن الدّر المنثور للسّيوطي : 2/232)

تبصرہ :

ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ کی روایت دلائل النبوۃ سے نہیں مل سکی۔

④ رافع بن خدیج.....

(تفسير ابن مَردوية نقلًا عن العُجاب لابن حجر : 2/682-683)

تبصرہ :

محمد بن اسحاق مدلس ہیں، جو عن سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی، محمد بن اسحاق سے نیچے راویوں کے حالات بھی نہیں ملے۔

⑤ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ يَشُوعَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ : يُوْنُسُ وَكَانَ نَصْرَانِيًّا ..... .

(دلائل النّبوة للبيهقي : 5/385,391)

تبصرہ :

سند سخت ضعیف ہے۔ سلمہ بن عبد یشوع، اس کا باپ اور دادا تینوں مجہول ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ کا وفدِ نجران سے مباہلہ کرنا ثابت نہیں۔

خلافت بلا فصل پر استدلال:

اس روایت سے یہ استدلال کیا جاتا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نفسِ رسول ہیں۔ لہٰذا آپ ﷺ کے بعد خلیفہ وہی ہیں۔ علامہ فخر الدین رازی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''''رے'' مقام پر محمود بن حسن حمصی نامی ایک شخص رہتا تھا، اثنا عشریہ کا معلم تھا کہتا تھا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے علاوہ تمام انبیا سے افضل ہیں، دلیل اس فرمان باری تعالیٰ: ﴿أَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ﴾ سے لیتا تھا کہ یہاں ﴿أَنْفُسَنَا﴾ سے مراد محمد ﷺ کی ذات نہیں ہے، کیونکہ کوئی انسان خود اپنی ذات کو دعوت نہیں دیتا، بلکہ کوئی دوسرا مراد ہے، اس بات پر اجماع ہے، وہ دوسرے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں، البتہ یہ ممکن نہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بعینہ نفس محمد ﷺ ہوں، بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ محمد ﷺ جیسے ہیں، تو یہ مثلیت تمام صورتوں میں برابری کی متقاضی ہے، البتہ اس عموم میں نبوت مستثنیٰ ہے، کیونکہ دلائل موجود ہیں کہ آپ ﷺ نبی ہیں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا معاملہ ایسا نہیں ہے، اس بات پر تو اجماع ہو چکا ہے کہ نبی کریم ﷺ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں، باقی صفات میں معمول کے مطابق دونوں برابر ہیں، پھر اس پر بھی اجماع دلیل ہے کہ نبی کریم ﷺ تمام انبیا سے افضل ہیں، جس سے لازم آتا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ تمام انبیا سے افضل ہیں، یہ استدلال اس آیت کے ظاہر کی بنیاد پر ہے، یہ آیت بھی اس استدلال کی تائید کرتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک حدیث بھی جو موافقین اور مخالفین کے ہاں مقبول ہے، وہ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ہے: ''جو آدم کے علم، نوح کی اطاعت، ابراہیم کی دوستی، موسیٰ کے رعب و دبدبہ اور عیسیٰ کے اخلاق کو دیکھنا چاہتا ہے، تو وہ علی بن ابی طالب کو دیکھ لے۔'' (تاریخ دِمَشق لابن عساکر: 42/313، یہ جھوٹی روایت ہے، تفصیل آئندہ صفحات میں آئے گی، ان شاء اللہ، از ناقل) یہ حدیث دلالت کناں ہے کہ جو صفات دیگر انبیا میں متفرق تھیں، وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی اکیلی ذات میں جمع کر دی گئیں، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے علاوہ تمام انبیا سے افضل ہیں۔

باقی رہے قدیم و جدید شیعہ، وہ اسی آیت سے استدلال کرتے ہیں، ان کی خاص دلیل یہی ہے، جب یہ معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ذات تمام صحابہ سے افضل ہے، تو لازم ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ تمام صحابہ سے افضل ہیں، شیعہ کے اس استدلال کا بین السطور یہ ہے۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح اس پر اجماع ہے کہ نبی کریم ﷺ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں، اسی طرح اس آدمی کے ظہور سے پہلے اس پر بھی اجماع ہے کہ نبی غیر نبی سے افضل ہوتا ہے، اس پر بھی اجماع ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی نہیں تو اس آیت کے ظاہر معنی سے لازم آتا ہے کہ جس طرح یہ آیت نبی کریم ﷺ کے حق میں خاص ہے، اسی طرح تمام انبیائے کرام کے حق میں بھی خاص ہے۔''

(تفسير الرّازي: 8/72)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

﴿أَنْفُسَنَا﴾ سے خاص سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو مراد لینا غلطی ہے، انہیں اس بنیاد پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مساوی قرار دینا تو اور بھی جہالت ہے۔

شیخ الاسلام، علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

''یہ لغت عرب کے خلاف ہے، اللہ تعالیٰ کے فرمان نساءنا سے واضح ہوتا ہے کہ اس سے مراد صرف سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نہیں، بلکہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی ہم منزلت دوسری بیٹیاں بھی ہیں، لیکن اس موقع پر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے علاوہ کوئی بیٹی موجود نہیں تھی، سیدہ رقیہ، سیدہ ام کلثوم اور سیدہ زینب رضی اللہ عنہن اس سے پہلے وفات پا چکی تھیں۔ اسی طرح ﴿أَنْفُسَنَا﴾ سے مراد صرف سیدنا علی رضی اللہ عنہ نہیں، یہ جمع کا صیغہ ہے، جس طرح ﴿نِسَاءَ نَا﴾ جمع کا صیغہ تھا، ایسے ہی ﴿أَبْنَاءَ نَا﴾ بھی جمع کا صیغہ ہے، اس میں صرف سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما کو اس لئے بلایا گیا تھا، کہ ان کے علاوہ کوئی موجود ہی نہیں تھا جس کی طرف بیٹے کی نسبت ہو سکے۔''

(منهاج السّنّة النبّوية : 25/4)

جب اس سے مراد صرف سیدنا علی رضی اللہ عنہ لینا ہی غلط ہے، تو اس بنیاد پر خلافت بلافصل کا استدلال کیوں کر جائز ہوگا؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر ⑤

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾(الرّعد : 43)

''(اے نبی) کہہ دیجئے! میرے اور آپ کے درمیان اللہ کی گواہی کافی ہے اور ہر اُس شخص کی گواہی جو آسمانی کتاب کا علم رکھتا ہے۔''

﴿وَمَنْ عِنْدَهٗ﴾ سے مراد:

وہ تمام روایات ضعیف ہیں، جن میں اس سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔

روایت نمبر ①

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا کہ اس سے کیا مراد ہے؟ تو فرمایا:

ذَاكَ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ .

''یہ صرف سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔''

(الأمالی لأبي جعفر الطّوسي : 659، بَحار الأنوار للمَجلسي : 429/13، شواهد التّنزيل للحسكاني :400/1)

تبصرہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باطل روایت ہے۔

① عطیہ بن سعد عوفی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

② عمرو بن مغلس کا ترجمہ نہیں مل سکا۔

③ حسن بن راشد طفاوی کو نجاشی شیعہ نے ضعیف کہا ہے۔

(معجم الرّجال للخوئي : 311/5)

④ قاسم بن یحییٰ بن حسن بن راشد ضعیف ہے۔

(معجم الرّجال للخوئي : 68/15؛ الرّجال للحِلّي : 267)

⑤ احمد بن محمد بن عیسیٰ اشقری کی توثیق نہیں مل سکی۔

⑥ محمد بن یحییٰ عطار کی بھی توثیق درکار ہے۔

روایت نمبر ②

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرمان باری تعالیٰ: ﴿وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ کی تفسیر کرتے ہیں:

هُوَ عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ .

''اس سے مراد سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔''

(شواهد التّنزيل للحسكاني :401/1)

تبصرہ :

جھوٹی سند ہے۔

① داؤد بن محبر متروک ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حجر :1811)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ ضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ .

''جمہور محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(المُغني عن حمل الأسفار : 873)

② محمد بن احمد بن محمد ابو بکر جرجانی مفید کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُجْمَعٌ عَلٰى ضُعْفِهٖ وَاتُّهِمَ .

''اس کے ضعف پر محدثین کا اتفاق ہے، اسے متہم بھی قرار دیا ہے۔''

(المُغني في الضّعفاء : 550/2)

نیز فرماتے ہیں:

رَوٰى مَنَاكِيْرَ عَنْ مَجَاهِيْلَ وَهُوَ مُتَّهَمٌ .

''مجہول راویوں سے منکر روایتیں بیان کرتا ہے، متہم بھی ہے۔''

(ميزان الاعتدال : 460/2-461)

حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے بھی ''متہم'' کہا ہے۔

(اللآلي المصنوعة : 95/1)

③ ابو احمد عبدالعزیز بن یحییٰ بن احمد بن عیسیٰ جلودی کی اگرچہ کتب شیعہ میں توثیق ملتی ہے، مگر اہل سنت والجماعت کی کتابوں میں اس کا ذکر تک نہیں۔

④ ابو قاسم حسکانی کے استاذ ابو عبداللہ فارسی کا تعارف درکار ہے۔

روایت نمبر ③

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ .

''اس سے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مراد ہیں۔''

(شواهد التّنزيل للحسكاني :401/1)

تبصرہ:

قول باطل ہے۔

① مندل بن علی ''ضعیف'' ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حجر : 6883)

② عبداللہ بن محمد بن منصور کا تعارف چاہیے۔

③ ابوبکر محمد بن حسین بن صالح سبیعی کے حالات تک نہیں مل سکے۔

④ حسکانی کے اساتذہ نامعلوم ومجہول ہیں۔

روایت نمبر ④

عبداللہ بن عطاء نے ابوجعفر رحمہ اللہ سے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ ﴿وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ سے مراد ان کا باپ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ ہے، تو ابوجعفر رحمہ اللہ نے کہا:

إِنَّمَا ذَاكَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ .

''اس سے مراد صرف علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ہیں۔''

(تفسير الحبري، ص 285-286، شواهد التّنزيل للحسكاني :402/1)

تبصرہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ باطل وموضوع سند ہے۔

① ابوبکر محمد بن حسین بن صالح سبیعی

② حسین بن ابراہیم بن حسین بصاص

③ اور سعید بن عثمان کا تعارف درکار ہے!

④ ابومریم عبدالغفار بن قاسم متروک اور کذاب ہے۔

روایت نمبر ⑤

ابوصالح فرمان باری تعالیٰ: ﴿وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ کے بارے میں فرماتے ہیں:

قَالَ رَجُلٌ مِّنْ قُرَيْشٍ هُوَ عَلِيٌّ وَلٰكِنَّا لَا نُسَمِّيْهِ .

''ایک قریشی نے کہا: اس سے مراد سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی ہیں، لیکن ہم ان کا نام نہیں لیتے۔'' (شواهد التّنزيل للحسكاني :404/1)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے۔

① اسماعیل بن ابی خالد مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② قیس سے مراد اگر قیس بن ربیع ہے، تو یہ جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔ ابن جریر طبری کی سند میں صرف اسماعیل بن ابی خالد کے عنعنہ کا مسئلہ ہے۔

③ ابراہیم بن فہد کے شیخ محمد بن عقبہ کی توثیق درکار ہے۔

④ حسن بن حسین کون ہے؟ معلوم نہیں!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت نمبر ⑥

ابوصالح کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت کی تفسیر میں سنا، اس سے مراد سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں، فرمایا:

لَا، وَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ .

''نہیں، اللہ کی قسم! اس سے مراد صرف سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں۔''

(شواهد التّنزيل للحَسكاني :405/1)

تبصرہ:

سند باطل ہے۔

① عمر بن محمد جمعی کے حالات نہیں مل سکے۔

② ابومعاویہ ضریر اور اعمش کا عنعنہ ہے۔

روایت نمبر ⑦

ابوجعفر محمد بن علی بن حسن رحمہ اللہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

إِيَّانَا عَنٰى وَعَلِيٌّ أَوَّلُنَا وَأَفْضَلُنَا وَخَيْرُنَا بَعْدَ النَّبِيِّ .

''اس سے مراد صرف سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں، جو کہ ہم سب سے پہلے (ایمان لانے والے)، ہم سب سے افضل اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم سب سے بہتر ہیں۔'' (الكافي للكُلَيني :229/1)

تبصرہ:

سند باطل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① عمر بن اذینہ راوی کی شیعہ کتب میں توثیق ملتی ہے، لیکن اہل سنت کی کتابوں میں اس کی توثیق نہیں مل سکی۔

② محمد بن ابی عمیر بھی مجہول ہے۔

③ ''عمن ذکرہ'' مجہولین ہیں۔

اس میں اور بھی خرابیاں ہیں۔

معلوم ہوا کہ اس آیت سے مراد سیدنا علی رضی اللہ عنہ لینا ثابت نہیں ہے۔

عقلی دلائل :

شیخ الاسلام، علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں:

''اس کے جواب درج ذیل ہیں:

① ہم ان سے سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ سے منقول اس روایت کی صحت نقل کا مطالبہ کرتے ہیں۔

② جمہور علما کی مخالفت کے سبب یہ روایت دلیل نہیں بن سکتی۔

③ یہ سیدنا عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ پر جھوٹ ہے۔

④ یہ سراسر باطل روایت ہے۔

اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتَابِ﴾ ''کہہ دیجئے! ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی گواہی کافی ہے اور اس کی گواہی جس کے پاس کتاب کا علم ہے۔'' اس سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ مراد ہوتے، تو مطلب ہوتا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے خلاف اپنے چچا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زاد بھائی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے استشہاد کر رہے تھے۔ حالانکہ اگر سیدنا علی رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی شہادت دیتے، تو بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی شہادت فائدہ نہ دیتی، نہ ہی یہ کفار کے حق میں حجت ہوتی، نہ یہ استدلال کرنے والے کی دلیل ہے، نہ کسی پر بطور نقد اسے پیش کیا جا سکتا ہے، کیونکہ کفار جواباً کہہ سکتے تھے: علی کا کیا ہے، وہ جو کہہ رہے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی تو سکھایا ہے، (یا وہ آپ ہی کی زبان بول رہے ہیں) اس طرح آپ خود اپنے حق میں شاہد بن گئے، کفار کی طرف سے یہ بھی کہا جا سکتا تھا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں، علی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی کے لئے یہ بات کہہ دی ہے۔ گواہی دینے والا جس چیز کی گواہی دے رہا ہے، وہ اس باب میں تہمت سے بری نہ ہو تو اس کی گواہی کے مطابق فیصلہ نہیں کیا جائے گا، نہ ہی اس کے مشہود علیہ پر کوئی حجت قائم ہوگی، پھر اس وقت کیا عالم ہوگا، جب گواہی دینے والے کے لئے مشہود علیہ کے علاوہ علم کا کوئی ذریعہ ہی نہیں ہے۔ (تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس اس تہمت کا کیا جواب تھا؟)۔

اس کے برعکس اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ کی صداقت پر سیدنا ابو بکر اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما گواہی دیتے تو یہ زیادہ نفع مند ہوتی، اس لئے کہ یہ لوگ تہمت سے دور تھے، ان کے بارے میں بھی کہا جا سکتا ہے کہ یہ لوگ اس وقت جوانی کی عمر میں تھے، شاید انہوں نے اہل کتاب یا کاہنوں وغیرہ سے خبریں سن رکھی ہوں، جن کا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کوئی تعلق نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو، بخلاف سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے۔ اس لئے کہ آپ رضی اللہ عنہ اس وقت چھوٹی عمر کے تھے، اس لئے فریق مخالف کہہ سکتا تھا کہ آپ بھی وہی کچھ گواہی دے رہے ہیں، جو آپ نے سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا ہے۔

البتہ اگر اہل علم، اہل کتاب اپنے انبیاء کی متواتر روایات کی بنا پر شہادت دیں، ان کی شہادت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں نفع بخش ثابت ہوگی، یہ شہادت اسی طرح ہے، جیسے انبیاء کرام بذات خود شہادت دیں، اس لئے کہ جو بات انبیاء سے تواتر کے ساتھ منقول ہو، ان کی ذاتی شہادت سے کسی طرح کم نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وحی کے ذریعہ حاصل کردہ معلومات کی بنا پر اُمم سابقہ کے حق میں شہادت دیں گے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا﴾ ''ہم نے آپ کو معتدل امت بنایا، تاکہ آپ امم سابقہ پر گواہی دیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ پر گواہ ہوں۔'' اس جاہل نے جسے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت سمجھا۔ اس کی وجہ خود سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہستی پر بھی قدح وارد ہوئی، ایسا کلام کسی زندیق یا انتہائی جاہل سے صادر ہوسکتا ہے۔

''اگر آپ اس رویے کی خرابی سے ناواقف ہیں تو یہ مصیبت ہے اور اگر واقف ہیں، تو اس سے بڑی مصیبت ہے۔''

⑤ اللہ نے متعدد مقامات پر اہل کتاب کی شہادت کا ذکر کیا ہے۔ قرآن میں فرمایا: ﴿قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(فُصِّلَتْ : 52) ''کہہ دیجیے، اگر یہ قرآن اللہ ہی کی طرف سے ہو مگر آپ نے اسے تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہو؟'' ﴿وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ مِثْلِهِ﴾ (اَلْاَحْقَافِ : 10) ''بنی اسرائیل سے کوئی شخص اس کی گواہی بھی دے چکا ہو۔'' اس استدلال کرنے والے سے پوچھا جائے: کیا آپ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بنی اسرائیل سے شمار کرتے ہو؟ اللہ رب العزت کا فرمان ہے: ﴿فَإِنْ كُنْتَ فِي شَكٍّ مِمَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ فَاسْأَلِ الَّذِينَ يَقْرَءُونَ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكَ﴾ (يُونُس : 94) ''آپ کو قرآن کے بارے میں شبہ ہو تو اہل کتاب سے پوچھ لیجیے۔'' کیا سیدنا علی رضی اللہ عنہ اہل کتاب سے ہیں؟) نیز فرمایا: ﴿وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُوحِي إِلَيْهِمْ﴾ (يُوسُف : 109) ''آپ سے پہلے بھی ہم نے مردوں پر وحی اتاری۔'' ﴿فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ﴾ (النَّحْل : 43) ''اگر آپ نہیں جانتے، تو اہل علم سے دریافت کر لو۔'' کیا سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی وہ اہل ذکر ہیں، جن سے پوچھنے کا کہا گیا ہے، یا ان آدمیوں میں سے ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے۔

⑥ فرض کر لیجیے، شاہد سے مراد علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ پھر بھی اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ رضی اللہ عنہ افضل الصحابہ ہیں۔ جیسا کہ اہل کتاب بھی ان کی گواہی دیتے ہیں۔ گواہی دینے والوں میں عبداللہ بن سلام، سلمان رضی اللہ عنہما، کعب احبار رحمہ اللہ وغیرہم شامل تھے۔ حالانکہ یہ باقی صحابہ سابقین اولین، مہاجرین و انصار جیسے ابوبکر، عمر، عثمان، علی اور جعفر طیار وغیرہم رضی اللہ عنہم سے افضل نہیں تھے۔''

(مِنهاج السّنّة النّبوية : 7/251-253)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس بارے میں درست بات یہ ہے، کہ لفظ «مَنْ» اسم جنس ہے، اہل کتاب کے علما مراد ہیں، جنہیں علم تھا کہ نبی کریم ﷺ کی نشانیاں سابقہ کتب میں موجود ہیں، انبیائے سابقین نے آپ کی بشارت دے رکھی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَرَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ وَيُؤْتُونَ الزَّكَاةَ وَالَّذِينَ هُمْ بِآيَاتِنَا يُؤْمِنُونَ الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ الَّذِي يَجِدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ﴾ ''میری رحمت نے ہر چیز کو ڈھانپ رکھا ہے، یہ رحمت متقین اور زکوۃ ادا کرنے والوں کے نصیبے میں آئے گی اور ان اہل کتاب مومنین کے جو نبی ﷺ کی بشارت انجیلین میں پاتے ہیں۔''

﴿أَوَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ آيَةً أَنْ يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ﴾.

''کیا ان کے پاس وہ نشانی نہیں تھی، جسے علمائے بنی اسرائیل جانتے تھے۔'' اسی طرح علمائے بنی اسرائیل کے بارے میں بیان ہوا ہے، انہیں اپنی کتابوں میں نبی ﷺ کے متعلق بشارتوں کا علم تھا، یہ بات کعب الاحبار کی روایت میں بیان ہوئی ہے، سیدنا عبداللہ بن سلام بیان کرتے ہیں کہ وہ ہجرت سے قبل مکہ مکرمہ میں مسلمان ہو گئے تھے۔''

(تفسیر ابن کثیر: 657/3)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر ⑥

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ﴾(الحاقة : 12)

''تا کہ اِس واقعہ کو آپ کے لیے ایک سبق آموز یادگار بنا دیں اور یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں۔''

اس روایت سے بھی دلیل لی جاتی ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بلافصل ہیں، خلیفہ بلا فصل ہونا تو اس سے کسی صورت ثابت نہیں ہوتا، بعض روایات میں کانوں سے مراد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے کان لئے گئے ہیں، لیکن وہ روایات اصول محدثین کے مطابق پایہ ثبوت تک نہیں پہنچتیں۔

روایت نمبر ①

سیدنا بریدہ بن حصیب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا:

يَا عَلِيُّ؛ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أُدْنِيَكَ وَلَا أُقْصِيَكَ، وَأَنْ أُعَلِّمَكَ وَأَنْ تَعِيَ، وَحَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ تَعِيَ، قَالَ : فَنَزَلَتْ : ﴿وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ﴾ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''علی! اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو اپنے قریب کروں، دور نہ کروں، میں آپ کو تعلیم دوں اور آپ اسے یاد رکھیں، یہ اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ آپ اسے یاد رکھیں، اس پر یہ آیت نازل ہوئی اور یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں۔''

(تفسير الطّبري : 29/35-36، أسباب النّزول للواحدي، ص 294)

تبصرہ :

باطل سند ہے۔

① عبداللہ بن زبیر اسدی والد ابی احمد زبیری ''ضعیف'' ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 56/5)

② صالح بن ہیثم کا کوئی پتہ نہیں کہ یہ کون ہے؟

③ طبری کی سند میں عبداللہ بن رستم کا ذکر نہیں مل سکا۔

④ طبری کی دوسری سند میں نفیع بن حارث ابوداؤد اعمی متروک الحدیث اور کذاب ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:

لَا يَصِحُّ . ''یہ روایت ثابت نہیں۔''

(تفسير ابن كثير : 441/4)

حافظ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَصِحُّ . ''یہ روایت ثابت نہیں۔''

(لُباب النّقول، ص 219)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت نمبر ②

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا عَلِيُّ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أُدْنِيَكَ وَأُعَلِّمَكَ لِتَعِيَ، وَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ : ﴿وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ﴾(الحاقة : 12)، فَأَنْتَ أُذُنٌ وَاعِيَةٌ لِعِلْمِي .

''اے علی! اللہ رب العزت نے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو قریب کروں اور ایسا علم سکھاؤں، جسے آپ محفوظ رکھ سکیں۔ یہ آیت : ﴿وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ﴾(الحاقة : 12) ''اور یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں۔'' اس سے آپ کے کان مراد ہیں۔''

(حِلية الأولياء لأبي نُعيم الأصبهاني :67/1)

تبصرہ :

سند باطل ہے۔ اس میں کئی مجہول راوی ہیں، سند یوں ہے:

أَبُوْ مُحَمَّدِ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ أَبِيْهِ جَعْفَرٍ عَنْ أَبِيْهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْهِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ عَلِيٍّ---

یہ پوری سند نامعلوم راویوں سے بھری پڑی ہے۔

روایت نمبر ③

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

دَعَوْتُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَهَا أُذُنَكَ يَا عَلِيُّ .

''علی! میں نے اللہ سے دعا کی ہے کہ اس آیت میں جن کانوں کا ذکر ہے، وہ آپ کے کان ہوں۔''

(معرفة الصّحابة لأبي نُعيم الأصبهاني :306/1)

تبصرہ :

سند ضعیف ہے۔

① ولید بن مسلم تدلیس تسویہ کا مرتکب ہے، سماع بالتسلسل کی تصریح نہیں۔

② مکحول کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ حَدِيْثٌ مُّرْسَلٌ . ''یہ حدیث مرسل ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 441/4)

روایت نمبر ④

سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي أَنْ أُعَلِّمَكَ وَلَا أَجْفُوكَ، وَأَنْ أُدْنِيَكَ وَلَا أُقْصِيَكَ، فَحَقٌّ عَلَيَّ أَنْ أُعَلِّمَكَ وَحَقٌّ عَلَيْكَ أَنْ تَعِيَ .

''اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں آپ کو علم سکھاؤں، آپ کے ساتھ سختی نہ کروں، آپ کو اپنے قریب کروں، دور نہ کروں، میری ذمہ داری ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں آپ کو تعلیم دوں، یاد رکھنا آپ کی ذمہ داری ہے۔‘‘

(مسند البزّار : 3878)

تبصرہ :

سند ضعیف ہے۔

① محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ . ’’اسے جمہور نے ضعیف کہا ہے۔‘‘

(مَجمع الزّوائد : 134/9)

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ . ’’یہ منکر الحدیث ہے۔‘‘

(كتاب الضّعفاء : 342)

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدِيْثُهٗ لَيْسَ بِشَيْءٍ . ’’اس کی حدیث کسی کام کی نہیں۔‘‘

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 2/8)

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ ، مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ جِدًّا ذَاهِبٌ .

’’ضعیف الحدیث اور سخت منکر الحدیث، بہت کمزور راوی ہے۔‘‘

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 2/8)

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَتْرُوكٌ . ’’متروک ہے۔‘‘

(سوالات البُرقاني : 474)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ فِي عِدَادِ شِيْعَةِ الْكُوْفَةِ وَيَرْوِي مِنَ الْفَضَائِلَ أَشْيَاءَ، لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا .

’’کوفی شیعہ ہے۔ ایسے فضائل بیان کرتا ہے، جن کی متابعت نہیں ملتی۔‘‘

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 114/6)

② علی بن ہاشم بن برید اگرچہ حسن الحدیث ہے، مگر امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ غَالِيًا فِي التَّشَيُّعِ مِمَّنْ يَرْوِي الْمَنَاكِيرَ عَنِ الْمَشَاهِيْرِ .

’’غالی شیعہ تھا، مشاہیر سے منکر روایتیں بیان کرتا ہے۔‘‘

(كتاب المَجروحين : 110/2)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ مِنَ الشِّيْعَةِ الْمَعْرُوْفِيْنَ بِالْكُوْفَةِ وَيَرْوِي فِي فَضَائِلِ عَلِيٍّ أَشْيَاءَ لَا يَرْوِيْهَا غَيْرُهُ بِأَسَانِيْدَ مُخْتَلِفَةٍ وَقَدْ حَدَّثَ عَنْهُ جَمَاعَةٌ مِنَ الْأَئِمَّةِ، وَهُوَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ صَدُوْقٌ فِي رِوَايَتِهِ .

’’معروف کوفی شیعہ ہے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں مختلف اسناد سے ایسی روایتیں بیان کرتا ہے، جو دوسرے راویوں سے مروی نہیں، ائمہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

محدثین کی ایک جماعت نے اس سے روایت لی ہے، اپنی روایت میں سچا ہے، ان شاء اللہ۔'' (الكامل في ضعفاء الرّجال : 183/5)

امام ابن نمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مُفْرِطًا فِي التَّشَيُّعِ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ .

''یہ تشیع میں غلو کرتا تھا، منکر الحدیث ہے۔''

(كتاب المَجروحين لابن حبان : 110/2)

لہٰذا یہ روایت منکر اور ضعیف ہے۔

روایت نمبر ⑤

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی، تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سَأَلْتُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْعَلَهَا أُذُنَكَ يَا عَلِيُّ .

''میں نے اللہ سے یہ دعا مانگی ہے کہ اس سے آپ کے کان مراد ہوں۔''

(مناقب عليّ بن أبي طالب لابن المَغازلي : 363)

تبصرہ :

جھوٹی سند ہے۔

① ابو حسن علی بن عبداللہ بن قصاب کی توثیق نہیں مل سکی۔

② ابو بکر محمد بن احمد بن محمد مفید کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُجْمَعٌ عَلٰى ضُعْفِهٖ وَاتُّهِمَ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''محدثین کا اس کے ضعف پر اتفاق ہے، اسے متہم بھی کہا گیا ہے۔''

(المُغني في الضّعفاء : 550/2)

نیز فرماتے ہیں:

رَوٰی مَنَاکِیْرَ عَنْ مَجَاهِیْلَ وَهُوَ مُتَّهَمٌ .

''مجہول راویوں سے منکر روایتیں بیان کرتا ہے، متہم بھی ہے۔''

(میزان الاعتدال : 161,460/4)

حافظ سیوطی نے بھی ''متہم (جھوٹا)'' کہا ہے۔

(اللّآلي المصنوعة :95/1)

③ اشج کون ہے؟ اس کی ابوبکر محمد بن احمد سے ملاقات کیسے ممکن ہے۔ یہ سوال بھی تشنہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر ⑦

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ، أُولٰئِكَ الْمُقَرَّبُونَ﴾ (الواقعة : 10-11)

''سبقت لے جانے والے ہی مقدم ہیں اور وہی مقرب ہیں۔''

سابقون سے مراد ہر وہ مسلمان ہے، جو نیکی کے کاموں میں سبقت کرتا ہے، اس میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی شامل ہیں، لیکن یہ اعزاز علی رضی اللہ عنہ کے لئے خاص نہیں، اس سلسلہ میں پیش کردہ روایت ضعیف ہے۔

روایت:

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

السُّبَّقُ ثَلَاثَةٌ : فَالسَّابِقُ إِلٰى مُوسٰى يُوشَعُ بْنُ نُونَ، وَالسَّابِقُ إِلٰى عِيسٰى صَاحِبُ يَاسِينَ، وَالسَّابِقُ إِلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ .

''تین لوگ سبقت لے گئے، یوشع بن نون موسیٰ علیہ السلام کی طرف، صاحب یسین عیسیٰ علیہ السلام کی طرف اور علی بن ابی طالب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : 11/77، ح : 11152)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ:

سند باطل ہے۔

① حسین بن حسن اشقر جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

❁ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ . ''جمہور نے ضعیف کہا ہے۔''

(مَجمع الزّوائد : 102/9)

❁ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ نَظَرٌ . ''منکر الحدیث ہے۔''(التّاريخ الكبير : 385/2)

نیز فرماتے ہیں:

عِنْدَهُ مَنَاكِيرُ . ''اس کی منکر روایات ہیں۔''

(التّاريخ الصّغير : 291/2)

❁ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُنْكَرُ الْحَدِيثِ، وَكَانَ صَدُوقًا .

''اس کی بیان کردہ حدیث منکر ہوتی ہے، اگرچہ خود سچا تھا۔''

(سؤالات ابن هاني : 2358)

❁ امام ابوزرعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ شَيْخٌ مُّنْكَرُ الْحَدِيثِ .

''یہ منکر احادیث بیان کرنے والا ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 50/3)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ امام ابوحاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِقَوِيٍّ فِي الْحَدِيثِ . ''حدیث میں بہت کمزور تھا۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم: 49/3)

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جَمَاعَةٌ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْكُوفِيِّينَ يُحِيلُونَ بِالرِّوَايَاتِ عَلٰى حُسَيْنٍ الْأَشْقَرِ، عَلٰى أَنَّ حُسَيْنًا هٰذَا فِي حَدِيثِهٖ بَعْضُ مَا فِيهِ .

''ضعیف کوفیوں کی ایک جماعت حسین اشقر کی طرف روایات منسوب کرتی تھی، خود اس کی حدیث میں بھی ضعف موجود ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال: 362/2)

❁ امام دارقطنی (کتاب الضعفاء والمتروکین: ۱۹۵) اور امام نسائی رحمہ اللہ (الضعفاء والمتروکون: ۱۴۶) نے اسے ''غیر قوی'' قرار دیا ہے۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ شِيعِيٌّ مَّتْرُوكٌ . ''شیعہ اور متروک ہے۔''

(تفسير ابن كثير: 570/3)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حُسَيْنٌ مُّتَّهَمٌ . ''حسین اشقر متہم بالکذب ہے۔''

(تلخيص كتاب الموضوعات: 151/1)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

(فتح الباري شرح صحيح البخاري: 28/6)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② سفیان بن عیینہ اور ابن ابی نجیح دونوں مدلس ہیں، عن سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔ لہٰذا روایت ضعیف ہے۔

امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا أَصْلَ لَهٗ عَنِ ابْنِ عُيَيْنَةَ .

''اس روایت کی ابن عیینہ رحمہ اللہ سے کوئی اصل ثابت نہیں۔''

(الضّعفاء الكبير :250/1)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّهٗ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ، لَا يُعْرَفُ إِلَّا مِنْ طَرِيقِ حُسَيْنٍ الْأَشْقَرِ، وَهُوَ شِيْعِيٌّ مَّتْرُوكٌ .

''یہ حدیث منکر ہے۔ صرف حسین اشقر کے طریق سے معروف ہے، وہ شیعہ اور متروک ہے۔'' (تفسير ابن كثير : 570/3)

الحاصل:

یہ خصوصیت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے خاص نہیں، نیکی میں بڑھنے والا ہر مسلمان اس میں شامل ہے، دوسرے یہ کہ خلافت بلافصل اس سے کسی طور بھی ثابت نہیں ہوتی، نہ اس میں نص ہے، نہ اشارہ، نہ کنایہ۔

کسی راہ سے خلافت بلافصل ثابت کرنا چاہیں، تو تمام نیکی میں بڑھنے والے مسلمانوں کو خلیفہ بلافصل ماننا پڑے گا؟

اَلسَّابِقُونَ جمع کا صیغہ ہے، اسے ایک کے ساتھ خاص کرنا لغت کے لحاظ سے بھی درست نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر ⑧

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿فَإِنَّ حَسْبَكَ اللّٰهُ هُوَ الَّذِي أَيَّدَكَ بِنَصْرِهِ وَبِالْمُؤْمِنِينَ﴾

(الأنفال: 62)

''آپ کو اللہ کافی ہے وہی تو ہے، جس نے آپ کی تائید کی اور مومنوں کے ذریعے نصرت کی۔''

مومنین میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ شامل ہیں، لاشک، لیکن یہ کہنا کہ تمام مومنین سے مراد سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہی ہیں، تو یہ بات محل نظر ہے، بلکہ بے ثبوت اور غیر منطقی ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو مددگار قرار دینے والی روایت اور اس کی حیثیت کیا ہے؟ ملاحظہ کیجئے:

سیدنا ابوحمراء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

رَأَيْتُ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي مُثْبَتًا عَلٰى سَاقِ الْعَرْشِ : أَنَا غَرَسْتُ جَنَّةَ عَدْنٍ، مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَفْوَتِي مِنْ خَلْقِي أَيَّدْتُهُ بِعَلِيٍّ .

''میں نے معراج کی شب دیکھا کہ عرش کے پائے پر لکھا ہے: میں نے جنت عدن میں باغبانی کی، محمد میری مخلوق میں میرا انتخاب ہیں اور میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے علی کے ذریعے ان کی تائید کی ہے۔‘‘

(حِلية الأولياء لأبي نُعيم الأصبهاني : 27/3)

تبصرہ :

جھوٹی اور من گھڑت سند ہے۔

① احمد بن حسن کوفی کے بارے میں امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

مَتْرُوْكٌ . ’’متروک ہے۔‘‘

(الضّعفاء والمتروكون : 50)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَضَعُ الْحَدِيْثَ عَلَى الثِّقَاتِ لَا يَحِلُّ ذِكْرُهُ فِي الْكُتُبِ إِلَّا عَلٰى سَبِيلِ الْقَدْحِ فِيهِ .

’’ثقات سے منسوب من گھڑت روایات بیان کرتا ہے، جرح وقدح کے بغیر اس کا کتابوں میں ذکر جائز نہیں۔‘‘

(كتاب المَجروحين : 145/1)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيْثٌ لَا يَصِحُّ . ’’یہ حدیث ثابت نہیں۔‘‘

(العِلَل المتناهية : 237/1)

یہ روایت معجم الکبیر طبرانی (۲۲/ ۲۰۰، ح:۵۲۶) میں بھی آتی ہے، یہ بھی موضوع (من گھڑت) ہے۔

② عمرو بن ثابت متروک ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ عَمْرُو بْنُ ثَابِتٌ وَهُوَ مَتْرُوْكٌ .

''اس میں عمرو بن ثابت متروک ہے۔''

(مَجمع الزّوائد : 121/9)

③ (ثابت بن ابی صفیہ) ابوحمزہ ثمالی کے بارے میں ہے:

ضَعِيْفٌ رَافِضِيٌّ . ''ضعیف رافضی ہے۔''

(تقريب التّهذيب لابن حجر : 818)

④ عبادۃ بن زیاد اسدی کے بارے میں امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عُبَادَةُ بْنُ زِيَادٍ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْكُوْفَةِ مِنَ الْغَالِيْنَ فِي الشَّيْعَةِ وَلَهُ أَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ فِي الْفَضَائِلِ .

''عبادہ بن زیاد کوفی غالی شیعہ تھا، اس نے فضائل میں منکر روایتیں بیان کی ہیں۔'' (الكامل في ضعفاء الرّجال : 349/4)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر ⑨

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾

(الأنفال : 64)

''(اے نبی!) آپ اور آپ کے متبع مومنوں کو اللہ ہی کافی ہے۔''

مومنین میں سیدنا ابوبکر و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم بھی شامل ہیں، اگر اس سے خلافت ہی ثابت ہوتی ہے، تو درست، ان تینوں کی خلافت بھی اس سے ثابت ہو جائے گی، استنباط وہی جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر ⑩

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ أُولٰئِكَ هُمُ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ﴾(الحدید : 19)

''جولوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، وہی اپنے رب کے ہاں صدیق اور شہید ہیں۔''

اس آیت کا تقاضا یہ ہے کہ ہر مومن صدیق (سچا) ہے۔

قرآن مجید میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے بارے میں ہے:

﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّهٗ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا﴾

(مریم :41)

''کتاب میں ابراہیم علیہ السلام کا ذکر خیر پڑھیں، وہ صدیق (سچے) نبی تھے۔''

اسی طرح سیدنا ادریس علیہ السلام کے بارے میں ہے:

﴿وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِدْرِيسَ إِنَّهٗ كَانَ صِدِّيقًا نَبِيًّا﴾

(مریم : 56)

''کتاب میں ادریس علیہ السلام کا ذکر خیر پڑھیں، وہ صدیق نبی تھے۔''

سیدنا یوسف علیہ السلام سے فرمایا تھا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿يُوسُفُ أَيُّهَا الصِّدِّيقُ﴾(یوسف : 46)

''اے سچے یوسف!''

نبی کریم ﷺ نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ''صدیق'' کہا تھا۔

(صحيح البخاري : 3675)

حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

أَجْمَعَتِ الْأَئِمَّةُ عَلٰى تَسْمِيَتِهِ صِدِّيقًا .

''ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لقب ''صدیق'' پر ائمہ مسلمین کا اجماع ہے۔''

(تهذيب الأسماء واللّغات : 181/2)

علامہ زرکشی رحمہ اللہ (۷۹۴ھ) لکھتے ہیں:

أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ عَلٰى تَسْمِيَةِ أَبِي بَكْرٍ صِدِّيقًا كَمَا أَجْمَعُوا عَلٰى تَسْمِيَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ''صدیق'' لقب پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے، جیسا کہ مسلمانوں کا اجماع ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کا نام ''محمد'' ہے۔''

(تشنيف المَسامع : 831/4)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی ان میں شامل ہیں، آیت کے عموم سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ البتہ وہ روایات ثابت نہیں، جن میں ذکر ہے کہ صدیقین تین ہیں۔

روایت نمبر ①

سیدنا ابویعلی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الصِّدِّيقُونَ ثَلَاثَةٌ : حَبِيبُ بْنُ مُرِّيٍّ النَّجَّارُ مُؤْمِنُ آلِ يَاسِينَ، وَخِرْتِيلُ مُؤْمِنُ آلِ فِرْعَوْنَ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ الثَّالِثُ، وَهُوَ أَفْضَلُهُمْ .

''صدیقین تین ہیں: حبیب بن مری نجار مومن آل یاسین، خرتیل مومن آل فرعون اور تیسرے علی بن ابی طالب ہیں، جو ان سب سے افضل ہیں۔''

(فضائل الصّحابة لأحمد بن حنبل : 627/2، ح : 1072، معرفة الصّحابة لأبي نُعيم الأصبهاني : 302/1، تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 43/42، مناقب عليّ بن أبي طالب لابن المَغازلي : 293)

تبصرہ :

جھوٹی روایت ہے۔

① عمرو بن جمیع ''کذاب'' ہے۔

② ابن ابی لیلیٰ ''ضعیف'' اور ''سئ الحفظ'' ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَيِّئُ الْحِفْظِ لَا يُحْتَجُّ بِهِ عِنْدَ أَكْثَرِهِمْ .

''سئ الحفظ ہے، جمہور نے اسے قابل احتجاج نہیں جانا۔''

(تحفة الطّالب : 345)

روایت نمبر ②

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثَلَاثَةٌ مَا كَفَرُوا بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ قَطُّ مُؤْمِنُ آلِ يَاسِينَ، وَعَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَآسِيَةُ امْرَاَةُ فِرْعَوْنَ.

''تین شخصیات ہیں، جنہوں نے کبھی اللہ عزوجل سے کفر نہیں کیا، مومن آل یاسین، علی بن ابی طالب اور فرعون کی بیوی آسیہ۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال لابن عدي : 285/6، تاريخ بغداد للخطيب البغدادي : 155/14، تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 313/42)

تبصرہ :

جھوٹی روایت ہے۔

محمد بن مغیرہ شہرزوری کے بارے میں امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَسْرِقُ الْحَدِيْثَ، وَهُوَ عِنْدِي مِمَّنْ يَّضَعُ الْحَدِيْثَ.

''احادیث کا سرقہ کرتا تھا، میرے مطابق من گھڑت روایتیں بیان کرتا ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 284/6)

نیز فرماتے ہیں:

هٰذَا بَاطِلٌ، وَلَا أَدْرِي الْبَلَاءَ مِنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةَ أَوْ مِنْ يَحْيَى بْنِ الْحَسَنِ فَإِنَّ يَحْيَى بْنِ الْحَسَنِ غَيْرُ مَعْرُوْفٍ وَقَدْ رَأَيْتُ لِمُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةَ مَا يُتَّهَمُ فِيْهِ غَيْرَ مَا ذَكَرْتُ.

''یہ باطل روایت ہے، میں نہیں جانتا کہ یہ مصیبت محمد بن مغیرہ کی طرف سے ہے یا یحییٰ بن حسن سے، یحییٰ بن حسن (درست یحییٰ بن حسین ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجہول راوی ہے، میری ذکر کردہ ان روایات کے علاوہ بھی یہ متہم ہی ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 285/6)

الحاصل :

صدیقین میں تمام مومن شامل ہیں، اس سے خلافت اگر ثابت ہوتی ہے، تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بارے گزر چکا کہ انہیں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیق کہا ہے، لہٰذا پہلے خلیفہ آپ اور چوتھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں، خلافت بلافصل البتہ اس سے ثابت نہیں ہوتی۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل پر دوسرے دلائل موجود ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر ⑪

یہاں ان روایات پر بحث ہے، جن کا مفہوم یہ ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ تمام مومنین کے سردار ہیں:

روایت نمبر ①

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةً فِيهَا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا، إِلَّا وَعَلِيٌّ رَأْسُهَا وَأَمِيرُهَا .

''یا ایہا الذین آمنوا کے خطاب سے جو بھی آیات نازل ہوئیں، ان میں سرفہرست اور اول مخاطب علی ہیں۔''

(حلية الأولياء لأبي نُعيم الأصبهاني :64/1)

تبصرہ:

باطل روایت ہے۔

① موسیٰ بن عثمان حضرمی کے بارے میں یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِشَيْئٍ . ''یہ کچھ بھی نہیں۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 153/8)

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثَ . ''متروک الحدیث ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 153/8)

② حافظ ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ کے استاذ محمد بن عمر بن غالب کو حافظ ابن ابی الفوارس رحمہ اللہ نے ''کذاب'' قرار دیا ہے۔

(ميزان الاعتدال للذّهبي : 671/3)

③ اعمش مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

روایت نمبر ②

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ : ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ إِلَّا عَلِيٌّ أَمِيرُهَا وشَرِيفُهَا، وَلَقَدْ عَاتَبَ اللّٰهُ أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَيْرِ مَكَانٍ، وَمَا ذَكَرَ عَلِيًّا إِلَّا بِخَيْرٍ .

''﴿يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا﴾ کے خطاب سے نازل ہونے والی تمام آیات جن میں اہل ایمان کا ذکر ہے، علی رضی اللہ عنہ ان کے امیر اور سردار ہیں، اللہ نے کئی جگہ صحابہ کو ڈانٹا، مگر علی رضی اللہ عنہ کا ذکر صرف خیر کے ساتھ کیا۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : 211/11، الضّعفاء الكبير للعقيلي : 228/3، معرفة الصّحابة لأبي نُعيم الأصبهاني : 317)

تبصرہ :

باطل سند ہے۔

عیسیٰ بن راشد کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

عِيْسَى بْنُ رَاشِدٍ مَجْهُوْلٌ وَخَبْرُهٗ مُنْكَرٌ، قَالَهُ الْبُخَارِيُّ فِي كِتَابِ الضُّعَفَاءِ الْكَبِيْرِ.

''عیسیٰ بن راشد مجہول ہے، اس کی روایت باطل ہے، امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے ''کتاب الضعفاء الکبیر'' میں ذکر کیا ہے۔''

(میزان الاعتدال: 311/3، ت: 6560)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ ضَعِيْفٌ. ''یہ ضعیف ہے۔''

(مَجمع الزّوائد: 112/9)

روایت نمبر ③

زوائد فضائل الصحابۃ للقطیعی (۲/ ۴۵۴، ح:۱۱۱۴) عن ابن عباس۔۔

تبصرہ:

سند باطل ہے۔

زکریا بن یحییٰ کسائی کے بارے میں امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوْكٌ. ''یہ متروک ہے۔''

(کتاب الضّعفاء والمتروکین: 240)

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَجُلٌ سُوْءٌ يُّحَدِّثُ بِأَحَادِيْثَ يَسْتَاهِلُ أَنْ يُّحْفَرَ لَهٗ فَيُلْقٰى فِيْهِ.

''برا آدمی تھا، اس لائق ہے کہ اسے گڑھے میں پھینک دیا جائے۔ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے کچھ روایتیں بھی بیان کر رکھی ہیں۔‘‘

(العِلَل ومعرفة الرّجال لأحمد بن حنبل : 3904)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيَى الْكِسَائِيُّ هٰذَا أَكْثَرُ الْأَحَادِيْثِ الَّتِي يَرْوِيْهَا فِي فَضَائِلِ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِي يَقَعُ فِيهِ النُّكْرَةُ وَمَثَالِبُ غَيْرِهِمْ مِنَ الصَّحَابَةِ الَّتِي كُلُّهَا مَوْضُوْعَاتٌ وَهٰذَا الَّذِي قَالَ ابْنُ مَعِيْنٌ يُحَدِّثُ بِأَحَادِيْثَ سُوْءٍ إِنَّمَا يَرْوِيْهِ فِي مَثَالِبِ الصَّحَابَةِ .

’’اس کی اکثر روایات اہل بیت کے فضائل میں ہیں، جو کہ منکر ہیں۔ دیگر صحابہ کے عیوب ونقائص پر مبنی جو روایات اس نے بیان کی ہیں، ساری کی ساری جھوٹی ہیں۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ بری اور صحابہ کے عیوب پر مبنی روایات بیان کرتا ہے۔‘‘

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 214/3؛ وفي نسخة : 1070/3)

یہ روایت مرفوعاً وموقوفاً دونوں طرح باطل ہے۔

قرآن سے قرینہ :

قرآن میں تمام اہل ایمان کو ڈانٹا گیا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لِمَ تَقُولُونَ مَا لَا تَفْعَلُونَ، كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ أَنْ تَقُولُوا مَا لَا تَفْعَلُونَ﴾(الصفّ : 2-3)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اہل ایمان! وہ کہتے ہی کیوں ہو، جس پر عمل نہیں کرتے؟، یہ اللہ کے ہاں بہت بڑا گناہ ہے۔''

نیز دیکھیں (سورت نساء:۱۴،۹۴، سورت ممتحنۃ:۱، وغیرہ)

الحاصل:

روایات کی اسنادی بحث سے ثابت ہوا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ تمام مومنوں کے سردار نہیں، یہ کہنا بھی درست نہیں کہ انہیں کبھی ڈانٹا ہی نہیں گیا، بلکہ جہاں مومنوں کے فضائل میں عموم کے تحت وہ آتے ہیں، اسی طرح مومنوں کو ڈانٹ میں بھی سیدنا علی رضی اللہ عنہ شامل ہیں، کیونکہ وہ مومن ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر ⑫

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاجْعَلْ لِي وَزِيرًا مِّنْ أَهْلِي﴾(طٰہٰ: 29)

''میرے گھرانے میں سے میرا نائب مقرر فرما دے۔''

اہل خانہ سے نائب بنا دے، یہ دعا سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کی تھی، بعض نے ایسی ہی دعا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی منسوب کر رکھی ہے۔

حافظ سیوطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

أَخْرَجَ السِّلَفِيُّ فِي الطُّيُوْرِيَاتِ بِسَنَدٍ وَاهٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: ﴿وَاجْعَلْ لِّي وَزِيْراً مِنْ أَهْلِي هَارُوْنَ أَخِي اشْدُدْ بِهٖ أَزْرِي﴾ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَلٰى جَبَلٍ ثُمَّ دَعَا رَبَّهٗ وَقَالَ: أَللّٰهُمَّ اشْدُدْ أَزْرِي بِأَخِي عَلِيٍّ فَأَجَابَهٗ إِلٰى ذٰلِكَ.

''سلفی رحمہ اللہ نے طیوریات میں ضعیف سند کے ساتھ ایک روایت یوں بیان کی ہے کہ ابو جعفر محمد بن علی رحمہ اللہ نے فرمایا: جب یہ آیت نازل ہوئی:

﴿وَاجْعَلْ لِّي وَزِيْراً مِنْ أَهْلِي هَارُوْنَ أَخِي اشْدُدْ بِهٖ أَزْرِي﴾

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''اے اللہ! میرے بھائی ہارون کو میرا نائب بنا دے، اس کے ذریعے مجھے قوت عطا فرما۔'' اس وقت نبی ﷺ پہاڑ پر تھے، آپ ﷺ نے اللہ سے دعا کی، اللہ! میرے بھائی علی کے ذریعے مجھے قوت عطا فرما، تو یہ دعا قبول ہوئی۔'' (الدر المنثور : 566/5)

تبصرہ :

روایت مرسل ہے اور مرسل ضعیف ہوتی ہے۔ نیز ہم اس کی سند پر مطلع نہیں ہو سکے، بے سند باتوں کا اعتبار نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر ⑬

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿قُلْ لَّا أَسْاَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾

(الشّورٰی: 23)

''(نبی!) ان سے کہہ دیجئے کہ میں اس کام پر کسی اجر کا طالب نہیں ہوں، البتہ قرابت کی محبت ضرور چاہتا ہوں۔''

بعض کا کہنا ہے کہ اس سے مراد سیدنا علی بن ابی طالب، سیدہ فاطمہ، سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہم ہیں۔

حافظ سیوطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

أَخْرَجَ ابْنُ الْمُنْذِرِ وَابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ مَرْدَوَيْهِ بِسَنَدٍ ضَعِيْفٍ مِنْ طَرِيْقِ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ: ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ قَالُوْا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ قَرَابَتُكَ هٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ مَوَدَّتُهُمْ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَوَلَدَاهَا.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ابن منذر، ابن ابی حاتم، طبرانی اور ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہم نے ضعیف سند کے ساتھ سعید بن جبیر رحمہ اللہ کے طریق سے ایک روایت بیان کی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی:

﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾

تو صحابہ کرام نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ کے قریبی کون ہیں، جن سے محبت واجب ہے؟ فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے بیٹے۔''

(الدّر المنثور في التّفسير الماثور : 348/7، نیز دیکھیں : تخريج أحاديث الكشّاف للزّيلعي الحنفي : 335/3، مناقب عليّ لابن المَغازلي : 352)

تبصرہ :

سند باطل ہے۔

① حسین بن حسن اشقر جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

② قیس بن ربیع بھی جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ . ''اسے جمہور محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(المُغني عن حمل الأسفار : 70/4)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْأَكْثَرُوْنَ . ''اکثر محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(فيض القدير للمناوي : 69/6)

③ اعمش ''مدلس'' ہیں سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضعف پر ایک قرینہ:

حافظ زیلعی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''اس آیت کے بارے میں کہا گیا ہے، یہ مدینہ میں نازل ہوئی، مگر یہ بعید از عقل ہے، یہ مکی آیت ہے۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اس وقت کوئی اولاد نہیں تھی، ان کی شادی تو غزوۂ بدر کے دو سال بعد ہوئی، اس کی درست تفسیر وہی ہے، جو حبر الامت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمائی ہے، جسے امام بخاری رحمہ اللہ نے امام طاؤس رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ کے اس فرمان کے بارے میں پوچھا گیا: امام سعید بن جبیر رحمہ اللہ کہنے لگے: اس سے مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت ہیں، اس پر سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: آپ نے جلد بازی سے کام لیا ہے، کوئی بھی قریشی قبیلہ ایسا نہیں تھا، جس کی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ داری نہ ہو، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری اور اپنی رشتہ داری نبھاؤ۔'' (تخريج أحاديث الكشّاف: 335/3)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر ⑭

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُمْ مُنْتَقِمُونَ﴾(الزُّخْرُف:41)

''اب تو ہمیں اِن کو سزا دینی ہے، خواہ تمہیں دنیا سے اٹھا لیں۔''

اس آیت کو خلافت بلافصل کی دلیل کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، اس کی بنیاد جن روایات پر رکھی جاتی ہے، وہ پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتیں۔

روایت نمبر ①

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے متعلق فرمایا:

نَزَلَتْ فِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّهُ يَنْتَقِمُ مِنَ النَّاكِثِيْنَ وَالْقَاسِطِيْنَ بَعْدِي.

''یہ آیت علی بن ابی طالب کے بارے نازل ہوئی، وہ میرے بعد بد عہدی اور ناانصافی کرنے والوں سے انتقام لیں گے۔''

(الدّر المنثور في التّفسير الماثور للسّيوطي: 380/7)

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① محمد بن سائب کلبی متروک وکذاب ہے۔

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلٰى تَرْكِ حَدِيثِهٖ، لَا يُشْتَغَلُ بِهٖ، هُوَ ذَاهِبُ الْحَدِيثِ.

''اہل علم کا اس کی حدیث ترک کرنے پر اجماع ہے۔ اس کی حدیث طرف التفات نہیں کیا جائے گا۔ اس کی مرویات کا اعتبار نہیں۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم: 271/7)

قرہ بن خالد سدوسی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كَانُوا يَرَوْنَ الْكَلْبِيَّ يَزْرُفُ، يَعنِي يَكْذِبُ.

''محدثین کہتے تھے کہ کلبی جھوٹ بولتا ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم: 271/7، وسندهٗ حسنٌ)

سلیمان بن طرخان تیمی نے ''کذاب'' قرار دیا ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم: 270/7، وسندهٗ حسنٌ)

② محمد بن مروان سدی صغیر باتفاق محدثین ضعیف ومتروک ہے۔

③ ابوصالح ضعیف اور مختلط ہے۔

روایت نمبر ②

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

لَمَّا نَزَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ: ﴿فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُنْتَقِمُونَ﴾(الزُّخْرُف :41) قَالَ بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ .

''یہ آیت نازل ہوئی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ علی بن ابی طالب کے متعلق ہے۔''

(مَناقب عليّ بن أبي طالب لابن المَغازلي : 366)

تبصرہ :

سند باطل ہے۔

① یحییٰ بن یعلی اسلمی جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

امام یحییٰ بن معین، امام بخاری، امام ابوحاتم رازی، امام ابن عدی رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ (مجمع الزوائد:۲/ ۱۰۲) حافظ ذہبی رحمہ اللہ (الکاشف :۶۲۷۲) اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (تقریب التہذیب:۷۶۷۷) نے بھی ضعیف قرار دیا ہے۔

② عمر بن عیسیٰ کون ہے؟ اگر یہ عمر بن عیسیٰ اسلمی ہے، تو سخت مجروح ہے اور اس کا سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے سماع بھی ممکن نہیں ہے۔

عیسیٰ بن عمر کو امام بخاری رحمہ اللہ (التاریخ الکبیر:۶/ ۱۸۲) امام ابن عدی رحمہ اللہ (الکامل فی ضعفاء الرجال:۶/ ۱۱۷) نے منکر الحدیث کہا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مِمَّنْ يَّرْوِي الْمَوْضُوْعَاتِ عَنِ الْأَثْبَاتِ عَلٰى قِلَّةِ رِوَايَتِهٖ لَا يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِهٖ فِيْمَا وَافَقَ الثِّقَاتُ فَكَيْفَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِذَا انْفَرَدَ عَنِ الْأَثْبَاتِ بِالطَّامَاتِ .

''یہ ثقہ رواۃ سے منسوب مقلوب روایتیں بیان کرتا ہے، قلیل الحدیث ہے، اس سے حجت پکڑنا جائز نہیں، اگر چہ ثقات کے موافق روایت بیان کرے، تو بھلا اس روایت سے کیسے دلیل لی جا سکتی ہے، جس میں یہ منفرد ہو اور ثقہ راویوں سے مصیبتیں بیان کرے۔''

(کتاب المَجروحین : 87/2)

امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَجْهُوْلٌ بِالنَّقْلِ حَدِيْثُهٗ غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَلَا يُعْرَفُ إِلَّا بِهٖ .

''نقل روایت میں مجہول ہے، اس کی روایت غیر محفوظ ہے۔ اس کی یہ ایک ہی روایت ہے۔'' (الضّعفاء الکبیر : 181/3)

روایت نمبر ③

سیدنا جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں حجۃ الوداع کے موقع پر منی میں آپ کے نزدیک تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا أُلْفِيَنَّكُمْ تَرْجِعُوْنَ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، وَأَيَّمُ اللّٰهِ إِنْ فَعَلْتُمُوْهَا لِتَعْرِفَنِي فِي الْكَتِيْبَةِ الَّتِي تُضَارِبُكُمْ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلٰى خَلْفِهٖ ثُمَّ قَالَ : أَوْ عَلِيٌّ أَوْ عَلِيٌّ ثَلَاثًا، فَرَأَيْنَا أَنَّ جِبْرِيْلَ غَمَزَهٗ، وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى إِثْرِ ذٰلِكَ : ﴿فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ فَإِنَّا مِنْهُمْ مُنْتَقِمُوْنَ﴾ (الزُّخْرُف

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

:41) بِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، ﴿أَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِي وَعَدْنَاهُمْ فَإِنَّا عَلَيْهِمْ مُقْتَدِرُونَ﴾، ثُمَّ نَزَلَتْ : ﴿قُلْ رَبِّ إِمَّا تُرِيَنِّي مَا يُوعَدُونَ، رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِي فِي الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ﴾ ثُمَّ نَزَلَتْ : ﴿فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ إِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ﴾، وَإِنَّ عَلِيًّا لَعَلَمٌ لِلسَّاعَةِ، ﴿وَإِنَّهُ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْئَلُونَ﴾ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ .

''یوں نہ ہو کہ میرے بعد خانہ جنگی کا شکار ہو جاؤ، ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو، اللہ کی قسم! اگر آپ نے ایسا کیا، تو جو جماعت آپ کے ساتھ لڑے گی، اس کا مجھے پتہ چل جائے گا، پھر آپ نے پیچھے مڑ کر دیکھا اور تین مرتبہ فرمایا: کیا علی ہیں؟ ہم نے سیدنا جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا، انہوں نے آپ ﷺ کو ہاتھ لگایا، اس کے بعد اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی: ''اگر ہم آپ کو لے جائیں۔'' تو علی بن ابی طالب کے ذریعے ان سے آپ کا انتقام لیں گے۔'' یا ہم آپ ﷺ سے کیا وعدہ پورا کر دکھلائیں، ہم اس پر قادر ہیں۔'' پھر یہ آیت نازل ہوئی: ''کہہ دیجئے! اللہ! لوگ جس بات پر دھمکی دے رہے ہیں وہ پوری ہو جائے تو! مجھے ظالم قوم میں شامل نہ کرنا۔'' پھر یہ آیت نازل ہوئی: ''وحی الٰہی پر کاربند رہیں، آپ صراط مستقیم پر ہیں۔'' بلاشبہ علی بن ابی طالب قیامت کی نشانی ہیں۔ ''یہ آپ اور آپ کی قوم کے لیے نصیحت ہے، عنقریب آپ جان لیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے۔''علی بن ابی طالب کے متعلق ''آپ سے عنقریب پوچھا جائے گا۔''

(مناقب عليّ بن أبي طالب لابن المَغازلي :321)

تبصرہ :

جھوٹی روایت ہے۔

اسماعیل بن علی بن رزین بن اخی دعبلی بن علی خزاعی کے بارے میں حافظ خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ غَيْرَ ثِقَةٍ . ''یہ غیر ثقہ تھا۔''

(تاريخ بغداد : 306/6)

نیز اس کی ایک روایت ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

نَرَاهَا مِنْ وَضْعِ ابْنِ أَخِيْهِ إِسْمَاعِيْلِ بْنِ عَلِيٍّ دَعْبَلِيٍّ .

''ہمارے خیال میں اس روایت کو اس کے بھائی اسماعیل بن علی دعبلی نے وضع کیا ہے۔''(تاريخ بغداد : 383/8)

خوئی شیعہ نے کہا:

كَانَ مُخْتَلِطًا يُعْرَفُ مِنْهُ وَ يُنْكِرُ .

''یہ مختلط راوی ہے، معروف اور منکر روایتیں بیان کرتا ہے۔''

(مُعجَم رِجال الحديث : 72/4)

ابن غضائری شیعہ کہتا ہے:

كَانَ كَذَّابًا وَضَّاعًا لِّلْحَدِيْثِ لَا يُلْتَفَتُ إِلٰى مَا رَوَاهُ عَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَبِيْهِ عَنِ الرِّضَاءِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَلَا غَيْرَ ذٰلِكَ وَلَا بِمَا ضَعُفَ .

''یہ روایت میں کذاب اور وضاع ہے، اس کی کسی روایت پر اعتماد نہیں کیا جائے گا، خواہ عن ابیہ عن الرضا کی سند سے ہو یا کسی دوسری سند سے اور اس روایت کی طرف جس کی بنا پر اسے ضعیف کہا گیا ہے۔''

(مُعجَم رِجال الحديث للخوئي : 72/4)

کتب رجال میں اس کی توثیق ثابت نہیں ہے، لیکن جرح پر اتفاق ہے، لہٰذا یہ سند جھوٹی ہے۔

روایت نمبر ④

علی بن حسین رحمہ اللہ (امام زین العابدین) بیان کرتے ہیں:

خَطَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ النَّاسَ حِينَ قُتِلَ عَلِيٌّ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ : لَقَدْ قُبِضَ فِي هٰذِهِ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ لَّا يَسْبِقُهُ الْأَوَّلُونَ بِعَمَلٍ وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ، وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيهِ رَايَتَهُ فَيُقَاتِلُ وَجِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِهِ، فَمَا يَرْجِعُ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَمَا تَرَكَ عَلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ صَفْرَاءَ وَلَا بَيْضَاءَ إِلَّا سَبْعَ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَضَلَتْ مِنْ عَطَايَاهُ أَرَادَ أَنْ يَبْتَاعَ بِهَا خَادِمًا لِأَهْلِهِ، ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَرَفَنِي وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي فَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَأَنَا ابْنُ النَّبِيِّ، وَأَنَا ابْنُ الْوَصِيِّ، وَأَنَا ابْنُ الْبَشِيرِ، وَأَنَا ابْنُ النَّذِيرِ، وَأَنَا ابْنُ الدَّاعِي إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهِ، وَأَنَا ابْنُ السِّرَاجِ الْمُنِيرِ، وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِي كَانَ جِبْرِيلُ يَنْزِلُ إِلَيْنَا وَيَصْعَدُ مِنْ عِنْدِنَا، وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِي أَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا، وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِي افْتَرَضَ اللّٰهُ مَوَدَّتَهُمْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى لِنَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى وَمَنْ يَقْتَرِفْ حَسَنَةً نَزِدْ لَهُ فِيهَا حُسْنًا﴾(الشوریٰ : 23) فَاقْتِرَافُ الْحَسَنَةِ مَوَدَّتُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ .

”سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت پر سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے خطبہ دیا، اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی فرمایا: آج رات وہ شخص جدا ہوا، پہلے لوگ جس سے علم وعمل میں آگے نہیں تھے، نہ ہی بعد والے ان کا مقام پائیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں جھنڈا دیتے اور جہاد کے لیے روانہ فرماتے، سیدنا جبریل علیہ السلام ان کے دائیں اور سیدنا میکائیل علیہ السلام ان کے بائیں طرف رہ کر جہاد کیا کرتے تھے، وہ تب لوٹتے جب فتح ملتی۔ انہوں نے اپنے اہل وعیال کے لیے سوائے 700 درہم کے کچھ نہیں چھوڑا، تاکہ ان کے اہل وعیال

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس (سات سو درہم) سے خادم کا بندوبست کر لیں۔ پھر فرمایا: لوگو! جو مجھے جانتا ہے سو جانتا ہے، مگر جو نہیں جانتا، وہ سن لے: میں حسن بن علی، میں نبی کریم ﷺ کا بیٹا، میں وصی کا بیٹا، میں بشیر و نذیر، داعی الی اللہ اور سراج منیر کا نواسہ ہوں۔ میں ان اہل بیت سے ہوں، جن کے ہاں جبرائیل آتے، جاتے رہتے تھے، میں ان اہل بیت سے ہوں، جن سے اللہ تعالیٰ نے نجاست دور کر دی ہے اور انہیں خوب پاک صاف کر دیا ہے۔ میں ان اہل بیت سے ہوں، جن سے محبت ہر مسلمان کا فرض ہے۔ اللہ نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا: ''کہہ دیجیے! میں اس پر آپ سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا، رشتہ داری کی محبت کے سوا، جو شخص نیکی کرے ہم اس کی نیکی بڑھا دیں گے۔'' ہم اہل بیت سے محبت کرنے سے نیکیوں میں اضافہ ہوتا ہے۔''

(المستدرك للحاكم : 173/3، الذّرّيّة الطّاهرة للدّولابي : 124)

تبصرہ :

جھوٹی سند ہے۔

① امام حاکم رحمہ اللہ کے استاد ابو محمد حسن بن محمد بن یحییٰ ابن اخی طاہر عقیقی حسنی کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ متہم ہے۔''

(ميزان الاعتدال :521/1؛ المُغني في الضّعفاء :167/1)

نیز حافظ ذہبی رحمہ اللہ اس کی دو حدیثیں ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

هٰذَانِ دَالَانِ عَلٰى كِذْبِهٖ وَعَلٰى رِفْضِهٖ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یہ دونوں روایتیں اس کے جھوٹے اور رافضی ہونے پر دلالت کناں ہیں۔''

(میزان الاعتدال :521/1)

نیز ''کذاب'' بھی کہا ہے۔

(تلخیص کتاب الموضوعات :115/1)

اس کے بارے میں ادنیٰ کلمہ توثیق بھی ثابت نہیں۔اس کی متابعت حافظ دولابی کے استاذ ابوجعفر خمس بن معمر جوہری نے کر رکھی ہے۔

اولاً: حافظ دولابی خود ضعیف ہیں۔

ثانیاً: ان کے استاد خمس بن معمر کی توثیق نہیں مل سکی۔

② اسماعیل بن محمد بن اسحاق بن جعفر کی توثیق نہیں مل سکی۔

③ علی بن جعفر بن محمد حسین بھی ''مجہول الحال'' ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے مقبول (مجہول الحال) کہا ہے۔

(تقریب التّھذیب : 4699)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا رَأَيْتُ أَحَدًا لَيَّنَهُ، نَعَمْ وَلَا مَنْ وَثَّقَهُ وَلٰكِنْ حَدِيْثُهُ مُنْكَرٌ جِدًّا.

''میں نہیں جانتا کہ کسی نے اسے ثقہ یا ضعیف کہا ہو، البتہ اس کی روایت سخت منکر ہوتی ہے۔'' (میزان الاعتدال : 117/3، ت : 5799)

نیز اس روایت کو لَيْسَ بِصَحِيحٍ کہا ہے۔

(تلخیص المستدرك : 172/3)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احادیثی دلائل

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی عظمت وشان کے باوجود انہیں خلیفہ بلافصل کہنا اجماع امت کی مخالفت ہے، اس حوالے سے قرآن سے جو استدلال کیا جاتا ہے، اس کی حقیقت سطور بالا میں بیان ہوچکی ہے، اب آتے ہیں ان احادیث کی طرف جن سے اس موضوع پر استدلال کیا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ولایت علی رضی اللہ عنہ

حدیث: «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ» متواتر ہے۔ مندرجہ ذیل اہل علم نے اس حدیث کو متواتر قرار دیا ہے۔

- حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ)

(سِيَر أعلام النّبلاء : 335/8، تاريخ الإسلام : 146/5)

- حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ)

(البداية والنّهاية : 214/5)

- علامہ ابن الجزری رحمہ اللہ (۸۳۳ھ)

(مناقب الأسد الغالب علي بن أبي طالب، ص 12)

- حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱ھ)

(قطف الأزهار المتناثرة في الأحاديث المتواترة، ص 277)

- علامہ عجلونی رحمہ اللہ (۱۱۶۲ھ)

(كشف الخفاء : 261/2)

- علامہ امیر صنعانی رحمہ اللہ (۱۱۸۲ھ)

(توضيح الأفكار :219/1)

- علامہ البانی رحمہ اللہ (۱۴۲۰ھ)

(سلسلة الأحاديث الصّحيحة : 343/4)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ امام ابن شاہین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رَوٰى حَدِيثَ غَدِيرِ خُمٍّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوُ مِائَةِ نَفْسٍ، وَفِيهِمُ الْعَشَرَةُ، وَهُوَ حَدِيثٌ ثَابِتٌ، لَا أَعْرِفُ لَهُ عِلَّةً.

''یہ حدیث غریب صحیح ہے، رسول اللہ ﷺ سے غدیر خم والی حدیث قریباً سو صحابہ کرام نے بیان کی ہے۔ ان میں عشرہ مبشرہ صحابہ کرام بھی شامل ہیں۔ یہ حدیث ثابت ہے۔ مجھے اس میں کوئی علت نظر نہیں آتی۔''

(مذاهب أهل السّنة، ص 87)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَهُ طُرُقٌ جَيِّدَةٌ.

''اس کی عمدہ سندیں ہیں۔'' (تذكرة الحفّاظ: 164/3)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَثِيرٌ مِنْ أَسَانِيدِهَا صِحَاحٌ وَحِسَانٌ.

''اس کی بہت سی سندیں صحیح اور حسن ہیں۔''

(فتح الباري: 74/7)

یہ حدیث درج ذیل صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے:

① سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ: (مسند البزّار: ٦٣٢، وسندهٗ حسنٌ، خصائص علي للنسائي: ٨٥، وسندهٗ حسنٌ، مسند الإمام أحمد: ٣٧٠/٤، وسندهٗ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحيحٌ، وصحّحه ابن حبّان : ٦٩٣١، زوائد مسند الإمام أحمد بن حنبل : ١٥٢/١، زوائد فضائل الصحابة : ١٢٠٦، وسندهٗ حسنٌ، مسند الإمام أحمد : ٣٦٦/٥، وسندهٗ صحيحٌ، وقال ابن كثير في البداية والنّهاية (٢١٠/٥) : وهذا إسناد جيّد، خصائص علي للنسائي : ٨٧، وسندهٗ صحيحٌ)

② سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ

(فضائل الصحابة لأحمد : ٩٥٩، السّنة لابن أبي عاصم : ١٣٧١، وسندهٗ حسنٌ)

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ کا معنی ومفہوم:

مولیٰ کے معنی دوست اور محبّ کے ہیں، نہ کہ امام، حاکم اور امیر کے۔

ریاح بن حارث رحمہ اللہ کہتے ہیں:

جَاءَ رَهْطٌ إِلٰى عَلِيٍّ بالرَّحْبَةِ فَقَالُوا : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَانَا قَالَ : كَيْفَ أَكُونُ مَوْلَاكُمْ وَأَنْتُمْ قَوْمٌ عَرَبٌ؟ قَالُوا : سَمِعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍّ يَقُولُ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَإِنَّ هٰذَا مَوْلَاهُ، قَالَ رِيَاحٌ : فَلَمَّا مَضَوْا تَبِعْتُهُمْ، فَسَأَلْتُ مَنْ هٰؤُلَاءِ؟ قَالُوا : نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِيهِمْ أَبُو أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيُّ .

”رحبہ مقام پر ایک گروہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا: السلام علیکم، ہمارے مولیٰ! سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ عرب ہیں، میں آپ کا مولیٰ کیسے ہوسکتا ہوں؟ انہوں نے کہا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہوئے سنا ہے کہ جس کا میں مولیٰ ہوں، اس کے علی مولیٰ ہیں۔ ریاح کہتے ہیں: جب وہ چلے گئے، تو میں ان کے پیچھے ہولیا اور پوچھا: آپ کون؟ کہا: ہم انصار ہیں، ان میں سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بھی تھے۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 60/13، مسند الإمام أحمد : 419/5، السّنة لابن أبي عاصم : 1355، مُعجَم الصّحابة للبَغَوي : 1822، المُعجم الكبير للطّبراني : 4052، 4053، الشّريعة للآجرّي : 1517، وسندهٗ صحيحٌ)

اس واقعہ میں چند باتیں قابل غور ہیں:

① انصار صحابہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو مولانا کہا، تو آپ رضی اللہ عنہ نے عجیب محسوس کیا۔ پھر دلیل سن کر خاموش ہو گئے۔ معلوم ہوا کہ مولیٰ کا معنی امام یا حاکم خود سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی درست نہیں سمجھتے تھے، نہ ہی دوسرے صحابہ۔ اس کا معنی حاکم ہوتا، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو تعجب کرنے کی ضرورت ہی پیش نہ آتی، کہ حاکم تو آپ تھے۔

② مولیٰ کے متعدد معانی ہیں، ایک معنی ہوتا، تو تعجب نہ کرتے۔

حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ (۳۶۸۔۴۶۳ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا قَوْلُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، فَيُحْتَمَلُ لِلتَّأْوِيلِ لِأَنَّ الْمَوْلٰى يَحْتَمِلُ وُجُوهًا فِي اللُّغَةِ، أَصَحُّهَا أَنَّهُ الْوَلِيُّ وَالنَّاصِرُ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنْهَا مَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهُ اسْتَخْلَفَهٗ بَعْدَهٗ وَلَا يُنْكِرُ فَضْلَ عَلِيٍّ مُؤْمِنٌ وَلَا يَجْهَلُ سَابِقَتَهٗ وَمَوْضِعَهٗ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ دِينِ اللّٰهِ عَالِمٌ وَقَدْ ثَبَتَ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ فَضَّلَ أَبَا بَكْرٍ عَلٰى نَفْسِهِ مِنْ طُرُقٍ صِحَاحٍ وَقَالَ : خَيْرُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُو بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرُ وَحَسْبُكَ بِهٰذَا مِنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

”رہا رسول اللہ ﷺ کے اس فرمان: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ کا مطلب، تو اس کے معانی میں احتمال ہے، کیوں کہ لغت عرب میں مولیٰ کے کئی معانی ہیں، اس حدیث میں صحیح ترین معنی دوست اور مددگار کا ہے۔ مولیٰ کے تمام معانی میں کوئی معنی ایسا نہیں، جس سے یہ ثابت ہو کہ نبی ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اپنے بعد خلیفہ مقرر کیا تھا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا کوئی مومن انکاری نہیں، نہ ہی کوئی عالم آپ رضی اللہ عنہ کی سبقت، اللہ کے رسول ﷺ اور دین اسلام کے ساتھ اُن کے تعلق سے ناواقف ہے۔ خود سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے کہ انہوں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خود پر فضیلت دی تھی اور فرمایا تھا: رسول اللہ ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے بہتر ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ۔ قارئین! سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی یہی بات کافی ہے۔“

(التّمهيد لما في المؤطأ من المعاني والأسانيد : 132/22)

لغت میں مولیٰ کے معانی :

① امام اللغۃ محمد بن زیاد ہاشمی رحمہ اللہ (۱۵۰۔۲۳۱ھ) فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

أَلْمَوْلَى الْمَالِكُ وَهُوَ اللّٰهُ وَالْمَوْلَى ابْنُ الْعَمِّ وَالْمَوْلَى الْمُعْتِقُ وَالْمَوْلَى الْمُعْتَقُ وَالْمَوْلَى الْجَارُ وَالْمَوْلَى الشَّرِيْكُ وَالْمَوْلَى الْحَلِيْفُ وَالْمَوْلَى الْمُحِبُّ وَالْمَوْلَى أَللَّوْلَى وَالْمَوْلَى الْوَلِيُّ وَمِنْهُ قَوْلُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، مَعْنَاهُ مَنْ تَوَلَّانِي فَلْيَتَوَلَّ عَلِيًّا ..... .

''لفظ مولیٰ مالک کے معنی میں بھی مستعمل ہے، جو کہ صرف اللہ کی ذات ہے، مولیٰ کا لفظ چچا زاد، غلام آزاد کرنیوالے، آزاد کردہ غلام، ہمسایہ، حصہ دار، حلیف، محبت کرنے والے، جھنڈا اُٹھانے والے اور دلی دوست پر بولا جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان کہ جس کا میں مولیٰ ہوں، اس کے علی مولیٰ ہیں۔ اس کا معنی یہ ہے کہ جس کا میں دلی دوست ہوں، علی بھی اس کے دلی دوست ہونے چاہییں۔''

(تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 238/42؛ وسندهٗ صحيحٌ)

تنبیہ :

مولیٰ کا یہ معنی مراد لینا کہ علی رضی اللہ عنہ مخلوقات کے مالک ہیں، اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے، عقل اس کی تائید نہیں کرتی، کیونکہ ہم علی رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہیں کہ وہ بازار میں خرید و فروخت کرتے ہیں، اگر ہر چیز ان کی ملکیت ہوتی، تو خرید و فروخت کا کیا معنی؟

② علامہ ابن اثیر رحمہ اللہ (۵۴۴۔۶۰۶ھ) لکھتے ہیں:

قَدْ تَكَرَّرَ ذِكْرُ الْمَوْلٰى فِي الْحَدِيثِ، وَهُوَ اسْمٌ يَقَعُ عَلٰى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جَمَاعَةٍ كَثِيرَةٍ، فَهُوَ الرَّبُّ، وَالْمَالِكُ، وَالسَّيِّدُ، وَالْمُنْعِمُ، وَالْمُعْتِقُ، وَالنَّاصِرُ، وَالْمُحِبُّ، وَالتَّابِعُ، وَالْجَارُ، وَابْنُ الْعَمِّ، وَالْحَلِيفُ، وَالْعَقِيدُ، وَالصِّهْرُ، وَالْعَبْدُ، وَالْمُعْتَقُ، وَالْمُنْعَمُ عَلَيْهِ، وَأَكْثَرُهَا قَدْ جَاءَ تْ فِي الْحَدِيثِ، فَيُضَافُ كُلُّ وَاحِدٍ إِلٰى مَا يَقْتَضِيهِ الْحَدِيثُ الْوَارِدُ فِيهِ، وَكُلُّ مَنْ وَلِيَ أَمْرًا أَوْ قَامَ بِهِ فَهُوَ مَوْلَاهُ وَوَلِيُّهُ، وَقَدْ تَخْتَلِفُ مَصَادِرُ هٰذِهِ الْأَسْمَاءُ، فَالْوَلَايَةُ بِالْفَتْحِ فِي النَّسَبِ وَالنُّصْرَةِ وَالْمُعْتِقِ، وَالْوِلَايَةُ بِالْكَسْرِ، فِي الْإِمَارَةِ، وَالْوَلَاءُ، الْمُعْتَقُ وَالْمُوَالَاةُ مَنْ وَالَى الْقَوْمَ، وَمِنْهُ الْحَدِيثُ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، فِي الْهَرْوِي قَالَ أَبُو الْعَبَّاسُ : أَيْ مَنْ أَحَبَّنِي وَتَوَلَّانِي فَلْيَتَوَلَّهُ، وَقَالَ ابْنُ الْأَعْرَابِيُّ : الْوَلِيُّ التَّابِعُ الْمُحِبُّ .

”مولیٰ کا لفظ حدیث میں بار بار آیا ہے۔ یہ لفظ بہت سے امور پر بولا جاتا ہے۔ اس کا اطلاق ربّ، مالک، سردار، محسن، آزاد کرنے والے آقا، ناصر، محبّ، تابع، پڑوسی، چچازاد، حلیف، معاہد، سسرالی رشتہ دار، غلام، آزاد کردہ غلام اور اس شخص پر کیا جاتا ہے، جس پر کوئی احسان کیا گیا ہو۔ احادیث میں لفظ مولیٰ مذکورہ بالا اکثر معانی میں استعمال ہوا ہے، تو ہر حدیث میں لفظ مولیٰ کا وہی معنی کیا جائے گا، جس کا متن حدیث متقاضی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہوگا، جو شخص کسی کام کا ذمہ دار بنے اور اس کا اہتمام کرے، وہ اس کا مولیٰ اور ولی ہوتا ہے۔ بسا اوقات ان اسما کے مصادر مختلف ہو جاتے ہیں۔ فتحہ کے ساتھ وَلَایَۃ کا اطلاق نسب، نصرت اور غلام آزاد کرنے والے پر ہوتا ہے۔ کسرہ کے ساتھ وِلایت امارت کے معنی میں ہوتی ہے۔ ولاء آزاد کردہ غلام کو کہتے ہیں، موالاۃ قوم کے والی پر بولا جاتا ہے۔ حدیث میں جو آیا ہے کہ «مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ» ابو العباس کے مطابق اس سے مراد یہ کہ جس نے مجھ سے محبت کی اور میری دوستی اختیار کی، وہ علی کو بھی دوست بنائے۔ ابن الاعرابی کہتے ہیں کہ ولی تابع اور محبّ کو کہتے ہیں۔'' (النّهاية في غريب الحديث: 225/5)

③ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

فِي الْجُمْلَةِ فَرْقٌ بَيْنَ الْوَلِيِّ، وَالْمَوْلٰى وَنَحْوِ ذٰلِكَ، وَبَيْنَ الْوَالِي فَبَابُ الْوَلَايَةِ الَّتِي هِيَ ضِدُّ الْعَدَاوَةِ شَيْءٌ، وَبَابُ الْوِلَايَةِ الَّتِي هِيَ الْإِمَارَةُ شَيْءٌ، وَالْحَدِيثُ إِنَّمَا هُوَ فِي الْأُولٰى دُونَ الثَّانِيَةِ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَقُلْ : مَنْ كُنْتُ وَالِيَهُ فَعَلِيٌّ وَالِيهِ، وَإِنَّمَا اللَّفْظُ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، وَأَمَّا كَوْنُ الْمَوْلٰى بِمَعْنَى الْوَالِي فَهٰذَا بَاطِلٌ، فَإِنَّ الْوَلَايَةَ تَثْبُتُ مِنَ الطَّرَفَيْنِ، فَإِنَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْمُؤْمِنِينَ أَوْلِيَاءُ اللّٰهِ، وَهُوَ مَوْلَاهُمْ.

’’حاصل کلام یہ ہے کہ ولی اور مولیٰ وغیرہ کے الفاظ میں فرق ہے۔ وَلایت، جو عداوت کی ضد ہے، کا معنی اور ہے اور وِلایت، جو امارت کے معنی میں ہے، اس کا مطلب اور ہے۔ حدیث میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے وَلایت کا جو لفظ استعمال ہوا ہے، وہ پہلے معنی میں ہے، یعنی عداوت کی ضد، نہ کہ امارت کے معنی میں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا: جس کا میں والی ہوں، اس کا علی والی ہے، بلکہ حدیث کے لفظ ہیں: جس کا میں مولیٰ ہوں، علی اس کے مولیٰ ہیں۔ مولیٰ کا معنی والی کرنا باطل ہے، کیونکہ وَلایت دونوں طرف سے ثابت ہوتی ہے، مومن اللہ تعالیٰ کے ولی ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ولی ہے۔‘‘ (منهاج السّنة النّبوية : 321/7، 324)

④ علامہ ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ (۱۰۱۴ھ) لکھتے ہیں:

قَالَتِ الشِّيعَةُ : هُوَ مُتَصَرِّفٌ، وَقَالُوا : مَعْنَى الْحَدِيثِ أَنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَسْتَحِقُّ التَّصَرُّفَ فِي كُلِّ مَا يَسْتَحِقُّ الرَّسُولُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّصَرُّفَ فِيهِ، وَمِنْ ذٰلِكَ أُمُورُ الْمُؤْمِنِينَ فَيَكُونُ إِمَامَهُمْ، أَقُولُ : لَا يَسْتَقِيمُ أَنْ تُحْمَلَ الْوِلَايَةُ عَلَى الْإِمَامَةِ الَّتِي هِيَ التَّصَرُّفُ فِي أُمُورِ الْمُؤْمِنِينَ، لِأَنَّ الْمُتَصَرِّفَ الْمُسْتَقِلَّ فِي حَيَاتِهِ هُوَ هُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا غَيْرُ فَيَجِبُ أَنْ يُحْمَلَ عَلَى

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

الْمَحَبَّةِ وَوَلَاءِ الْإِسْلَامِ وَنَحْوِهِمَا .

''شیعہ کہتے ہیں کہ مولیٰ کا معنی ہے تصرف کرنے والا۔ کہتے ہیں کہ حدیث کا مفہوم یہ ہوگا کہ ہر وہ اختیار جس میں رسول اللہ ﷺ تصرف کا حق رکھتے ہیں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی ان میں تصرف کا حق رکھتے ہیں، ان میں سے مومنوں کی خلافت وامارت کا معاملہ بھی ہے، لہٰذا خلیفۃ المومنین بھی سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ میں (ملا علی قاری) کہتا ہوں: یہ درست نہیں کہ مولیٰ کا معنی امام کیا جائے کہ جو مومنوں کے امور میں تصرف کرنے کو کہتے ہیں، کیونکہ نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں امورِ مومنین کا مستقل تصرف خود رسول اللہ ﷺ کے پاس ہی تھا، کسی اور کے پاس نہیں تھا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ مولیٰ کا معنی محبت اور اسلامی اخوت وغیرہ کیا جائے۔''

(مِرقاة المَفاتيح : 3937/9)

مولیٰ اور خلافت بلا فصل :

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ سے نبی کریم ﷺ کی مراد اگر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلا فصل تھی، تو اتنا محتمل لفظ کبھی استعمال نہ کرتے، آپ ﷺ تو افصح العرب تھے۔ آپ ﷺ ایک فصیح لفظ استعمال کرتے، فرماتے: عَلِيٌّ خَلِيفَتِي مِنْ بَعْدِي کیونکہ فصاحت کا تقاضا یہی تھا۔

فضیل بن مرزوق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سَمِعْتُ الْحَسَنَ بْنَ الْحَسَنِ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ، أَلَمْ يَقُلْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، قَالَ لِي : بَلٰى وَاللّٰهِ لَوْ يَعْنِي بِذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِمَارَةَ وَالسُّلْطَانَ لَأَفْصَحَ لَهُمْ بِذٰلِكَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَنْصَحَ لِلْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ، هٰذَا وَلِيُّ أَمْرِكُمْ وَالْقَائِمُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوا وَاللّٰهِ لَئِنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ اخْتَارَ عَلِيًّا لِهٰذَا الْأَمْرِ وَجَعَلَهُ الْقَائِمَ بِهِ لِلْمُسْلِمِينَ مِنْ بَعْدِهِ، ثُمَّ تَرَكَ عَلِيٌّ مَا أَمَرَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ لَكَانَ عَلِيٌّ أَوَّلَ مَنْ تَرَكَ أَمْرَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ .

''ایک آدمی نے حسن بن حسن بن حسن بن علی رحمہ اللہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہیں تھا کہ جس کا میں مولیٰ ہوں، اس کے علی بھی مولیٰ ہیں؟ فرمایا: کیوں نہیں، اللہ کی قسم! لیکن اگر رسول اللہ ﷺ کی مراد اس سے امارت وخلافت ہوتی، تو آپ ﷺ اس کی وضاحت فرما دیتے، رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے سب سے بڑے خیر خواہ تھے۔ آپ ﷺ یوں فرما دیتے کہ اے لوگو! یہ میرے بعد آپ کے ذمہ دار ہوں گے اور میرے بعد آپ پر خلیفہ ہوں گے، لہٰذا ان کی سمع واطاعت کرنا۔ اللہ کی قسم! اگر اللہ اور رسول نے علی رضی اللہ عنہ کو اس کام کے لیے منتخب کیا ہوتا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسولِ اکرم ﷺ نے اپنے بعد مسلمانوں کا حکمران بنایا ہوتا اور پھر علی رضی اللہ عنہ نے (ابوبکر و عمر و عثمان کی خلافت کی بیعت کر کے) اللہ اور رسول کے حکم کو چھوڑ دیا ہوتا، تو اس حکم کے اول تارک علی رضی اللہ عنہ قرار پائیں گے۔''

(الاعتقاد للبيهقي، ص 499، وسندهٗ صحيحٌ)

ایک روایت ہے:

لَوْ كَانَ الْأَمْرُ كَمَا يَقُولُونَ أَنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ اخْتَارَ عَلِيًّا لِهٰذَا الْأَمْرِ وَلِلْقِيَامِ بِهٖ عَلَى النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ عَلِيٌّ لَأَعْظَمَ النَّاسِ خَطِيَّةً وَجُرْمًا فِي ذٰلِكَ؛ إِذْ تَرَكَ أَمْرَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا أَمَرَهٗ أَوْ يَعْذِرُ فِيهِ إِلَى النَّاسِ قَالَ : فَقَالَ الرَّافِضِيُّ : أَلَمْ يَقُلْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، فَقَالَ أَمَا وَاللّٰهِ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَ يَعْنِي بِذٰلِكَ الْإِمْرَةَ وَالسُّلْطَانَ وَالْقِيَامَ عَلَى النَّاسِ بَعْدَهٗ لَأَفْصَحَ لَهُمْ بِذٰلِكَ كَمَا أَفْصَحَ لَهُمْ بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَصِيَامِ رَمَضَانَ وَحَجِّ الْبَيْتِ، وَلَقَالَ لَهُمْ : إِنَّ هٰذَا وَلِيُّ أَمْرِكُمْ مِنْ بَعْدِي فَاسْمَعُوا لَهٗ وَأَطِيعُوا فَمَا كَانَ مِنْ وَرَاءِ هٰذَا شَيْءٌ، فَإِنَّ أَنْصَحَ النَّاسِ كَانَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِلْمُسْلِمِينَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''اگر معاملہ ایسے ہی ہوتا، جیسے یہ لوگ کہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو رسولِ اکرم ﷺ کے بعد خلافت اور مسلمانوں کے معاملات سنبھالنے کے لیے منتخب کیا تھا، تو سب سے بڑی غلطی اور جرم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا تھا کہ انہوں نے اللہ و رسول کے حکم پر عمل نہیں کیا، یا لوگوں کو عذر پیش کر دیتے۔ ایک رافضی نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ نہیں فرمایا تھا کہ جس کا میں مولیٰ ہوں، علی بھی اس کے مولیٰ ہیں۔ حسن بن حسن رحمہ اللہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر رسولِ اکرم ﷺ کی مراد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت و امارت اور انہیں اپنے بعد لوگوں پر خلیفہ مقرر کرنا ہوتی، تو اس کی وضاحت فرما دیتے، جیسا کہ آپ ﷺ نے نماز، زکوٰۃ، رمضان کے روزوں اور بیت اللہ کے حج کی وضاحت کی ہے اور یہ فرما دیتے کہ میرے بعد یہ ذمہ دار ہیں، لہٰذا ان کی سمع و اطاعت کیجیے۔ اس میں کوئی رکاوٹ نہ تھی، کیوں مسلمانوں کے سب سے بڑے خیر خواہ رسولِ اکرم ﷺ ہی تو تھے!''

(الاعتقاد للبيهقي، ص 500، جزء ابن عاصم : 45، الطّبقات الكبرٰى لابن سعد : 5/319-320، وسندهٗ صحيحٌ)

لفظ مولیٰ کی یہ وضاحت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پڑپوتے حسن بن حسن بن حسن بن علی رحمہ اللہ کی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولیٰ کا معنی اور سلف:

حافظ بیہقی رحمہ اللہ (۴۵۸ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا حَدِيثُ الْمُوَالِاةِ فَلَيْسَ فِيهِ -إِنْ صَحَّ إِسنَادُهُ- نَصٌّ عَلٰى وِلَايَةِ عَلِيٍّ بَعْدَهُ، -- فَأَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَذْكُرَ اخْتِصَاصَهُ بِهِ وَمَحَبَّتَهُ إِيَّاهُ وَيَحُثُّهُمْ بِذٰلِكَ عَلٰى مَحَبَّتِهِ وَمُوَالِاتِهِ وَتَرْكِ مُعَادَاتِهِ --- وَالْمُرَادُ بِهِ وَلَاءُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ، وَعَلَى الْمُسْلِمِينَ أَنْ يوَالِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَلَا يُعَادِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا وَهُوَ فِي مَعْنٰى مَا ثَبَتَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ : وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ إِنَّهُ لَعَهْدُ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيَّ أَنَّهُ لَا يُحِبُّنِي إِلَا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ .

''اگر اس کی سند صحیح ہو، تو اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی ولایت پر کوئی نص نہیں، نبی اکرم ﷺ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنی خصوصیت و محبت کا ذکر کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو ان سے محبت و موالات کرنے اور ان سے ترکِ عداوت پر ترغیب دے رہے ہیں۔ یہاں مراد اسلام کا تعلق اور اسلام کی محبت ہے۔ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ آپس میں ایک دوسرے سے محبت رکھیں اور دشمنی نہ کریں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی بیان کردہ صحیح حدیث میں یہی معنی بیان ہوا ہے کہ اس ذات کی قسم، جس نے دانے کو پھاڑا اور جان کو پیدا کیا! مجھے رسول اللہ ﷺ نے وعدہ دیا تھا کہ مجھ سے مومن ہی محبت کرے گا اور منافق ہی عداوت رکھے گا۔''

(الاعتقاد، ص 500)

حافظ ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ (۳۳۶۔۴۳۰ھ) فرماتے ہیں:

إِذَا احْتُجَّ بِالْأَخْبَارِ وَقَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، قِيْلَ لَهُ :مَقْبُوْلٌ عَنْكَ، وَنَحْنُ نَقُوْلُ : وَهٰذِهِ فَضِيْلَةٌ بَيِّنَةٌ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَمَعْنَاهُ : مَنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْلَاهُ، فَعَلِيٌّ وَالْمُؤْمِنُوْنَ مَوَالِيْهِ .

''اگر کوئی ان احادیث سے دلیل لیتے ہوئے کہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس کا میں مولیٰ ہوں، اس کے علی بھی مولیٰ ہیں۔ تو اس سے کہا جائے گا کہ یہ حدیث قبول ہے، ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ اس سے علی رضی اللہ عنہ کی واضح اور بین فضیلت ثابت ہو رہی ہے۔ اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ جس کے دوست ہیں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور مومنین اس کے دوست ہیں۔'' (الإمامة والرّد على الرّافضة، ص 200)

حدیث کا سیاق:

پہلے موالاۃ (دوستی) کا ذکر کیا گیا ہے، مقابلہ میں عداوت (دشمنی) کا ذکر ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ حدیث کے الفاظ ہیں:

مَنْ كُنْتُ وَلِيَّهُ فَهٰذَا وَلِيُّهُ، فَإِنَّ اللّٰهَ يُوَالِي مَنْ وَالَاهُ، وَيُعَادِي مَنْ عَادَاهُ.

''جس کا میں دوست ہوں، اس کے علی بھی دوست ہیں۔ اللہ تعالیٰ علی سے محبت کرنے والے سے محبت کرتا ہے اور ان سے عداوت رکھنے والے سے عداوت رکھتا ہے۔''

(خصائص عليّ للنّسائي : 9، 94، 95، السّنة لابن أبي عاصم : 1189، مسند البزّار : 1023، وسندهٗ حسنٌ)

اس سیاق سے واضح طور پر معلوم ہو رہا کہ ولی سے مراد دوست اور محبّ و ناصر ہے، کیونکہ دوستی کے مقابلہ میں دشمنی کا ذکر فرمایا اور موالات کی ضد عداوت ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ مولی سے خلیفہ ہونا ہی ثابت نہیں ہوتا، چہ جائیکہ بلافصل ہونا ثابت ہو۔

عید غدیر خم:

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں:

''اس مہینے میں ایک حادثہ پیش آیا، جیسا کہ دیگر مہینوں میں بھی بہت سے حادثے پیش آئے۔ لیکن اس کو ایک خاص موسم نہیں بنا لیا گیا اور نہ اسلاف ان مہینوں کی تعظیم کرتے ہیں، جیسے ۱۸ ذی الحجہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم سے واپسی پر خطبہ دیا، آپ نے اس میں وصیت کی کہ کتاب اللہ کو لازم پکڑیں اور اہل بیت کو لازم پکڑیں، جیسا کہ امام مسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اپنی صحیح میں سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ تو بعض اہل بدعت نے اس میں اضافہ کر دیا، کہنے لگے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر واضح نص ارشاد فرمائی تھی۔ آپ نے ان کا بستر بچھایا، انہیں اونچی جگہ پر بٹھایا اور پھر یہ اہل بدعت ایسا کلام اور عمل بیان کرتے ہیں، جس کے اضطرار سے واضح ہوتا ہے کہ ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ صحابہ نے یکساں ہو کر یہ نص چھپالی، وصی سے اس کا حق چھین لیا اور فسق و کفر کے مرتکب ہو گئے، سوائے ایک چھوٹی سی جماعت کے۔ تو بنو آدم کی فطرت اور صحابہ کی امانت و دیانت دیکھیں اور یہ دیکھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر بیان حق واجب کیا تھا، تو قطعی طور پر یہ پتہ چل جاتا ہے کہ نص وغیرہ چھپا لینا ممکن ہی نہیں ہے۔ تو یہاں مسئلہ امامت کا بیان مقصود نہیں ہے، بلکہ یہ بتانا مقصود ہے کہ اس دن کو عید بنانا بدعت ہے، جس کی کوئی اصل نہیں۔ سلف اور اہل بیت میں سے کسی نے اس دن کو عید نہیں بنایا، کیونکہ عید منانا شریعت ہے اور شریعت میں اتباع واجب ہے۔ نئی عید نکالنا درست نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف ایام میں کئی خطبے دیئے، کئی عہد کئے، کئی واقعات پیش آئے، جیسے غزوہ بدر، غزوہ حنین، خندق، فتح مکہ، دخول مدینہ، ہجرت وغیرہ کے واقعات ہیں، اسی طرح کئی ایسے خطبے ہیں، جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قواعد دین بیان کئے، لیکن ان دنوں میں عید نہیں بنائی گئی۔ یہ نصاریٰ کی سنت ہے، جو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ پیش آنے والے واقعات کو عید بناتے ہیں، یہود کا بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طریق کار ہے۔عید منانا شریعت ہے اور شریعت کی پیروی کی جاتی ہے، دین میں اس چیز کا اضافہ نہیں کیا جاتا، جو اس میں ہے ہی نہیں۔''

(اِقتضاء الصّراط المستقيم : 2/122-123)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

بِدْعَةٌ ظَاهِرَةٌ مُنْكَرَةٌ .

''واضح اور منکر بدعت ہے۔''

(البِداية والنِّهاية : 15/261)

علامہ مقریزی رحمہ اللہ (۸۴۵ھ) لکھتے ہیں:

اِعْلَمْ أَنَّ عِيْدَ الْغَدِيرِ لَمْ يَكُنْ عِيدًا مَّشْرُوعًا، وَلَا عَمِلَهُ أَحَدٌ مِنْ سَالِفِ الْأُمَّةِ الْمُقْتَدٰى بِهِمْ، وَأَوَّلُ مَا عُرِفَ فِي الْإِسْلَامِ بِالْعِرَاقِ أَيَّامَ مُعِزِّ الدَّوْلَةِ عَلِيِّ بْنِ بَوَيْهِ، فَإِنَّهُ أَحْدَثَهُ فِي سَنَةِ اثْنَتَيْنِ وَخَمْسِينَ وَثَلَاثِمِائَةٍ فَاتَّخَذَهُ الشِّيعَةُ مِنْ حِينَئِذٍ عِيدًا .

''یاد رکھئے کہ عید غدیر شرعی عید نہیں ہے، اسلاف امت میں سے کسی نے یہ عید نہیں منائی، حالانکہ وہ قدوہ تھے۔ یہ عید سب سے پہلے اسلام میں معز الدولہ نے عراق کے اندر متعارف کروائی، یہ بدعت اس نے ۳۵۲ھ میں جاری کی، اس وقت سے لے کر آج تک شیعہ یہ عید مناتے ہیں۔''

(المَواعِظ والاعتبار بذكر الخِطَط والآثار : 2/254-255)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ:

علی بن بویہ غلطی معلوم ہوتی ہے، اصل احمد بن بویہ (م:۳۵۶ھ) ہے، کیونکہ ''معزالدولہ'' احمد کا لقب ہے، علی بن بویہ کا لقب ''عمادالدولہ'' ہے۔ یہ ۳۳۸ھ میں فوت ہوا۔ یہ واقعہ ۳۵۲ھ کا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بابِ علم

سیدنا علی رضی اللہ عنہ دامادِ رسول، خلیفہ چہارم اور شیر خدا ہیں۔ زبانِ نبوت سے انہیں بہت سے فضائل ومناقب ملے۔ تو جو منقبت وفضیلت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بسند صحیح ثابت ہے، حقیقی فضیلت وہی ہے۔ من گھڑت، ''منکر'' اور ''ضعیف'' روایات کے پلندے فضائل ومناقب کا درجہ نہیں پا سکتے، مثلاً:

أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا .

''میں علم کا شہر اور علی اس کا دروازہ ہیں۔''

مشہور ہے کہ یہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، مگر حقیقت میں ایسا نہیں، کیونکہ اصولِ محدثین کے مطابق یہ روایت پایہ صحت کو نہیں پہنچتی۔ ان روایات کی استنادی حیثیت کیا ہے؟ ملاحظہ کیجئے!

روایت نمبر ①

سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا .

''میں حکمت کا گھر اور علی اس کا دروازہ ہیں۔''

(سنن التّرمذي : 3723، تهذيب الآثار للطّبري، مسند عليّ، ص 104)

تبصرہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سند ''ضعیف'' ہے۔

① محمد بن عمر بن عبداللہ رومی جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

امام ابوحاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ ضُعْفٌ . ''اس میں کمزوری ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 22/8)

امام ابوزرعہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شَيْخٌ لَّيِّنٌ . ''کمزور شیخ ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 22/8)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يُقَلِّبُ الْأَخْبَارَ، وَيَأْتِي مِنَ الثِّقَاتِ بِمَا لَيْسَ مِنْ أَحَادِيثِهِمْ، لَا يَجُوزُ الْاِحْتِجَاجُ بِهِ بِحَالٍ .

''حدیثیں الٹ پلٹ کرتا ہے اور ثقہ راویوں سے منسوب وہ روایات بیان کرتا ہے، جو انہوں نے کبھی بیان ہی نہیں کیں۔ اس کی بیان کردہ روایت سے کسی صورت بھی حجت پکڑنا جائز نہیں۔''

(كتاب المَجروحين : 94/2)

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے وہم کی بنا پر یہ جرح محمد بن عمر کے والد کے حالات میں ذکر کر دی ہے اور محمد بن عمر کو ''الثقات (۷۱/۹)'' میں ذکر کر دیا ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غَلَطَ ابْنُ حِبَّانَ فَلَيَّنَهُ، وَإِنَّمَا اللَّيِّنُ ابْنُهُ مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ .

''ابن حبان رحمہ اللہ نے غلطی کی بنا پر عمر بن عبداللہ کو کمزور قرار دیا ہے، دراصل اس کا بیٹا محمد بن عمر کمزور ہے۔''

(میزان الاعتدال : 698/4)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی اس کی حدیث کو کمزور قرار دیا ہے۔

(تقریب التّھذیب : 6169)

② شریک بن عبداللہ کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَدُوقٌ يُّخْطِئُ كَثِيرًا، تَغَيَّرَ حِفْظُهُ مُنْذُ وَلِيَ الْقَضَاءَ بِالْكُوفَةِ .

''یہ سچے تھے، مگر بہت زیادہ غلطیاں کرتے تھے۔ جب کوفہ کے قاضی بنے، تو حافظے میں خرابی آ گئی تھی۔'' (تقریب التّھذیب : 2787)

کسی دلیل سے ثابت نہیں کہ محمد بن عمر رومی نے شریک بن عبداللہ قاضی سے ان کا حافظہ خراب ہونے سے پہلے احادیث بیان کی ہوں۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ فِي آخِرِ أَمْرِهِ يُخْطِئُ فِيمَا يَرْوِي، تَغَيَّرَ عَلَيْهِ حِفْظُهُ، فَسَمَاعُ الْمُتَقَدِّمِينَ عَنْهُ، الَّذِينَ سَمِعُوا مِنْهُ بِوَاسِطَ، لَيْسَ فِيهِ تَخْلِيطٌ، مِثْلُ يَزِيدَ بْنِ هَارُونَ، وَإِسْحَاقَ الْأَزْرَقِ، وَسَمَاعُ الْمُتَأَخِّرِينَ عَنْهُ بِالْكُوفَةِ؛ فِيهِ أَوْهَامٌ كَثِيرَةٌ .

''آخر عمر میں شریک بن عبداللہ کی روایات میں غلطیاں پائی جاتی ہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کا حافظہ خراب ہو گیا تھا۔ ان کے قدیم شاگرد یزید بن ہارون اور اسحاق ازرق جنہوں نے قبل از اختلاط ''واسط'' میں آپ سے سماع کیا، ان کی روایات قبول ہیں، لیکن ''کوفہ'' میں سماع کرنے والے متاخر تلامذہ کی روایات میں بہت زیادہ اوہام ہیں۔'' (الثّقات : 444/6)

شریک بن عبداللہ قاضی کی ولادت 95ھ اور وفات 177ھ میں ہوئی۔ 150ھ میں واسط کے قاضی مقرر ہوئے۔ ابوجعفر منصور کی وفات کے بعد کوفہ کے قاضی بنے۔ ابوجعفر منصور کی وفات 158ھ میں ہوئی اور محمد بن عمر رومی 220ھ کے قریب فوت ہوئے۔ یہ تقریباً 62 سال کا فاصلہ بنتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد بن عمر رومی ''ضعیف'' نے شریک قاضی سے خرابی حافظہ کے بعد روایات سنی ہیں۔

③ شریک بن عبداللہ قاضی کا عنعنہ بھی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اہل علم نے اس روایت کو صراحتاً جھوٹی، باطل اور منکر قرار دیا ہے۔

❁ امام ابوحاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں، یہ حدیث ''منکر'' ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 22/8)

❁ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مُّنْكَرٌ .

''یہ غریب اور منکر حدیث ہے۔'' (سنن التّرمذي : 3723)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا خَبَرٌ لَّا أَصْلَ لَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''رسول اللہ ﷺ سے یہ روایت ثابت نہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(كتاب المَجروحين : 94/2)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا أَدْرِي مَنْ وَّضَعَهٗ . ''میں نہیں جانتا کہ اسے کس نے وضع کیا۔''

(ميزان الاعتدال : 668/3)

روایت نمبر ②

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا، (زَادَ الْآجُرِيُّ) فَمَنْ أَرَادَ أَتَاهَا مِنْ بَابِهَا .

''میں حکمت کا گھر اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ (آجری رحمہ اللہ نے ان الفاظ کا اضافہ نقل کیا ہے): جو اس گھر میں آنا چاہے، وہ دروازے سے آئے۔''

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

إِنَّ بَيْنَ أَضْلَاعِي لَعِلْمًا كَثِيرًا .

''میرا سینہ علم سے معمور ہے۔''

(جزء الألف دينار للقَطيعي : 216، زوائد فضائل الصّحابة للقَطيعي : 634/1، الشّريعة للآجري : 232/3-233، مَعرِفة الصّحابة لأبي نُعَيم الأصبهاني : 308/1، الموضوعات لابن الجَوزي : 349/1)

تبصرہ :

سند وہی اوپر والی ہے۔

روایت نمبر ③

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ؛ فَلْيَأْتِ بَابَ الْمَدِينَةِ.

''میں علم کا شہر ہوں، علی رضی اللہ عنہ اس کا دروازہ ہیں، جو حصول علم کا ارادہ رکھتا ہو، وہ دروازے سے آئے۔''

(مَناقب عليّ لابن المَغازلي : 129، تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 378/42)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے۔

① شریک بن عبداللہ قاضی مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② سلمہ بن کُہَیل نے صنابحی سے نہیں سنا۔

③ سُوَید بن سعید حدثانی کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَوْصُوفٌ بِالتَّدْلِيسِ؛ وَصَفَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ وَالْإِسْمَاعِيلِيُّ وَغَيْرُهُمَا، وَقَدْ تَّغَيَّرَ فِي آخِرِ عُمُرِهِ بِسَبَبِ الْعَمْيِ، فَضَعُفَ بِسَبَبِ ذٰلِكَ.

''مدلس ہے، امام دارقطنی اور امام اسماعیلی وغیرہما نے اسے مدلس کہا ہے، نابینا ہونے کے سبب عمر کے آخری حصے میں اس کے حافظے میں تغیر آ گیا تھا، اس بنا پر ضعیف قرار پایا۔'' (طَبَقات المدلّسين : 120)

روایت نمبر ④

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنَا مَدِينَةُ الْفِقْهِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا.

''میں فقہ کا شہر ہوں، علی اس کا دروازہ ہیں۔''

(الشّريعة في السنّة للآجري: 232/3، حلية الأولياء وطبقات الأصفياء لأبي نعيم الأصبهاني: 64/1، الموضوعات لابن الجوزي: 349/1)

تبصرہ:

جھوٹی سند ہے۔

① عبدالحمید بن بحر بصری احادیث کے سرقہ کا مجرم ہے۔

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لِعَبْدِ الْحَمِيدِ هٰذَا غَيْرُ حَدِيثٍ مُّنْكَرٍ، رَوَاهُ وَسَرَقَهُ مِنْ قَوْمٍ ثِقَاتٍ.

''عبدالحمید کی بیان کردہ کئی احادیث منکر ہیں، جو اس نے ثقات سے سرقہ کر کے روایت کی ہیں۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال: 325/5)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنْ مَّالِكٍ وَّشَرِيكٍ وَّالْكُوفِيِّينَ مَا لَيْسَ مِنْ أَحَادِيثِهِمْ، وَكَانَ يَسْرِقُ الْحَدِيثَ، لَا يَحِلُّ الِاحْتِجَاجُ بِهٖ بِحَالٍ.

''یہ مالک بن مغول، قاضی شریک اور کوفیوں سے وہ احادیث بیان کرتا ہے، جو انہوں نے بیان ہی نہیں کیں۔ یہ حدیث کا سرقہ کرتا تھا، اس کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت سے حجت پکڑنا کسی صورت بھی جائز نہیں۔‘‘

(كتاب المَجروحين : 142/2)

❁ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنْ مَّالِكِ بْنِ مِغْوَلٍ وَّشَرِيكٍ أَحَادِيثَ مَقْلُوبَةً .

’’یہ مالک بن مغول اور شریک سے مقلوب حدیثیں بیان کرتا تھا۔‘‘

(لسان الميزان لابن حجر : 395/3)

❁ امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنْ مَّالِكٍ وَّشَرِيكٍ أَحَادِيثَ مُنْكَرَةً .

’’مالک اور شریک سے منکر احادیث بیان کرتا ہے۔‘‘

(الضّعفاء : 135)

② شریک بن عبداللہ قاضی کا عنعنہ بھی ہے۔

❁ علامہ معلّمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ الْمَرْوِيَّ عَنْ شَرِيكٍ لَّا يَثْبُتُ عَنْهُ، وَلَوْ ثَبَتَ لَمْ يَتَحَصَّلْ مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ لِّتَدْلِيسِ شَرِيكٍ وَّخَطَئِهٖ، وَالْاِضْطِرَابِ الَّذِي لَا يُوَثَّقُ مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ .

’’شریک سے یہ روایت ثابت نہیں، اگر ثابت ہو جائے، تو بھی اس سے کچھ حاصل نہیں، کیونکہ اس میں شریک کی تدلیس، خطا اور اضطراب ہے، لہٰذا یہ قابل اعتماد نہیں۔‘‘

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(حاشية الفوائد المجموعة للشّوكاني، ص 352)

روایت نمبر ⑤

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنَا مَدِينَةُ الْجَنَّةِ، وَأَنْتَ بَابُهَا يَا عَلِيُّ، كَذِبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَدْخُلُهَا مِنْ غَيْرِ بَابِهَا .

''میں جنت کا شہر ہوں اور اے علی! آپ اس کا دروازہ ہیں، جو جنت میں دروازے کے علاوہ داخل ہونے کا سوچتا ہے، وہ جھوٹا ہے۔''

(تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 378/42، اللآلي المصنوعة للسّيوطي :335/1)

تبصرہ:

سند جھوٹی ہے:

① سعد بن طریف اسکاف کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوكٌ وَّرَمَاهُ ابْنُ حِبَّانَ بِالْوَضْعِ، وَكَانَ رَافِضِيًّا .

''متروک ہے، ابن حبان رحمہ اللہ نے اسے وضاع کہا ہے، رافضی تھا۔''

(تقريب التّهذيب :2241)

② اصبغ بن نباتہ تمیمی کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوكٌ، رُمِيَ بِالرَّفْضِ . ''یہ متروک، رافضی تھا۔''

(تقريب التّهذيب : 537)

روایت نمبر ⑥

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شَجَرَةٌ أَنَا أَصْلُهَا، وَعَلِيٌّ فَرْعُهَا، وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ مِنْ ثَمَرِهَا، وَالشِّيعَةُ وَرَقُهَا، فَهَلْ يَخْرُجُ مِنَ الطَّيِّبِ إِلَّا الطَّيِّبُ؟ وَأَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَهَا؛ فَلْيَأْتِ الْبَابَ.

''میں تناہوں، علی شاخ، حسن اور حسین اس کے پھل اور شیعہ پتے ہیں۔ طیب سے طیب ہی جنم لیتا ہے۔ میں علم کا شہر ہوں، علی اس کا دروازہ ہیں، لہٰذا جو شہر میں داخل ہونے کا ارادہ رکھتا ہے، وہ دروازے سے آئے۔''

(تلخيص المتشابة للخطيب: 308/1، تاريخ ابن عساكر: 383/42)

تبصرہ:

سند جھوٹی اور من گھڑت ہے:

❁ خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَحْيَى بْنُ بَشَّارٍ الْكِنْدِيُّ الْكُوفِيُّ حَدَّثَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْهَمْدَانِيِّ، وَجَمِيعًا مَّجْهُولَانِ.

''یحییٰ بن بشار کندی، کوفی نے اسماعیل بن ابراہیم ہمدانی سے روایت کی ہے، دونوں مجہول ہیں۔'' (تلخيص المتشابه: 308/1)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَحْيَى بْنُ بَشَّارٍ الْكِنْدِيُّ لَا يُعْرَفُ عَنْ مِّثْلِهٖ، وَأَتَى بِخَبَرٍ بَاطِلٍ.

''یحییٰ بن بشار کندی غیر معروف ہے، جھوٹی روایات بیان کرتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(میزان الاعتدال : 366/4)

روایت نمبر ⑦

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنَا مَدِينَةُ الْحِكْمَةِ، وَأَنْتَ ـيَا عَلِيُّ ـ بَابُهَا.

''میں حکمت کا شہر ہوں اور اے علی! آپ اس کا دروازہ ہیں۔''

(الأمالي لأبي جعفر الطّوسي الرافضي :490/1)

تبصرہ :

جھوٹی روایت ہے:

① جابر بن یزید جعفی ''کذاب'' اور ''متروک'' ہے۔

② احمد بن صالح کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا أَعْرِفُ ذَا . ''میں نہیں جانتا کہ یہ کون ہے؟''

(ميزان الاعتدال في نقد الرّجال :94/1)

③ عمرو بن شمر ''ضعیف'' اور ''متروک'' ہے۔

اس سند میں اور بھی خرابیاں موجود ہیں۔

روایت نمبر ⑧

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ؛ فَلْيَأْتِ الْبَابَ .

''میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں، لہٰذا جو حصول علم کا ارادہ رکھتا ہے، وہ دروازے سے آئے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(المَوضُوعات لابن الجَوزي :350/1)

تبصرہ :

یہ باطل روایت ہے، حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے امام ابن مردویہ سے حسین بن علی رضی اللہ عنہما تک سند ذکر نہیں کی، بلکہ اسے ذکر کرنے کے بعد خود فرماتے ہیں:

''اس کی سند میں کئی مجہول راوی ہیں۔''

(الموضوعات لابن الجوزي :353/1)

روایت نمبر ⑨

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا عَلِيُّ، أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ، وَأَنْتَ الْبَابُ، كَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يَصِلُ إِلَى الْمَدِينَةِ، إِلَّا مِنَ الْبَابِ.

''علی! میں علم کا شہر ہوں اور آپ اس کا دروازہ ہیں۔ جو دعویٰ کرے کہ وہ شہر میں دروازے کے علاوہ داخل ہو جائے گا، وہ جھوٹ کہتا ہے۔''

(مَناقب عليّ بن أبي طالب لابن المَغازلي : 126)

تبصرہ :

سند جھوٹی ہے:

① محمد بن عبداللہ بن عمر بن مسلم لاحقی کے حالات معلوم نہیں۔

② محمد بن عبداللہ بن محمد ابو مفضل کوفی کذاب، دجال اور وضاع ہے۔

(تاريخ بغداد للخطيب : 466/5، لِسان الميزان لابن حَجَر : 231/5، 232)

روایت نمبر ⑩

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ؛ فَلْيَأْتِ الْبَابَ .

''میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں، لہٰذا جو علم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، وہ دروازے سے آئے۔''

(اللآلي المصنوعة في الأحاديث الموضوعة للسّيوطي :334/1)

تبصرہ:

سند جھوٹی ہے۔

① داؤد بن سلیمان جرجانی غازی کے بارے حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَذَّبَهُ يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، وَلَمْ يَعْرِفْهُ أَبُو حَاتِمٍ، وَبِكُلِّ حَالٍ؛ فَهُوَ شَيْخٌ كَذَّابٌ، لَهُ نُسْخَةٌ مَّوْضُوعَةٌ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوسٰى الرِّضٰى، رَوَاهَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَوَيْهِ الْقَزْوِينِيُّ الصَّدُوقُ عَنْهُ .

''یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے اسے کذاب کہا۔ ابوحاتم اس سے واقف نہیں ہو سکے۔ بہرصورت یہ کذاب ہے۔ اس کے پاس علی بن موسیٰ رضا کی سند سے ایک من گھڑت نسخہ تھا، جو اس سے علی بن محمد بن مہرویہ قزوینی صدوق نے نقل کیا ہے۔''

(میزان الاعتدال : 8/2، لسان المیزان لابن حجر : 417/2)

② علی بن حسین بن بندار بن مثنیٰ استراباذی کے بارے میں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ حمزہ بن یوسف سہمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَكَلَّمَ فِيهِ النَّاسُ . ''اس پر محدثین نے جرح کی ہے۔''

(تاریخ جرجان: 571)

❁ ابن نجار رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

(لسان المیزان لابن حجر: 4/217)

❁ ابن طاہر رحمہ اللہ نے ''متہم'' قرار دیا ہے۔

(میزان الاعتدال للذّهبي: 3/121)

روایت نمبر ⑪

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ؛ فَلْيَأْتِ الْبَابَ .

''میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں، جو علم حاصل کرنا چاہتا ہے، وہ دروازے سے آئے۔''

(الموضوعات لابن الجوزي: 1/350)

تبصرہ:

روایت باطل ہے:

① حسن بن محمد بن جریر کے بارے میں علم نہیں ہو سکا کہ کون ہے؟

② عبید اللہ بن ابو رافع کا تعارف بھی درکار ہے۔

روایت نمبر ⑫

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا، وَلَا تُؤْتَى الْبُيُوتُ إِلَّا مِنْ أَبْوَابِهَا .

''میں علم کا شہر اور علی اس کا دروازہ ہیں، گھر میں دروازے سے آیا جاتا ہے۔''

(مناقب عليّ لابن المَغازلي : 122)

تبصرہ :

روایت ثابت نہیں۔

① علی بن عمر بن علی بن حسین ''مستور'' ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حَجَر : 4775)

② حفص بن عمر صنعانی ''ضعیف'' ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حَجَر : 1420)

③ محمد بن مصفّٰی بن بہلول قرشی ''تدلیس التسویۃ'' کا مرتکب ہے۔

(كتاب المَجروحين لابن حبّان : 94/1)

روایت نمبر ⑬

دارقطنی رحمہ اللہ کی کتاب (العلل : ۳/ ۲۴۷) میں ہے۔ یحییٰ بن سلمہ بن کہیل کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوكٌ، وَكَانَ شِيعِيًّا . ''متروک، شیعہ تھا۔''

(تقريب التّهذيب : 7561)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''متروک'' کہا ہے۔

(تلخيص المستدرك : 246/2، 126/3)

روایت نمبر ⑭

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ کے موقع پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا بازو پکڑ کر فرمایا:

هٰذَا أَمِيرُ الْبَرَرَةِ، وَقَاتِلُ الْفَجَرَةِ، مَنْصُورٌ مَّنْ نَّصَرَهٗ، مَخْذُولٌ مَّنْ خَذَلَهٗ»، مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ، ثُمَّ قَالَ : أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْحِكَمَ؛ فَلْيَأْتِ الْبَابَ .

''یہ نیکوں کے قائد اور بُروں کے قاتل ہیں۔ جو ان کی مدد کرے گا، منصور ہو گا اور جو انہیں رسوا کرنے کی کوشش کرے گا، خود ذلیل ہو گا۔ یہ الفاظ بآواز بلند ارشاد فرمائے۔ پھر فرمایا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں، لہٰذا جو حکمت کا خواہش مند ہے، وہ دروازے سے آئے۔''

(كتاب المَجروحين لابن حبّان : 152/1، 153، الكامل لابن عدي : 192/1، المستدرك للحاكم : 127/3، 129، تاريخ بغداد للخطيب : 219/4، 377/2)

تبصرہ :

جھوٹی روایت ہے:

① احمد بن عبداللہ بن یزید ہشیمی جھوٹا تھا۔

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَضَعُ الْحَدِيثَ .

''خود گھڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتا ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرجال : 192/1)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَرْوِي عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالثِّقَاتِ الْأَوَابِدَ وَالطَّامَّاتِ .

''عبد الرزاق رحمہ اللہ اور دیگر ثقات سے منسوب منکر اور جھوٹی روایتیں بیان کرتا ہے۔''(کتاب المَجروحین :152/1)

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَغَيْرِهِ بِالْمَنَاكِيرِ، يُتْرَكُ حَدِيثُهُ .

''یہ عبدالرزاق رحمہ اللہ اور دیگر سے منسوب کر کے منکر روایتیں بیان کرتا ہے،اس کی حدیث متروک ہے۔''

(تاریخ بغداد للخطیب : 220/4، وسندہٗ حسنٌ)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''کذاب'' کہا ہے۔

(المغني في الضّعفاء :43/1)

❁ ابن عدی رحمہ اللہ ان الفاظ کو من گھڑت قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مُّنْكَرٌ مَّوْضُوعٌ .

''یہ منکر اور من گھڑت حدیث ہے۔''

(الکامل في ضعفاء الرّجال :192/1)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا شَيْءٌ مَّقْلُوبٌ إِسْنَادُهُ وَمَتْنُهُ مَعًا .

''اس کی سند اور متن دونوں مقلوب ہیں۔''

(کتاب المَجروحین :153/1)

② سفیان ثوری کا عنعنہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام حاکم رحمہ اللہ (المستدرک: ۱۲۷/۳) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا، تو ان کے ردّ وتعاقب میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے لکھا:

اَلْعَجَبُ مِنَ الْحَاكِمِ وَجُرْأَتِهٖ فِي تَصْحِيحِهٖ هٰذَا وَأَمْثَالِهٖ مِنَ الْبَوَاطِيلِ، أَحْمَدُ هٰذَا دَجَّالٌ كَذَّابٌ.

''تعجب ہے امام حاکم کتنی جرات سے اس جیسی باطل روایات کو صحیح کہہ جاتے ہیں، حالانکہ اس کی سند میں احمد دجال اور کذاب ہے۔''

(تلخيص المستدرك: 127/3)

ایک اور مقام پر حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بَلْ وَاللّٰهِ مَوْضُوعٌ، وَأَحْمَدُ كَذَّابٌ، فَمَا أَجْهَلَكَ عَلٰى سِعَةِ مَعْرِفَتِكَ.

''اللہ کی قسم! یہ من گھڑت روایت ہے، اس میں احمد کذاب ہے، آپ وسعت علم کے باوجود اس کذاب سے ناواقف رہے۔''

(تلخيص المستدرك: 129/3)

احمد بن عبداللہ بن یزید کی متابعت احمد بن طاہر بن حرمہ تجیبی مصری نے کی ہے، لیکن اس کا کوئی فائدہ نہیں، کیونکہ تجیبی خود ''کذاب'' ہے۔

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَصِحُّ مِنْ جَمِيعِ الْوُجُوهِ.

''تمام سندوں سے یہ روایت ضعیف ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الموضوعات :353/1)

روایت نمبر ⑮

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ سَيِّدَا أَهْلِ الْجَنَّةِ ..... أَنَا مَدِينَةُ الْحِكَمِ، أَوِ الْحِكْمَةِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ بِالْمَدِينَةِ؛ فَلْيَأْتِ بَابَهَا .

''ابوبکر وعمر اہل جنت کے سردار ہیں۔ میں حکمت کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ جو حکمت حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، وہ شہر کے دروازے سے آئے۔''

(المُؤتَلِف والمُختلِف للدّارقطني : 624/2، تلخيص المتشابه للخطيب : 161/1، تاريخ ابن عساكر : 382/42، اللّآلي المصنوعة للسّيوطي :335/1)

تبصرہ :

جھوٹی روایت ہے :

① حبیب بن نعمان کے بارے میں خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِالْمَعْرُوفِ . ''غیر معروف ہے۔''

(تلخيص المتشابه :161/1)

② حسین بن عبداللہ تمیمی کے بارے میں خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي عِدَادِ الْمَجْهُولِينَ . ''مجہول راویوں میں شمار ہے۔''

(تلخيص المتشابه :161/1)

روایت نمبر ⑯

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَيِّدُ الْعَرَبِ، فَقِيلَ أَلَسْتَ أَنْتَ سَيِّدُ الْعَرَبِ؟ فَقَالَ: أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ، وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ، مَنْ أَحَبَّهُ وَتَوَلَّاهُ؛ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَهَدَاهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُ وَعَادَاهُ؛ أَصَمَّهُ اللّٰهُ وَأَعْمَاهُ، عَلِيٌّ؛ حَقُّهُ كَحَقِّي، وَطَاعَتُهُ كَطَاعَتِي، غَيْرَ أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، مَنْ فَارَقَهُ فَارَقَنِي، وَمَنْ فَارَقَنِي؛ فَارَقَهُ اللّٰهُ، أَنَا مَدِينَةُ الْحِكْمَةِ، وَهِيَ الْجَنَّةُ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَكَيْفَ يَهْتَدِي الْمُهْتَدِي إِلَى الْجَنَّةِ إِلَّا مِنْ بَابِهَا، عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَيْرُ الْبَشَرِ، مَنْ أَبَى فَقَدْ كَفَرَ.

''علی بن ابی طالب عرب کے سردار ہیں، عرض کیا گیا: آپ سید العرب نہیں ہیں؟ فرمایا: میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔ جس نے انہیں دوست بنایا، اللہ اس سے محبت کرے گا اور اسے ہدایت دے گا۔ جو ان سے بغض رکھے گا، اللہ اس سے دشمنی رکھے گا اور اسے اندھا بہرا کر دے گا۔ ان کا حق میرے حق کی طرح ہے اور ان کی اطاعت میری اطاعت کی طرح ہے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ جو ان سے جدا ہوا، وہ مجھ سے جدا ہوا اور جس نے مجھ سے دُوری اختیار کی، اللہ اسے اپنی رحمت سے دُور کر دے گا۔ میں حکمت یعنی جنت کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ بھلا کوئی اس دروازے سے گزرے بغیر جنت میں کیسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہنچے گا؟ علی تمام انسانوں سے بہتر ہیں، جو اس کا منکر ہے، وہ کافر ہے۔‘‘

(المَنقبة لابن شاذان : 94)

تبصرہ :

روایت جھوٹی ہے:

① عیسیٰ بن مہران ابوموسیٰ مستعطف ’’کذاب‘‘ ہے۔

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَ بِأَحَادِيثَ مَوْضُوعَةٍ مُّنَاكِيرَ، مُحْتَرِقٌ فِي الرَّفْضِ .

’’من گھڑت اور منکر روایتیں بیان کرتا ہے، جلا بھنا رافضی ہے۔‘‘

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 260/5)

❁ حافظ خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ عِيسَى بْنُ مِهْرَانَ الْمُسْتَعْطِفُ مِنْ شَيَاطِينِ الرَّافِضَةِ وَمَرَدَتِهِمْ، وَوَقَعَ إِلَيَّ كِتَابٌ مِّنْ تَصْنِيفِهِ فِي الطَّعْنِ عَلَى الصَّحَابَةِ وَتَضْلِيلِهِمْ وَإِكْفَارِهِمْ وَتَفْسِيقِهِمْ، فَوَاللّٰهِ لَقَدْ قَفَّ شَعْرِي عِنْدَ نَظَرِي فِيهِ، وَعَظُمَ تَعَجُّبِي مِمَّا أَوْدَعَ ذٰلِكَ الْكِتَابَ مِنَ الْأَحَادِيثِ الْمَوْضُوعَةِ، وَالْأَقَاصِيصِ الْمُخْتَلَقَةِ، وَالْأَنْبَاءِ الْمُفْتَعَلَةِ، بِالْأَسَانِيدِ الْمُظْلِمَةِ، عَنْ سُقَّاطِ الْكُوفِيِّينَ، مِنَ الْمَعْرُوفِينَ بِالْكَذِبِ، وَمِنَ الْمَجْهُولِينَ، وَدَلَّنِي ذٰلِكَ عَلٰى عَمْيِ بَصِيرَةِ وَاضِعِهِ، وَخُبْثِ سَرِيرَةِ جَامِعِهِ،

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَخَيْبَةِ سَعْيِ طَالِبِهٖ، وَاحْتِقَابِ وِزْرِ كَاتِبِهٖ، ﴿فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ﴾، ﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ﴾.

''عیسیٰ بن مہران مستعطف شیطان اور سرکش رافضی ہے، اس نے ایک کتاب تصنیف کی، جس میں صحابہ پر طعن ہے، انہیں (معاذ اللہ) گمراہ، کافر اور فاسق قرار دیا ہے۔ اللہ کی قسم! میں نے یہ کتاب دیکھی، تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ مجھے اس میں موضوع روایات، من گھڑت قصے اور خود ساختہ حکایات دیکھ کر بڑا تعجب ہوا۔ ان روایات کی سندیں اندھیری ہیں اور مشہور و معروف جھوٹے کوفیوں اور مجہولین سے بیان کی گئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰ بن مہران بصیرت سے محروم ہے، اس کی یہ کاوش نامراد اور آخرت کی بربادی پر دلالت کناں ہے۔

اس پر یہ فرامین باری تعالیٰ صادق آتے ہیں:

﴿فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ﴾

''ان کے ہاتھ کا لکھا ان کے لئے ہلاکت ہے، ان کے اعمال ان کے لئے وبال ہیں۔''

﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ﴾(الشّعراء: 227)

''ظالم عنقریب جان لیں گے کہ وہ کس کروٹ پلٹتے ہیں۔''

(تاریخ بغداد: 168/11)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَافِضِيٌّ، كَذَّابٌ جَبَلٌ . ''یہ رافضی اور بڑا کذاب تھا۔''

(میزان الاعتدال : 324/3)

② محمد بن عبداللہ بن عبیداللہ بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبیداللہ، ابوفضل کوفی بھی پرلے درجے کا جھوٹا، دجال اور جھوٹی حدیثیں گھڑنے والا ہے۔

(تاریخ بغداد للخطیب : 466/5-467، لسان المیزان لابن حجر : 321/5)

③ خالد بن طہمان ابوعلا خفاف کے متعلق یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

خُلِّطَ خَالِدٌ الْخَفَّافُ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِعَشْرِ سِنِينَ، وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ ثِقَةً، وَكَانَ فِي تَخْلِيطِهٖ كُلُّ مَا جَاءُوهُ بِهٖ وَرَآهُ؛ قَرَأَهُ .

''خالد بن طہمان خفاف وفات سے دس برس پہلے خرابی حافظہ کا شکار ہو گیا تھا، اختلاط سے پہلے تو ثقہ تھا مگر بعد میں ہر سنی سنائی بات بیان کرنے لگا۔''

(الکامل لابن عدي : 19/3، وسندهٗ حسنٌ)

④ صاحب کتاب ابن شاذان بھی سخت جھوٹا تھا۔

روایت نمبر ⑰

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

يَا عَلِيُّ، أَنَا مَدِينَةُ الْحِكْمَةِ، وَأَنْتَ بَابُهَا، وَمَا تُؤْتَى الْمَدِينَةُ إِلَّا مِنْ قِبَلِ الْبَابِ، وَكَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهٗ يُحِبُّنِي وَيُبْغِضُكَ؛ لِأَنَّكَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ، لَحْمُكَ مِنْ لَّحْمِي، وَدَمُكَ مِنْ دَمِي، وَرُوحُكَ مِنْ رُّوحِي، وَسَرِيرَتُكَ مِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَرِيرَتِي، وَعَلَانِيَتُكَ مِنْ عَلَانِيَتِي، وَأَنْتَ إِمَامُ أُمَّتِي، وَخَلِيفَتِي عَلَيْهَا بَعْدِي، سَعِدَ مَنْ أَطَاعَكَ، وَشَقِيَ مَنْ عَصَاكَ، وَرَبِحَ مَنْ تَوَلَّاكَ، وَخَسِرَ مَنْ عَادَاكَ، وَفَازَ مَنْ لَّزِمَكَ، وَخَسِرَ مَنْ فَارَقَكَ، فَمَثَلُكَ وَمَثَلُ الْأَئِمَّةِ مِنْ وُّلْدِكَ بَعْدِي؛ مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ، مَنْ رَّكِبَهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ، وَمَثَلُكُمْ مَّثَلُ النُّجُومِ؛ كُلَّمَا غَابَ نَجْمٌ طَلَعَ نَجْمٌ، إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

''علی! میں حکمت کا شہر ہوں اور آپ اس کا دروازہ ہیں، جو اس شہر میں آنا چاہے، دروازے سے آئے۔ آپ سے بغض رکھنے والا میری محبت کے دعوی میں جھوٹا ہے، آپ مجھ سے ہیں اور میں آپ سے ہوں، آپ کا گوشت میرا گوشت ہے، آپ کا خون میرا خون ہے، آپ کی روح میری روح ہے، آپ کا باطن میرا باطن ہے اور آپ کا ظاہر میرا ظاہر ہے۔ آپ میری امت کے امام ہیں اور میرے بعد امت محمدیہ کے خلیفہ ہیں۔ آپ کا فرمانبردار خوش نصیب ہے اور نافرمان بدبخت ہے۔ آپ کا دوست مفید و نافع اور دشمن خاسر و خائب ہے۔ آپ کی رفاقت میں کامیابی ہے اور جدائی میں خسارہ ہے۔ میرے بعد آپ کی اور آپ کی اولاد کے اماموں کی مثال کشتی نوح کی ہے کہ جو اس میں سوار ہو گیا وہ نجات پا گیا اور جو سوار نہ ہوا وہ غرق ہو گیا۔ آپ کی مثال ستاروں کی ہے، ایک ستارہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غروب ہوتا ہے تو دوسرا طلوع ہو جاتا ہے۔ قیامت تک ایسا ہی رہے گا۔‘‘

(المَنقبة لابن شاذان : 18)

تبصرہ :

جھوٹی روایت ہے:

① سعد بن طریف اسکانی کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوكٌ، وَرَمَاهُ ابْنُ حِبَّانَ بِالْوَضْعِ، وَكَانَ رَافِضِيًّا .

’’یہ متروک ہے، امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اسے جھوٹی حدیثیں گھڑنے والا قرار دیا ہے۔ رافضی بھی تھا۔‘‘ (تقريب التّهذيب : 2241)

② صاحبِ کتاب محمد بن احمد بن علی بن حسین بن شاذان کذاب و دجال ہے۔

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَقَدْ سَاقَ أَخْطَبُ خَوَارْزَمُ مِنْ طَرِيقِ هٰذَا الدَّجَّالِ؛ ابْنِ شَاذَانَ أَحَادِيثَ كَثِيرَةً بَاطِلَةً سَمْجَةً رَكِيكَةً، فِي مَنَاقِبِ السَّيِّدِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

’’اخطب خوارزم نے ابن شاذان دجال کی سند سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مناقب میں بہت سی جھوٹی، باطل اور ناقابل یقین روایات بیان کی ہے۔‘‘

(ميزان الاعتدال : 467/3)

نیز اس کی ایک روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:

هٰذَا كَذِبٌ . ’’یہ جھوٹ ہے۔‘‘

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(میزان الاعتدال : 467/3)

روایت نمبر ⑱

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ؛ فَلْيَأْتِ الْبَابَ .

''میں علم کا شہر اور علی اس کا دروازہ۔ جو علم حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے، وہ دروازے سے آئے۔''

(الكامل لابن عدي : 412/3، الموضوعات لابن الجوزي : 352/1)

تبصرہ :

من گھڑت ہے:

① احمد بن حفص سعدی کے بارے میں:

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَ بِأَحَادِيثَ مُنْكَرَةً لَّمْ يُتَابَعْ عَلَيْهِ .

''اس نے ایسی منکر روایات بیان کیں، جن پر اس کی متابعت نہیں کی گئی۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 199/1)

❁ امام اسماعیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَمْرُورٌ، يَكُونُ أَحْيَانًا أَشْبَهَ .

''اس کی عقل زائل ہوگئی تھی۔ کبھی کبھی اشتباہ واقع ہو جاتا تھا۔''

(مُعجَم الإسماعيلي : 355/1)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَشَارَ إِلٰى أَنَّهٗ أَحْيَانًا يَّغِيبُ عَقْلُهٗ، وَالْمَمْرُورُ الَّذِي يُصِيبُهُ الْخَلَطُ مِنَ الْمَرَّةِ، فَيَخْلِطُ .

''امام اسماعیلی رحمہ اللہ نے اشارہ کیا ہے کہ کبھی کبھی اس کی عقل زائل ہو جاتی تھی۔ ممرور وہ ہوتا ہے، جسے بیماری سے اختلاط واقع ہوا ہو۔''

(لسان الميزان :163/1)

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اسے ''صاحب المناکیر'' (منکر روایات بیان کرنے والا) قرار دیا ہے۔ (ميزان الاعتدال :94/1)

نیز فرماتے ہیں:

وَاهٍ، لَيْسَ بِشَيْءٍ . ''یہ ضعیف ہے، کسی کام کا نہیں۔''

(ديوان الضّعفاء : 28)

فائدہ :

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَعَلَّهُ اخْتَلَقَهُ السَّعْدِيُّ .

''شاید اسے (احمد بن حفص) سعدی نے گھڑا ہو۔''

(ميزان الاعتدال :153/1)

اس میں صرف اختلاط کا مسئلہ ہے۔ ورنہ یہ ''صدوق، حسن الحدیث'' ہے۔ یہ عمداً جھوٹ بولنے والوں میں سے نہیں۔

① سعید بن عقبہ کوفی کے بارے میں امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَجْهُولٌ، غَيْرُ ثِقَةٍ . ''مجہول اور غیر ثقہ ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 413/3)

روایت نمبر ⑲

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنَا مَدِينَةُ الْحِكْمَةِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا .

''میں حکمت کا شہر اور علی اس کا دروازہ ہیں۔''

(الكامل لابن عدي : 177/5، الشّريعة للآجري : 236/3)

تبصرہ :

جھوٹی اور من گھڑت روایت ہے۔

① امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ لَا أَعْلَمُ رَوَاهُ أَحَدٌ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ غَيْرَ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَهٰذَا الْحَدِيثُ فِي الْجُمْلَةِ مُعْضَلٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، وَيَرْوِي عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، وَيَرْوِيهِ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ أَبُو الصَّلْتِ الْهَرَوِيُّ، وَقَدْ سَرَقَهُ مِنْ أَبِي الصَّلْتِ جَمَاعَةٌ ضُعَفَاءُ .

''میں نہیں جانتا یہ حدیث عیسیٰ بن یونس سے عثمان بن عبداللہ کے علاوہ بھی کسی نے بیان کی ہو، فی الجملہ یہ روایت اعمش سے معضل (جس کے کئی راوی گرے ہوئے ہوں) ہے۔ اسے عثمان نے ابو معاویہ عن الاعمش کی سند سے بھی بیان کیا ہے۔ ابو معاویہ سے یہ روایت ابوصلت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہروی بیان کرتا ہے۔ یقیناً ابوصلت ہروی سے بہت سے ضعیف راویوں نے اس روایت کو چوری کر کے بیان کیا ہے۔‘‘

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 177/5)

② عثمان بن خالد کے بارے میں امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مِمَّنْ يَّرْوِي الْمَقْلُوبَ عَنِ الثِّقَاتِ، وَيَرْوِي عَنِ الْأَثْبَاتِ أَسَانِيدَ لَيْسَ مِنْ رِّوَايَاتِهِمْ، كَأَنَّهُ كَانَ يَقْلِبُ الْأَسَانِيدَ، لَا يَحِلُّ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبَرِهٖ .

’’ثقہ رواۃ سے مقلوب روایتیں بیان کرتا ہے اور ثقہ راویوں سے ایسی سندیں بیان کرتا ہے، جو انہوں نے بیان ہی نہیں کی ہوتیں، یعنی وہ سندوں کو الٹ پلٹ کر دیتا ہے۔ اس کی بیان کردہ روایت سے دلیل پکڑنا جائز نہیں۔‘‘(كتاب المَجروحين : 102/2)

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا وَهْمٌ، لَمْ يَرْوِ عُثْمَانُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ شَيْئًا، وَإِنَّمَا رَوٰى هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ عِيسَى بْنِ يُونُسَ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْقُرَشِيُّ الشَّامِيُّ .

’’یہ وہم ہے، عثمان بن خالد نے عیسیٰ بن یونس سے کچھ بھی بیان نہیں کیا۔ عیسیٰ بن یونس سے تو یہ حدیث عثمان بن عبداللہ قرشی شامی نے بیان کی ہے۔‘‘

(تعليقات الدّارقطني على كتاب المَجروحين لابن حبّان، ص 183)

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

عثمان بن عبداللہ نامی دو راوی ہیں۔ ایک شامی اور دوسرا اموی۔ امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ اور حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے ان دونوں میں فرق کیا ہے، صحیح بات یہ ہے کہ یہ دونوں نام ایک ہی انسان کے ہیں، حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فَرَّقَ الْخَطِيبُ وَابْنُ الْجَوْزِيِّ بَيْنَهُ وَبَيْنَ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْأُمَوِيِّ، وَكِلَاهُمَا يَرْوِي عَنْ مَّالِكٍ --- وَجَمَعَ الذَّهَبِيُّ بَيْنَهُمَا فِي تَرْجَمَةٍ وَّاحِدَةٍ.

''خطیب بغدادی اور ابن الجوزی نے عثمان بن عبداللہ شامی اور عثمان بن عبداللہ اموی میں فرق کیا ہے۔ یہ دونوں امام مالک سے روایت کرتے ہیں، البتہ حافظ ذہبی نے انہیں ایک ہی قرار دیا ہے۔''

(ذيل الميزان: 571)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے حافظ ذہبی رحمہ اللہ کے اس فیصلے کو درست قرار دیا ہے۔

(لسان الميزان: 147/4)

عثمان ''کذاب'' اور ''وضاع'' ہے۔

(لسان الميزان لابن حجر: 143/4)

③ اعمش کا عنعنہ بھی ہے۔

روایت نمبر ⑳

اس روایت کی ایک سند یہ ہے:

عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مَّحْمُودِ بْنِ خِدَاشٍ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الموضوعات لابن الجوزي :325/1)

تبصرہ :

من گھڑت سند ہے، حسن بن عثمان تستری کذاب تھا۔

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ عِنْدِي يَضَعُ، وَيَسْرِقُ حَدِيثَ النَّاسِ .

''میرے نزدیک یہ احادیث گھڑنے والا اور احادیث چور ہے۔''

(الكامل في ضُعفاء الرّجال : 345/2)

❁ عبدان اہوازی رحمہ اللہ نے کذاب قرار دیا ہے۔

(الكامل لابن عدي : 345/2)

روایت نمبر ㉑

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنَا مَدِينَةُ الْحِكْمَةِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ؛ فَلْيَأْتِ الْبَابَ .

''میں حکمت کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ، لہٰذا جو علم حاصل کرنا چاہتا ہو، وہ دروازے سے آئے۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 348/4، الموضوعات لابن الجوزي :351-350/1)

تبصرہ :

باطل روایت ہے:

① رجا بن سلمہ کے بارے میں حافظ ابن الجوزی فرماتے ہیں:

أُتُّهِمَ بِسَرِقَةِ الْحَدِيثِ . ''سرقہ حدیث کا مجرم ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الموضوعات :351/1)

② ابومعاویہ محمد بن حازم ضریر ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

③ اعمش کا عنعنہ بھی ہے۔

④ احمد بن محمد بن یزید بن سلیم کے حالات نہیں مل سکے۔

روایت نمبر ㉒

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنَا مَدِينَةُ الْحِكْمَةِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ؛ فَلْيَأْتِ بَابَهُ.

''میں حکمت کا شہر اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ جو علم حاصل کرنے کا خواہاں ہو، وہ دروازے سے آئے۔''

(الكامل لابن عدي : 67/5، المُعجم الكبير للطّبراني : 65/11، ح : 11061، المستدرك للحاكم : 126/3، تهذيب الآثار للطّبري، ص 105، تاريخ بغداد للخطيب : 48/11، الموضوعات لابن الجوزي : 351/1)

تبصرہ :

جھوٹی اور من گھڑت روایت ہے :

① ابوصلت عبدالسلام بن صالح ''ضعیف'' اور ''متروک'' ہے۔

② اعمش کا عنعنہ ہے۔

③ اعمش یہ روایت مجاہد سے بیان کرتے ہیں۔

❀ امام یحییٰ بن سعید قطان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَتَبْتُ عَنِ الْأَعْمَشِ أَحَادِيثَ عَنْ مُّجَاهِدٍ، كُلُّهَا مُلْزَقَةٌ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَمْ يَسْمَعْهَا .

''میں نے اعمش کی مجاہد سے بیان کردہ روایات لکھی ہیں۔ وہ تمام امام مجاہد کی طرف منسوب ہیں۔ انہیں اعمش نے مجاہد سے نہیں سنا۔''

(مقدّمة الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم، ص 241، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْأَعْمَشُ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ مُّجَاهِدٍ، وَكُلُّ شَيْءٍ يَّرْوِيهِ عَنْهُ؛ لَمْ يَسْمَعْ، إِنَّمَا مُرْسَلَةٌ مُّدَلَّسَةٌ .

''اعمش کا مجاہد سے سماع نہیں۔ اعمش نے جو بھی روایت مجاہد سے بیان کی ہے، وہ مرسل اور مدلّس ہے۔'' (رِواية ابن طهمان : 59)

❁ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْأَعْمَشُ قَلِيلُ السَّمَاعِ مِنْ مُّجَاهِدٍ، وَعَامَّةُ مَا يَرْوِيهِ عَنْ مُّجَاهِدٍ مُّدَلَّسٌ .

''اعمش کا مجاہد سے سماع نہ ہونے کے برابر ہے۔ اکثر مجاہد سے مدلّس روایات بیان کرتے ہیں۔'' (العِلَل لابن أبي حاتم : 210/2)

④ ابومعاویہ بھی ''مدلس'' ہیں اور عن سے بیان کر رہے ہیں۔

نوٹ : بعض راویوں نے ابوصلت عبدالسلام بن صالح کی متابعت کر رکھی ہے۔ ان کا حال بھی دیکھ لیجئے۔

روایت نمبر ㉓

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن محرز (معرفۃ الرجال : ۲/ ۲۴۲، مناقب علی لابن المغازلی : ۱۲۸) نے متابعت کی ہے اور سند یوں بیان کی ہے:

عَنْ مُّحَمَدِ بْنِ جَعْفَرٍ الْعَلَّافِ، قال : حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الطُّفَيْلِ، قَالَ : حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُّجَاهِدٍ.

تبصرہ :

روایت معلول ہے:

① ابن محرز کی توثیق مطلوب ہے!

② محمد بن طفیل بن مالک حنفی کو صرف ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات: ۹/ ۶۳'' میں ذکر کیا ہے، لہٰذا یہ مجہول الحال ہے۔

روایت نمبر ۲۴

محمد بن جعفر فیدی نے متابعت کی ہے:

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 127/3)

تبصرہ :

حسین بن فہم غیر قوی ہے۔ اگرچہ امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے ''ثقہ، مامون، حافظ'' کہا ہے، لیکن یہ امام صاحب کا تساہل ہے۔ انہوں نے خود امام دارقطنی رحمہ اللہ سے اس کا لَيْسَ بِالْقَوِيِّ ''قوی نہیں ہے۔'' ہونا نقل کیا ہے۔

(سؤالات الحاكم للدّارقطني : 85)

نیز ابوحسین محمد بن احمد بن تمیم قنطری کی توثیق کا مسئلہ بھی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت نمبر ۲۵

امام ابوعبید قاسم بن سلام نے (کتاب المجروحین لابن حبان: ۱/ ۱۳۰، ۱۳۱، الموضوعات لابن الجوزی: ۱/ ۳۵۲) میں متابعت کی ہے۔

تبصرہ:

یہ سند بھی ضعیف ہے:

اسماعیل بن محمد بن یوسف جبرینی ابوہارون کے بارے میں:

❁ امام ابن ابوحاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَتَبَ إِلَيَّ بِجُزْءٍ، فَنَظَرْتُ فِي حَدِيثِهِ، فَلَمْ أَجِدْ حَدِيثَهُ حَدِيثَ أَهْلِ الصِّدْقِ.

''اس نے مجھے کچھ احادیث لکھ کر بھیجیں۔ میں نے دیکھیں، تو مجھے ان میں کوئی حدیث بھی ایسی نہیں ملی، جو ثقات کے موافق ہو۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم: 196/2)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يُقَلِّبُ الْأَسَانِيدَ، وَيَسْرِقُ الْحَدِيثَ، لَا يَجُوزُ الِاحْتِجَاجُ بِهِ.

''سندیں الٹ پلٹ کرتا ہے اور احادیث کا سرقہ کرتا ہے۔ اس کی بیان کردہ روایات سے دلیل لینا جائز نہیں۔''

(كتاب المَجروحين: 130/1)

❁ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَوٰى عَنْ سُنَيْدٍ وَّأَبِي عُبَيْدٍ وَّعَمْرِو بْنِ أَبِي سَلَمَةَ أَحَادِيثَ مَوْضُوعَةً .

''یہ سنید، ابوعبید اور عمرو بن ابی سلمہ سے منسوب من گھڑت احادیث بیان کرتا ہے۔''

(لسان الميزان لابن حجر :433/1)

روایت نمبر ۲۶

عمر بن اسماعیل بن مجالد نے (الضعفاء الکبیر للعقیلی : ۳/ ۱۵۰، تاریخ بغداد للخطیب :۱۱/ ۲۰۴، ۳۵۳) میں متابعت کی ہے۔

تبصرہ :

عمر بن اسماعیل کے بارے میں

❁ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفُ الْحَدِيثِ .

''اس کی بیان کردہ روایت ضعیف ہوتی ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم :99/6)

❁ امام ابن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَذَّابٌ، يُحَدِّثُ أَيْضًا بِحَدِيثِ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا»، وَهٰذَا حَدِيثٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَذِبٌ، لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ .

''یہ جھوٹا ہے۔اس نے أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی سند سے یہ حدیث بیان کی ہے:''میں علم کا شہر اور علی اس کا دروازہ ہیں۔'' یہ جھوٹی روایت ہے، جس کی کوئی اصل نہیں۔''

(سؤالات ابن الجنيد :51، الضعفاء الكبير للعقيلي : 150/3، وسندهٗ صحيحٌ)

❀ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ''متروک'' کہا ہے۔

(تقريب التّهذيب : 4866)

روایت نمبر ۲۷

ابراہیم بن موسیٰ رازی نے (تہذیب الآثار [مسند علی] لابی جعفر الطبری، ص ۱۰۵) میں متابعت کی ہے۔

تبصرہ :

ابراہیم کے بارے میں امام طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الشَّيْخُ لَا أَعْرِفُهٗ، وَلَا سَمِعْتُ مِنْهُ غَيْرَ هٰذَا الْحَدِيثِ .

''میں اسے نہیں جانتا، نہ ہی میں نے اس روایت کے علاوہ اس سے کوئی روایت سنی ہے۔''

روایت نمبر ۲۸

احمد بن سلمہ، ابوعمرو جرجانی نے (الکامل لابن عدی: ۱/۱۸۹۔۱۹۰، تاریخ جرجان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

للسہمی ،ص ۶۵ ،الموضوعات لابن الجوزی:۱/ ۳۵۲۔۳۵۳) میں متابعت کی ہے۔

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے،احمد بن سلمہ کے بارے میں

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَ عَنِ الثِّقَاتِ بِالْبَوَاطِيلِ، وَيَسْرِقُ الْحَدِيثَ.

''یہ ثقہ رواۃ سے جھوٹی روایات بیان کرتا اور احادیث کا سرقہ کرتا ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال :189/1)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''کذاب'' قرار دیا ہے۔

(ديوان الضّعفاء :41)

روایت نمبر ۲۹

حسن بن راشد نے (الکامل لابن عدی:۵/ ۶۵) میں متابعت کی ہے۔

تبصرہ:

سند ''ضعیف'' ہے،حسن بن علی عدوی ''کذاب'' ہے۔

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثُ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَلٰى أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَ بِهِ غَيْرُهُ وَسَرَقَ مِنْهُ، مِنَ الضُّعَفَاءِ، وَلَيْسَ أَحَدٌ مِّمَّنْ رَّوَاهُ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ خَيْرٌ وَّأَصْدَقُ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ رَاشِدٍ وَالَّذِي أَلْزَقَهُ الْعَدَوِيُّ عَلَيْهِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یہ ابو صلت ہروی کی ابو معاویہ سے بیان کردہ حدیث ہے۔ اسے ابو صلت سے سرقہ کر کے ضعیف راویوں نے بھی بیان کیا ہے۔ ابو معاویہ سے بیان کرنے والوں میں سے حسن بن علی بن راشد سے بڑھ کر اچھا اور سچا کوئی نہیں، حسن بن علی عدوی نے یہ روایت حسن بن علی بن راشد پر گھڑ دی ہے۔'' (الكامل في ضعفاء الرّجال : 341/2)

روایت نمبر ۳۰

موسیٰ بن محمد نے (میزان الاعتدال للذہبی: ۴۴۴/۳) میں متابعت کی ہے۔

تبصرہ:

جھوٹی سند ہے، محفوظ بن بحر کے بارے میں امام ابو عروبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مَحْفُوظٌ يَّكْذِبُ . ''محفوظ (بن بحر) جھوٹا تھا۔''

(الكامل لابن عدي : 441/6)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اسے محفوظ بن بحر کی جھوٹی روایات میں شمار کیا ہے۔

(ميزان الاعتدال : 444/3)

ابن العمی فرماتے ہیں:

مِنْ وَّضْعِهٖ وَأَكَاذِيبِهٖ . ''یہ اس کی کارستانی ہے۔''

(الكشّف الحثيث : 601)

روایت نمبر ۳۱

رجل من اہل الشام (شام کے ایک مرد) نے (تعلیقات الدارقطنی علی المجروحین لابن حبان، ص ۱۷۹) میں متابعت کر رکھی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ :

روایت جھوٹی ہے:

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''ابوصلت نے یہ روایت ابومعاویہ کی طرف جھوٹی منسوب کی۔اس سے ضعیف راویوں کی ایک جماعت نے سرقہ کیا۔ان میں عمر بن اسماعیل بن مجالد، محمد بن جعفر اور اہل شام میں سے ایک جھوٹا آدمی شامل ہے۔ شامی کذاب نے اسے عَنْ هِشَامٍ، عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ کی سند سے بیان کیا ہے۔''

(تعليقات الدّارقطني على المجروحين لابن حبّان، ص 179)

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اس کی مکمل سند ذکر نہیں کی۔البتہ رجل مبہم کو کذاب ضرور قرار دیا ہے۔اس کے باطل ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

روایت نمبر ۳۲

جعفر بن محمد بغدادی نے (تاریخ بغداد للخطیب : ۷/۱۷۲، الموضوعات لابن الجوزی:۱/۳۵۰) میں متابعت کی ہے۔

تبصرہ :

جھوٹی روایت ہے،جعفر بن محمد بغدادی کے بارے حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ جَهَالَةٌ. ''مجہول ہے۔''

(ميزان الاعتدال :1/415)

نیز اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا مَوْضُوعٌ . ''یہ من گھڑت ہے۔''

(میزان الاعتدال : 415/1)

ابوجعفر مطین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَرْوِ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ مِنَ الثِّقَاتِ أَحَدٌ، رَوَاهُ أَبُو الصَّلْتِ، فَكَذَّبُوهُ .

''اس روایت کو ابومعاویہ سے کسی ثقہ نے روایت نہیں کیا۔ ابوصلت ہروی نے بیان کیا ہے، جسے محدثین جھوٹا کہتے ہیں۔''

(تاریخ بغداد للخطیب : 172/7)

الحاصل :

ابوصلت کا کوئی ثقہ متابع نہیں اور اس سند کا دارومدار ابوصلت ''متروک'' پر ہے۔

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثُ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ، عَلٰى أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَ بِهِ غَيْرُهُ وَسَرَقَ مِنْهُ، مِنَ الضُّعَفَاءِ .

''یہ ابوصلت ہروی کی ابومعاویہ سے بیان کردہ حدیث ہے۔ اس حدیث کو ابوصلت سے سرقہ کر کے کئی ضعیف راویوں نے بھی بیان کیا ہے۔''

(الکامل في ضعفاء الرّجال : 341/2)

روایت نمبر ۳۳

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ، وَأَبُو بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ سُوَرُهَا، وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَمَنْ أَرَادَ الْعِلْمَ، فَلْيَأْتِ الْبَابَ .

''میں علم کا شہر، ابوبکر، عمر اور عثمان اس کی دیواریں ہیں، علی اس کا دروازہ ہیں۔ جو علم چاہتا ہے، دروازے سے آئے۔''

(تاريخ ابن عساكر : 321/45، اللآلي المصنوعة للسّيوطي : 307/1-308)

تبصرہ :

جھوٹی روایت ہے:

① حسن بن تمیم بن تمام مجہول ہے، نیز اس کا انس رضی اللہ عنہ سے سماع ثابت نہیں۔

② ابوالقاسم عمر بن محمد بن حسین کرخی کی توثیق درکار ہے۔

حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُنْكَرٌ جِدًّا إِسْنَادًا وَّمَتْنًا .

''اس روایت کی سند اور متن دونوں سخت منکر ہیں۔''

(تاريخ ابن عساكر : 321/45)

روایت نمبر ۳۴

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہے:

أَنَا مَدِينَةُ الْعِلْمِ، وَأَبُو بَكْرٍ أَسَاسُهَا، وَعُمَرُ حِيطَانُهَا، وَعُثْمَانُ سَقْفُهَا، وَعَلِيٌّ بَابُهَا .

''میں علم کا شہر، ابوبکر اس کی بنیاد، عمر چار دیواری، عثمان چھت اور علی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دروازہ ہیں۔‘‘(تاریخ ابن عساکر : 20/9)

تبصرہ :

روایت جھوٹی ہے۔اس کو گھڑنے والا اسماعیل بن علی بن مثنی استرابادی ہے۔

ائمہ دین کی تحقیق :

اب اس روایت کے بارے میں ائمہ متقدمین کے اقوال ملاحظہ فرمائیں:

امام یحیی بن معین رحمہ اللہ :

فرماتے ہیں:

هُوَ حَدِيثٌ لَّيْسَ لَهٗ أَصْلٌ .’’اس حدیث کی کوئی اصل نہیں۔‘‘

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 99/6، وسندهٗ صحيحٌ)

نوٹ : امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے اسے ’’صحیح‘‘ بھی کہا ہے۔

(تاريخ بغداد للخطيب : 315/12، طبعة بشّار، وسندهٗ صحيحٌ)

ممکن ہے یہ فیصلہ پہلے کا ہو اور کسی راوی کی صحیح حالت ظاہر ہو جانے کے بعد رائے بدل گئی ہو۔واللہ اعلم بالصواب!

امام ابو زرعہ رازی رحمہ اللہ :

فرماتے ہیں:

حَدِيثُ أَبِي مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ : «أَنَا مَدِينَةُ الْحِكْمَةِ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا»، كَمْ مِّنْ خَلْقٍ قَدِ افْتَضَحُوا فِيهِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ابو معاویہ سے بیان کی گئی عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُّجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ کی سند سے یہ حدیث کہ میں حکمت کا شہر ہوں، علی اس کا دروازہ ہیں۔ کتنے ہی اہل علم ہیں، جو اس میں عیب لگاتے ہیں۔''

(سؤالات البرذعي : 753/2)

امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ :

امام ابو حاتم رحمہ اللہ اسے ''منکر'' قرار دیتے ہیں۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 22/8)

امام ترمذی رحمہ اللہ :

فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ مُّنْكَرٌ. ''غریب و منکر حدیث ہے۔''

(سنن التّرمذي : 3723)

امام ابن حبان رحمہ اللہ :

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا خَبَرٌ لَّا أَصْلَ لَهٗ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

''بے اصل ہے۔'' (كتاب المَجروحين : 94/2)

امام دار قطنی رحمہ اللہ :

فرماتے ہیں:

الْحَدِيثُ مُضْطَرِبٌ، غَيْرُ ثَابِتٍ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''مضطرب اور غیر ثابت ہے۔''(العِلَل : 247/3، ح : 386)

امام عقیلی رحمہ اللہ :

فرماتے ہیں: لَا يَصِحُّ فِي هٰذَا الْمَتْنِ حَدِيثٌ .

''اس متن کے ساتھ کوئی روایت ثابت نہیں۔''

(الضّعفاء الكبير : 150/3)

امام ابو جعفر مطین رحمہ اللہ :

فرماتے ہیں:

لَمْ يَرْوِ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ أَبِي مُعَاوِيَةَ مِنَ الثِّقَاتِ أَحَدٌ، رَوَاهُ أَبُو الصَّلْتِ، فَكَذَّبُوهُ .

''اس روایت کو ابو معاویہ سے کسی ایک ثقہ راوی نے بھی بیان نہیں کیا۔ صرف ابو صلت ہروی نے بیان کیا ہے اور اسے محدثین کرام نے جھوٹا قرار دیا ہے۔''(تاريخ بغداد للخطيب : 172/7)

امام ابن عدی رحمہ اللہ :

فرماتے ہیں: هٰذَا حَدِيثٌ مُّنْكَرٌ مَّوْضُوعٌ .

''منکر و من گھڑت ہے۔''(الكامل في ضعفاء الرجال : 192/1)

حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ :

فرماتے ہیں: كُلُّ هٰذِهِ الرِّوَايَاتِ غَيْرُ مَحْفُوظَةٍ .

''اس متن کی تمام روایات منکر ہیں۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(تاریخ دِمَشق : 380/42)

حافظ ابن الجوزي رحمہ اللہ:

حافظ ابن الجوزی نے اسے من گھڑت قرار دیا ہے۔

(الموضوعات :533/1)

حافظ نووی رحمہ اللہ :

فرماتے ہیں: حَدِيثٌ بَاطِلٌ .

''باطل حدیث ہے۔''(تهذيب الأسماء واللّغات :490/1)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ:

فرماتے ہیں: اَلْحَدِيثُ مَوْضُوعٌ، رَوَاهُ الْأَعْمَشُ .

''من گھڑت ہے، اسے اعمش نے بیان کیا ہے۔''

(تاريخ الإسلام : 1191/5، بتحقيق بشّار عوّاد معروف)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ :

علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے بھی اسے خود ساختہ قرار دیا ہے۔

(مِنهاج السّنّة : 515/7، مجموع الفتاوٰى : 123/18)

علامہ ابن طاہر رحمہ اللہ :

من گھڑت قرار دیا ہے۔

(تخريج أحاديث الإحياء للعراقي : 1830)

شیخ عبد الرحمن معلمی یمانی رحمہ اللہ :

شیخ معلّمی رحمہ اللہ نے بھی موضوع کہا ہے۔

(حاشية الفوائد المجموعة للشّوكاني، ص 349)

صرف امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔ ان جمہور ائمہ متقدمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ومتأخرین کی تضعیف کے مقابلے میں امام حاکم رحمہ اللہ کی تصحیح قبول نہیں، وہ متساہل تھے۔ یہ بات اہل علم پر بخوبی عیاں ہے۔

بعض متأخرین، مثلاً: حافظ علائی (اَلنَّقْدُ الصَّحِیح، ص ۵۵)، حافظ ابن حجر (اللآلی المصنوعۃ للسیوطی: ۱/ ۳۳۴)، حافظ سخاوی (المقاصد الحسنۃ: ۱۸۹) اور علامہ شوکانی (الفوائد المجموعۃ، ص: ۳۴۹) کا اسے ''حسن'' قرار دینا درست نہیں ہے۔

الحاصل:

یہ حدیث تمام سندوں کے ساتھ ''ضعیف ومنکر'' ہے۔ حدیث ابن عباس کے تمام طرق أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُّجَاهِدٍ سے مروی ہیں، لہٰذا یہ بھی ''ضعیف ومدلّس'' ہے۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت ومنقبت سر آنکھوں پر، لیکن جھوٹی، ''منکر'' اور ''ضعیف'' سندوں سے مروی روایات کو فضیلت قرار دینا قطعاً علمی رویہ نہیں۔

صحیح وثابت فضائل ومناقب کی روشنی میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شخصیت اتنی واضح ہے کہ اسے ضعیف روایات کی حاجت نہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورج کی واپسی

سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کے لیے سورج کے پلٹ جانے کے متعلق روایات کا علمی اور تحقیقی جائزہ پیش خدمت ہے:

روایت نمبر ①

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے منسوب ہے:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوحٰى إِلَيْهِ، وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ، فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «صَلَّيْتَ يَا عَلِيُّ؟» قَالَ : لَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «اَللّٰهُمَّ، إِنَّهُ كَانَ فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ، فَارْدُدْ عَلَيْهِ الشَّمْسَ»، قَالَتْ أَسْمَاءُ : فَرَأَيْتُهَا غَرَبَتْ، ثُمَّ رَأَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول ہو رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا۔ وہ عصر کی نماز نہ پڑھ سکے، سورج غروب ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی! کیا آپ نے نماز پڑھی ہے؟ عرض کیا: نہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے دعا کی: اللہ! علی تیری اور تیرے رسول کی فرمانبرداری میں مشغول تھے، ان کے لیے سورج لوٹا دے۔ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کا بیان ہے: میں نے سورج کو غروب ہوتے بھی دیکھا، غروب ہو جانے کے بعد طلوع ہوتے بھی دیکھا۔''

(السنّة لابن أبي عاصم : 1323، مختصراً، مشكل الآثار للطّحاوي : 9/2، المُعجم الكبير للطَّبَراني : 152,147/24، تاريخ ابن عساكر : 314/42)

تبصرہ:

سند ''ضعیف'' ہے، ابراہیم بن حسن بن حسن بن علی بن ابو طالب ''مجہول الحال'' ہے۔ صرف ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات'' (۶/ ۳) میں ذکر کیا ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِذٰلِكَ الْمَشْهُورِ فِي حَالِهِ .

''اس کی حالت معلوم نہیں۔'' (البداية والنّهاية : 89/6)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ اس کی روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:

فِيهِ مَنْ لَّمْ أَعْرِفْهُمْ .

''اس روایت میں ایسے راوی ہیں، جنہیں میں نہیں پہچانتا۔''

(مَجمع الزّوائد : 185/9)

لیکن ایک مقام پر امام ابن حبان رحمہ اللہ کی توثیق پر اعتماد کرتے ہوئے اسے ''ثقہ'' بھی کہا ہے۔ (مَجمع الزّوائد : 297/8)

یہ تساہل پر مبنی فیصلہ ہے، جیسا کہ اہل علم جانتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس میں دوسری وجہ ضعف بیان کرتے ہیں کہ فاطمہ بنت حسین بن علی بن ابی طالب، جو امام زین العابدین رحمہ اللہ کی ہمشیرہ ہیں، وہ ہیں تو ثقہ، لیکن یہ معلوم نہیں کہ انہوں نے یہ روایت سیدہ اسما رضی اللہ عنہا سے سنی ہے یا نہیں؟

(البِداية والنّهاية : 89/6)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا سَمَاعُ إِبْرَاهِيمَ مِنْ فَاطِمَةَ، وَلَا سَمَاعُ فَاطِمَةَ مِنْ أَسْمَاءَ، وَلَا بُدَّ فِي ثُبُوتِ هٰذَا الْحَدِيثِ مِنْ أَنْ يُعْلَمَ أَنَّ كُلًّا مِّنْ هٰؤُلَاءِ عَدْلٌ ضَابِطٌ، وَأَنَّهُ سَمِعَ مِنَ الْآخَرِ، وَلَيْسَ هٰذَا مَعْلُومًا.

''ابراہیم کا فاطمہ سے یا فاطمہ کا اسماء سے سماع ثابت نہیں۔ اس حدیث کے ثبوت کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ اس کے تمام راوی عادل وضابط ہیں یا نہیں، نیز انہوں نے ایک دوسرے سے سنا ہے یا نہیں۔ مگر ایسا معلوم نہیں ہو سکا۔'' (مِنهاج السنّة النبويّة : 189/4)

روایت نمبر ② :

سیدہ اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا ہی سے مروی ہے:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالصَّهْبَاءِ، ثُمَّ أَرْسَلَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَاجَةٍ فَرَجَعَ، وَقَدْ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ، فَوَضَعَ النَّبِيُّ صَلَّى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأْسَهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ، فَلَمْ يُحَرِّكْهُ حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «اللّٰهُمَّ، إِنَّ عَبْدَكَ عَلِيًّا احْتَبَسَ بِنَفْسِهِ عَلٰى نَبِيِّكَ، فَرُدَّ عَلَيْهِ شَرْقَهَا»، قَالَتْ أَسْمَاءُ : فَطَلَعَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى وَقَعَتْ عَلَى الْجِبَالِ وَعَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ قَامَ عَلِيٌّ، فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ غَابَتْ، وَذٰلِكَ فِي الصَّهْبَاءِ، فِي غَزْوَةِ خَيْبَرَ .

''نبی کریم ﷺ نے صہبا نامی جگہ پر نماز ظہر ادا کی۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کسی کام بھیجا۔ واپس آئے، تو نبی کریم ﷺ عصر کی نماز ادا فرما چکے تھے۔ آپ ﷺ نے اپنا سر ان کی گود میں رکھا۔ انہوں نے حرکت نہ کی، (کہیں آپ ﷺ کی نیند میں خلل نہ آ جائے)، یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے دعا کی: اللہ! تیرے بندے علی نے خود کو تیرے نبی کے لئے روکا ہوا تھا، لہٰذا اس پر سورج لوٹا دے۔ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ سورج اوپر آ گیا، اس کی روشنی پہاڑوں اور زمین پر پڑنے لگی۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، وضو کیا اور عصر کی نماز پڑھی۔ سورج غروب ہو گیا۔ یہ واقعہ غزوۂ خیبر کے موقع پر صہبا نامی جگہ پر پیش آیا۔''

(مشكل الآثار للطّحاوي : 1068، المُعجم الكبير للطّبراني : 24/144-145)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ:

سند ''ضعیف'' ہے:

① عون بن محمد مجہول ہے۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

هٰذَا الْإِسْنَادُ فِيهِ مَنْ يَّجْهَلُ حَالُهُ، فإنَّ عَوْنًا هٰذَا وَأُمَّهُ لَا يُعْرَفُ أَمْرُهُمَا بِعَدَالَةٍ وَّضَبْطٍ، يُقْبَلُ بِسَبَبِهِمَا خَبَرُهُمَا، فِيمَا هُوَ دُوْنَ هٰذَا الْمَقَامِ، فَكَيْفَ يَثْبُتُ بِخَبَرِهِمَا هٰذَا الْأَمْرُ الْعَظِيمُ الَّذِي لَمْ يَرْوِهِ أَحَدٌ مِّنْ أَصْحَابِ الصِّحَاحِ، وَلَا السُّنَنِ، وَلَا الْمَسَانِيدِ الْمَشْهُورَةِ، فَاللّٰهُ أَعْلَمُ، وَلَا نَدْرِي أَسَمِعَتْ أُمُّ هٰذَا مِنْ جَدَّتِهَا أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أَوْ لَا .

''اس سند میں عون اور اس کی والدہ کے حافظے اور عدالت کے متعلق کچھ معلوم نہیں۔ یہی دو امور ہیں، جن کی بنا پر روایت قبول کی جا سکتی تھی اور ان میں یہ چیز نہیں ہے۔ ان کے بیان کی بنیاد پر ایک ایسا اہم مسئلہ کیسے ثابت ہو سکتا ہے، جس کو مشہور اصحابِ صحاح وسنن ومسانید میں سے کسی نے بیان نہیں کیا۔ نہیں معلوم کہ ام عون کا سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے سماع ہے یا نہیں۔'' (البداية والنّهاية : 88/6)

❁ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ عون بن محمد کے بارے میں فرماتے ہیں:

لَمْ أَجِدْ مَنْ تَرَجَّمَهُ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’مجھے اس کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔‘‘

(مَجمع الزّوائد : 237/3، 50/4)

❁ ایک روایت، جس کی سند میں عون بن محمد اور اس کی ماں ام عون موجود ہیں، کے بارے میں ابن ترکمانی لکھتے ہیں:

فِي إِسْنَادِهٖ مَنْ يُّحْتَاجُ إِلٰى كَشْفِ حَالِهٖ .

’’اس سند میں ایسے راوی ہیں، جن کے حال کی وضاحت ضروری ہے۔‘‘

(الجوهر النّقي في الردّ على البيهقي : 396/3)

لہٰذا عون بن محمد کی ایک دوسری روایت کی سند کو حافظ منذری (الترغیب والترہیب : ۸۹/۳) اور حافظ ابن حجر کا ’’حسن‘‘ کہنا، نیز حافظ عراقی (فیض القدیر للمناوی : ۳۲۷/۴) کا ’’جید‘‘ کہنا قطعاً درست نہیں۔

② ام عون بھی ’’مجہولہ‘‘ ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے مَقْبُولَةٌ (مجہولۃ الحال) کہا ہے۔

(تقريب التّهذيب : 8750)

❁ حافظ بوصیری (مصباح الزجاجۃ : ۵۲/۲) اور سندھی حنفی (حاشیۃ السندی علی ابن ماجہ : ۱۶۱۱) نے بھی یہی فیصلہ دیا ہے۔

❁ حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ مُنْكَرٌ، وَفِيهِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْمَجَاهِيلِ .

’’یہ حدیث منکر ہے، اس میں کئی مجہول راوی ہیں۔‘‘

(تاريخ دِمَشق : 314/42)

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

روایت نمبر ③

سیدہ اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے منسوب ہے:

إِنَّ النَّبِيَّ أُوحِيَ إِلَيْهِ، فَسَتَرَهُ عَلِيٌّ بِثَوْبِهِ، حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنِ النَّبِيِّ، قَالَ : «يَا عَلِيُّ، صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟»، قَالَ : لَا قَالَ : «اللّٰهُمَّ ارْدُدِ الشَّمْسَ عَلٰى عَلِيٍّ»، قَالَتْ : فَرَجَعَتِ الشَّمْسُ حَتّٰى رَأَيْتُهَا فِي نِصْفِ الْحُجُرِ، أَوْ قَالَتْ : نِصْفِ حُجْرَتِي .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول ہو رہا تھا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کپڑے سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈھانپ رکھا تھا، اسی اثنا میں سورج غروب ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وحی سے فارغ ہوئے، تو پوچھا: علی! کیا آپ نے عصر کی نماز پڑھی ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اللہ! علی کے لئے سورج لوٹا دے۔ سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں: سورج واپس پلٹا، اس کی روشنی میرے گھر کے صحن کے میں آن پہنچی۔''

(تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 314/42، الموضوعات لابن الجوزي :356/1، اللآلي المصنوعة للسّيوطي :338/1)

تبصرہ:

باطل سند ہے:

① ابوالعباس ابن عقدہ ''ضعیف'' ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(السّنن : 264/2)

❁ حمزہ بن یوسف سہمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

سَمِعْتُ أَبَا عُمَرَ بْنِ حَيْوَيْهِ يَقُولُ : كَانَ أَحْمَدُ بْنُ عُقْدَةَ فِي جَامِعِ بَرَاثَا يُمْلِي مَثَالِبَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ : الشَّيْخَيْنِ، يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ، فَتَرَكْتُ حَدِيثَهُ، وَلَا أُحَدِّثُ عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ شَيْئًا .

''میں نے ابوعمر بن حیویہ سے سنا کہ احمد بن عقدہ براثا کی جامع میں صحابہ کرام یا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے عیوب لکھواتا تھا۔ اس بنا پر میں نے اس کی روایت ترک کر دی۔ میں اس سے کچھ بیان نہیں کرتا۔''

(سؤالات السّهمي : 166)

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ صَاحِبَ مَعْرِفَةٍ وَّحِفْظٍ، وَمُقَدَّمًا فِي هٰذِهِ الصَّنَاعَةِ؛ إِلَّا أَنِّي رَأَيْتُ مَشَايِخَ بَغْدَادَ مُسِيئِينَ الثَّنَاءَ عَلَيْهِ .

''یہ بڑا عالم، حافظ اور فن میں مقدم تھا، مگر میں نے بغداد کے مشائخ کو دیکھا کہ وہ اس پر جرح کرتے ہیں۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 206/1)

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانَ رَجُلَ سَوْءٍ . ''برا آدمی تھا۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 22/5، وسندهٗ صحيحٌ)

امام دارقطنی رحمہ اللہ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا:

أَيْش أَكْبَرُ مَا فِي نَفْسِكَ عَلَيْهِ؟

''آپ کے مطابق اس میں بڑی برائی کیا ہے؟

تو وہ تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو گئے، پھر فرمایا:

اَلْأَكْثَرُ مِنَ الْمَنَاكِيرِ . ''اس کی اکثر روایات منکر ہیں۔''

(تاريخ بغداد : 22/5، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ ابن عقدہ نے عبدالغفار بن القاسم ابومریم کی تعریف میں مبالغہ کیا، تو امام ابن عدی رحمہ اللہ نے فرمایا:

اِبْنُ سَعِيدِ (ابْنِ عُقْدَةَ) حَيْثُ قَالَ، هٰذَا الْمَيْلُ الشَّدِيدُ إِنَّمَا كَانَ لِإِفْرَاطِهٖ فِي التَّشَيُّعِ .

''ابن سعید (ابن عقدہ) نے یہ انتہا کا میلان اس لیے ظاہر کیا ہے کہ وہ خود غالی شیعہ ہے۔'' (الكامل في ضعفاء الرّجال : 327/5)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ ضُعْفٌ . ''اس میں کمزوری ہے۔''

(سير أعلام النّبلاء : 341/5 - 342)

نیز ابن خراش اور ابن عقدہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِيهِمَا رَفْضٌ وَّبِدْعَةٌ . ''ان میں صحابہ دشمنی اور بدعت موجود ہے۔''

(میزان الاعتدال :128/1)

مزید فرماتے ہیں:

شِيعِيٌّ، وَضَعَّفَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ .

''یہ شیعہ ہے اور اس کو کئی محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(المغني في الضّعفاء :55/1)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِبْنُ عُقْدَةَ مُتَّهَمٌ، فَإِنَّهُ رَافِضِيٌّ خَبِيثٌ .

''ابن عقدہ متہم ہے، یہ خبیث رافضی ہے۔''

(جامع المسانید والسّنن : 524/5)

اگر کوئی کہے کہ ابن عقدہ اس میں منفرد نہیں، بلکہ شاذان فضلی کے استاذ ابوالحسن علی بن ابراہیم بن اسماعیل بن کعب دقاق نے اس کی متابعت کی ہے۔

(اللآلي المصنوعة للسّيوطي :338/1)

تو گزارش ہے کہ شاذان فضلی کون ہے؟ اس کے استاذ ابوالحسن علی بن ابراہیم کے بھی حالات زندگی نہیں مل سکے۔

بعض لوگ اسے علی بن اسماعیل بن کعب، جس کے حالاتِ زندگی تاریخ بغداد للخطیب (۳۴۵/۱۱) میں ہیں، سمجھتے ہیں جو کہ درست نہیں۔ یہی مراد لیا جائے، تو یہ بھی ''مجہول'' ہے۔ اسے ازدی نے ''ثقہ'' کہا ہے۔

(تاریخ بغداد للخطیب : 258/13، طبعة بشّار)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن ابوالفتح محمد بن الحسین ازدی خود ''ضعیف'' ہے۔کوئی ''ضعیف'' کسی کو کیسے ثقہ کہہ سکتا ہے؟ یوں یہ متابعت سرے سے ثابت ہی نہیں ہے۔

شاذان فضلی کی سند میں علی بن جابر اودی بھی ''مجہول'' ہے۔

② عبدالرحمٰن بن شریک ضعیف ہے۔

❁ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ نے اسے وَاهِي الْحَدِيثِ (کمزور) کہا ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم: 244/5)

امام ابن حبان رحمہ اللہ اسے اپنی کتاب (الثقات: ۳۷۵/۸) میں ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

رُبَمَا أَخْطَأَ. ''کبھی کبھی غلطی کر جاتا ہے۔''

لہٰذا امام حاکم (۳۳۲) کا اس کی ایک روایت کو ''صحیح علی شرط مسلم'' کہنا، حافظ ہیثمی (مجمع الزوائد: ۶۸/۸) کا ثقہ قرار دینا اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (تقریب التہذیب: ۳۸۹۳) کا اسے ''صدوق'' کہنا امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ جیسے جمہور ائمہ کی جرح کے مقابلہ میں خطا ہے۔اس کا ضعف ہی راجح ہے۔

③ عبدالرحمٰن یہ روایت اپنے والد شریک بن عبداللہ قاضی سے بیان کر رہا ہے۔شریک القاضی جب کوفہ میں عہدۂ قضا پر فائز ہوئے، تو ان کا حافظہ جواب دے گیا تھا۔معلوم نہیں کہ ان کے بیٹے عبدالرحمٰن بن شریک نے یہ روایت اپنے والد سے ان کا حافظہ بگڑنے سے پہلے سنی تھی یا بعد میں۔

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا حَدِيثٌ بَاطِلٌ، أَمَّا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ شَرِيكٍ عَنْ أَبِيهِ؛ فَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ : هُوَ وَاهِي الْحَدِيثِ، قُلْتُ : وَ (أَمَّا) أَنَا؛ فَلَا أَتَّهِمُ بِهٰذَا إِلَّا ابْنَ عُقْدَةَ، فَإِنَّهُ كَانَ رَافِضِيًّا، يُحَدِّثُ بِمَثَالِبِ الصَّحَابَةِ .

''یہ حدیث باطل ہے۔عبدالرحمٰن بن شریک اپنے باپ سے بیان کرتا ہے۔ اس کے بارے میں امام ابو حاتم رازی فرماتے ہیں : وہ کمزور روایات بیان کرتا ہے۔ میں سمجھتا ہوں اس روایت کو ابن عقدہ نے گھڑ لیا ہے، وہ رافضی تھا، صحابہ کے عیوب بیان کرتا ہے۔''

(الموضوعات :356/1)

روایت نمبر ④

سیدہ اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا ہی سے منسوب ہے:

لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ شُغِلَ عَلِيٌّ بِمَا كَانَ مِنْ قِسْمَةِ الْغَنَائِمِ، حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ، فَسَأَلَ النَّبِيُّ عَلِيًّا؛ «هَلْ صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟» قَالَ : لَا، فَدَعَا اللّٰهَ، فَارْتَفَعَتْ حَتّٰى تَوَسَّطَتِ الْمَسْجِدَ، فَصَلّٰى عَلِيٌّ، فَلَمَّا صَلّٰى؛ غَابَتِ الشَّمْسُ، قَالَ : فَسَمِعْتُ لَهَا صَرِيرًا كَصَرِيرِ الْمِنْشَارِ فِي الْخَشَبَةِ .

''خیبر کے دن سیدنا علی رضی اللہ عنہ مالِ غنیمت کی تقسیم میں مشغول رہے، سورج غروب ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا آپ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عصر کی نماز پڑھ لی ہے؟ عرض کیا: نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی اور سورج بلند ہوتا ہوا مسجد کے درمیان آ گیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی، تو سورج کے غروب ہونے کی آواز میں نے سنی جیسا کہ کسی لکڑی میں آرا چلایا جاتا ہے۔''

(أخرجه أبو الحسن شاذان الفضلي، [كما في اللآلي المصنوعة للسيوطي : 340/1]، وأبو القاسم عبيد الله بن عبد الله الحسكاني [كما في منهاج السنّة النبويّة لابن تيمية : 191/4]، البداية والنّهاية لابن كثير : 90/6)

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے:

① صاحبِ کتاب ابوالحسن شاذان فضلی کے حالات نہیں مل سکے۔

② صباح بن یحییٰ کے بارے میں:

❁ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ نَظَرٌ. ''اس پر کلام ہے۔''

(التّاريخ الكبير : 315/4)

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ شِيعِيٌّ، مِنْ جُمْلَةِ شِيعَةِ الْكُوفَةِ.

''یہ کوفی شیعہ ہے۔'' (الكامل في ضعفاء الرّجال : 84/4)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوكٌ، بَلْ مُتَّهَمٌ. ''یہ متروک، بلکہ متہم بالکذب ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ميزان الاعتدال : 306/2)

❁ ابن عراق رحمہ اللہ کہتے ہیں:

شِيعِيٌّ، مَتْرُوكٌ، مُتَّهَمٌ . ''یہ شیعہ، متروک اور متہم ہے۔''

(تنزيه الشّريعة :67/1)

اس کی توثیق ثابت نہیں۔

③ محمد بن صبیح دمشقی کی توثیق بھی مطلوب ہے۔

④ عبداللہ بن الحسین بن جعفر

⑤ حسین مقتول

⑥ فاطمہ بنت علی

⑦ ام الحسن بنت علی

سب کا تعارف اور توثیق مطلوب ہے۔

روایت نمبر ⑤

ایک روایت ہے:

أَخْرَجَهُ أَبُو الْقَاسِمِ الْحَسْكَانِيُّ (كَمَا فِي مِنْهَاجِ السُّنَّةِ النَّبَوِيَّةِ لِابْنِ تَيْمِيَةِ : 190/4) عَنْ أَبِي حَفْصٍ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ الْقَاضِي الْجِعَابِي، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ جَعْفَرٍ الْعَسْكَرِيُّ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ ---- .

تبصرہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سند جھوٹی اور من گھڑت ہے:

① ام اشعث ''مجہولہ'' ہے۔

② احمد بن محمد بن یزید بن سلیم کے حالاتِ زندگی نہیں مل سکے۔

③ سفیان ثوری کا عنعنہ ہے۔

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا مِمَّا لَا يُقْبَلُ نَقْلُهٗ إِلَّا مِمَّنْ عُرِفَ عَدَالَتُهٗ وَضَبْطُهٗ؛ لَا مِنْ مَّجْهُولِ الْحَالِ، فَكَيْفَ إِذَا كَانَ مِمَّا يَعْلَمُ أَهْلُ الْحَدِيثِ أَنَّ الثَّوْرِيَّ لَمْ يُحَدِّثْ بِهٖ، وَلَا حَدَّثَ بِهٖ عَبْدُ الرَّزَّاقِ؟ وَأَحَادِيثُ الثَّوْرِيِّ وَعَبْدِ الرَّزَّاقِ يَعْرِفُهَا أَهْلُ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ، وَلَهُمْ أَصْحَابٌ يَّعْرِفُونَهَا، وَرَوَاهُ خَلَفُ بْنُ سَالِمٍ، وَلَوْ قُدِّرَ أَنَّهُمْ رَوَوْهُ؛ فَأُمُّ أَشْعَثَ مَجْهُولَةٌ، لَا يَقُومُ بِرِوَايَتِهَا شَيْءٌ.

''ایسی روایات صرف ان سے روایت کرنا جائز ہے، جن کی عدالت اور حافظہ معروف ہو۔ مجہول الحال راویوں سے ایسے بیانات لینا جائز نہیں۔ پھر یہ ایسی روایت ہے، جس کے بارے میں محدثین جانتے ہیں کہ اس کو امام سفیان ثوری رحمہ اللہ اور امام عبدالرزاق رحمہ اللہ نے بیان ہی نہیں کیا۔ سفیان ثوری رحمہ اللہ اور عبدالرزاق رحمہ اللہ کی تمام روایات محدثین جانتے ہیں۔ محدثین کے شاگرد بھی ان سے واقف ہیں، لیکن یہ روایت صرف

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

خلف بن سالم نے بیان کی ہے۔ اگر یہ مان لیا جائے کہ محدثین نے اسے بیان کیا ہے، تو بھی اس میں ام اشعث مجہولہ ہے۔ اس کی کوئی روایت کچھ حیثیت نہیں رکھتی۔''

(منهاج السنّة النبويّة في نقض كلام الشيعة والقدريّة : 190/4)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ غَرِيبٌ جِدًّا، وَحَدِيثُ عَبْدِ الرَّزاق وَشَيْخِهِ الثَّوْرِيِّ مَحْفُوظٌ عِنْدَ الْأَئِمَّةِ، لَا يَكَادُ يُتْرَكُ مِنْهُ شَيْءٌ مِّنَ الْمُهِمَّاتِ، فَكَيْفَ لَمْ يَرْوِ عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ مِثْلَ هٰذَا الْحَدِيثِ الْعَظِيمِ؛ إِلَّا خَلَفُ بْنُ سَالِمٍ، بِمَا قَبْلَهُ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِينَ لَا يُعْرَفُ حَالُهُمْ فِي الضَّبط وَالْعَدَالَةِ كَغَيْرِهِمْ؟ ثُمَّ إِنَّ أُمَّ أَشْعَثَ مَجْهُولَةٌ.

''سند انتہا درجے کی منکر ہے۔ عبدالرزاق رحمہ اللہ اور ان کے استاذ سفیان ثوری رحمہ اللہ کی احادیث محدثین کے ہاں محفوظ ہیں، کوئی اہم روایت ان سے اوجھل نہیں رہ سکتی۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ عبدالرزاق رحمہ اللہ سے اس طرح کی عظیم معجزہ کی حامل حدیث خلف بن سالم ہی بیان کریں۔ دوسرے یہ کہ سالم سے اوپر والے راوی اپنے حافظے اور عدالت کے اعتبار سے مجہول ہیں۔ تیسرے ام اشعث مجہولہ ہے۔''

(البداية والنّهاية : 89/6)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت نمبر ⑥

ایک سند یہ ہے:

عَنْ حُسَيْنٍ الْأَشْقَرِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَاصِمٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ عَلِيٍّ، عَنْ أَسْمَاءَ.

(أخرجه القاسم الحسكاني، كما في مِنهاج السنّة لابن تيمية: 4/191، 192)

تبصرہ:

باطل سند ہے۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ لَّا يَثْبُتُ. ''سند ثابت نہیں۔''

(البداية والنّهاية: 6/89)

① حسین بن حسن اشقر جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

❁ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ. ''جمہور نے اسے ضعیف کہا ہے۔''

(مَجمع الزّوائد: 9/102)

❁ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ نَظَرٌ. ''منکر الحدیث ہے۔''

(التّاريخ الكبير: 2/385)

فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عِنْدَهٗ مَنَاكِيرُ . ''اس کی روایات منکر ہیں۔''

(التّاريخ الصغير : 291/2)

❁ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُنْكَرُ الْحَدِيثِ، وَكَانَ صَدُوقًا .

''اس کی حدیث منکر ہوتی ہے، اگرچہ خود سچا تھا۔''

(سؤالات ابن هاني : 2358)

❁ امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ شَيْخٌ مُّنْكَرُ الْحَدِيثِ .

''منکر احادیث بیان کرنے والا شیخ ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 50/3)

❁ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِقَوِيٍّ فِي الْحَدِيثِ .

''حدیث بیان کرنے میں بہت کمزور تھا۔''

(الجرح والتّعديل : 49/3)

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

جَمَاعَةٌ مِّنْ ضُعَفَاءِ الْكُوفِيِّينَ يُحِيلُونَ بِالرِّوَايَاتِ عَلٰى حُسَيْنٍ الْأَشْقَرِ، عَلٰى أَنَّ حُسَيْنًا هٰذَا فِي حَدِيثِهٖ بَعْضُ مَا فِيهِ .

''ضعیف کوفی راویوں کی ایک جماعت حسین اشقر کی طرف روایات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منسوب کرتی تھی، خود اس کی حدیث میں بھی ضعف ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال: 362/2)

❁ امام دارقطنی (کتاب الضعفاء والمتروکین: ۱۹۵) اور امام نسائی رحمہ اللہ (الضعفاء والمتروکون: ۱۴۶) نے بھی اسے ''غیر قوی'' قرار دیا ہے۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ شِيعِيٌّ مَّتْرُوكٌ. ''شیعہ اور متروک ہے۔''

(تفسير ابن كثير: 570/3)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حُسَيْنٌ مُّتَّهَمٌ. ''حسین اشقر متہم ہے۔''

(تلخيص كتاب الموضوعات: 151/1)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ''ضعیف'' قرار دیا ہے۔

(فتح الباري شرح صحيح البخاري: 28/6)

② علی بن حسین اگر زین العابدین ہیں، تو عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار نے ان کا زمانہ نہیں پایا اگر کوئی اور ہے، تو ہم اسے نہیں جانتے۔

روایت نمبر ⑦:

ایک اور سند ملاحظہ ہو:

يَرْوِيهِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أُمِّهِ فَاطِمَةَ بِنْتِ حُسَيْنٍ، عَنْ أَسْمَاءَ.....

(أخرجه شاذان الفضلي، كما في اللآلي المصنوعة للسيوطي: 339/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ:

انتہائی جھوٹی سند ہے:

① صاحبِ کتاب شاذان فضلی کون ہے؟ کوئی پتہ نہیں۔

② امام طبرانی کا استاذ اسماعیل بن الحسن خفاف ''مجہول'' ہے۔

③ یحییٰ بن سالم کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

④ صباح مروزی (مزنی) اگر صباح بن یحییٰ ہے، تو متہم ہے۔ کوئی اور ہے، تو ''مجہول'' ہے۔

⑤ اسماعیل بن اسحاق راشدی کی توثیق درکار ہے۔

⑥ فاطمہ بنت حسین کا سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں۔

روایت نمبر ⑧:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

لَمَّا كُنَّا بِخَيْبَرَ شَهِدَ رَسُولُ اللّٰهِ فِي قِتَالِ الْمُشْرِكِينَ، فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ، وَكَانَ مَعَ صَلَاةِ الْعَصْرِ؛ جِئْتُهُ، وَلَمْ أُصَلِّ صَلَاةَ الْعَصْرِ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ فِي حِجْرِي، فَنَامَ، فَاسْتَثْقَلَ، فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْعَصْرِ، كَرَاهِيَةً أَنْ أُوقِظَكَ مِنْ نَوْمِكَ، فَرَفَعَ يَدَهُ، ثُمَّ قَالَ: «اللّٰهُمَّ، إِنَّ عَبْدَكَ تَصَدَّقَ بِنَفْسِهِ عَلٰى نَبِيِّكَ، فَارْدُدْ عَلَيْهِ شَرْقَهَا»، قَالَ: فَرَأَيْتُهَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَى الْحَالِ فِي وَقْتِ الْعَصْرِ بَيْضَاءَ نَقِيَّةً، حَتّٰى قُمْتُ، ثُمَّ تَوَضَّأْتُ، ثُمَّ صَلَّيْتُ، ثُمَّ غَابَتَ.

''جب غزوۂ خیبر میں تھے، تو رسول اللہ ﷺ مشرکین سے لڑائی میں شریک ہوئے۔ اگلے دن عصر کے وقت میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے ابھی تک عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی۔ آپ ﷺ میری گود میں سر رکھ کر سو گئے۔ آپ اس وقت بیدار ہوئے، جب سورج غروب ہو گیا تھا۔ عرض کیا: اللہ کے رسول! میں نے عصر کی نماز نہیں پڑھی، آپ کو بیدار کرنا مجھے اچھا نہیں لگا، آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی: اللہ! تیرے بندے نے اپنی جان تیرے نبی پر قربان کر رکھی تھی۔ اس پر سورج لوٹا دے۔ میں نے دیکھا سورج عصر کے وقت کی طرح بالکل صاف سفید روشن ہو گیا۔ میں اٹھا، وضو کیا اور نماز پڑھی، پھر سورج غروب ہو گیا۔''

(أخرجه شاذان الفضلي، كما في اللآلي المصنوعة للسيوطي: 340/1)

تبصرہ:

روایت جھوٹی ہے:

① شاذان کا کوئی اتہ پتہ نہیں۔

② یحییٰ بن عبداللہ بن حسن بن علی کے حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

③ ابواسحاق ابراہیم بن رشید کون ہے؟ تعارف درکار ہے۔

④ عبداللہ بن فضل طائی کی توثیق درکار ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مالینی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن منذر نے کہا:

كَانَ ثِقَةً؛ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يَغْلُو فِي التَّشَيُّعِ .

''ثقہ تھا، البتہ غالی شیعہ بھی تھا۔'' (لسان الميزان لابن حجر : 326/3)

عبداللہ بن منذر ائمہ جرح ونقد میں سے نہیں۔ لہٰذا ان کی توثیق معتبر نہیں۔

⑤ عبیداللہ بن سعید بن کثیر بن عفیر سخت مجروح ہے۔

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كِلَا الْحَدِيثَيْنِ يَرْوِيهِمَا عَنْهُ ابْنُهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ، وَلَعَلَّ الْبَلَاءُ مِنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ .

''دونوں حدیثیں سعید سے اس کے بیٹے عبیداللہ نے بیان کی ہیں۔ یہ عبیداللہ کی گھڑنتل لگتی ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 412/3)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنْ أَبِيهِ عَنِ الثِّقَاتِ الْأَشْيَاءَ الْمَقْلُوبَاتِ، لَا يُشْبِهُ حَدِيثُهُ حَدِيثَ الثِّقَاتِ .

''اپنے باپ سے منسوب کر کے ثقہ راویوں کی سند سے مقلوب روایتیں بیان کرتا ہے۔ اس کی حدیث ثقہ راویوں کی حدیث جیسی نہیں ہوتی۔''

(كتاب المَجروحين : 67/2)

❁ حسین بن اسحاق اصبہانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا يَجُوزُ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبَرِهٖ إِذَا انْفَرَدَ .

''روایت میں منفرد ہو، تو اس سے دلیل لینا جائز نہیں۔''

(كتاب المَجروحين : 67/2)

لہٰذا امام ابوعوانہ رحمہ اللہ کا اپنی کتاب میں اس کا ذکر کرنا مفید نہیں۔

روایت نمبر ⑨

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

قَالَ عَلِيٌّ يَوْمَ الشُّورٰى : أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ، هَلْ فِيكُمْ مَّنْ رُدَّتْ لَهُ الشَّمْسُ غَيْرِي، حِين نَام رَسُولُ اللّٰهِ، وَجَعَلَ رَأْسَهٗ فِي حِجْرِي، حَتّٰى غَابَتِ الشَّمْسُ، فَانْتَبَهَ، فَقَالَ : «يَا عَلِيُّ، صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟»، قُلْتُ : اللّٰهُمَّ لَا، فَقَالَ : «اللّٰهُمَّ ارْدُدْهَا عَلَيْهِ، فَإِنَّهٗ كَانَ فِي طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ» .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے شوریٰ کے دن فرمایا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: میرے علاوہ کوئی ہے، جس کیلئے سورج پلٹا ہو۔ اس دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری گود میں سر رکھے سو رہے تھے، کہ سورج غروب ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے، تو فرمایا: علی! آپ نے عصر کی نماز پڑھی؟ عرض کیا: نہیں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا کی: اے اللہ! ان کے لئے سورج پلٹا دے، یہ تیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھے۔''

(أخرجه شاذان الفضلي، كما في اللآلي المصنوعة للسّيوطي : 341/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ:

صریح جھوٹ ہے:

① شاذان فضلی کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔

② اس کا استاذ ابوالحسن بن صفوہ بھی ''مجہول'' ہے۔

③ حسن بن علی بن محمد عدوی، طبری کی توثیق درکار ہے۔

④ احمد بن علاء رازی کا پتہ نہیں چل سکا۔

⑤ اسحاق بن ابراہیم تیمی کے حالاتِ زندگی نہیں مل سکے۔

⑥ ابراہیم بن یزید نخعی ''مدلس'' ہیں۔

⑦ علقمہ کا سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے سماع درکار ہے۔

روایت نمبر ⑩

جویریہ بنت مسہر سے منسوب ہے:

خَرَجْتُ مَعَ عَلِيٍّ، فَقَالَ: يَا جُوَيْرِيَةُ، إِنَّ النَّبِيَّ كَانَ يُوحٰى إِلَيْهِ، وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِي .....

(أخرجه أبو القاسم الحسكاني، كما في منهاج السنّة لابن تيمية : 4/194)

تبصرہ:

باطل روایت ہے:

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْإِسْنَادُ أَضْعَفُ مِمَّا تَقَدَّمَ، وَفِيهِ مِنَ الرِّجَالِ الْمَجَاهِيلِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الَّذِينَ لَا يُعْرَفُ أَحَدُهُمْ بِعَدَالَةٍ وَّلَا ضَبْطٍ، وَانْفِرَادُهُمْ بِمِثْلِ هٰذَا الَّذِي، لَوْ كَانَ عَلِيٌّ قَالَهٗ، لَرَوَاهُ عَنْهُ الْمَعْرُوفُونَ مِنْ أَصْحَابِهٖ، وَبِمِثْلِ هٰذَا الْإِسْنَادِ عَنْ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ، وَلَا يُعْرَفُ حَالُ هٰذِهِ الْمَرْأَةِ، وَلَا حَالُ هٰؤُلَاءِ الَّذِينَ رَوَوْا عَنْهَا، بَلْ وَلَا تُعْرَفُ أَعْيَانُهُمْ، فَضْلًا عَنْ صِفَاتِهِمْ، لَا يَثْبُتُ فِيهِ شَيْءٌ، وَفِيهِ مَا يُنَاقِضُ الرِّوَايَةَ الَّتِي هِيَ أَرْجَحُ مِنْهُ، مَعَ أَنَّ الْجَمِيعَ كَذِبٌ، فَإِنَّ الْمُسْلِمِينَ رَوَوْا مِنْ فَضَائِلِ عَلِيٍّ، وَمُعْجِزَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ دُونَ هٰذَا، وَهٰذَا لَمْ يَرْوِهٖ (أَحَدٌ) مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ.

”گزشتہ روایت سے بھی زیادہ سخت ضعیف ہے۔ اس میں مجہول راوی ہیں، جن کی عدالت وضبط معروف نہیں۔ وہ اسے بیان کرنے میں منفرد ہیں۔ اگر واقعی ایسا ہوتا، تو ضرور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مشہور رفقا ان سے بیان کرتے۔ اس جیسی روایت کو بیان صرف ایک عورت جویریہ بنت مسہر نے کیا، جو خود مجہولہ ہے! پھر اس کے راویوں کے حالات بھی معلوم نہیں، روایت جھوٹی ہونے کے ساتھ ساتھ ان روایات کے بھی مخالف ہے، جو اس کی نسبت راجح ہیں۔ مسلمانوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے فضائل اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کو بیان کیا، مگر یہ ان سب سے بڑھ کر ہے، کسی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

محدث نے اسے نقل نہیں کیا۔‘‘(مِنهاج السنّة : 194/4)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْإِسْنَادُ مُظْلِمٌ، وَأَكْثَرُ رِجَالِهِ لَا يُعْرَفُونَ، وَالَّذِي يَظْهَرُ، وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّهُ مُرَكَّبٌ مَّصْنُوعٌ .

’’سند جھوٹی ہے۔ اکثر راوی مجہول ہیں، جیسا کہ ظاہر ہے۔ یہ من گھڑت کہانی ہے۔‘‘(البِداية والنّهاية : 92/6)

روایت نمبر ⑪

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

نَام رَسُولُ اللّٰهِ، وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ، وَلَمْ يَكُنْ صَلَّى الْعَصْرَ حَتّٰى غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَلَمَّا قَامَ النَّبِيُّ؛ دَعَا لَهُ، فَرُدَّتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ حَتّٰى صَلّٰى، ثُمَّ غَابَتْ ثَانِيَةً .

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی گود میں سر رکھے ہوئے سو گئے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ابھی تک عصر کی نماز نہیں پڑھی تھی کہ سورج غروب ہو گیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے، تو ان کے لئے دعا کی۔ سورج پلٹ آیا، انہوں نے نماز ادا کر لی، تو غروب ہو گیا۔‘‘

(أخرجه شاذان الفضلي، كما في اللآلي المصنوعة للسّيوطي : 338/1، وأبو القاسم الحسكاني، كما في مِنهاج السنّة لابن تيمية : 194/4)

تبصرہ :

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

سخت ''ضعیف'' ہے:

① داؤد بن فراہیج کے بارے میں امام شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ كَبِرَ، وَافْتَقَرَ.

''یہ زیادہ بوڑھا اور مختلط ہو گیا تھا۔''

(التّاريخ الكبير للبخاري: 230/3، وسندهٗ صحيحٌ)

معلوم نہیں کہ اس نے یہ روایت کب بیان کی؟

② داؤد بن فراہیج سے نیچے ابن مردویہ تک سند غائب ہے۔

اللآلی المصنوعۃ للسیوطی (۳۰۹/۳) میں مذکور اس کی دوسری سند بھی باطل ہے:

① داؤد کا متابع عمارہ بن فیروز ''مجہول'' ہے۔

❁ امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُتَابَعُ عَلٰى حَدِيثِهٖ. ''اس کی حدیث پر متابعت نہیں کی گئی۔''

(الضّعفاء الكبير: 316/3)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ مَنْ هُوَ. ''پتہ نہیں یہ کون ہے؟''

(ميزان الاعتدال: 178/3)

③ یزید بن عبدالملک نوفلی جمہور کے نزدیک ''ضعیف و منکر الحدیث'' ہے۔

❁ امام بخاری، امام یحییٰ بن معین، امام ابو حاتم رازی، امام ابو زرعہ رازی، امام دارقطنی، امام نسائی، امام ابن عدی اور امام بزار رحمہم اللہ نے اسے ''ضعیف'' اور ''منکر الحدیث'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (التقریب:۷۷۵۱) نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُجْمَعٌ عَلٰی ضُعْفِهٖ .

''محدثین کا اس کے ضعیف ہونے پر اتفاق ہے۔''

(میزان الاعتدال : 141/4)

❁ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ مَتْرُوكٌ، ضَعَّفَهٗ جُمْهُورُ الْأَئِمَّةِ .

''متروک ہے، جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(مَجمع الزّوائد : 91/4)

③ یحییٰ بن یزید بن عبدالملک ''ضعیف'' اور ''منکر الحدیث'' ہے۔

④ شاذان فضلی کون ہے؟

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ مُّظْلِمٌ، لَا يَثْبُتُ بِهٖ شَيْءٌ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ، بَلْ يُعْرَفُ كَذِبُهٗ مِنْ وُّجُوهٍ --- .

''یہ سند اندھیری ہے۔ اہل علم کے نزدیک اس سے کچھ بھی ثابت نہیں ہو سکتا، بلکہ کئی طرح سے اس کا جھوٹا ہونا واضح ہوتا ہے۔''

(مِنهاج السنّة : 193/4)

روایت نمبر ⑫

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

دَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا رَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ، وَقَدْ غَابَتِ الشَّمْسُ ----- .

''میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ کا سر مبارک سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی گود میں تھا اور سورج غروب ہو چکا تھا.....۔''

(أخرجه أبو القاسم الحسكاني، كما في منهاج السنّة لابن تيمية : 193/4)

تبصرہ :

جھوٹی روایت ہے :

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا الْإِسْنَادُ لَا يَثْبُتُ بِمِثْلِهٖ شَيْءٌ، وَكَثِيرٌ مِّنْ رِّجَالِهٖ لَا يُعْرَفُونَ بِعَدَالَةٍ وَّلَا ضَبْطٍ، وَلَا حَمْلٍ لِّلْعِلْمِ، وَلَا لَهُمْ ذِكْرٌ فِي كُتُبِ الْعِلْمِ .

''اس طرح کی ساری روایات غیر ثابت ہیں۔ ان کے اکثر راوی عدالت، حافظے اور روایت حدیث میں غیر معروف ہیں۔ ان کا جرح و تعدیل کی کتب میں کوئی تذکرہ نہیں۔'' (مِنهاج السّنّة : 193/4)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ مُّظْلِمٌ أَيْضًا، وَمَتْنُهٗ مُنْكَرٌ، وَمُخَالِفٌ لِّمَا تَقَدَّمَهٗ مِنَ السِّيَاقَاتِ، وَكُلُّ هٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَنَّهٗ مَوْضُوعٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَّصْنُوعٌ مُفْتَعَلٌ .

''یہ سند بھی اندھیری ہے اور اس کا متن منکر ہے۔ یہ اس واقعے کے گزشتہ سیاق کے بھی مخالف ہے۔ یہ ساری چیزیں اس کے موضوع، من گھڑت اور خود ساختہ ہونے پر دلالت کناں ہیں۔'' (البداية والنّهاية : 92/6)

روایت نمبر ⑬

سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ، وَكَانَ يُوحٰى إِلَيْهِ، فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ، قَالَ : «يَا عَلِيُّ، صَلَّيْتَ الْعَصْرَ؟» قَالَ : لَا، قَالَ : «اللّٰهُمَّ، إِنَّكَ تَعْلَمُ أَنَّهُ كَانَ فِي حَاجَتِكَ وَحَاجَةِ رَسُولِكَ، فَرُدَّ عَلَيْهِ الشَّمْسَ»، فَرَدَّهَا، فَصَلّٰى عَلِيٌّ، فَغَابَتْ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی گود میں سر رکھے ہوئے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول ہو رہا تھا۔ وحی ختم ہوئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: علی! کیا آپ نے عصر کی نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی: اللہ! تو جانتا ہے کہ یہ تیرے اور تیرے رسول کے کام میں مشغول تھے، ان کے لیے سورج لوٹا دے۔ اللہ نے سورج پلٹا دیا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نماز پڑھی، تو غروب ہو گیا۔''

(تلخيص المتشابة للخطيب : 225/1، الذريّة الطاهرة للدّولابي : 164)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے:

ابراہیم بن حیان کے بارے میں امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَيَّانَ فِي عِدَادِ الْمَجْهُولِينَ .

''ابراہیم بن حیان کا شمار مجہولین میں ہوتا ہے۔''

(تلخيص المتشابه :225/1)

روایت نمبر ⑭

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الشَّمْسَ، فَتَأَخَّرَتْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورج کو حکم دیا، تو وہ تھوڑی دیر کے لئے رک گیا۔''

(المُعجم الأوسط للطّبراني : 4039، اللآلي المصنوعة للسّيوطي :312/1)

تبصرہ:

سند باطل ہے:

① ولید بن عبدالواحد تمیمی کے حالاتِ زندگی نہیں مل سکے۔

② ابوالزبیر ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

خلاصة التحقيق:

ثابت ہوا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے سورج پلٹنے کی ساری روایات ''ضعیف'' اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باطل ہیں۔ کسی میں مجہول، کسی میں ضعیف اور کسی میں متروک راوی پائے جاتے ہیں۔ لہٰذا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ خود ساختہ فضیلت پایۂ ثبوت تک نہیں پہنچتی۔

محدثین کی عدالت میں :

اس روایت کے بارے میں جمہور ائمہ محدثین کے اقوال ملاحظہ ہوں:

حافظ محمد بن حاتم زنجویہ بخاری رحمہ اللہ :

حافظ ابوبکر بخاری رحمہ اللہ (۳۵۹ھ) اپنی کتاب (إِثْبَاتُ إِمَامَةِ الصِّدِّيقِ) میں فرماتے ہیں:

اَلْحَدِيثُ ضَعِيفٌ جِدًّا، لَا أَصْلَ لَهُ .

''یہ روایت سخت ضعیف ہے اور بے اصل ہے۔''

(البِداية والنّهاية لابن كثير : 87/6)

امام علی ابن مدینی رحمہ اللہ :

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ ان سے نقل فرماتے ہیں کہ یہ روایت بے اصل ہے۔

(البِداية والنّهاية : 93/6)

حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ :

فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مُّنْكَرٌ، وَفِيهِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْمَجَاهِيلِ .

''یہ منکر حدیث ہے، اس میں کئی مجہول ہیں۔''

(تاريخ دِمَشق : 314/42)

امام عقیلی رحمہ اللہ :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں: فَالرِّوَايَةُ فِيهِ لِينَةٌ .

''اس میں کمزوری ہے۔''(الضّعفاء الكبير : 328/3)

حافظ جورقانی رحمہ اللہ :

فرماتے ہیں: هٰذَا حَدِيثٌ مُّنْكَرٌ مُّضْطَرِبٌ .

''یہ حدیث منکر اور مضطرب ہے۔''

(الأباطيل والمناكير والصحاح والمشاهير :308/1)

حافظ ابن الجوزي رحمہ اللہ :

انہوں نے ''موضوع'' (من گھڑت) قرار دیا ہے۔

(الموضوعات :356/1)

حافظ محمد بن ناصر بغدادی رحمہ اللہ :

فرماتے ہیں: هٰذَا الْحَدِيثُ مَوْضُوعٌ .

''یہ حدیث من گھڑت ہے۔''(البداية والنهاية لابن كثير : 87/6)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَدَقَ ابْنُ نَاصِرٍ . ''ابن ناصر نے بجا فرمایا۔''

(البداية والنّهاية لابن كثير : 87/6)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ :

فرماتے ہیں: لٰكِنَّهَا سَاقِطَةٌ، لَيْسَتْ بِصَحِيحَةٍ .

''یہ روایت جھوٹی ہے، صحیح نہیں۔''(تلخيص الموضوعات : 118)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ :

انہوں نے من گھڑت قرار دیا ہے۔

(مِنهاج السّنّة : 4/185، 195)

محمد بن عبید طنافسی اور یعلی بن عبید طنافسی رحمہما اللہ :

دونوں نے من گھڑت ہی قرار دیا ہے۔

(البِداية والنّهاية لابن كثير : 6/93)

حافظ ابوالحجاج یوسف مزی رحمہ اللہ :

''موضوع'' قرار دیا ہے۔(البداية والنهاية لابن كثير : 6/93)

حافظ ابن القیم رحمہ اللہ :

اسے جھوٹی روایتوں میں ذکر کیا ہے۔

(المَنار المُنيف :1/56)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ :

فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ ضَعِيفٌ وَّمُنْكَرٌ مِّنْ جَمِيعِ طُرُقِهٖ، فَلَا تَخْلُو وَاحِدَةٌ مِّنْهَا عَنْ شِيعِيٍّ، وَّمَجْهُولِ الْحَالِ، وَشِيعِيٍّ وَّمَتْرُوكٍ.

''یہ روایت جمیع طرق سے ضعیف ومنکر ہے،اس کی کوئی سند بھی شیعہ، مجہول الحال اور شیعہ ومتروک راویوں سے خالی نہیں ہے۔''

(البِداية والنّهاية : 6/87)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ معلمی یمانی رحمہ اللہ :

فرماتے ہیں:

''کئی وجوہ کی بنا پر اہل علم نے یہ قصہ منکر قرار دیا ہے:

① اگر ایسا واقعی رونما ہوا ہوتا، تو اسے اہم واقعات کی طرح (کثرت سے) نقل کیا جاتا۔

② خارقِ عادت کاموں کے بارے میں اللہ عزوجل کی سنت ہے کہ وہ کسی عظیم مصلحت کے پیش نظر رونما ہوتے ہیں، لیکن اس واقعہ میں ایسی کوئی مصلحت نظر نہیں آ رہی۔ اگر مان لیا جائے کہ واقعی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی نمازِ عصر رہ گئی تھی، تو کسی عذر کی وجہ سے رہی ہوگی، جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نمازِ عصر بھی غزوۂ خندق کے موقع پر رہ گئی تھی۔ اسی طرح صحابہ کرام کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں نماز فجر بھی لیٹ ہوگئی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام نے وقت گزر جانے کے بعد ادا کی تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ وضاحت بھی فرمائی کہ عذر کی وجہ سے ایسا ہو جائے، تو اس پر گناہ نہیں ہوتا۔ بے شمار احادیث میں بیان ہوا ہے کہ جو شخص پابندی کے ساتھ کسی عبادت کو سرانجام دیتا ہے، اگر کسی عذر کی وجہ سے وہ عبادت رہ جائے، تو اس کو اسی طرح اجر ملتا ہے، جس طرح ادا کرنے پر ملتا تھا۔ اور اگر یہ مان لیا جائے کہ (معاذ اللہ) سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بغیر کسی عذر کے نمازِ عصر لیٹ کی تھی، تو یہ ایک گناہ تھا، جسے اللہ چاہتا، تو معاف فرما دیتا اور اس معافی کے لیے سورج مغرب سے طلوع کرنے کی کوئی ضرورت نہیں تھی، نہ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا کوئی فائدہ۔ اگر کوئی آدمی کسی کو ناجائز قتل کر دے، پھر اللہ مقتول کو دوبارہ زندہ کر دیں، تو اس سے قاتل کا گناہ کسی صورت معاف نہیں ہوگا۔ یہ صورت بھی ایسی ہی ہے۔

③ مغرب کی طرف سے سورج کا طلوع ہونا بڑی نشانی ہے، جب لوگ اسے دیکھیں گے، تو سب ایمان لے آئیں گے، جیسا کہ صحیح احادیث سے ثابت ہے اور اللہ رب العزت کے اس فرمان کی تفسیر بھی یہی کی گئی ہے: ﴿يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ﴾ (الأنعام : 158) ''جس روز آپ کے رب کی کوئی بڑی نشانی آ پہنچے گی، اس دن کسی کا ایمان کام نہیں آئے گا، جو اس سے پہلے مؤمن نہیں ہوگا۔''

اب کیسے ممکن ہے کہ ایسی نشانی نبی کریم ﷺ کی حیات طیبہ ہی میں رونما ہو جائے اور اس کے نتیجہ میں کسی ایک بھی شخص کے ایمان لانے کے بارے میں کوئی بات نقل نہیں کی گئی۔''

(حاشية الفوائد المجموعة للشوكاني : 357، 358)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث طیر

نبی کریم ﷺ کو کائنات میں سب سے زیادہ محبوب ہستی سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تھی۔ اس مضمون کے آخر میں تفصیلاً یہ بات بیان کر دی گئی ہے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ بات کہنا درست نہیں، حدیث الطیر ضعیف و غیر ثابت ہے۔

حدیث انس رضی اللہ عنہ :

① سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهُ طَائِرٌ، فَقَالَ : «اللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِيَ مِنْ هٰذَا الطَّيْرِ»، فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ، فَرَدَّهُ، وَجَاءَ عُمَرُ، فَرَدَّهُ، وَجَاءَ عَلِيٌّ، فَأَذِنَ لَهُ .

''نبی کریم ﷺ کے پاس ایک (بھنا ہوا) پرندہ تھا۔ آپ ﷺ نے دعا کی: اللہ! مخلوق میں سے اپنے محبوب ترین بندے کو بھیج، وہ میرے ساتھ کھائے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے، آپ ﷺ نے انہیں واپس بھیج دیا۔ اس کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آئے، تو انہیں بھی واپس بھیج دیا۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے، تو آپ ﷺ نے اجازت دے دی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(السنن الکبریٰ للنّسائي : 107/5، ح : 8398، خصائص علیّ للنّسائي : 10)

تبصرہ :

''ضعیف'' اور ''منکر'' روایت ہے۔

مسہر بن عبدالملک کمزور ہے۔

(تقریب التّھذیب لابن حجر : 6667)

❁ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِیهِ بَعْضُ النَّظَرِ . ''اس پر بعض محدثین کا کلام ہے۔''

(التّاریخ الصغیر : 250/2)

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لِمُسْهِرٍ غَیْرُ مَا ذَکَرْتُ، وَ لَیْسَ بِالْکَثِیرِ .

''مسہر نے میری ذکر کردہ روایات کے علاوہ بھی روایات بیان کی ہیں، مگر یہ کثیر الروایہ نہیں ہے۔''

(الکامل في ضعفاء الرّجال : 458/6)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اسے الثقات (197/9) میں ذکر کرکے لکھا ہے:

یُخْطِئُ وَیَهِمُ . ''غلطیوں اور اوہام کا شکار تھا۔''

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اسے ''لین'' (کمزور) کہا ہے۔

(المقتنٰی في سرد الکُنٰی : 5419)

اسے لَیْسَ بِالْقَوِیِّ (قوی نہیں ہے) بھی کہا ہے۔

(المُغني في الضّعفاء : 658/2)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واضح طور پر صرف حسن بن حماد نصیبی وراق نے ''ثقہ'' کہا ہے۔

(مسند أبي يعلٰى : 4052، الكامل لابن عدي : 457/6، وسندهٗ صحيحٌ)

جمہور نے اس روایت کو ''ضعیف'' کہا ہے۔ اس کے بہت سے طرق ہیں، سارے کے سارے ''ضعیف'' ہیں۔ ذیل میں ہر طریق کا ضعف واضح کیا جاتا ہے۔

② طریق عبیداللہ بن موسیٰ عن عیسیٰ بن عمر عن السدی.....۔

(سنن التّرمذي :3721، مسند أبي يعلٰى : 4052)

تبصرہ :

''منکر'' روایت ہے، عبیداللہ بن موسیٰ عبسی اگرچہ ثقہ ہے، لیکن محدثین نے اس کی اس خاص روایت پر کلام کیا ہے۔

❁ حافظ ابن سعد رحمہ اللہ اور امام ابن قتیبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ يَتَشَيَّعُ، وَيَرْوِي أَحَادِيثَ فِي التَّشَيُّعِ مُنْكَرَةً، فَضُعِّفَ بِذٰلِكَ عِنْدَ كَثِيرٍ مِّنَ النَّاسَ .

''یہ شیعہ تھا اور تشیع میں منکر روایتیں بیان کرتا ہے، اس بنا پر بہت سے محدثین نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(طبقات ابن سعد : 368/6، المَعارف لابن قتيبة، ص 519)

③ طریق الحارث بن نبہان عن السدی عن انس۔۔۔۔

(تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 356/42)

تبصرہ :

من گھڑت ہے، حارث بن نبہان ''منکر الحدیث'' اور ''متروک الحدیث'' ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

④ طریق حماد بن المختار عن عبدالملک بن عمیر۔۔۔۔

(المُعجم الكبير للطّبراني :253/1، تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 254/42، العِلَل المتناهية لابن الجوزي :228/1)

تبصرہ :

سند ''ضعیف'' ہے، حماد بن مختار ''مجہول'' ہے۔

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِالْمَعْرُوفِ . ''غیر معروف ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 252/2)

❁ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ أَعْرِفْهُ . ''میں اسے نہیں جانتا۔''

(مَجمع الزّوائد : 125/9)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ . ''غیر معروف ہے۔'' (میزان الاعتدال :599/1)

اس میں ایک اور علت بھی ہے۔

⑤ قطن بن نسیر، ثنا جعفر بن سلیمان: ثنا عبداللہ بن المثنی عن عبداللہ بن انس .....

(الكامل لابن عدي : 385/2، تاريخ ابن عساكر : 247/42)

تبصرہ :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''منکر'' ہے، جعفر بن سلیمان ضبعی ثقہ اور حسن الحدیث ہے۔ صحیح مسلم کا راوی ہے اور اجماعِ امت کی بنا پر صحیح مسلم میں مذکور اس کی ساری روایات صحیح ہیں۔ صحیح مسلم کے علاوہ اس کی بعض روایات منکر بھی ہیں۔ جن روایات پر جمہور محدثین نے کلام کر دیا ہے ان میں یہ روایت بھی ہے۔

❁ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يُخَالِفُ فِي بَعْضِ حَدِيثِهِ .

''بعض احادیث میں ثقات کی مخالفت کرتا ہے۔''

(التّاريخ الكبير : 192/2)

❁ حافظ جوزجانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰى أَحَادِيثَ مُنْكَرَةً، وَهُوَ ثِقَةٌ مُّتَمَاسِكٌ، كَانَ لَا يَكْتُبُ .

''اس نے بعض منکر روایات بیان کی ہیں، اگرچہ ثقہ و ضابط ہے، لیکن حافظے سے بیان کرتا تھا، لکھتا نہیں تھا۔'' (أحوال الرّجال : 173)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ صَدُوقٌ فِي نَفْسِهِ، وَيَنْفَرِدُ بِأَحَادِيثَ عِدَّةٍ، مِمَّا يُنْكَرُ .

''اصلاً صدوق ہے، مگر بہت سی منکر روایات بیان کرنے میں منفرد ہے۔''

(ميزان الاعتدال : 410/1)

فائدہ جلیلہ :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) فرماتے ہیں:

لَا عَيْبَ عَلٰى مُسْلِمٍ فِي إِخْرَاجِ حَدِيثِهٖ، لِأَنَّهٗ يَنْتَقِي مِنْ أَحَادِيثِ هٰذَا الضَّرْبِ مَا يَعْلَمُ أَنَّهٗ حَفِظَهٗ، كَمَا يَطْرَحُ مِنْ أَحَادِيثِ الثِّقَةِ مَا يَعْلَمُ أَنَّهٗ غَلِطَ فِيهِ، فَغَلِطَ فِي هٰذَا الْمَقَامِ مَنِ اسْتَدْرَكَ عَلَيْهِ إِخْرَاجَ جَمِيعِ حَدِيثِ الثِّقَةِ، وَمَنْ ضَعَّفَ جَمِيعَ حَدِيثِ سَيِّءِ الْحِفْظِ، فَالْأُولٰى طَرِيقَةُ الْحَاكِمِ وَأَمْثَالِهٖ، وَالثَّانِيَةُ طَرِيقَةُ أَبِي مُحَمَّدِ ابْنِ حَزْمٍ وَّأَشْكَالِهٖ، وَطَرِيقَةُ مُسْلِمٍ هِيَ طَرِيقَةُ أَئِمَّةِ هٰذَا الشَّأْنِ.

''امام مسلم رحمہ اللہ کا جعفر بن سلیمان سے روایت لینا عیب نہیں، کیونکہ انہوں نے تنقیح کرتے ہوئے ایسی روایات لی ہیں، جو اسے صحیح یاد تھیں، یہ ایسا ہی ہے، جیسے ثقہ راویوں کی مبنی بر خطا روایات ترک کر دی ہیں، اس بنا پر اس موقف کی کمزوری ظاہر ہو جاتی ہے کہ صحیح مسلم کے راویوں کی تمام روایات صحیح ہیں، یا سئ الحفظ راویوں کی تمام روایات ضعیف ہیں۔ پہلے گروہ کی مثال امام حاکم رحمہ اللہ وغیرہ ہیں، (جو صحیحین کے راویوں کی تمام روایات صحیح قرار دیتے ہیں) اور دوسرے گروہ کی مثال علامہ ابن حزم رحمہ اللہ وغیرہ ہیں، (جو سئ الحفظ کی جمیع روایات ضعیف کہتے ہیں)۔ امام مسلم رحمہ اللہ کا طریقہ تو کبار ائمہ حدیث والا ہے۔''

(زاد المَعاد في هَدي خير العِباد: 136/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑥ ابوالہندی عن انس۔۔۔۔

(مشيخة ابن شاذان : 5، تاريخ بغداد للخطيب : 171/3، العِلَل المتناهية لابن الجوزي : 227/1، تاريخ ابن عساكر : 253/42)

تبصرہ :

سند ''ضعیف'' ہے، ابوالہندی ''مجہول'' ہے۔

❁ خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَجْهُولٌ، وَاسْمُهُ لَا يُعْرَفُ .

''یہ مجہول ہے۔ اس کا تو نام بھی معلوم نہیں۔''

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ . ''غیر معروف ہے۔''

(ميزان الاعتدال : 583/4)

⑦ عن اسماعیل بن سلمان الازرق عنہ۔۔۔۔

(التّاريخ الكبير للبخاري : 358/1، مسند البزّار : 7547)

تبصرہ :

سند سخت ''ضعیف'' ہے، اسماعیل بن سلمان ازرق سخت ''ضعیف'' ہے۔

امام یحییٰ بن معین، امام ابوزرعہ رازی، امام ابوحاتم رازی، امام نسائی، امام ابن نمیر، امام دارقطنی، امام یعقوب بن سفیان فسوی، امام ابن حبان اور جمہور ائمہ نے اسے ''ضعیف'' اور ''متروک'' قرار دیا ہے۔

⑧ عثمان الطّویل عن انس۔۔۔۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(التّاريخ الكبير للبخاري : 3/2، تاريخ ابن عساكر : 250/42)

تبصرہ :

سند ''ضعیف'' ہے۔

① عثمان طویل ''متکلم فیہ'' ہے۔

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ الثقات (۱۵۷/۵) لکھتے ہیں:

رُبَّمَا أَخْطَأَ . ''کبھی غلطی کر جاتا ہے۔''

❁ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ شَيْخٌ . ''شیخ ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 173/6)

❁ شعبہ رحمہ اللہ نے اس سے روایت لی ہے، لیکن امام بزار رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَنْ أَنَسٍ مِّنْ وُّجُوهٍ، وَكُلُّ مَنْ رَوَاهُ عَنْ أَنَسٍ، فَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ .

''سیدنا انس رضی اللہ عنہ والی روایت کی کئی سندیں ہیں، مگر ان سے بیان کرنے والا ہر راوی کمزور ہے۔'' (مسند البزّار : 7548)

❁ حافظ خلیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا رَوٰى حَدِيثَ الطَّيْرِ ثِقَةٌ .

''حدیث طیر بیان کرنے والوں میں سے کوئی بھی ثقہ نہیں۔''

(الإرشاد : 420/1)

لہٰذا اس کا ضعف ہی راجح ہے۔

② امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا يُعْرَفُ لِعُثْمَانَ سَمَاعٌ مِّنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ .

''عثمان الطّویل کا سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔''

(التّاریخ الکبیر : 3/2)

سند ''انقطاع'' کی وجہ سے بھی ''ضعیف'' ہے۔

⑨ عن محمد بن عیاض، عن یحیی بن حسان، عن سلیمان ابن بلال، عن یحیی بن سعید عن انس۔۔۔۔

(المستدرك للحاكم : 130/3)

تبصرہ :

سند ''ضعیف'' ہے۔

① ابن عیاض ''مجہول'' ہے۔

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا أَعْرِفُهُ . ''اسے میں نہیں جانتا۔''

(میزان الاعتدال : 465/3)

❁ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ أَعْرِفْهُ . ''اسے میں نہیں جانتا۔''

(مَجمع الزّوائد : 125/9)

② محمد بن احمد بن عیاض بن ابوطیبہ بھی ''مجہول الحال'' ہے۔

لہٰذا امام حاکم رحمہ اللہ کا اس روایت کو شیخین کی شرط پر صحیح کہنا تساہل ہے۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا فِيهِ نَظَرٌ . ''امام حاکم کی یہ بات محل نظر ہے۔''

(البِداية والنّهاية : 387/7)

⑩ عن اسماعیل بن سلیمان الرازی، عن عبد الملک بن ابی سلیمان، عن عطاء عن انس۔۔۔۔

(المُعجم الكبير للطّبراني : 7462، تاريخ بغداد للخطيب : 36/9، العِلَل المتناهية لابن الجوزي :227/1، ح : 365)

تبصرہ :

سند باطل ہے۔

① کئی مجاہیل ہیں۔

② اسماعیل بن سلیمان رازی کے بارے میں

❁ امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

الْغَالِبُ عَلٰى حَدِيثِهِ الْوَهْمُ .

''اس کی حدیث پر وہم غالب ہے۔''(الضّعفاء الكبير :82/1)

اس کی دو احادیث ذکر کر کے امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كِلَاهُمَا لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ، وَلَيْسَا بِمَحْفُوظَيْنِ .

''ان کی متابعت نہیں، یہ دونوں غیر محفوظ ہیں۔''

(الضّعفاء الكبير :82/1)

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا لَا يَصِحُّ، وَفِيهِ مَجَاهِيلَ، لَا يُعْرَفُونَ.

''یہ روایت ثابت نہیں، اس پر غیر معروف، مجاہیل کا قبضہ ہے۔''

(العِلَل المتناهية: 227/1، ح: 365)

⑪ عن مسلم بن كيسان، عن انس۔۔۔۔

(المُوَضِّحُ للخطيب: 398/2، العِلَل المتناهية لابن الجوزي: 236/1، تاريخ ابن عساكر: 256/42، مناقب عليّ لابن المغازلي: 398)

تبصرہ:

سند سخت ''ضعیف'' ہے، مسلم بن کیسان جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

❁ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ جَمَاعَةٌ كَثِيرُونَ. ''جمہور نے اسے ضعیف کہا ہے۔''

(مَجمع الزّوائد: 29/1)

❁ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَتَكَلَّمُونَ فِيهِ. ''محدثین نے اس پر جرح کی ہے۔''

(التّاريخ الكبير: 271/7)

❁ امام فلاس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ جِدًّا. ''یہ سخت منکر الحدیث ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم: 192/8)

❁ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَتَكَلَّمُونَ فِيهِ، وَهُوَ ضَعِيفُ الْحَدِيثِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اس پر محدثین کا کلام ہے، نیز ضعیف الحدیث ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 192/8)

❁ امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ ''ضعیف الحدیث'' کہتے ہیں۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 192/8)

❁ امام احمد بن حنبل، امام نسائی، امام جوزجانی، امام یحییٰ بن معین اور جمہور اسے ''ضعیف'' ہی کہتے ہیں۔

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلضَّعْفُ عَلٰى رِوَايَاتِهٖ بَيِّنٌ .

''اس کی روایات میں ضعف واضح ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 308/6، ت : 1796)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِخْتَلَطَ فِي آخِرِ عُمُرِهٖ، كَانَ لَا يَدْرِي مَا يُحَدِّثُ بِهٖ، فَجَعَلَ يَأْتِي بِمَا لَا أَصْلَ لَهٗ عَنِ الثِّقَاتِ، فَاخْتَلَطَ حَدِيثُهٗ وَلَمْ يَتَمَيَّزْ .

''آخر عمر میں سٹھیا گیا تھا، اسے پتہ ہی نہیں چلتا تھا کہ اس نے کیا بیان کیا ہے۔ چنانچہ اس نے ثقہ راویوں سے منسوب بے اصل روایات بیان کر دیں۔ یوں اس کی بیان کردہ روایات خلط ملط ہو گئیں اور صحیح وضعیف میں تمیز نہیں ہو سکی۔'' (كتاب المَجروحين : 8/3)

⑫ عن ابراہیم بن ثابت البنانی، عن انس۔۔۔۔

(الضّعفاء الكبير للعُقَيلي : 46/1، المُستدرك للحاكم : 131/3)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ:

سخت ''ضعیف'' ہے۔

ابراہیم بن ثابت قصار بصری کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ضَعِيفٌ جِدًّا . ''سخت ضعیف ہے۔''

(المغني في الضّعفاء: 10/1)

''ساقط'' بھی کہا ہے۔(تلخيص المستدرك: 131/3)

⑬ عن بشر بن الحسين، عن الزبير بن عدي عن انس۔۔۔۔

(أخبار أصبهان لأصبهاني: 232/1، تاريخ ابن عساكر: 252/42، مناقب علي بن أبي طالب لابن المَغازلي: 163)

تبصرہ:

سند باطل ہے۔ بشر بن حسین اصبہانی کے بارے میں:

❀ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بِشْرُ بْنُ حُسَيْنٍ أَصْبَهَانِيٌّ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، وَلَهُ عَنْهُ نُسْخَةٌ مَّوْضُوعَةٌ، وَالزُّبَيْرُ ثِقَةٌ .

''بشر بن حسین اصبہانی زبیر بن عدی سے بیان کرتا ہے، زبیر بن عدی تو ثقہ ہیں، لیکن بشر نے ان سے منسوب ایک موضوع نسخہ گھڑ رکھا ہے۔''

(الضّعفاء والمتروكون: 126)

یہی بات امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ نے بھی کہی ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم: 355/2)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ نَظَرٌ . ''اس پر محدثین کی جرح ہے۔''

(التّاريخ الصّغير : 26/2)

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَامَّةُ حَدِيثِهِ لَيْسَ بِالْمَحْفُوظِ .

''اس کی اکثر روایات غیر محفوظ ہیں۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 11/2)

نیز ''ضعیف'' بھی کہا ہے۔

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 11/2)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ بِنُسْخَةٍ مَّوْضُوعَةٍ .

''یہ زبیر بن عدی سے منسوب جھوٹا نسخہ روایت کرتا ہے۔''

(كتاب المَجروحين من المحدّثين والضّعفاء والمتروكين : 190/1)

❁ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَغَيْرِهِ كِتَابًا يَّزِيدُ عَدَدُهُ عَلٰى مِائَةٍ وَّخَمْسِينَ حَدِيثًا، أَكْثَرُهَا مَوْضُوعَةٌ .

''بواسطہ زبیر بن عدی سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ وغیرہ سے روایات بیان کرتا ہے۔ اس کے پاس ایک کتاب تھی، جس میں ایک سو پچاس سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زائد روایات تھیں، جن میں اکثر من گھڑت تھیں۔‘‘

(المَدخَل إلى الصّحيح، ص 123)

یہ روایت بھی بشر نے زبیر بن عدی سے بیان کی ہے، لہٰذا جھوٹی ہے۔

⑭ عن عبداللہ بن محمد بن عمارۃ، عن مالک، عن اسحاق بن عبداللہ، عن انس

(حِلية الأولياء لأبي نُعَيم: 339/6، العِلَل المُتناهِية لابن الجَوزي: 225/1)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے، ابن عمارہ کے بارے میں:

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَسْتُورٌ، مَا وُثِّقَ وَلَا ضُعِّفَ.

’’مستور ہے، اس کی توثیق ہے، نہ تضعیف۔‘‘

(ميزان الاعتدال: 489/2)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَوْرَدَ لَهُ الدَّارَقُطْنِيُّ فِي الْغَرَائِبِ عَنْ مَّالِكٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ، عَنْ أَنَسٍ حَدِيثَ الطَّيْرِ، وَهُوَ مُنْكَرٌ، وَقَالَ: تَفَرَّدَ ابْنُ عُمَارَةَ عَنْ مَّالِكٍ، وَغَيْرُهُ أَثْبَتُ مِنْهُ.

’’امام دارقطنی رحمہ اللہ نے حدیث طیر اپنی کتاب الغرائب میں مالک عن اسحاق بن عبداللہ عن انس کی سند سے نقل کی ہے۔ یہ روایت منکر ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: مالک سے بیان کرنے میں ابن عمارہ

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

منفرد ہے، جو کہ ضعیف ہے۔'' (لسان المیزان : 336/3)

⑮ عن ابی مکیس دینار، عن انس۔۔۔۔

(تاریخ جرجان للسَّهمي، ص : 169، تاریخ بغداد للخطیب : 382/8، العِلَل المتناهية لابن الجوزي :229/1)

تبصرہ :

سند جھوٹی ہے، ابومکیس دینار کے بارے میں:

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَاقِطٌ . ''سخت ضعیف ہے۔'' (المغني في الضعفاء :224/1)

نیز فرماتے ہیں:

عَنْ أَنَسٍ، ذَاكَ التَّالِفُ الْمُتَّهَمُ .

''یہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے نقل کرتا ہے، یہ سخت ضعیف اور متہم ہے۔''

(میزان الاعتدال : 30/2)

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُنْكَرُ الْحَدِيثِ، ذَاهِبُ الْحَدِيثِ، شِبْهُ الْمَجْهُولِ .

''منکر الحدیث، ذاہب الحدیث، مجہول کا سا ہے۔''

(الکامل في ضعفاء الرّجال : 109/3، 112)

⑯ عن یغنم بن سالم، عن انس۔۔۔۔

(فضائل الخلفاء الرّاشدين لأبي نُعَيم : 50، المناقب لابن المغازلي : 164، 171)

تبصرہ :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جھوٹی سند ہے، یغنم بن سالم کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''انتہا کا جھوٹا تھا۔''(المغني في الضّعفاء : 760/2)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شَيْخٌ يَّضَعُ الْحَدِيثَ عَلٰى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ .

''یہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے منسوب جھوٹی روایات بیان کرتا ہے۔''

(كتاب المَجروحين : 145/3)

⑰ عن علي بن الحسن، حدثنا خليد بن دعلج، عن قتادة عن انس۔۔۔۔

(تاريخ ابن عَساكر : 250/42، مناقب عليّ لابن المَغازلي : 169)

تبصرہ:

جھوٹی سند ہے۔

① علی بن حسن سامی کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ فِي عِدَادِ الْمَتْرُوكِينَ . ''اس کا شمار متروکین میں ہوتا ہے۔''

(ميزان الاعتدال : 160/3)

② خلید بن دعلج کو امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام دارقطنی، امام ابو حاتم رازی، امام عقیلی، امام ابن حبان اور جمہور محدثین نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

③ قتادہ ''مدلس'' ہیں، عن سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

⑱ عن خالد بن عبید، عن انس۔۔۔۔

(مناقب علي لابن المغازلي : 173، العِلَل المتناهية لابن الجوزي : 229/1)

تبصرہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باطل ہے، خالد بن عبید عتکی کے بارے میں:

❁ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ نَظَرٌ. ''اس پر جرح ہے۔''

(التّاريخ الصّغير: 162/3)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنْ أَنَسٍ بِنُسْخَةٍ مَّوْضُوعَةٍ، مَا لَهَا أَصْلٌ، يَعْرِفُهَا مَنْ لَيْسَ الْحَدِيثُ صَنَاعَتُهُ أَنَّهَا مَوْضُوعَةٌ، لَا تَحِلُّ كِتَابَةُ حَدِيثِهِ؛ إِلَّا عَلٰى جِهَةِ التَّعَجُّبِ.

''سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منسوب موضوع اور بے اصل نسخہ روایت کرتا ہے، فن حدیث کا ادنی طالب علم بھی جانتا ہے کہ یہ بے بنیاد نسخہ ہے۔ اس کی حدیث لکھنا جائز نہیں۔ ہاں! برائے تعجب لکھی جا سکتی ہے۔''

(كتاب المَجروحين: 279/1)

❁ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَ عَنْ أَنَسٍ بِأَحَادِيثَ مَوْضُوعَةٍ.

''اس نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے جھوٹی روایات منسوب کی ہیں۔''

(المَدخل إلى الصّحيح، ص 133، ت: 48)

❁ امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَ عَنْ أَنَسٍ بِأَحَادِيثَ مَوْضُوعَةٍ، لَا شَيْءَ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اس نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے جھوٹی روایات منسوب کی ہیں۔ اس کی روایت کا کوئی اعتبار نہیں۔'' (الضّعفاء : 57)

❁ امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُتَابَعُ عَلٰى حَدِيثِهٖ . ''اس کی روایات منکر ہیں۔''

(الضّعفاء الكبير : 10/2)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ مَعَ جَلَالَتِهٖ .

''جلالت شان کے باوجود متروک الحدیث ہے۔''

(تقريب التّهذيب : 1654)

⑲ عن عبداللہ بن زیاد ابی العلاء، عن علی بن زید، عن سعید بن المسیب، عن انس

(تاريخ ابن عساكر : 248/42)

تبصرہ :

ضعیف سند ہے:

① عبداللہ بن زیاد کو امام بخاری رحمہ اللہ نے ''منکر الحدیث'' قرار دیا ہے۔

(التّاريخ الكبير : 95/5)

② علی بن زید بن جدعان جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

اسے حافظ ہیثمی رحمہ اللہ (مجمع الزوائد : ۲۰۹/۸)، علامہ بوصیری رحمہ اللہ (مصباح الزجاجۃ : ۸۴)، حافظ عراقی رحمہ اللہ (طرح التثریب : ۷۷/۲) اور علامہ بقاعی رحمہ اللہ (نظم الدرر : ۵۲۴/۴) نے جمہور سے ''ضعیف'' نقل کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضعیف، مختلط اور نا قابل حجت ہے۔ واضح توثیق ثابت نہیں۔

③ صالح بن عبدالکبیر بن شبیب ''مجہول'' ہے۔

لہٰذا امام ابن شاہین رحمہ اللہ (تاریخ ابن عساکر: ۲۴۹/۴۲) کا اس حدیث کو ''حسن'' کہنا درست نہیں۔

⑳ عن میمون ابی خلف، عن انس۔۔۔۔

(التّاريخ الكبير للبخاري: 358/1، الضّعفاء الكبير للعقيلي: 189/4، تاريخ ابن عساكر: 251/42)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے، میمون بن جابر ابوخلف کے بارے میں:

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

لَا شَيْءَ. ''بے کار ہے۔''

(المغني في الضّعفاء: 690/2)

❁ امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَصِحُّ حَدِيثُهُ. ''اس کی بیان کردہ روایت ثابت نہیں ہوتی۔''

(الضّعفاء الكبير: 188/4)

㉑ عن عبداللہ بن میمون، عن جعفر بن محمد، عن ابیہ، عن انس۔۔۔۔

(طبقات المحدّثين لأبي الشيخ: 924، العِلَل المتناهية لابن الجوزي: 232/1)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے، عبداللہ بن میمون قداح کے بارے ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُنْكَرُ الْحَدِيثِ، مَتْرُوكٌ . ''منکر الحدیث اور متروک ہے۔''

(تقريب التّهذيب : 3653)

㉒ عن محمد بن زكريا بن ذويد، عن حميد الطّويل، عن انس

(مناقب عليّ بن أبي طالب لابن المغازلي : 156)

تبصرہ :

باطل سند ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰى عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيلِ خَبَرًا بَاطِلًا، وَالرَّاوِي عَنْهُ؛ هُوَ عَلِيُّ بْنُ صَدَقَةَ الْجَوْهَرِيُّ، لَا أَعْرِفُهُ .

''اس نے حمید طویل سے منسوب جھوٹی روایت بیان کی ہے۔ اس کے شاگرد علی بن صدقہ جوہری کو میں نہیں جانتا۔''

(ميزان الاعتدال : 549/3)

㉓ عن الحسن بن عبد الله الثّقفي، عن نافع، عن انس

(مناقب عليّ بن أبي طالب لابن المغازلي : 167)

تبصرہ :

باطل سند ہے:

① حسن بن عبداللہ ثقفی کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں؛

''منکر الحدیث ہے۔'' (ميزان الاعتدال : 501/1)

نیز ''متروک'' بھی کہا ہے۔ (المغني في الضّعفاء : 693/2)

② نافع بن ہرمز بھی ''ضعیف و متروک'' ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ اسے امام دارقطنی رحمہ اللہ نے (الضعفاء:۵۴۹) میں ذکر کیا ہے۔

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَجَمَاعَةٌ، وَكَذَّبَهُ ابْنُ مَعِينٍ مَرَّةً، وَقَالَ أَبُو حَاتِمٍ: مَتْرُوكٌ، ذَاهِبُ الْحَدِيثِ، وَقَالَ النَّسَائِيُّ: لَيْسَ بِثِقَةٍ.

''امام احمد رحمہ اللہ اور محدثین کی ایک جماعت نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے ایک مرتبہ اسے جھوٹا کہا۔ امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ نے متروک اور ذاہب الحدیث کہا۔ امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ ثقہ نہیں ہے۔'' (میزان الاعتدال: 243/4)

㉔ عن محمد بن سلیم، عن انس

(تاریخ ابن عساکر: 253/4)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے، محمد بن سلیم ''مجہول'' ہے۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''مجہول'' قرار دیا ہے۔

(لسان المیزان: 192/5)

㉕ عن عبداللہ بن المثنی، عن ثمامۃ، عن انس

(تاریخ ابن عساکر: 253/42، العِلَل المتناهية لابن الجوزي: 231/1)

تبصرہ:

سند باطل ہے:

① ابن عساکر کی سند میں عبدالسلام بن راشد ہے، جس کے بارے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُدْرٰى مَنْ ذَا؟ ''پتہ نہیں یہ کون ہے۔''

(المغني في الضّعفاء :394/1)

② العِلَل المتناهية لابن الجوزي والی سند میں عباس بن بکار ہے، جس کے بارے میں امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بَصَرِيٌّ كَذَّابٌ. ''یہ بصری کذاب ہے۔''

(الضّعفاء والمتروكون : 424)

㉖ عن سالم مولى عمر بن عبيد الله، عن انس

(العِلَل المتناهية لابن الجوزي :230/1)

تبصرہ:

جھوٹی سند ہے، احمد بن سعید بن فرقد کے بارے حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰى حَدِيثَ الطَّيْرِ بِإِسْنَادِ الصَّحِيحَيْنِ، فَهُوَ مُتَّهَمٌ بِوَضْعِهِ.

''اس نے حدیثِ طیر کو بخاری و مسلم کی سندوں سے روایت کیا ہے، یہ سندیں اس نے خود گھڑی ہیں۔'' (میزان الاعتدال :100/1)

۲۷۔ عن مفضل بن صالح، عن الحسن بن الحكم، عن انس

(العِلَل المتناهية لابن الجوزي :231/1)

تبصرہ:

سند باطل ہے، مفضل بن صالح اسدی کو امام بخاری رحمہ اللہ (التاریخ الکبیر: ۲/ ۲۶۴) اور امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم: ۸/ ۳۱۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ''منکر الحدیث'' قرار دیا ہے۔

❁ امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ عِنْدَ أَهْلِ الْحَدِيثِ بِذَاكَ الْحَافِظِ .

''محدثین کی نظر میں قوی حافظے والا نہیں تھا''

(سنن التّرمذي : 2592)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُنْكَرُ الْحَدِيثِ، كَانَ مِمَّنْ يَرْوِي الْمَقْلُوبَاتِ عَنِ الثِّقَاتِ، حَتّٰى يَسْبِقُ إِلَى الْقَلْبِ أَنَّهُ كَانَ الْمُتَعَمِّدُ لَهَا مِنْ كَثْرَتِهِ، فَوَجَبَ تَرْكُ الِاحْتِجَاجِ بِهِ .

''منکر الحدیث ہے، ثقہ راویوں سے منسوب مقلوب روایتیں بیان کرتا ہے، اس کی کثرت روایت سے گمان ہوتا ہے کہ ایسا جان بوجھ کر کرتا ہے۔ اس کی روایت ترک کرنا واجب ہے۔''

(كتاب المَجروحين : 32/3)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(تقريب التّهذيب : 6854)

۲۹۔ عن حماد، عن ابراہیم النخعی، عن انس

(أسد الغابة لابن الأثير : 30/4)

تبصرہ:

سند باطل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① محمد بن اسحاق بن ابراہیم اہوازی ''متہم بالوضع'' ہے۔

(ميزان الاعتدال للذّهبي : 478/3)

② اس میں اور بھی علتیں ہیں۔

۳۰۔ عن عبدالملک بن ابی سلیمان، عن انس

(التّاريخ الكبير للبخاري : 3/2، مناقب عليّ لابن المَغازلي : 157)

تبصرہ :

انقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے:

❀ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ أَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ أَنَسٍ مُّرْسَلٌ .

''عبدالملک بن ابی سلیمان کی سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت مرسل ہوتی ہے۔''

(المَراسيل لابن أبي حاتم : 132)

۳۱۔ عن یحیی بن ابی کثیر، عن انس

(المُعجم الكبير للطّبراني : 206/2- 207، ح : 1744)

تبصرہ :

سند ضعیف ہے:

① یحییٰ بن ابی کثیر ''مدلس'' ہیں ''عن'' سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② یحییٰ بن ابی کثیر کا سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں ہے۔

(تحفة التّحصيل في ذكر رواة المراسيل للعراقي : 346، 347)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۲۔ عن خالد بن عبید ابی عصام، عن انس

(الکامل لابن عدي: 25/3)

تبصرہ:

سند باطل ہے، خالد بن عبید عتکی ''متروک'' ہے۔ اس کا حال گزر چکا ہے۔

۳۳۔ عن عمر بن عبداللہ بن یعلی بن مرۃ، عن ابیہ، عن جدہ، وعن انس

(تاریخ بغداد للخطیب: 376/11، العِلَل المتناهية لابن الجوزي: 230/1)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے، عمر بن عبداللہ بن یعلی کو نقاد محدثین امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام ابوحاتم رازی، امام ابوزرعہ رازی، امام بخاری، امام نسائی، امام یعقوب بن سفیان فسوی رحمہم اللہ نے ضعیف و مجروح قرار دیا ہے۔

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے ''متروک'' کہا ہے۔

(الضّعفاء والمتروکون: 376)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُنْكَرُ الرِّوَايَةِ عَنْ أَبِيهِ.

''اس کی اپنے باپ سے بیان کردہ روایات منکر ہیں۔''

(کتاب المَجروحین: 91/2)

یہ روایت بھی اپنے باپ ہی سے بیان کر رہا ہے۔

۳۴۔ عن عبداللہ بن المثنی، عن ابان، عن انس

(تاریخ ابن عساکر: 406/37)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ:

باطل سند ہے:

① ابان بن ابوعیاش بالاجماع ''متروک الحدیث'' ہے۔

② ابوالولید ہاشم بن احمد بن مسرور کے حالاتِ زندگی نہیں مل سکے۔

③ عبیداللہ بن اسحاق بن سہل سنجاری کی توثیق درکار ہے۔

④ اس سند میں اور بھی خرابیاں ہیں۔

۳۵۔ عن الحسن، عن انس بن مالک

(المُعجَم الأوسط للطّبراني: 146/8، ح: 9372)

تبصرہ:

سند باطل ہے:

① امام طبرانی رحمہ اللہ کا استاذ ہارون بن محمد بن مخلد واسطی ''مجہول'' ہے۔

② موسیٰ بن سعد بصری بھی ''مجہول'' ہے۔

③ حفص بن عمر عدنی جمہور کے نزدیک سخت ''ضعیف'' ہے۔

❀ حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ. ''جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔''

(تخريج أحاديث الإحياء: 4272)

❀ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے ''متروک'' کہا ہے۔

(العِلَل: 245/1)

④ حسن بصری ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمام سندوں کی حقیقت ہم نے واضح کر دی، وللہ الحمد!

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذِهِ طُرُقٌ مُّتَعَدِّدَةٌ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَكُلٌّ مِّنْهَا فِيهِ ضَعْفٌ وَّمَقَالٌ.

''یہ روایت سیدنا انس سے متعدد سندوں سے مروی ہے، ہر سند میں کمزوری ہے۔'' (البداية والنّهاية : 353/7)

❁ امام حاکم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قَدْ رَوَاهُ عَنْ أَنَسٍ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ زِيَادَةً عَلٰى ثَلَاثِينَ نَفْسًا.

''حدیث انس رضی اللہ عنہ کو تیس سے زائد راویوں نے بیان کیا ہے۔''

(المستدرك على الصحيحين : 141/3)

حدیث سفینہ رضی اللہ عنہ:

اس کی تین سندیں ہیں۔ سب کا حال پیش خدمت ہے:

① عن مطير، عن ثابت البجلي، عن سفينة

(مسند أبي يعلى، كما في المطالب العالية : 3936، فضائل الصّحابة لأحمد بن حنبل : 945، تاريخ ابن عساكر : 258/42)

تبصرہ:

سند باطل ہے، مطیر بن ابوخالد ''متروک'' ہے۔

❁ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَا يَصِحُّ حَدِيثُهُ . ''اس کی روایت ثابت نہیں ہے۔''

(الضّعفاء الكبير للعقيلي : 252/4، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ . ''متروک الحدیث ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 394/8)

❁ امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ نے اسے ''ضعیف الحدیث'' کہا ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 394/8)

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے الضعفاء والمتروکون (۵۰۳) میں ذکر کیا ہے۔

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اسے ''متروک'' کہا ہے۔

(ميزان الاعتدال : 129/4، ت : 8597)

② عن بريدة بن سفيان، عن سفينة

(مسند البزّار : 3841، تاريخ ابن عساكر : 258/42، مناقب عليّ بن أبي طالب لابن المغازلي : 175)

تبصرہ :

سند باطل ہے، بریدہ بن سفیان جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

❁ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ نَظَرٌ . ''سخت مجروح ہے۔''

(التّاريخ الكبير : 141/2)

❁ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَهٗ بَلِيَّةٌ تُحْكٰى عَنْهُ . ''اس سے ایک جھوٹی روایت بیان کی جاتی ہے۔''

(العِلَل : 1500)

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے ''متروک'' کہا ہے۔

(الضّعفاء والمتروكون : 134)

❁ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفُ الْحَدِيثِ . ''ضعیف الحدیث ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 424/3)

❁ امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا لَيْسَ بِالْقَوِيِّ فِي الْحَدِيثِ .

''حدیث میں قوی نہیں۔'' (السّنن الكبرٰى : 877)

❁ حافظ جوزجانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

رَدِيءُ الْمَذْهَبِ . ''برے مذہب والا۔''

(أحوال الرّجال : 205)

③ عن سلیمان بن قرم، عن فطر بن خلیفۃ، عن عبدالرحمٰن بن ابی نعم، عن سفینۃ

(المُعجم الكبير للطّبراني : 82/7، ح : 6437)

تبصرہ :

سند باطل ہے، سلیمان بن قرم جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

❁ امام علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَمْ يَكُنْ بِالْقَوِيِّ، وَهُوَ صَالِحٌ .

''نیک آدمی ہے، مگر حدیث میں قوی نہیں۔''

(سؤالات ابن أبي شيبة :2471)

❁ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِشَيْءٍ، وَهُوَ ضَعِيفٌ .

''یہ کچھ بھی نہیں، ضعیف ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 137/4، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ نے اسے لَيْسَ بِالْمَتِينِ اور امام ابو زرعہ رازی رحمہ اللہ نے لَيْسَ بِذَاكَ کہا ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 137/4)

❁ امام نسائی رحمہ اللہ نے اسے لَيْسَ بِالْقَوِيِّ کہا ہے۔

(الضّعفاء والمتروكون :251)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَافِضِيًّا غَالِيًا فِي الرَّفْضِ، وَيُقَلِّبُ الْأَخْبَارَ .

''غالی رافضی تھا اور روایات الٹ پلٹ کر دیتا تھا۔''

(كتاب المَجروحين :332/1)

❁ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا أَرٰى بِهٖ بَأْسًا، وَلٰكِنَّهٗ كَانَ يَفْرِطُ فِي التَّشَيُّعِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ٹھیک ہے، لیکن غالی شیعہ تھا۔''

(الضّعفاء الكبير للعقيلي : 136/2، وسندهٗ صحيحٌ)

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّهٗ مُفْرِطٌ فِي التَّشَيُّعِ، وَلِسُلَيْمَانَ أَحَادِيثُ حِسَانٌ أَفْرَادَاتٌ، وَهُوَ خَيْرٌ مِّنْ سُلَيْمَانَ بْنِ أَرْقَمَ بِكَثِيرٍ .

''غالی شیعہ تھا، سلیمان کی منفرد روایتیں اچھی ہیں، وہ سلیمان بن ارقم سے بہت بہتر ہے۔'' (الكامل في ضعفاء الرجال : 257/3)

❁ امام بخاری رحمہ اللہ نے اس سے تعلیقاً اور امام مسلم رحمہ اللہ نے متابعت میں روایت لی ہے۔

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(ميزان الاعتدال : 580/3، ت : 7671)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَيِّءُ الْحِفْظِ، يَتَشَيَّعُ . ''حافظہ خراب تھا اور شیعہ تھا۔''

(تقريب التّهذيب : 2600)

حدیث ابن عباس :

(الضّعفاء الكبير للعقيلي : 82/4- 83، المُعجم الكبير للطّبراني : 282/10، مناقب عليّ لابن المغازلي : 164، تاريخ ابن عساكر : 246/42)

تبصرہ :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سند باطل ہے:

① سلیمان بن قرم ''ضعیف'' ہے۔

② محمد بن شعیب کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ . ''مجہول ہے۔'' (میزان الاعتدال: 580/3)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ''مجہول'' کہا ہے۔

(لسان المیزان: 199/5)

طبرانی میں محمد بن سعید ہے، یہ تصحیف (کتابت کی غلطی) ہے۔ صحیح عبارت محمد بن شعیب ہی ہے۔

❁ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ أَعْرِفْهُ . ''میں اسے نہیں جانتا۔''

(مَجمع الزّوائد: 126/9)

❁ حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَّا يَصِحُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبٍ مَّجْهُولٌ .

''حدیث ثابت نہیں، محمد بن شعیب مجہول ہے۔''

(العِلَل المتناهية: 229/1)

❁ امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدِيثُهُ غَيْرُ مَحْفُوظٍ . ''اس کی حدیث غیر محفوظ ہے۔''

(الضّعفاء الكبير: 82/4)

نیز اس روایت کے بارے میں فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الرِّوَايَةُ فِي هٰذَا؛ فِيهَا لِينٌ .

''یہ روایت کمزور ہے۔''(الضّعفاء الكبير : 83/4)

حدیث علی رضی اللہ عنہ :

عن عیسی بن عبداللہ بن محمد بن عمر بن علي بن ابی طالب، حدثنی ابی، عن ابیہ، عن جدہ، عن علی

(تاريخ ابن عساكر : 245/42)

تبصرہ :

جھوٹی روایت ہے، عیسیٰ بن عبداللہ بن عمر کو:

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ''متروک الحدیث'' کہا ہے۔

(سنن الدّارقطني : 263/2)

❁ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَكُنْ بِقَوِيٍّ الْحَدِيثِ . ''حدیث میں قوی نہیں۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 280/6)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنْ أَبِيهِ، عَنْ آبَائِهِ أَشْيَاءَ مَوْضُوعَةً، لَا يَحِلُّ الْاِحْتِجَاجُ بِهِ، كَأَنَّهُ كَانَ يَهِمُ وَيُخْطِئُ، حَتّٰى كَانَ يَجِيءُ بِالْأَشْيَاءِ الْمَوْضُوعَةِ عَنْ أَسْلَافِهِ، فَبَطَلَ الْاِحْتِجَاجُ بِمَا يَرْوِيهِ لِمَا وَصَفْتُ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اپنے آبا و اجداد سے من گھڑت روایتیں بیان کرتا ہے۔ اس کی بیان کردہ روایت سے حجت پکڑنا حلال نہیں، اس درجہ وہمی اور خطا کار تھا کہ اپنے اسلاف سے موضوع روایات بیان کر ڈالیں۔''

(كتاب المَجروحين : 122/2)

نیز اسے (الثقات: ۸/ ۴۹۲) میں ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

فِي حَدِيثِهِ بَعْضُ الْمَنَاكِيرُ .

''اس کی بعض روایتیں منکر ہیں۔''

❁ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰى عَنْ أَبِيهِ، عَنْ آبَائِهِ أَحَادِيثَ مَوْضُوعَةً .

'اپنے آبا و جداد سے من گھڑت روایتیں بیان کرتا تھا۔''

(المَدخل إلى الصّحيح، ص 170)

❁ امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰى عَنْ أَبِيهِ، عَنْ آبَائِهِ أَحَادِيثَ مَنَاكِيرَ، لَا يُكْتَبُ حَدِيثُهُ، لَا شَيْءَ .

اپنے آبا و جداد سے منکر روایات بیان کرتا ہے، اس کی حدیث نہ لکھی جائے، کسی کام کا نہیں۔'' (الضّعفاء : 175)

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَامَّةُ مَا يَرْوِيهِ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اس کی اکثر روایات منکر ہیں۔'' (الکامل : 245/5)

❁ امام حاکم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

صَحَّتِ الرِّوَايَةُ عَنْ عَلِيٍّ .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ثابت ہے۔''

(المستدرك : 131/3)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ جواب دیتے ہیں:

لَا، وَاللّٰهِ، مَا صَحَّ شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ .

''نہیں، اللہ کی قسم! اس میں سے کچھ ثابت نہیں۔''

(البداية والنّهاية لابن كثير : 351/7)

حدیث یعلی بن مرۃ رضی اللہ عنہ :

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ رُوِيَ مِنْ حَدِيثِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ، وَالْإِسْنَادُ إِلَيْهِ مُظْلِمٌ، وَرُوِيَ مِنْ حَدِيثِ حَبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ، وَلَا يَصِحُّ أَيْضًا، وَمِنْ حَدِيثِ أَبِي رَافِعٍ نَّحْوُهُ، وَلَيْسَ بِصَحِيحٍ .

''اس بارے میں یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی مروی ہے، لیکن اس کی سند سخت ضعیف ہے۔ اسی طرح حبشی بن جنادہ کی حدیث بھی ہے، وہ بھی ثابت نہیں۔ ابورافع کی حدیث بھی ہے، وہ بھی ثابت نہیں۔''

(البداية والنّهاية : 354/7)

متن کا اضطراب :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سند کا حال تو آپ ملاحظہ فرما چکے کہ اس کی کوئی سند اصولِ محدثین کے مطابق پایۂ صحت کو نہیں پہنچتی۔ صرف سند کا ہی مسئلہ نہیں، اس کے متن میں بھی اضطراب و اختلاف ہے۔

① پہلا اختلاف یہ ہے کہ یہ کون سا پرندہ تھا؟ مسند ابو یعلی اور ابن عدی کی روایت میں حجل، ابن عساکر کی روایت، جو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اس میں حبارٰی، ابن المغازلی کی روایت، جو سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، اس میں یعاقیب اور ابن المغازلی ہی کی ایک روایت میں نحامہ، جبکہ ابن عساکر کی ایک روایت میں دجاجۃ کا ذکر ہے۔

② پرندے کی تعداد میں بھی اختلاف ہے۔ بعض روایات میں اطیار بعض میں طوائر اور بعض میں نحامات کا ذکر ہے۔

③ اس میں بھی اختلاف ہے کہ پرندہ کس نے ہدیہ کیا تھا؟ عقیلی اور طبرانی کی روایت میں سیدہ ام ایمن رضی اللہ عنہا کا ذکر ہے، ابن عساکر اور ابن المغازلی کی روایت میں انصار کی ایک عورت کا ذکر ہے۔ یہ بات تو طے ہے کہ ام ایمن رضی اللہ عنہا انصاریہ نہیں تھیں۔

ائمہ محدثین اور حدیث طیر:

امام ابو زرعہ رحمہ اللہ:

فرماتے ہیں:

لَيْسَ فِيهِ حَدِيثٌ صَحِيحٌ.

''اس بارے میں کوئی حدیث ثابت نہیں۔''

(الضعفاء: 692/2)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام عقیلی رحمہ اللہ :

فرماتے ہیں:

هٰذَا الْبَابُ؛ الرِّوَايَةُ فِيهَا لَيِّنٌ وَّضَعِيفٌ، وَلَا نَعْلَمُ فِيهِ شَيْئًا ثَابِتًا .

''اس بارے میں منقول تمام روایات کمزور اور ضعیف ہیں۔ ہمارے مطابق اس سلسلے میں کچھ بھی ثابت نہیں۔'' (الضّعفاء الكبير :46/1)

نیز فرماتے ہیں:

طُرُقُ هٰذَا الْحَدِيثِ؛ فِيهَا لِينٌ .

''اس حدیث کی سندوں میں ضعف ہے۔''

(الضّعفاء الكبير : 189/4)

امام بزار رحمہ اللہ :

فرماتے ہیں:

رَوٰى عَنْ أَنَسٍ مِّنْ وُّجُوهٍ، وَكُلُّ مَنْ رَوَاهُ عَنْهُ؛ فَلَيْسَ بِالْقَوِيِّ .

''یہ روایت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے کئی سندوں کے ساتھ مروی ہے، البتہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے بیان کرنے والوں میں کوئی بھی قوی نہیں۔''

(مسند البزّار : 7848)

حافظ خلیلی رحمہ اللہ :

فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَا رَوٰى فِي حَدِيثِ الطَّيْرِ ثِقَةٌ، رَوَاهُ الضُّعَفَاءُ، مِثْلُ : إِسْمَاعِيلِ ابْنِ سُلَيْمَانَ الْأَزْرَقِ وَأَشْبَاهِهٖ، وَيَرُدُّهٗ جَمِيعُ أَئِمَّةِ الْحَدِيثِ .

''حدیث طیر کسی ثقہ نے بیان نہیں کی۔ صرف ضعیف راوی بیان کرتے ہیں، جیسا کہ اسماعیل بن سلیمان ازرق اور اس سے ملتے جلتے دوسرے راوی ہیں۔ تمام محدثین نے اسے رد کیا ہے۔''

(الإرشاد في معرفة علماء الحديث :420/1)

حافظ محمد بن طاہر مقدسی رحمہ اللہ :

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ، حافظ محمد بن طاہر مقدسی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں:

كُلُّ طُرُقِهٖ، أَيْ حَدِيثِ الطَّيْرِ، بَاطِلَةٌ مَّعْلُولَةٌ .

''حدیث طیر کی تمام سندیں باطل اور معلول ہیں۔''

(العِلَل المتناهية :223/1)

حافظ محمد بن ناصر سلامی رحمہ اللہ :

سلامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدِيثٌ مَّوْضُوعٌ، وَإِنَّمَا جَاءَ مِنْ سُقَّاطِ أَهْلِ الْكُوفَةِ، عَنَ الْمَشَاهِيرِ وَالْمَجَاهِيلِ، عَنْ أَنَسٍ وَّغَيْرِهٖ .

''روایت من گھڑت ہے، اسے ضعیف کوفیوں نے مشہور اور مجہول راویوں کے واسطے سے سیدنا انس رضی اللہ عنہ وغیرہ سے بیان کیا ہے۔''

(المنتظم لابن الجوزي : 275/7)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن الجوزي رحمہ اللہ :

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے اس کی سولہ سندوں میں علت بیان کی اور فرمایا:

قَدْ ذَكَرَهُ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ مِنْ نَّحْوِ عِشْرِينَ طَرِيقًا؛ كُلُّهَا مُظْلِمٌ، وَفِيهَا مَطْعَنٌ .

''ابن مردویہ نے اس روایت کو تقریباً بیس سندوں سے ذکر کیا ہے، مگر وہ تمام کی تمام سخت ضعیف ہیں اور ہر ایک میں خرابی ہے۔''

(العِلَل المتناهية :233/1)

حافظ عراقی رحمہ اللہ :

فرماتے ہیں: لَهُ طُرُقٌ؛ كُلُّهَا ضَعِيفَةٌ .

''اس کی کئی سندیں ہیں، سب کی سب ضعیف ہیں۔''

(تخريج أحاديث الإحياء، ص 855)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ :

فرماتے ہیں:

إِنَّ حَدِيثَ الطَّائِرِ مِنَ الْمَكْذُوبَاتِ الْمَوْضُوعَاتِ عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ وَالْمَعْرِفَةِ بِحَقَائِقِ النَّقْلِ .

''حدیث طیر محققین علما اور اہل فن محدثین کے نزدیک من گھڑت اور جھوٹی ہے۔'' (مِنهاج السنّة : 99/4، وفي نسخة : 371/7)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام حاکم رحمہ اللہ کے تعاقب میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا، وَاللّٰهِ مَا صَحَّ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ .

''نہیں، اللہ کی قسم! اس حدیث کی کوئی سند ثابت نہیں۔''

(البداية والنّهاية لابن كثير :76/11)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ :

فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ قَدْ صَنَّفَ النَّاسُ فِيهِ، وَلَهُ طُرُقٌ مُّتَعَدِّدَةٌ، وَفِي كُلٍّ مِّنْهَا نَظَرٌ .

''اس حدیث پر لوگوں نے متعدد کتابیں لکھیں ہیں۔ اس کی بہت سی سندیں ہیں، لیکن ہر ایک میں خرابی ہے۔''

(البِداية والنّهاية : 351/7- 352)

نیز مذکورہ روایت کی بعض سندیں ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

فِي جُمْلَةٍ؛ فَفِي الْقَلْبِ مِنْ صِحَّةِ هٰذَا الْحَدِيثِ نَظَرٌ، وَإِنْ كَثُرَتْ طُرُقُهُ .

''بہر حال کثیر الطرق ہونے کے باوجود ضعیف ہی ہے۔''

(البِداية والنّهاية : 351/7، 354)

علامہ زیلعی حنفی رحمہ اللہ :

فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَمْ مِنْ حَدِيثٍ كَثُرَتْ رُوَاتُهٗ وَتَعَدَّدَتْ طُرُقُهٗ، وَهُوَ حَدِيثٌ ضَعِيفٌ، كَحَدِيثِ الطَّيْرِ .

''کئی حدیثیں ایسی ہوتی ہیں، جو سندوں اور راویوں کی کثرت کے باوجود ضعیف ہوتی ہیں، جیسا کہ حدیث الطیر ہے۔''

(نصب الراية :360/1)

علامہ دمیری رحمہ اللہ :

کہتے ہیں:

حَدِيثُ الطَّيْرِ؛ رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَأَبُو يَعْلٰى وَالْبَزَّارُ مِنْ عِدَّةِ طُرُقٍ، كُلُّهَا ضَعِيفَةٌ .

''حدیث طیر کو امام طبرانی، ابو یعلی اور بزار رحمہ اللہ نے متعدد سندوں سے بیان کیا ہے، لیکن وہ تمام ضعیف ہیں۔'' (حياة الحيوان : 240/2)

علامہ شوکانی رحمہ اللہ :

امام حاکم رحمہ اللہ کی تصحیح کے بارے میں فرماتے ہیں:

اِعْتَرَض عَلَيْهِ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْعِلْمِ .

''اکثر اہل علم نے امام حاکم رحمہ اللہ کی تصحیح پر اعتراض کیا ہے۔''

(الفوائد المجموعة، ص 382)

محمد بن یعقوب فیروز آبادی رحمہ اللہ :

فرماتے ہیں: لَهٗ طُرُقٌ كَثِيرَةٌ؛ كُلُّهَا ضَعِيفَةٌ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اس کی بہت سی سندیں ہیں، مگر سب ضعیف ہیں۔''

(الفوائد المجموعة للشّوكاني، ص 382)

امام حاکم رحمہ اللہ کی تصحیح؟ :

امام حاکم رحمہ اللہ نے مستدرک میں اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم کی شرط پر ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے امام حاکم رحمہ اللہ کا اس کے برخلاف قول نقل کیا ہے:

لَا يَصِحُّ، وَلَوْ صَحَّ لَمَا كَانَ أَحَدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَلِيٍّ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

قُلْتُ : هٰذِهِ الْحِكَايَةُ سَنَدُهَا صَحِيحٌ، فَمَا بَالَهُ أَخْرَجَ حَدِيثَ الطَّيْرِ فِي «الْمُسْتَدْرَكِ عَلَى الصَّحِيحِ»؟ فَلَعَلَّهُ تَغَيَّرَ رَأْيُهُ .

''یہ حدیث ثابت نہیں، اگر ثابت ہوتی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کوئی بھی افضل نہ ہوتا۔

میں (ذہبی رحمہ اللہ) کہتا ہوں: اس قول کی سند صحیح ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ امام حاکم رحمہ اللہ نے حدیث الطیر کو مستدرک علی الصحیح میں ذکر کیا۔ تو ہوسکتا ہے کہ امام رحمہ اللہ کے رائے بدل گئی ہو (اور بعد میں حدیث کو جمہور کی موافقت میں غیر ثابت کہنے لگ گئے ہوں)۔''

(تاريخ الإسلام : 89/9، سِيَر أعلام النُّبلاء : 169/17)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ:

علامہ سبکی رحمہ اللہ (۷۷۱ھ) فرماتے ہیں:

تَأَمَّلْتُ مَعَ مَا فِي النَّفْسِ مِنَ الْحَاكِمِ مِنْ تَخْرِيجِهِ حَدِيثَ الطَّيْرِ فِي الْمُسْتَدْرَكِ، وَإِنْ كَانَ خَرَجَ أَشْيَاءَ غَيْرَ مَوْضُوعَةٍ لَا تَعَلُّقَ لَهَا بِتَشَيُّعٍ وَلَا غَيْرِهِ فَأَوْقَعَ اللّٰهُ فِي نَفْسِي أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ عِنْدَهُ مَيْلٌ إِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَزِيدُ عَلَى الْمَيْلِ الَّذِي يَطْلُبُ شَرْعًا وَلَا أَقُولُ: إِنَّهُ يَنْتَهِي بِهِ إِلٰى أَنْ يَّضَعَ مِنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَلَا إِنَّهُ يُفَضِّلُ عَلِيًّا عَلَى الشَّيْخَيْنِ بَلْ أَسْتَبْعِدُ أَنْ يُّفَضِّلَهُ عَلٰى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَإِنِّي رَأَيْتُهُ فِي كِتَابِهِ الْأَرْبَعِينَ عَقَدَ بَابًا لِتَفْضِيلِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَاخْتَصَّهُمْ مِنْ بَيْنِ الصَّحَابَةِ وَقَدَّمَ فِي الْمُسْتَدْرَكِ ذِكْرَ عُثْمَانَ عَلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا.

''میرے دل میں امام حاکم رحمہ اللہ کے متعلق ایک بات تھی کہ انہوں نے حدیث طیر کو مستدرک میں ذکر کیوں کیا؟ اگرچہ وہ کئی ایسی احادیث ذکر کر دیتے ہیں، جن کا تشیع وغیرہ سے کوئی تعلق نہیں۔ میں نے غور وفکر کیا، تو اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات ڈالی کہ جس شخص کا میلان سیدنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علی رضی اللہ عنہ کی طرف ہو، تو وہ شریعت کے مطلوبہ میلان سے زیادہ میلان اختیار کر لیتا ہے۔ میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ امام حاکم رحمہ اللہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے محبت کے میلان میں اتنا آگے بڑھ گئے ہیں کہ وہ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی شان میں کمی کے مرتکب ہوئے ہیں، نہ ہی آپ رحمہ اللہ نے شیخین (ابو بکر و عمر) رضی اللہ عنہما پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو فضیلت دی ہے۔ بلکہ میں تو اس بات کو بھی بعید خیال کرتا ہوں کہ امام حاکم رحمہ اللہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر فضیلت دیتے ہوں، کیونکہ میں نے امام حاکم رحمہ اللہ کی کتاب الاربعین میں دیکھا ہے کہ آپ رحمہ اللہ نے ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کی افضلیت کا باب قائم کیا ہے اور انہیں صحابہ میں خاص کر کے ذکر کیا ہے، نیز مستدرک میں بھی سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پہلے کیا ہے۔''

(طبقات الشافعية الكبرىٰ : 167/4)

صحیح حدیث کی مخالفت :

حدیث طیر ''ضعیف'' ہونے کے ساتھ ساتھ متفق علیہ حدیث کے خلاف بھی ہے، ملاحظہ فرمائیں:

❁ سیدنا عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قُلْتُ : أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ : «عَائِشَةُ»، قُلْتُ : مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ : «أَبُوهَا»، قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ : «عُمَرُ»، فَعَدَّ رِجَالًا، فَسَكَتُّ مَخَافَةَ أَنْ يَّجْعَلَنِي فِي آخِرِهِمْ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا: آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا: عائشہ، پھر میں نے پوچھا: مردوں میں سے؟ فرمایا: ان کے والد (ابوبکر) عرض کیا: ان کے بعد فرمایا: عمر۔ ان کے بعد کئی نام شمار کیے۔ میں ڈر کے مارے خاموش ہو گیا کہ میرا نام آخر میں نہ آ جائے۔‘‘

(صحيح البخاري : 4358، صحيح مسلم : 2384)

ایک اور روایت :

اس میں کوئی شک نہیں کہ سیدنا علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو محبوب رکھتے تھے اور اللہ و رسول کے ہاں بھی محبوب تھے۔

(صحيح البخاري : 4210، صحيح مسلم : 2406)

البتہ یہ کہنا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کو بالعموم سب سے زیادہ محبوب تھے، درست نہیں۔

❁ سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

اِسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَمِعَ صَوْتَ عَائِشَةَ عَالِيًا، وَهِيَ تَقُولُ : وَاللّٰهِ، قَدْ عَلِمْتُ أَنَّ عَلِيًّا أَحَبُّ إِلَيْكَ مِنْ أَبِي، فَأَهْوٰى إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ لِيَلْطِمَهَا، وَقَالَ : يَا ابْنَةَ فُلَانَةَ، أَرَاكِ تَرْفَعِينَ صَوْتَكِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمْسَكَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ مُغْضَبًا، فَقَالَ رَسُولُ

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا عَائِشَةُ، كَيْفَ رَأَيْتِنِي أَنْقَذْتُكِ مِنَ الرَّجُلِ؟ ثُمَّ اسْتَأْذَنَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذٰلِكَ، وَقَدِ اصْطَلَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَائِشَةُ، فَقَالَ : أَدْخِلَانِي فِي السِّلْمِ، كَمَا أَدْخَلْتُمَانِي فِي الْحَرْبِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : قَدْ فَعَلْنَا .

''سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی، تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بلند آواز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے سنا۔ اللہ کی قسم! مجھے معلوم ہے آپ علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ میرے باپ کی نسبت زیادہ محبت کرتے ہیں۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو تھپڑ مارنے کے لیے بڑھے اور فرمایا: میں تیری آواز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے بلند ہوتے سن رہا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو روک دیا۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غصے کی حالت میں وہاں سے چل دیئے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: دیکھا، میں نے کیسے آپ کو بچا لیا۔ بعد میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گھر آنے کی اجازت طلب کی، تو اس وقت تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی صلح ہو چکی تھی۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: مجھے بھی صلح میں شریک کر لیجیے، جس طرح ناراضگی میں شریک کیا تھا۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم نے ایسا کر لیا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مسند الإمام أحمد : 275/4، فضائل الصّحابة لأحمد بن حنبل : 39، مسند البزّار : 3225، شرح مشكل الآثار للطحاوي : 5309)

تبصرہ :

① سند ضعیف ہے۔ ابو اسحاق سبیعی مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔ بعض سندوں سے ابو اسحاق کا واسطہ گر گیا ہے، اگرچہ یونس بن ابی اسحاق نے اپنے شیخ سے سماع کی تصریح کی ہے، مگر یہ وہم ہے، دراصل اس روایت کا دارمدار ابو اسحاق سبیعی پر ہے۔

❁ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا أُرَاهُ إِلَّا مِنْ أَبِي إِسْحَاقَ .

''میرے مطابق یہ روایت ابو اسحاق سبیعی سے ہی مروی ہے۔''

(سؤالات أبي داود : 504)

② اگر اس حدیث کو ثابت بھی مان لیا جائے، تب بھی معنی یہ ہوگا کہ کسی خاص موقعہ پر کسی خاص کام کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر انتخاب سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر پڑ گئی تھی اور اسی خاص موقعہ کی طرف سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اشارہ کیا ہے۔ سیدہ کے ان الفاظ سے یہ نتیجہ اخذ کرنا درست نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک سیدنا علی رضی اللہ عنہ بالعموم سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے زیادہ محبوب تھے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يُمْكِن الْجَمْعُ بِاخْتِلَافِ جِهَةِ الْمَحَبَّةِ؛ فَيَكُونُ فِي حَقِّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَبِي بَكْرٍ عَلٰى عُمُومِهٖ بِخِلَافِ عَلِيٍّ .

''محبت کی نوعیت دیکھیں، تو ان احادیث میں تطبیق ممکن ہے، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عمومی طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو زیادہ محبوب تھے، جبکہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کسی خاص حوالے سے۔''

(فتح الباري : 127/7)

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ أُمَّتِي خَلِيلًا، لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلٰكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي .

''اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا، تو ابوبکر کو بناتا، لیکن وہ میرے بھائی اور دوست ہیں۔''

(صحيح البخاري : 3656، صحيح مسلم : 2383)

❁ محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ نے اپنے والد گرامی سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ : أَبُو بَكْرٍ، قُلْتُ : ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ : ثُمَّ عُمَرُ، وَخَشِيتُ أَنْ يَقُولَ : عُثْمَانُ، قُلْتُ : ثُمَّ أَنْتَ؟ قَالَ : مَا أَنَا إِلَّا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترین ہستی کون ہے؟ فرمایا: ابوبکر رضی اللہ عنہ، عرض کیا: پھر کون؟ فرمایا: عمر رضی اللہ عنہ، پھر اس ڈر سے کہ مزید پوچھا، تو آپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عثمان رضی اللہ عنہ کا نام لیں گے، میں نے کہا: ابا جان! پھر تو آپ ہیں نا؟ فرمایا: میں تو ایک عام مسلمان ہوں۔''

(صحيح البخاري : 3671، سنن أبي داوٗد : 4629، مصنّف ابن أبي شيبة : 473/7، السّنة لابن أبي عاصم : 1204، 1206، الشّريعة للآجرّي : 1866، 1869، الاعتقاد للبيهقي : 517، واللّفظ لهٗ، وسندهٗ صحيحٌ)

الحاصل :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مَردوں میں سب سے زیادہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو محبوب رکھتے تھے، تب ہی تو آپ رضی اللہ عنہ کو پہلا خلیفہ منتخب کیا۔ اس حقیقت کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھی اعتراف تھا کہ امت کے سب سے بہتر فرد سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے یہ قطعاً ثابت نہیں کہ انہوں نے خود کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے محبوب خیال کر کے اپنے آپ کو خلافت کا اول حقدار قرار دیا ہو۔

دیگر صحابہ کرام بھی یہی سمجھتے تھے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھے۔ دلائل کا ذکر طوالت کا باعث ہوگا۔

یہ بھی یاد رہے کہ جملہ صحابہ کرام سے محبت ہمارے ایمان کا جزِ لازم ہے۔

فضائل و مراتب میں تفاوت تنقیص کا باعث نہیں، اہل سنت والجماعت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی محبت کرتے ہیں اور سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے بھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنْتَ مِنِّي ، وَأَنَا مِنْكَ

براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

أَنْتَ مِنِّي ، وَأَنَا مِنْكَ .

''آپ مجھ سے ہیں، میں آپ سے ہوں۔''

(صحيح البخاري :4251)

اس سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی منقبت وفضیلت ثابت ہوتی ہے، مگر اس فضیلت میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ منفرد نہیں ہیں، کئی دوسرے صحابہ کرام بھی اس میں شریک ہیں۔ مثالیں درج ذیل ہیں۔

قبیلہ اشعر :

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الْأَشْعَرِيِّينَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الغَزْوِ ، أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ؛ جَمَعُوا مَا كَانَ عِنْدَهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ، ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ ، فَهُمْ مِنِّي ، وَأَنَا مِنْهُمْ .

''جب قبیلہ اشعر کے لوگوں کا جہاد کے موقع پر توشہ کم ہو جاتا یا مدینہ میں سامان خورد ونوش کم پڑ جاتا ہے، تو اپنا جمع کردہ توشہ ایک کپڑے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اکٹھا کر لیتے ہیں، پھر آپس میں ایک برتن سے برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔ وہ مجھ سے اور میں ان سے ہوں۔''

(صحيح البخاري : 2486، صحيح مسلم : 2500)

سیدنا جلیبیب رضی اللہ عنہ :

سیدنا جُلَیْبِیب رضی اللہ عنہ ایک غزوہ میں سات کفار کو واصل جہنم کرنے کے بعد شہید ہو گئے تھے، ان کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

هٰذَا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ، هٰذَا مِنِّي، وَأَنَا مِنْهُ .

''یہ مجھ سے اور میں ان سے ہوں۔ یہ مجھ سے اور میں ان سے ہوں۔''

(صحيح مسلم : 2472)

سیدنا حسین بن علی رضی اللہ عنہ :

سیدنا یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

حُسَيْنٌ مِّنِّي، وَأَنَا مِنْهُ .

''حسین مجھ سے اور میں ان سے ہوں۔''

(مسند الإمام أحمد : 4/172، الأدب المفرد للبخاري : 364، سنن التّرمذي : 3775، وقال : حسنٌ، سنن ابن ماجه : 144، المُعجم الكبير للطّبراني : 22/274، ح : 702، المستدرك للحاكم : 3/194، ح : 4820، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۶۹۷۱) نے ''صحیح'' اور امام حاکم رحمہ اللہ نے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے بھی اسے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

ایک روایت میں حُسَيْنٌ مِّنِّي، وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ کے الفاظ بھی ہیں۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

الحاصل:

رسول اللہ ﷺ کا کسی کو اپنی طرف اور خود کو کسی کی طرف منسوب کرنا بڑی فضیلت ہے۔ البتہ یہ فضیلت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے علاوہ کئی اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی حاصل تھی۔ اس روایت سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل کا استدلال جائز نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ سے رشتۂ اخوت

سیدنا علی رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی اور اسلام کے چوتھے خلیفہ راشد ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کے کئی رشتے تھے، لیکن اسلام کا رشتہ سب پر بھاری ہے۔ دیگر صحابہ کی طرح سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ ﷺ سے اسلامی اخوت کا رشتہ بھی تھا، اس کے ساتھ ساتھ آپ رسولِ اکرم ﷺ کے چچازاد بھائی اور داماد بھی تھے۔ یہ رشتے آپ کا اعزاز ہیں اور آپ کی فضیلت و منقبت کا باعث ہیں۔

تمام صحابہ کرام کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا اسلامی رشتۂ اخوت موجود تھا، وہ روایات لیکن ضعیف ہیں، جن میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نبی کریم ﷺ کے رشتہ اخوت کا ذکر ہے۔

دلیل نمبر ①

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے:

''رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ آئے، تو ان کی آنکھیں بہہ رہی تھیں۔ عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے صحابہ کے درمیان اخوت قائم کی ہے اور مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''آپ دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہیں۔''

(سنن التّرمذي : 3720)

تبصرہ :

سند سخت ضعیف ہے:

① حکیم بن جبیر اسدی ''ضعیف اور متروک'' ہے۔

❁ امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام نسائی اور جمہور محدثین رحمہم اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ ''متروک'' قرار دیتے ہیں۔

(السّنن : 122/2)

❁ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ مَتْرُوكٌ، ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ .

''یہ متروک ہے، اسے جمہور ائمہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(مَجمع الزّوائد : 320/5، 299/7)

❁ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ . ''جمہور ائمہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(عمدة القاري : 95/11)

❁ مستدرک حاکم (۱۴/۳) میں حکیم بن جبیر کی متابعت سالم بن ابی حفصہ نے کی ہے، لیکن سند جھوٹی ہے، اسحاق بن بشر کاہلی ''متروک''، کذاب اور ''وضاع'' ہے۔

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هُوَ فِي عِدَادِ مَنْ يَّضَعُ الْحَدِيثَ .

''اس کا شمار حدیث گھڑنے والوں میں ہوتا ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال :342/1)

② جمیع بن عمیر جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

دلیل نمبر ②

سیدنا زید بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے مابین مکالمہ ہوا:

فَقَالَ : «وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ، مَا أَخَّرْتُكَ إِلَّا لِنَفْسِي، فَأَنْتَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُّوسٰى وَوَارِثِي»، فَقَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَا أَرِثُ مِنْكَ؟ قَالَ : «مَا أَوْرَثَتِ الْأَنْبِيَاءُ»، قَالَ : وَمَا أَوْرَثَتِ الْأَنْبِيَاءُ قَبْلَكَ؟ قَالَ : «كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِمْ، وَأَنْتَ مَعِيَ فِي قَصْرِي فِي الْجَنَّةِ، مَعَ فَاطِمَةَ ابْنَتِي، وَرَفِيقِي»، ثُمَّ تَلَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْآيَةَ : ﴿إِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ﴾(الحجر : 47)، الْأَخِلَّاءُ فِي اللّٰهِ، يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں نے آپ کو صرف اپنی ذات کے لئے پیچھے رکھا ہے۔ آپ کی میرے نزدیک وہی قدر و منزلت ہے، جو ہارون کی موسیٰ علیہما السلام کے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نزدیک تھی۔ آپ میرے وارث ہیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں آپ کی وراثت میں کیا حاصل کروں گا؟ فرمایا: جو انبیا کی وراثت میں ہوتا ہے؟ عرض کیا: آپ سے پہلے انبیا کی وراثت کیا تھی؟ فرمایا: کتاب اللہ اور انبیا کی سنت۔ آپ جنت میں میری بیٹی فاطمہ کے ساتھ میرے محل میں ہوں گے۔ آپ میرے رفیق ہیں۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿إِخْوَانًا عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقَابِلِينَ﴾ (الحجر: 47) ''بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کے سامنے بیٹھے ہوں گے۔'' اللہ کے لئے دلی دوستی رکھنے والے ایک دوسرے کو دیکھ رہے ہوں گے۔''

(تاريخ ابن أبي خيثمة : 673/2، ت : 2824، المُعجم الكبير للطّبراني : 220/5، تاريخ ابن عساكر : 52/42)

تبصرہ:

باطل روایت ہے:

① عبدالمومن بن عباد عبدی کے بارے میں:

❁ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ . ''منکر روایات بیان کرتا ہے۔''

(التّاريخ الكبير : 117/6)

❁ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ نے اس پر ''ضعیف'' کا حکم لگایا ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 66/6)

❁ امام عقیلی رحمہ اللہ نے اس کی ایک روایت کو کمزور کہا ہے۔

(الضّعفاء الكبير : 91/3)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ذَكَرَهُ السَّاجِي، وَابْنُ الْجَارُودِ فِي الضُّعَفَاءِ .

''اس کو امام ساجی اور امام ابن جارود نے ضعفا میں شمار کیا ہے۔''

(لسان الميزان : 75/4)

اسے صرف امام ابن حبان رحمہ اللہ نے (الثقات: ۸/ ۴۱۷) میں ذکر کیا ہے۔

② یزید بن معن کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

③ اس میں ''رجل مبہم'' بھی ہے۔

❁ تاریخ کبیر (۳۸۶/۳) کی سند میں ابراہیم بن بشیر ازدی اور یحییٰ بن معین مدنی دونوں ''مجہول'' ہیں۔(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 90/2)

سعد بن شرحبیل کی توثیق مطلوب ہے۔

❁ حافظ ابن عبدالبر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ فِي إِسْنَادِهِ ضُعْفًا . ''سند میں ضعف ہے۔''

(الاستيعاب في معرفة الأصحاب :159/1)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَالَ ابْنُ السَّكَنِ : رُوِي حَدِيثُهُ مِنْ ثَلَاثِ طُرُقٍ؛ لَيْسَ فِيهَا مَا يَصِحُّ .

''امام ابن سکن رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس حدیث کو تین سندوں سے بیان کیا گیا ہے، مگر کوئی بھی ثابت نہیں۔''

(الإصابة في تمييز الصّحابة : 489/2)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا إِسْنَادٌ مَّجْهُولٌ، لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ، وَلَا يُعْرَفُ سَمَاعُ بَعْضِهِمْ مِّنْ بَعْضٍ، رَوَاهُ بَعْضُهُمْ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفٰى، عَنِ النَّبِيِّ، وَلَا أَصْلَ لَهٗ.

''اس کی سند مجہول ہے، جس کی متابعت بھی نہیں ہوئی۔ اس کے راویوں کا ایک دوسرے سے سماع معروف نہیں۔ بعض نے اس کو عن اسماعیل بن خالد عن عبداللہ بن ابی اوفی عن النبی ﷺ کی سند سے بیان کیا ہے، مگر یہ بے اصل ہے۔'' (التّاريخ الصّغير: 1/250-251)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدِيثٌ مُّشْتَرِكٌ، وَهُوَ مُنْكَرٌ جِدًّا.

''اس حدیث کا متن مشترک ہے، لیکن سخت منکر ہے۔''

(سير أعلام النّبلاء: 1/141)

مزید لکھتے ہیں:

زَيْدٌ؛ لَا يُعْرَفُ إِلَّا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ الْمَوْضُوعِ، وَقَدْ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ الطَّبَرِيُّ، عَنْ حُسَيْنٍ الدَّارِعِ، عَنْ عَبْدِ الْمُؤْمِنِ، فَسَقَطَ مِنْهُ [عَنْ رَّجُلٍ].

''زید غیر معروف ہے۔ صرف اسی جھوٹی روایت میں اس کا ذکر ہے۔ یہ روایت امام طبری رحمہ اللہ نے حسین دارع سے، عبدالمومن کے واسطہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیان کی ہے۔اس سے ''عن رجل'' کے الفاظ گر گئے ہیں۔''

(سير أعلام النّبلاء :1/142 - 143)

❁ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ، وَفِي إِسْنَادِهِمَا مَنْ لَّمْ أَعْرِفْهُمْ .

''اس روایت کو امام طبرانی اور امام بزار نے بیان کیا ہے۔ان کی سند میں ایسے راوی ہیں، جنہیں میں نہیں پہچانتا۔''

(مَجمع الزّوائد : 9/155)

دلیل نمبر ③

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

أَنْتَ أَخِي وَصَاحِبِي . ''آپ میرے بھائی اور ساتھی ہیں۔''

(مسند الإمام أحمد :1/230)

تبصرہ :

سند ''ضعیف'' ہے:

① حجاج بن ارطاۃ جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' اور ''مدلس'' ہے۔

❁ تاریخ دِمشق (۴۲/ ۵۳) میں حجاج کی متابعت شعبہ نے کر رکھی ہے۔

② اس میں حکم بن عتیبہ کی تدلیس ہے۔حکم نے مقسم سے صرف چار، پانچ حدیثیں سنی ہیں اور یہ روایت ان میں سے نہیں ہے، لہٰذا یہ ''منقطع'' ہے۔

دلیل نمبر ④

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَيْنَمَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ظِلٍّ بِالْمَدِينَةِ، وَهُوَ يَطْلُبُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، إِذِ انْتَهَيْنَا إِلٰى حَائِطٍ، فَنَظَرْنَا فِيهِ، فَنَظَرَ إِلٰى عَلِيٍّ، وَهُوَ نَائِمٌ فِي الْأَرْضِ، وَقَدْ أَغْبَرَ، فَقَالَ : «لَا أَلُومُ النَّاسَ يُكَنُّونَكَ أَبَا تُرَابٍ»، فَلَقَدْ رَأَيْتُ عَلِيًّا تَغَيَّرَ وَجْهُهُ، وَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ، فَقَالَ : «أَلَا أُرْضِيكَ يَا عَلِيُّ؟» قَالَ : بَلٰى، يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ : «أَنْتَ أَخِي، وَوَزِيرِي، تَقْضِي دَيْنِي، وَتُنْجِزُ مَوْعِدِي، وَتُبْرِئُ ذِمَّتِي، فَمَنْ أَحَبَّكَ فِي حَيَاةٍ مِنِّي؛ فَقَدْ قَضٰى نَحْبَهُ، وَمَنْ أَحَبَّكَ فِي حَيَاةٍ مِنْكَ بَعْدِي؛ خَتَمَ اللّٰهُ لَهُ بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ، وَمَنْ أَحَبَّكَ بَعْدِي، وَلَمْ يَرَكَ؛ خَتَمَ اللّٰهُ لَهُ بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ، وَأَمَّنَهُ يَوْمَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ، وَمَنْ مَّاتَ وَهُوَ يَبْغَضُكَ يَا عَلِيُّ؛ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، يُحَاسِبُهُ اللّٰهُ بِمَا عَمِلَ فِي الْإِسْلَامِ».

''میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ مدینہ کی کسی سایہ دار جگہ میں تھا، آپ ﷺ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو تلاش کر رہے تھے۔ ہم اچانک ایک باغ میں رکے، تو وہاں آپ ﷺ نے دیکھا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ زمین پر سوئے ہوئے ہیں۔ حالت غبار آلود ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں ان لوگوں کو ملامت نہیں کروں گا، جو آپ کو ابوتراب کی کنیت سے پکارتے ہیں۔ میں نے سیدنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، چہرے کا رنگ متغیر تھا۔ان پر یہ بات گراں گزری۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:علی! میں آپ کو خوش نہ کروں؟ کہا: کیوں نہیں، اللہ کے رسول! فرمایا: علی! آپ میرے بھائی، وزیر اور میرے قرض ادا کرنے والے، میرے وعدوں کو پورا کرنے والے اور میری ذمہ داری نبھانے والے ہیں۔ جو میری زندگی میں آپ سے محبت کرے گا، وہ اپنا مقصد پالے گا اور جو میرے بعد آپ کی زندگی میں آپ سے محبت کرے گا، اللہ رب العزت اس کے لیے امن وایمان کے فیصلہ فرمائیں گے۔ اسی طرح جو میرے بعد آپ سے محبت کرے گا اور آپ کو دیکھا نہیں ہوگا، اللہ اس کے لیے امن وایمان کا فیصلہ فرمادیں گے اور میدان محشر میں بھی اسے امن عطا فرمائیں گے، لیکن جسے اس حالت میں موت آئی کہ وہ آپ سے بغض رکھتا ہو، وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ اللہ اس کے ان اعمال کا حساب لیں گے، جو اس نے حالتِ اسلام میں کیے ہوں گے۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : 420/12)

تبصرہ:

روایت ضعیف ہے:

① لیث بن ابی سلیم ''ضعیف'' اور حافظے کی خرابی میں مبتلا تھا۔

② عبداللہ بن محمد طہوی ''مجہول'' ہے۔

✵ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ مَنْ لَّمْ أَعْرِفْهُ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اس روایت کی سند میں ایک ایسا راوی ہے، جسے میں نہیں پہچانتا۔''

(مَجمع الزّوائد : 121/9)

دلیل نمبر ⑤

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

طَلَبَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَوَجَدَنِي فِي جَدْوَلٍ نَائِمًا، فَقَالَ : «قُمْ، مَا أَلُومُ النَّاسَ يُسَمُّونَكَ أَبَا تُرَابٍ»، قَالَ : فَرَأَى كَأَنِّي وَجَدْتُ فِي نَفْسِي مِنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ : «قُمْ، فَوَاللّٰهِ لَأُرْضِيَنَّكَ، أَنْتَ أَخِي، وَأَبُو وَلَدَيَّ، تُقَاتِلُ عَنْ سُنَّتِي، وَتُبْرِئُ ذِمَّتِي، مَنْ مَّاتَ فِي عَهْدِي؛ فَهُوَ كَنْزُ اللّٰهِ، وَمَنْ مَّاتَ فِي عَهْدِكَ؛ فَقَدْ قَضٰى نَحْبَهٗ، وَمَنْ مَّاتَ يُحِبُّكَ بَعْدَ مَوْتِكَ؛ خَتَمَ اللّٰهُ لَهٗ بِالْأَمْنِ وَالْإِيمَانِ، مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ أَوْ غَرَبَتْ، وَمَنْ مَّاتَ يُبْغِضُكَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، وَحُوسِبَ بِمَا عَمِلَ فِي الْإِسْلَامِ».

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تلاش کیا، تو ایک نالے میں سویا ہوا پایا، فرمایا: اُٹھیے! آپ کو ابوتراب کہنے والوں کا کیا قصور ہے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ناگواری کو محسوس کیا تو فرمایا: اُٹھیے، اللہ کی قسم! میں آپ کو ضرور خوش کروں گا۔ آپ میرے بھائی ہیں، میرے نواسوں کے باپ ہیں، میری سنت کیلئے لڑتے ہیں، میرا ذمہ ادا کریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے، جو بھی میری وفاداری پر فوت ہوگا، وہ اللہ کے خزانوں میں ہوگا۔ علی! جو آپ کی وفاداری میں فوت ہوگا، وہ بامراد ہوگا اور جو آپ سے محبت کرتے ہوئے مرے گا، اللہ اس کے لیے تا قیامت امن و ایمان کا فیصلہ کرے گا۔ جو آپ کے ساتھ بغض کی حالت میں مر گیا، وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ اس کے اسلام میں کیے گئے اعمال کا حساب ہوگا۔''

(مسند أبي يعلى : 528)

تبصرہ :

سند ''ضعیف'' ہے:

① عبدالمؤمن کون ہے؟ اس کا تعین اور توثیق درکار ہے!

② سوید بن سعید حدثانی کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَدُوقٌ فِي نَفْسِهِ؛ إِلَّا أَنَّهُ عَمِيَ، فَصَارَ يَتَلَقَّنُ مَا لَيْسَ مِنْ حَدِيثِهِ .

''یہ صدوق تھا، نابینا ہونے کے بعد تلقین قبول کر لیتا تھا۔''

(تقريب التّهذيب : 2690)

دلیل نمبر ⑥

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا عَلِيُّ، أَنْتَ أَخِي، وَصَاحِبِي، وَرَفِيقِي فِي الْجَنَّةِ .

''علی! آپ میرے بھائی اور ساتھی ہیں، نیز جنت میں میرے دوست بھی۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 268/12، تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 61/42)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے:

① عثمان بن عبدالرحمٰن وقاصی باتفاق محدثین ''ضعیف'' اور ''متروک'' ہے۔

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُتَّفَقٌ عَلٰى تَرْكِهٖ . ''باتفاق محدثین متروک ہے۔''

(سير أعلام النبلاء :167/1، تاريخ الإسلام :594/1)

② عمران بن سوار بغدادی کی توثیق درکار ہے۔

③ علی بن حسین نے اپنے دادا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا زمانہ نہیں پایا۔

دلیل نمبر ⑦

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہے کہ آپ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

أَنْتَ أَخِي، وَأَنَا أَخُوكَ .

''آپ میرے بھائی اور میں آپ کا بھائی ہوں۔''

(تاريخ ابن عساكر : 18/42)

تبصرہ:

سخت ضعیف ہے:

① حفص بن جمیع کوفی ضعیف ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حجر :1401)

② سماک بن حرب آخر عمر میں مختلط ہو گئے تھے۔

③ عمر بن عبید اللہ تیمی کی امام ابن حبان (الثقات : ۷/ ۱۱۷) کے علاوہ کسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے توثیق نہیں کی، لہٰذا ''مجہول الحال'' ہے۔

دلیل نمبر ⑧

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرماتے سنا:

أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

''آپ دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں۔''

(تاریخ ابن عساکر : 52/42)

تبصرہ :

سند باطل ہے:

① عمرو بن ابی مقدام بن ثابت ''ضعیف اور متروک'' ہے۔

❀ امام عبداللہ بن مبارک، امام یحییٰ بن معین، امام بخاری، امام دارقطنی، امام ابوحاتم رازی، امام ابوزرعہ رازی، امام نسائی اور امام ابن عدی رحمہم اللہ نے ''ضعیف اور متروک'' قرار دیا ہے۔

② حسن بن حسین عرنی مجروح ہے۔

③ عمر بن حسن قاضی کی توثیق درکار ہے!

④ حسن بصری کا عنعنہ ہے۔

دلیل نمبر ⑨

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدنا علی سے فرماتے سنا:

أَنْتَ أَخِي، وَأَنَا أَخُوكَ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’آپ میرے اور میں آپ کا بھائی ہوں۔‘‘

(تاریخ ابن عساکر : 52/42)

تبصرہ :

سند باطل ہے، مطر بن میمون محاربی ’’متروک اور وضاع‘‘ ہے۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ’’متروک‘‘ کہا ہے۔

(تقریب التّھذیب : 6703)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنْ أَنَسٍ مَّا لَيْسَ مِنْ حَدِيثِهٖ، فِي فَضْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَّغَيْرِهٖ، لَا تَحِلُّ الرِّوَايَةُ عَنْهُ .

’’سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ وغیرہ کی فضلیت میں وہ روایتیں بیان کرتا تھا، جو انہوں نے بیان ہی نہیں کیں۔ اس سے روایت کرنا حرام ہے۔‘‘(کتاب المَجروحین : 5/3)

✷ اس حدیث کو حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (الموضوعات : ۱/ ۳۴۷) اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ (میزان الاعتدال : ۴/ ۱۲۷) نے من گھڑت کہا ہے۔

دلیل نمبر ⑩

سیدہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے منسوب ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَقُولُ كَمَا قَالَ أَخِي مُوسٰى : ﴿رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ﴾، ﴿وَاجْعَلْ لِّي وَزِيْرًا مِّنْ أَهْلِي﴾ عَلِيًّا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَخِي اشْدُدْ بِهِ أَزْرِي .

''میں اسی طرح کہتا ہوں، جیسے میرے بھائی موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا کہ ''میرے رب! مجھے شرح صدر عطا فرما، میرا کام آسان فرما، میرے گھر والوں میں سے میرا کوئی وزیر بنا'' یعنی علی کو، میرے بھائی علی کے ذریعے مجھے قوت عطا فرما۔''

(تاریخ ابن عساکر : 52/42)

تبصرہ :

ضعیف ہے:

① حصین بن یزید ثعلبی ضعیف ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے ''فیہ نظر'' کہا۔(التّاریخ الکبیر : 7/3)

امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات : ۱۵۸/۴) کے علاوہ کسی نے توثیق نہیں کی، لہٰذا ''مجہول الحال'' ہے۔

② احمد بن عبدالملک اودی کی توثیق درکار ہے!

دلیل نمبر ⑪

مخدوج بن زید ذہلی سے مروی ہے:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اٰخٰى بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ؛ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ، فَوَضَعَهَا عَلٰى صَدْرِهٖ، ثُمَّ قَالَ : «يَا عَلِيُّ، أَنْتَ أَخِي» .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے درمیان اخوت قائم کی، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر سینے پر رکھا اور فرمایا: علی، آپ میرے بھائی ہیں۔''

(تاریخ ابن عساکر : 53/42)

تبصرہ :

جھوٹی روایت ہے:

① سعد بن طریف اسکاف ''متروک'' اور ''وضاع'' ہے۔

② یحییٰ بن عبدالحمید حمانی ''ضعیف'' ہے۔

③ قیس بن ربیع جمہور ائمہ کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

④ عطیہ عوفی ''ضعیف'' ہے۔

⑤ محدوج بن زید کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے۔

دلیل نمبر ⑫

سیدنا ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

لَمَّا اٰخٰی رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ النَّاسِ؛ اٰخٰی بَيْنَهٗ وَبَيْنَ عَلِيٍّ .

''رسول اللہ ﷺ نے اخوت قائم کی، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اپنا بھائی بنایا۔''

(تاریخ ابن عساکر : 51/42)

تبصرہ :

صریح جھوٹ ہے:

① ایوب بن مدرک حنفی متروک اور کذاب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰی أَیُّوبُ بْنُ مُدْرِكٍ عَنْ مَّكْحُولٍ بِنُسْخَةٍ مَّوْضُوعَةٍ، وَلَمْ یَرَهٗ.

''ایوب بن مدرک نے مکحول سے من گھڑت نسخہ روایت کیا ہے، حالانکہ انہیں دیکھا تک نہیں۔''

(میزان الاعتدال للذّهبي :293/1، لسان المیزان لابن حجر :488/1)

اس کے حق میں ادنیٰ کلمہ توثیق بھی ثابت نہیں۔

② علاء بن عمرو حنفی بھی جھوٹی حدیثیں گھڑنے کا ماہر تھا۔

③ مکحول کا سیدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے سماع نہیں۔

دلیل نمبر ⑬

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دس باتیں فرمائیں، ایک یہ ہے:

یَا عَلِيُّ، أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ.

''علی! آپ دنیا اور آخرت میں میرے بھائی ہیں۔''

(أمالي الشّجري :141/1)

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے، نصر بن مزاحم کوفی متروک اور کذاب ہے۔

(انظر لسان المیزان لابن حجر : 267/8، بتحقیق أبي غدّة)

نیز کئی راویوں کے حالات نہیں مل سکے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر ⑭

سیدنا یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰخٰى بَيْنَ النَّاسِ وَتَرَكَ عَلِيًّا، فَقَالَ عَلِيٌّ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، آخَيْتَ بَيْنَ النَّاسِ وَتَرَكْتَنِي؟ قَالَ : «وَلِمَ تَرَانِي تَرَكْتُكَ؟ إِنَّمَا تَرَكْتُكَ لِنَفْسِي، أَنْتَ أَخِي، وَأَنَا أَخُوكَ، فَإِنْ ذَاكَرَكَ أَحَدٌ، فَقُلْ : أَنَا عَبْدُ اللّٰهِ وَأَخُو رَسُولِهِ، وَلَا يَدَّعِيهَا أَحَدٌ بَعْدَكَ إِلَّا كَذَّابٌ» .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھائی چارہ قائم کیا، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو چھوڑ دیا۔ انہوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ نے سب کے درمیان اخوت قائم کر دی، مگر مجھے چھوڑ دیا ہے۔ تو فرمایا: آپ نے کیسے سوچ لیا کہ میں نے آپ کو چھوڑ دیا۔ میں نے تو آپ کو اپنی ذات کے لئے چھوڑا ہے، آپ میرے بھائی اور میں آپ کا بھائی ہوں۔ اگر کوئی آپ سے اس بات کا تذکرہ کرے، تو یوں کہا کریں میں اللہ کا بندہ اور اس کے رسول کا بھائی ہوں۔ آپ کے بعد کوئی جھوٹا ہی دعویٰ کرے گا (کہ وہ اللہ کے رسول کا بھائی ہے)۔'' (الكامل لابن عدي : 66/6)

تبصرہ :

سند ضعیف ہے، عمر بن عبداللہ بن یعلی ضعیف ہے۔

❁ نقاد محدثین، جیسے امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام ابوحاتم رازی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابو زرعہ رازی، امام بخاری، امام نسائی، امام یعقوب بن سفیان فسوی رحمہم اللہ نے ضعیف ومجروح قرار دیا ہے۔

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ''متروک'' قرار دیا ہے۔

(الضّعفاء والمتروكون: 376)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُنْكَرُ الرِّوَايَةِ عَنْ أَبِيهِ. ''اس کی اپنے باپ سے روایات منکر ہیں۔''

(كتاب المَجروحين: 91/2)

یہ روایت بھی اس کے باپ سے ہے۔

نیز امام ابن عدی رحمہ اللہ کے استاذ روح بن عبدالمجیب بلدی کے حالاتِ زندگی نہیں مل سکے۔

دلیل نمبر ⑮

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسلَّمَ يُوَاخِي بَيْنَ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: «عَلِيٌّ أَخِي، وَأَنَا أَخُوهُ، وَأُحِبُّهُ».

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کے درمیان اخوت قائم کی، تو فرمایا: علی میرے بھائی ہیں اور میں ان کا بھائی۔ نیز میں ان سے محبت کرتا ہوں۔''

(الكامل لابن عدي: 132/7)

تبصرہ:

سخت ضعیف ہے، ہیاج بن بسطام ہروی جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ امام یحییٰ بن معین، امام نسائی، امام ابو حاتم رازی، امام ابن حبان اور امام ابن عدی رحمہم اللہ وغیرہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفٌ، رَوٰى عَنْهُ ابْنُهٗ خَالِدٌ مُّنْكَرَاتٍ شَدِيدَةً .

''ضعیف ہے، اس سے اس کے بیٹے خالد نے شدید منکر روایات بیان کی ہیں۔''

(تقريب التّهذيب : 7300)

دلیل نمبر ⑯

سیدنا ابو طفیل رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

لَمَّا احْتُضِرَ عُمَرُ؛ جَعَلَهَا شُورٰى بَيْنَ عَلِيٍّ، وَعُثْمَانَ، وَطَلْحَةَ، وَالزُّبَيْرِ، وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ، وَسَعْدٍ، فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ : أُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ، هَلْ فِيكُمْ أَحَدٌ اٰخٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهٗ، إِذْ اٰخٰى بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، غَيْرِي، قَالُوا : اللّٰهُمَّ، لَا .

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے قریب خلیفہ نامزد کرنے کے لیے سیدنا علی، سیدنا عثمان، سیدنا طلحہ، سیدنا زبیر، سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف اور سیدنا سعد رضی اللہ عنہم پر مشتمل افراد کی مجلس شوریٰ قائم کی، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ارکانِ شوریٰ سے فرمایا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا، تو کیا میرے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

علاوہ تم میں سے کوئی ایسا ہے، جس سے رسول اللہ نے اخوت قائم کی ہو؟
سب نے جواب دیا: اللہ گواہ ہے، آپ کے علاوہ کوئی نہیں۔''

(الاستيعاب في معرفة الأصحاب لابن عبد البر :338/1)

تبصرہ:

باطل روایت ہے:

① ابو جارود زیاد بن منذر کذاب، متروک اور رافضی ہے۔

② امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَذَّابٌ، عَدُوُّ اللّٰهِ، لَيْسَ يُسَاوِي فَلْسًا .

''جھوٹا ہے، اللہ کا دشمن، کھوٹے سکے کے برابر بھی نہیں۔''

(الكامل لابن عدي : 189/3، وسندهٗ حسنٌ)

③ سعید بن محمد ازدی کی توثیق درکار ہے۔

④ اسحاق بن ابراہیم ازدی کی بھی توثیق نہیں ملی۔

دلیل نمبر ⑰

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرماتے سنا:

أَنْتَ أَخِي . ''آپ میرے بھائی ہیں۔''

(الضّعفاء الكبير للعقيلي : 179/2)

تبصرہ:

باطل روایت ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① مالک بن عطیہ جہنی کے بارے کچھ معلوم نہیں۔

② حسن بن محبوب بن وہب زراد کی توثیق ثابت کی جائے۔

③ امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَبُو جَعْفَرٍ مُّحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ؛ لَا يَتَّصِلُ بِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ.

''ابوجعفر محمد بن علی کی ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت متصل نہیں ہوتی۔''

(الضّعفاء الكبير للعقيلي : 179/2)

اس روایت میں ایک اور خرابی ہے۔

دلیل نمبر ⑱ :

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ وہ کعبہ کے ساتھ ٹیک لگائے فرما رہے تھے:

أَيُّهَا النَّاسُ، اسْتَوُوا، أُحَدِّثُكُمْ مِمَّا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَلِمَاتٍ؛ لَوْ تَكُونُ لِي إِحْدَاهُنَّ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَهُوَ يَقُولُ : «اللّٰهُمَّ أَعِنْهُ---، فَإِنَّهُ عَبْدُكَ وَأَخُو رَسُولِكَ» .

''لوگو! سیدھے ہو جاؤ، میں تمہیں حدیث بیان کرتا ہوں، جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو چند کلمات فرما رہے تھے، ان میں سے ایک کا بھی میرے حصے میں آ جانا میرے لئے دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا۔ میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے تھے، اللہ!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کی نصرت فرما۔۔۔یہ تیرے بندے اور تیرے رسول کے بھائی ہیں۔‘‘

(تاریخ ابن عساکر : 54/42)

تبصرہ :

ضعیف اور غیر ثابت ہے۔

① امام جعفر صادق رحمہ اللہ کا کسی صحابی سے سماع نہیں۔حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے انہیں طبقہ سادسہ میں ذکر کیا ہے۔اس طبقہ کے راویوں کی کسی صحابی سے ملاقات ثابت نہیں ہوتی۔

② جعفر بن ابراہیم جعفری مجہول کے متعلق ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يُعْتَبَرُ بِحَدِيثِهِ مِنْ غَيْرِ رِوَايَتِهِ عَنْ أَبِيهِ .

’’اس کی وہ حدیث متابعات وشواہد میں ذکر کی جائے گی، جو اس نے اپنے والد سے بیان نہ کی ہو۔‘‘

(لسان المیزان لابن حجر : 106/2، الثقات لابن حبّان : 160/8)

③ اس سند میں کئی راویوں کی توثیق نہیں مل سکی۔

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ أَحَادِيثَ الْمُوَاخَاةِ بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ بَعْضِهِمْ مَعَ بَعْضٍ، وَالْأَنْصَارِ بَعْضِهِمْ مَعَ بَعْضٍ، كُلُّهَا كَذِبٌ، وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوَاخِ عَلِيًّا، وَلَا اٰخٰى بَيْنَ أَبِي بَكْرٍ وَّعُمَرَ، وَلَا بَيْنَ مُهَاجِرِيٍّ وَّمُهَاجِرِيٍّ، لٰكِنْ

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

اٰخٰى بَيْنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، كَمَا اٰخٰى بَيْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَّسَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، وَبَيْنَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، وَبَيْنَ عَلِيٍّ وَّسَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ .

''مہاجرین کی آپس میں اور انصار کی آپس میں مؤاخات کے متعلق تمام احادیث جھوٹی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے نہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ مواخات قائم کی، نہ سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ۔ آپ ﷺ نے کسی مہاجر کا مہاجر سے بھائی چارہ قائم نہیں کیا۔ آپ ﷺ نے تو مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات قائم کی تھی، جیسا کہ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف اور سیدنا سعد بن ربیع رضی اللہ عنہما کے درمیان، سیدنا سلمان فارسی اور سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کے درمیان اور سیدنا علی اور سیدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کے درمیان۔''

(مِنهاج السنّة النبويّة : 279/7)

خلاصة التحقيق :

رسول اللہ ﷺ کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سمیت تمام صحابہ کرام سے اخوت اسلام کا رشتہ تھا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص اخوت کے بارے میں کچھ بھی ثابت نہیں۔ رہیں وہ احادیث جن میں ہجرت کے بعد نبی کریم ﷺ کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مؤاخات کا ذکر ہے، تو وہ ضعیف اور نا قابل حجت ہیں۔

البتہ نبی اکرم ﷺ نے خصوصی طور پر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھائی کہا ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِّنْ أُمَّتِي خَلِيلًا، لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلٰكِنْ أَخِي وَصَاحِبِي .

''اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل بناتا، تو ابوبکر کو بناتا، لیکن وہ میرے بھائی اور دوست ہیں۔''

(صحيح البخاري : 3656، صحيح مسلم : 2383)

❁ سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ مِنْ أَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبَا بَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا غَيْرَ رَبِّي؛ لَاتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلٰكِنْ أُخُوَّةُ الْإِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهُ .

''مجھ پر صحبت اور مال میں سب سے زیادہ احسان کرنے والے ابوبکر ہیں۔ اگر میں اپنے رب کے علاوہ کسی کو خلیل بناتا، تو ابوبکر کو بناتا، لیکن اسلام کا بھائی چارہ اور محبت ہی کافی ہے۔''

(صحيح البخاري : 3654، صحيح مسلم : 2382)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وصی رسول ﷺ کون؟

یہ کہنا کہ ''سیدنا علی رضی اللہ عنہ وصی رسول ﷺ ہیں، صحابہ نے اس وصیت کو نافذ نہیں کیا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بلافصل تسلیم نہیں کیا۔'' ایک بدعی نظریہ ہے، اس کا اولین پرچارک عبداللہ بن سبا تھا، بعد میں اس پر کچھ دلائل لائے گئے، ذیل میں ان دلائل کی فنی وعلمی حیثیت پر بحث کی گئی ہے:

دلیل نمبر ①

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ قِطْعَةً مِّنْ نُّوْرٍ فَأَسْكَنَهَا فِي صُلْبِ آدَمَ، فَسَاقَهَا حَتّٰى قَسَّمَهَا جُزْئَيْنِ : جُزْءً فِي صُلْبِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَجُزْءً فِي صُلْبِ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْرَجَنِي نَبِيًّا وَأَخْرَجَ عَلِيًّا وَصِيًّا .

''اللہ نے نور کا ٹکڑا نازل کیا، اسے سیدنا آدم علیہ السلام کی صلب میں ٹھہرایا، اسے دو حصوں میں تقسیم کیا، ایک حصہ عبداللہ کی صلب میں ڈال دیا، دوسرا ابو طالب کی صلب میں رکھ دیا گیا، عبداللہ کی صلب سے نبی پیدا ہوا۔ ابو طالب کی صلب سے وصی علی پیدا ہوئے۔''

(مناقب عليّ بن أبي طالب لابن المَغازلي، ص 87)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے۔

① احمد بن علی قواریری واسطی کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

② محمد بن عبداللہ بن ابراہیم بن ثابت ابو بکر اشنانی ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دجال اور وضاع ہے۔(المغني في الضّعفاء : 601/2)

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَذَّابٌ دَجَّالٌ ..... يَضَعُ الْأَحَادِيْثَ .

''جھوٹا، دجال.....احادیث گھڑتا تھا۔''

(الضّعفاء والمتروكون : 495)

حافظ خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ كَذَّابًا يَضَعُ الْحَدِيْثَ .

''یہ کذاب احادیث وضع کرتا تھا۔''(تاريخ بغداد : 440/5)

③ محمد بن مصفی کے بارے میں حافظ ابن حجر فرماتے ہیں:

''تدلیس التسویۃ کا مرتکب ہے۔''

(تهذيب التّهذيب : 427/4)

④ بقیہ بن ولید بھی تدلیس التسویۃ کرتا تھا۔

⑤ ابوالزبیر محمد بن مسلم بن تدرس بھی مدلس ہیں۔

⑥ سوید بن عبدالعزیز جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَ جُمْهُوْرُ الْأَئِمَّةِ .

''امام احمد بن حنبل اور جمہور ائمہ نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(مَجمع الزّوائد : 148/3، 89/7)

دلیل نمبر ②

ایک روایت میں ہے:

كَانَ لِيَ النُّبُوَّةُ وَلِعَلِيٍّ الْوَصِيَّةُ .

''میرے لئے نبوت اور علی کے لئے وصیت ہے۔''

(شرح نهج البلاغة : 171/9)

تبصرہ :

بے سند اور بے بنیاد ہے۔

دلیل نمبر ③

سعید بن کرز کہتے ہیں:

كُنْتُ مَعَ مَوْلَايَ يَوْمَ الْجَمَلِ، فَأَقْبَلَ فَارِسٌ فَقَالَ : يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، فَقَالَتْ عَائِشَةُ : سَلُوهُ مَنْ هُوَ؟ قِيلَ : مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ : أَنَا عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، قَالَتْ : قُولُوا لَهُ : مَا تُرِيدُ؟ قَالَ : أَنْشُدُكِ بِاللّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِكِ، أَتَعْلَمِينَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ عَلِيًّا وَصِيًّا عَلٰى أَهْلِهٖ وَفِي أَهْلِهٖ؟ قَالَتْ : اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ : فَمَا لَكِ؟ قَالَتْ : أَطْلُبُ بِدَمِ عُثْمَانَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ : فَتَكَلَّمَ، ثُمَّ جَاءَ فَوَارِسُ أَرْبَعَةٌ فَهَتَفَ بِهِمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ، قَالَ : تَقُولُ عَائِشَةُ : ابْنُ أَبِي طَالِبٍ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ، سَلُوهُ مَا يُرِيدُ؟ قَالُوا : مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ : أَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، قَالَتْ : سَلُوهُ مَا يُرِيدُ؟ قَالُوا : مَا تُرِيدُ؟ قَالَ : أَنْشُدُكِ بِاللّٰهِ الَّذِي أَنْزَلَ الْكِتَابَ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْتِكِ، أَتَعْلَمِينَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَنِي وَصِيًّا عَلٰى أَهْلِهٖ وَفِي أَهْلِهٖ؟ قَالَتْ : اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ : فَمَا لَكِ؟ قَالَتْ : أَطْلُبُ بِدَمِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عُثْمَانَ، قَالَ : أَرِينِي قَتَلَةَ عُثْمَانَ، ثُمَّ انْصَرَفَ وَالْتَحَمَ الْقِتَالُ .

”میں جنگ جمل کے دن اپنے ساتھیوں کے ساتھ تھا، اسی دوران ایک شہسوار آیا، کہا: ام المومنین! سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے حامیوں سے کہا: پوچھو: کون ہے؟ دریافت کیا گیا: آپ کون؟ کہا: میں عمار بن یاسر ہوں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا، کیا چاہتے ہیں؟ کہا: میں آپ کو اس ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، جس نے آپ کے گھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نازل فرمایا، کیا آپ جانتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اہل بیت میں سے اپنے اہل وعیال پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو وصی بنایا تھا؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں! سیدہ عمار رضی اللہ عنہ نے کہا: تو اب کیا ہوا؟ کہا: میں امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا مطالبہ کرتی ہوں۔ راوی کہتے ہیں: ان کی گفتگو (مکمل) ہوئی، پھر چار شہسوار آئے، ایک نے آواز لگائی، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: رب کعبہ کی قسم! ابن ابی طالب معلوم ہوتے ہیں، اپنے حامیوں سے کہا: دریافت کرو، کون ہیں؟ کہا: میں علی بن ابی طالب ہوں، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا چاہتے ہیں؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو اس ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، جس نے آپ کے گھر میں رسول اللہ ﷺ پر قرآن نازل فرمایا، کیا آپ جانتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اہل بیت میں سے اپنے اہل وعیال پر مجھے وصی بنایا تھا؟ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: تو اب کیا ہوا؟ کہا: میں امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلا لینے مطالبہ کرتی ہوں؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے قاتلین عثمان کی نشاندہی کر دیں؟ پھر چلے گئے، جنگ چھڑ گئی۔''

(مَجمع الزّوائد للهيثمي : 237/7)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے، سعید بن کرز اور اسباط بن عزرہ دونوں مجہول ہیں۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سَعِيدُ بْنُ كُرْزٍ، وَأَسْبَاطُ بْنُ عَمْرٍو الرَّاوِي عَنْهُ لَمْ أَعْرِفْهُمَا .

''سعید بن کرز اور اسباط بن عزرہ دونوں کو میں نہیں جانتا۔''

(مَجمع الزّوائد : 7/237-238)

اسباط بن عزرہ کو امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ نے بھی مجہول کہا ہے۔

(عِلَل الحديث لابن أبي حاتم :2171)

استدلال کی خطا :

اس ضعیف روایت سے بھی کسی طور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا خلیفہ بلافصل ہونا ثابت نہیں ہوتا، بلکہ صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ آپ نے انہیں اہل بیت پر نگران بنایا تھا۔

حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱ھ) کہتے ہیں:

عِنْدِي أَنَّ الْمُرَادَ بِهٰذَا اسْتِخْلَافُهُ عَلٰى أَهْلِهِ لَمَّا خَرَجَ إِلٰى غَزْوَةَ تَبُوْكَ كَمَا هُوَ مَعْنٰى قَوْلِهِ : أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوسٰى لَا وَصِيَّةَ بَعْدِ الْمَوْتِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

''میں سمجھتا ہوں کہ اس سے مراد اپنے اہل خانہ پر نگران بنانا ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کے لئے نکلے جیسا کہ اس حدیث کا معنی ہے: ''آپ کو مجھ سے وہی نسبت ہے، جو ہارون کو موسیٰ سے تھی۔'' وفات کے بعد وصی مراد نہیں ہے۔''

(اللآلي المصنوعة في الأحاديث الموضوعة :1/329)

علامہ ابوالعباس قرطبی رحمہ اللہ (۶۵۶ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَدِ اسْتَدَلَّ بِهٰذَا الْحَدِيثِ الرَّوَافِضُ، وَالْإِمَامِيَّةُ، وَسَائِرُ فِرَقِ الشِّيعَةِ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَفَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى جَمِيعِ الْأُمَّةِ فَأَمَّا الرَّوَافِضُ فَقَدْ كَفَّرُوا الصَّحَابَةَ كُلَّهُمْ، لِأَنَّهُمْ عِنْدَهُمْ تَرَكُوا الْعَمَلَ بِالْحَقِّ الَّذِي هُوَ النَّصُّ عَلَى اسْتِخْلَافِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاسْتَخْلَفُوا غَيْرَهُ بِالْاجْتِهَادِ، وَمِنْهُمْ مَنْ كَفَّرَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِأَنَّهُ لَمْ يَطْلُبْ حَقَّهُ، وَهٰؤُلَاءِ لَا يُشَكُّ فِي كُفْرِهِمْ، لِأَنَّ مَنْ كَفَّرَ الْأُمَّةَ كُلَّهَا وَالصَّدْرَ الْأَوَّلَ، فَقَدْ أَبْطَلَ نَقْلَ الشَّرِيعَةِ، وَهَدَمَ الْإِسْلَامَ.

''اس حدیث سے روافض، امامیہ اور شیعہ کے دیگر فرقوں نے دلیل لی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو پوری امت پر خلیفہ مقرر کیا، روافض نے تمام صحابہ کی تکفیر کی ہے، کیونکہ روافض کے نزدیک صحابہ نے حق یعنی سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر وارد نص پر عمل نہیں کیا، نیز کسی اور اپنے اجتہاد سے خلیفہ نامزد کیا۔ بعض روافض تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تکفیر بھی کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنے حق کا مطالبہ کیوں نہ کیا۔ ایسے روافض کے کفر میں کوئی شک نہیں، کیونکہ جس نے پوری امت اور صدر اول کے مسلمانوں کو کافر کہا، دراصل اس نے شریعت کی نقل کو باطل کہا اور اسلام کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسمار کر دیا۔‘‘

(المُفهِم : 273/6، تفسير القرطبي : 277/7)

دلیل نمبر ④

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

وَصِيِّي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ .

’’میرے وصی علی بن ابی طالب ہیں۔‘‘

(الضّعفاء الكبير : 469/3)

تبصرہ :

باطل روایت ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا كِذْبٌ . ’’یہ جھوٹ ہے۔‘‘

(ميزان الاعتدال : 398/3)

حافظ ابن الجوزي رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا لَا يَصِحُّ . ’’یہ روایت ثابت نہیں۔‘‘

(الموضوعات : 375/1)

نیز کہتے ہیں:

قَالَ عَبْدُ الْغَنِيِّ بْنُ سَعِيْدٍ الْحَافِظُ : أَكْثَرُ رُوَاةِ هٰذَا الْحَدِيْثِ مَجْهُولُونَ وَضُعَفَاءُ .

’’حافظ عبدالغنی بن سعید رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کے اکثر راوی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجہول اور ضعیف ہیں۔'' (الموضوعات: 375/1)

اسی کو حافظ ابن حجر (لسان المیزان: ۴۸۰/۴) اور حافظ سیوطی (اللآلی المصنوعۃ: ۳۲۷/۱) نے برقرار رکھا ہے۔

① اسماعیل بن زیاد کوفی متروک ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوْكٌ كَذَّبُوْهُ. ''یہ متروک ہے، محدثین نے اسے جھوٹا کہا ہے۔''

(تقریب التّهذیب: 446)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ. ''منکر الحدیث ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال: 314/1)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شَيْخٌ دَجَّالٌ لَّا يَحِلُّ ذِكْرُهُ فِي الْحَدِيْثِ إِلَّا عَلٰى سَبِيْلِ الْقَدْحِ فِيهِ.

''جھوٹا شیخ تھا، اس کی روایت صرف جرح کے لئے بیان کی جاسکتی ہے۔''

(كتاب المَجروحين من المحدثين والضعفاء والمتروكين: 129/1)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''کذاب'' کہا ہے۔

(المغني في الضّعفاء: 81/1)

② قیس بن مینا کے بارے میں امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُتَابَعُ عَلٰى حَدِيْثِهٖ وَكَانَ لَهٗ مَذْهَبٌ سُوْءٌ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اس کی روایات پر متابعت نہیں کی گئی، گندے مذہب والا تھا۔''

(الضّعفاء الكبير : 469/3)

③ جریر بن شراحیل مجہول ہے، امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شَيْخٌ مَجْهُوْلٌ. ''مجہول شیخ۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 504/2)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے بھی مجہول کہا ہے۔

(المغني في الضعفاء : 129/1)

دلیل نمبر ⑤

ابن مطہر حلی نے لکھا ہے:

قَوْلُهُ تَعَالٰى : ﴿إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي﴾(الْبَقَرَةُ : 124) رَوَى الْفَقِيهُ ابْنُ الْمَغَازِلِيِّ الشَّافِعِيُّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ ، قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْتَهَتِ الدَّعْوَةُ إِلَيَّ وَإِلٰى عَلِيٍّ، لَمْ يَسْجُدْ أَحَدُنَا لِصَنَمٍ قَطُّ، فَاتَّخِذْنِي نَبِيًّا وَاتَّخِذْ عَلِيًّا وَصِيًّا .

''اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا قَالَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي﴾(الْبَقَرَةُ : 124) کی تفسیر میں فقیہ ابن المغازلی نے یہ روایت نقل کی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: مجھ پر اور علی پر دعوت و تبلیغ کا اختتام ہو گیا ہے، ہم نے کبھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بت کو سجدہ نہیں کیا۔ چنانچہ مجھے نبی مانو اور علی کو وصی مانو۔‘‘

(مِنهاج الكرامة لابن المطهّر الحِلّي مطبوع مع مِنهاج السّنّة لابن تيمية : 36/4، مناقب عليّ لابن المَغازلي، ص 277)

تبصرہ :

جھوٹی روایت ہے، میناء بن ابی میناء مولی عبدالرحمٰن بن عوف منکر الحدیث اور متروک وضعیف ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوْكٌ رُمِيَ بِالرِّفْضِ وَكَذَّبَهُ أَبُوْ حَاتِمٍ وَوَهَّلَ الْحَاكِمُ فَجَعَلَ لَهُ صُحْبَةً .

’’یہ متروک ہے، رفض کا ملزم ہے، امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ نے اسے جھوٹا کہا ہے۔ البتہ امام حاکم رحمہ اللہ نے غلطی سے صحابی قرار دیا ہے۔‘‘

(تقريب التّهذيب : 7059)

امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام نسائی، امام ابوزرعہ رازی، امام ترمذی، امام جوزجانی، امام ابن عدی، امام عقیلی، امام دارقطنی، امام یعقوب بن سفیان فسوی رحمہم اللہ اور جمہور نے اسے مجروح قرار دیا ہے۔

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ، رَوٰى أَحَادِيْثَ فِي أَصْحَابِ النَّبِيِّ مَنَاكِيْرَ لَا يُعْبَأُ بِحَدِيْثِهٖ كَانَ يَكْذِبُ .

’’منکر الحدیث ہے، صحابہ کے بارے میں منکر روایتیں بیان کرتا تھا، اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی حدیث قابل التفات نہیں، یہ جھوٹا تھا۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 395/8)

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے الثقات (۴۵۵/۵) میں ذکر کیا ہے۔ کتاب المجروحین (۲۲/۳) میں بھی لائے ہیں، فرماتے ہیں:

مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ قَلِيْلُ الرِّوَايَةِ رَوٰى أَحْرُفًا يَسِيْرَةً لَا تُشْبِهُ أَحَادِيثَ الثِّقَاتِ وَجَبَ التَنَكُّبُ عَنْ رِوَايَتِهٖ .

''منکر الحدیث اور قلیل الروایہ ہے، چند روایات بیان کی ہیں، جو ثقات کی روایات سے موافق نہیں، اس کی روایت سے بچنا لازم ہے۔''

اس کے ضعیف و متروک ہونے پر اجماع ہے۔

دلیل نمبر ⑥

سیدنا بریدہ بن حصیب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لِكُلِّ نَبِيٍّ وَصِيٌّ، وَإِنَّ عَلِيًّا وَصِيِّي وَوَارِثِي .

''ہر نبی کا وصی اور وارث ہوتا ہے، علی میرے وصی اور وارث ہیں۔''

(تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 392/42، معجم الصّحابة لأبي القاسم نقلًا عن الموضوعات لابن الجوزي :376/1)

تبصرہ :

سند سخت ضعیف، بلکہ من گھڑت ہے۔

① محمد بن حمید رازی ضعیف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيْفٌ . ''ضعیف ہے۔''

(تقريب التّهذيب : 5834)

② علی بن مجاہد ''ضعیف'' ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''کذاب'' قرار دیا ہے۔

(المغني في الضّعفاء : 905/2)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوْكٌ، وَلَيْسَ فِي شُيُوْخِ أَحْمَدَ أَضْعَفُ مِنْهُ .

''متروک ہے۔ امام احمد رحمہ اللہ کے اساتذہ میں اس سے بڑھ کر ضعیف کوئی نہ تھا۔'' (تقريب التّهذيب : 4790)

ضعیف بھی کہا ہے۔ (التّلخيص الحبير : 31/1)

''علی بن مجاہد کے بارے میں امام یحییٰ بن ضُریس کہتے ہیں:

''پرلے درجے کا جھوٹا ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 205/6، وسندهٗ حسنٌ)

ابوغسان محمد بن عمرو کہتے ہیں:

تَرَكْتُهٗ . ''میں نے اسے چھوڑ دیا۔''

(الضّعفاء للعقيلي : 252/3، وسندهٗ صحيحٌ)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَتَبْنَا عَنْهُ، مَا أَرٰى بِهٖ بَأْسًا .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ہم نے اس سے حدیث لکھی، ٹھیک ہی ہے۔''

(سوالات أبي داوٗد لأحمد : 563)

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات'' میں ذکر کیا ہے۔

یہ دونوں قول جمہور کی مخالفت کی بنا پر مرجوح ہیں، حافظ ذہبی اور ابن حجر رحمہما اللہ کی جرح سے یہی ثابت ہوتا ہے۔

③، ④ محمد بن اسحاق اور شریک بن عبداللہ مدلس ہیں، عن سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

الکامل لابن عدی (۱۴/۴؛ ت: شریک بن عبداللہ القاضی) میں علی بن مجاہد کی متابعت سلمہ بن فضل نے کر رکھی ہے۔

یہ سند سخت ضعیف ہے۔

① محمد بن حمید رازی ضعیف ہے۔

②، ③ محمد بن اسحاق اور شریک بن عبداللہ قاضی کا عنعنہ بھی ہے۔

لہٰذا متابعت مفید نہیں۔

الموضوعات لابن الجوزی (۳۷۶/۱) میں محمد بن حمید کی متابعت ابوعبدالرحمٰن احمد بن عبداللہ فریانانی مروزی نے کی ہے، یہ ''وضاع'' ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوْكٌ . ''متروک ہے۔'' (سوالات البُرقاني : 32)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لِلْفِرْيَانَانِيِّ بْنِ حَكِيمٍ هٰذَا أَحَادِيثُ مُنْكَرَةٌ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اس فریانانی بن حکیم کی منکر احادیث ہیں۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال :173/1)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مِمَّنْ يَّرْوِي عَنِ الثِّقَاتِ مَا لَيْسَ مِنْ أَحَادِيْثِهِمْ وَعَنْ غَيْرِ الْأَثْبَاتِ مَا لَمْ يُحَدِّثُوا .

''ثقہ اور غیر ثقہ ہر قسم کے راویوں سے وہ احادیث روایات کرتا ہے، جو انہوں نے بیان ہی نہیں کی ہوتیں۔'' (كتاب المَجروحين :145/1)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''وضاع'' کہا ہے۔

(المغني في الضّعفاء :43/1)

حافظ ابن الجوزي رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيْثٌ لَا يَصِحُّ . ''حدیث غیر ثابت ہے۔''

(الموضوعات :376/1)

دلیل نمبر ⑦

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ، لِكُلِّ نَبِيٍّ وَصِيٌّ، فَمَنْ وَصِيُّكَ؟ فَسَكَتَ عَنِّي، فَلَمَّا كَانَ بَعْدُ رَآنِي، فَقَالَ :يَا سَلْمَانُ فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ، قُلْتُ : لَبَّيْكَ، قَالَ :تَعْلَمُ مَنْ وَصِيُّ مُوسٰى؟ قُلْتُ : نَعَمْ يُوشَعُ بْنُ نُونٍ، قَالَ : لِمَ؟ قُلْتُ : لِأَنَّهُ كَانَ أَعْلَمُهُمْ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ : فَإِنَّ وَصِيِّي وَمَوْضِعَ سِرِّي، وَخَيْرَ مَنْ أَتْرُكُ بَعْدِي، وَيُنْجِزُ عِدَتِي، وَيَقْضِي دَيْنِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ .

''اے اللہ کے رسول! ہر نبی کا ایک وصی ہوتا ہے، آپ کا وصی کون ہے؟ آپ خاموش رہے، اس کے بعد ایک مرتبہ میری طرف دیکھ کر فرمایا: سلمان! میں جلدی سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، عرض کیا: حاضر ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جانتے ہو، موسیٰ کا وصی کون تھا؟ عرض کیا: جی ہاں! یوشع بن نون، فرمایا: کس حوالے سے؟ عرض کیا: وہ ان میں سب سے بڑے عالم تھے۔ آپ نے فرمایا: میرا وصی، راز دان، میرے بعد سب سے بہتر، میرے وعدوں کو پورا کرنے والا، میرا قرض ادا کرنے والا علی بن ابی طالب ہے۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : 221/6، ح : 6063)

تبصرہ :

من گھڑت روایت ہے۔

① ناصح بن عبداللہ محلمی بالاتفاق متروک الحدیث ہے۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي إِسْنَادِهِ نَاصِحُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ وَهُوَ مَتْرُوكٌ .

''اس کی سند میں ناصح بن عبداللہ متروک الحدیث ہے۔''

(مَجمع الزّوائد : 114/9)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(تقریب التّھذیب : 7067)

② یحییٰ بن یعلی اسلمی ضعیف ہے، امام یحییٰ بن معین، امام بخاری، امام ابوحاتم رازی، امام ابن عدی وغیرہ نے مجروح قرار دیا ہے۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ (مجمع الزوائد : ۲/ ۱۰۲) اور ابن حجر رحمہ اللہ (تقریب التہذیب : ۷۶۷۷) نے ضعیف قرار دیا ہے۔

وصی سے مراد :

روایت ضعیف ہے، پھر اس سے مراد بھی خلافت بلافصل نہیں۔

امام طبرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَوْلُهُ : وَصِيِّ : يَعْنِي أَنَّهُ أَوْصَاهُ فِي أَهْلِهِ لَا بِالْخِلَافَةِ، وَقَوْلُهُ : خَيْرُ مَنْ أَتْرُكُ بَعْدِي يَعْنِي مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان: ''میرا وصی'' سے مراد اہل وعیال کا وصی ہے، نہ کہ خلافت کا ''میرے بعد سب سے بہتر'' سے بھی اہل بیت میں بہتر ہونا مراد ہے۔''

دلیل نمبر ⑧

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَصِيُّهُ؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ : وَصِيِّي وَمَوْضِعُ سِرِّي، وَخَلِيفَتِي فِي أَهْلِي، وَخَيْرُ مَنْ أُخْلِفُ بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ .

''میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: آپ ﷺ کا وصی کون ہے؟ فرمایا: میرے وصی، رازدان، میرے اہل بیت میں خلیفہ اور میرے بعد سب سے بہتر علی بن ابی طالب ہیں۔''

(المتّفق والمفترق للخطيب :361، الموضوعات لابن الجوزي :374/1)

تبصرہ :

سند باطل اور موضوع ہے۔

① اسماعیل بن زیاد کوفی کذاب اور دجال ہے، اس کا حال گزر چکا ہے۔

② جریر بن عبدالحمید کندی غیر معروف اور غیر مشہور ہے۔

خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كُوْفِيٌّ غَيْرُ مَشْهُوْرٍ لَمْ أَرَ لَهُ ذِكْرًا إِلَّا فِي حَدِيْثٍ .

''غیر مشہور کوفی ہے، اس نے صرف یہی حدیث بیان کی ہے۔''

③ ''اشیاخ من قومہ'' مبہم و نامعلوم ہیں۔

لہٰذا سند باطل ہے۔

④ عمر بن سعد نصری کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَصِحَّ حَدِيْثُهُ . ''اس کی روایت ثابت نہیں ہے۔''

(التّاريخ الكبير : 158/6)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علما کی تحقیق:

علامہ جورقانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ بَاطِلٌ، لَا أَصْلَ لَهٗ، مَدَارُهٗ عَلٰى إِسْمَاعِيلَ بْنِ زِيَادٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الْكِنْدِيِّ، عَنْ أَشْيَاخٍ مِنْ قَوْمِهٖ، وَإِسْمَاعِيلُ، قَالَ أَبُو حَاتِمٍ مُحَمَّدُ بْنُ حِبَّانَ : هُوَ شَيْخٌ دَجَّالٌ، لَا يَحِلُّ ذِكْرُهٗ إِلَّا عَلٰى سَبِيلِ الْقَدْحِ فِيهِ، وَجَرِيرٌ وَأَشْيَاخٌ مِنْ قَوْمِهٖ مَجْهُولُونَ، وَجَرِيرٌ هٰذَا لَيْسَ هُوَ بِجَرِيرِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ الَّذِي رَوٰى عَنْهُ سُهَيْلُ بْنُ أَبِي صَالِحٍ .

''روایت باطل ہے، اس کی کوئی اصل نہیں، اس کا دارومدار اسماعیل بن زیاد عن جریر بن عبدالحمید کندی عن اشیاخ من قومہ کی سند پر ہے۔ اسماعیل بن زیاد کے بارے میں امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں: یہ شیخ دجال ہے، تنقید کے بغیر اس کی روایت ذکر کرنا جائز نہیں۔ جریر اور اشیاخ من قومہ مجہولین کا ٹولہ ہے، یہ جریر بن عبدالحمید نہیں ہے، جو سہیل بن ابی صالح سے بیان کرتا ہے۔''

(الأباطيل والمناكير : 188/2)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بِسَنَدٍ مُظْلِمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زِيَادٍ وَهُوَ كَذَّاب عَنْ جَرِيرِ الْكِنْدِيِّ، عَنْ أَشْيَاخٍ مِنْ قَوْمِهٖ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''عن اسماعیل بن زیاد کذاب عن جریر بن عبدالحمید کندی عن اشیاخ من قومہ کی اندھیر سند سے مروی روایت ہے۔''

(تلخیص الموضوعات : 124)

دلیل نمبر ⑨

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ نَبِيًّا إِلَّا بَيَّنَ لَهُ مَنْ يَلِي مِنْ بَعْدِهِ، فَهَلْ بَيَّنَ لَكَ؟ فَقَالَ : لَا، ثُمَّ سَأَلْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ : نَعَمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ .

''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: اللہ کے رسول! تمام انبیا کو اللہ نے ان کے وصی کے بارے میں آگاہ کیا، کیا آپ کو بھی آگاہ کیا ہے؟ فرمایا: نہیں، کچھ عرصہ بعد دوبارہ پوچھا، تو فرمایا: جی ہاں! علی بن ابی طالب۔''

(الضّعفاء الكبير للعقيلي :130/1، الموضوعات لابن الجوزي :372/1)

تبصرہ :

جھوٹی سند ہے۔

امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَكِيمُ بْنُ جُبَيْرٍ وَاهٍ وَالْحَسَنُ وَالْأَصْبَغُ مَجْهُولَانِ لَا يُعْرَفَانِ إِلَّا فِي هٰذَا الْحَدِيثِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’حکیم بن جبیر ضعیف ہے، حسن اور اصبغ دونوں مجہول ہیں، صرف اسی حدیث میں ذکر ہوئے ہیں۔‘‘(الضّعفاء الکبیر :130/1)

① حکیم بن جبیر سخت ضعیف ہے، امام شعبہ، امام یعقوب بن شیبہ، امام احمد بن حنبل، امام یحییٰ بن معین، امام ابوحاتم رازی، امام نسائی رحمہم اللہ وغیرہ نے مجروح قرار دیا ہے، امام دارقطنی رحمہ اللہ نے متروک اور امام جوزجانی رحمہ اللہ نے کذاب کہا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ضعیف کہا ہے۔(تقریب التّھذیب : 1468)

② اصبغ بن سفیان کلبی مجہول ہے، امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ (تاریخ عثمان بن سعید الدارمی (۱۴۶) فرماتے ہیں:

لَا أَعْرِفُهُ . ’’میں اسے نہیں پہچانتا۔‘‘

امام ابن عدی رحمہ اللہ نے بھی مجہول کہا ہے۔

(الکامل في ضعفاء الرّجال :408/1)

③ حسن بن سفیان بھی مجہول ہے۔

④ محمد بن اسحاق ’’مدلس‘‘ ہیں، جو ’’عن‘‘ سے بیان کر رہے ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

⑤ محمد بن حمید رازی ضعیف ہے۔

دلیل نمبر ⑩

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کریں:

مَنْ وَصِيُّهُ، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، مَنْ وَصِيُّكَ؟

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قَالَ : يَا سَلْمَانُ، مَنْ كَانَ وَصِيَّ مُوسٰى؟ قَالَ : يُوشَعُ بْنُ نُونٍ، قَالَ : فَإِنَّ وَصِيِّي وَوَارِثِي يَقْضِي دَيْنِي، وَيُنْجِزُ مَوْعُودِي : عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ .

''آپ کا وصی کون ہے؟ انہوں نے سوال کیا، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا : سلمان! موسیٰ کا وصی کون تھا؟ عرض کیا : یوشع بن نون، فرمایا : میرے وصی، وارث، میرا قرض ادا کرنے والے، میرے وعدوں کو پورا کرنے والے علی بن ابی طالب ہیں۔''

(زوائد فضائل الصّحابة للقَطيعي : 1052، الكامل لابن عدي : 397/6، كتاب المَجروحين لابن حبان : 5/3، الضّعفاء الكبير للعُقَيلي : 252/4، تاريخ ابن عساكر : 56,43/42، الموضوعات لابن الجوزي :347/1)

تبصرہ :

جھوٹی سند ہے۔

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

هٰذَا حَدِيْثٌ مَّوْضُوْعٌ . ''یہ حدیث من گھڑت ہے۔''

(الموضوعات :347/1)

یہ مطر بن میمون متروک کی کارستانی ہے، جو ''متروک ووضاع'' ہے۔

امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كُوْفِيٌّ وَضَّاعٌ لَهٗ أَحَادِيْثُ فِي الْفَضَائِلِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''کوفی ہے، احادیث گھڑتا تھا، اس کی فضائل میں احادیث ہیں۔''

(الضّعفاء :241)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مِمَّنْ يَّرْوِي الْمَوْضُوْعَاتِ عَنِ الْاَثْبَاتِ يَرْوِي عَنْ أَنَسٍ مَا لَيْسَ مِنْ حَدِيْثِهٖ فِي فَضْلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَغَيْرِهٖ لَا تَحِلُّ الرِّوَايَةُ عَنْهُ .

''ثقہ راویوں سے من گھڑت روایتیں بیان کرتا ہے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ وغیرہ کے فضائل میں سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایسی روایتیں بیان کرتا ہے، جو ان کی احادیث نہیں، اس سے روایت لینا جائز نہیں۔''

(كتاب المَجروحين : 5/3)

امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ نے اسے اسامی الضعفاء (٦٦١) میں ذکر کیا ہے۔

یعقوب بن سفیان فسوی رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(المَعرِفة والتّاريخ : 140/3)

امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰى عَنْ أَنَسٍ الْمَوْضُوْعَاتِ .

''یہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے من گھڑت روایتیں بیان کرتا ہے۔''

(تهذيب التّهذيب لابن حجر : 170/10)

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے الضعفاء والمتروکین (٥٣٠) میں ذکر کیا ہے۔

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هُوَ إِلَى الضُّعْفِ أَقْرَبُ مِنْهُ إِلَى الصِّدْقِ .

''یہ صدق کی نسبت ضعف کے زیادہ قریب ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 398/6)

امام بخاری (الضعفاء : ۳۷۰) اور امام ابو حاتم رازی رحمہ اللہ (الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم : ۲۸۷/۶) نے منکر الحدیث قرار دیا ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے متہم بالکذب کہا ہے۔

(تلخيص الموضوعات : 114/1)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''متروک'' کہا ہے۔

(تقريب التّهذيب : 6703)

دلیل نمبر ⑪

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا:

هٰذَا وَصِيِّي مَوضِعُ سِرِّي وَخَيْرُ مَنْ أَتْرُكُ بَعْدِي .

''یہ میرے وصی، راز دان اور میرے بعد سب سے بہتر ہیں۔''

(المجروحين لابن حبان : 279/1، الموضوعات لابن الجوزي : 375/1)

تبصرہ :

باطل روایت ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَوْضُوْعَةٌ . ''من گھڑت ہے۔''

خالد بن عبید عتکی ''ضعیف'' ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ نَظَرٌ . ''اس پر جرح ہے۔''(التّاريخ الصّغير : 162/3)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنْ أَنَسٍ بِنُسْخَةٍ مَّوْضُوعَةٍ، مَا لَهَا أَصْلٌ، يَعْرِفُهَا مَنْ لَيْسَ الْحَدِيثُ صَنَاعَتُهُ أَنَّهَا مَوْضُوعَةٌ، لَا تَحِلُّ كِتَابَةُ حَدِيثِهِ؛ إِلَّا عَلٰى جِهَةِ التَّعَجُّبِ .

''یہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے منسوب بے اصل موضوع اور من گھڑت نسخہ روایت کرتا ہے۔فن حدیث کا ادنی طالب علم بھی جانتا ہے کہ یہ نسخہ من گھڑت ہے،اس سے روایت جائز نہیں ہاں! مگر برائے تعجب۔''

(كتاب المَجروحين :279/1)

❁ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَ عَنْ أَنَسٍ بِأَحَادِيثَ مَوْضُوعَةٍ .

''اس نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی طرف جھوٹی روایات منسوب کی ہیں۔''

(المَدخل إلى الصّحيح، ص 133، ت : 48)

❁ امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَ عَنْ أَنَسٍ بِأَحَادِيثَ مَوْضُوعَةٍ، لَا شَيْءَ .

''اس نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی طرف جھوٹی روایات منسوب کی ہیں۔اس کے بیان کا اعتبار نہیں۔''(الضّعفاء : 57)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُتَابَعُ عَلٰى حَدِيثِهٖ . ''اس کی روایات کی متابعت نہیں۔''

(الضعفاء الكبير : 10/2)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ مَعَ جَلَالَتِهٖ .

''مقام و مرتبے کے باوجود اس کی روایت متروک ہوتی ہے۔''

(تقريب التّهذيب : 1654)

دلیل نمبر ⑫

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ النَّبِيِّ فِي مَسْجِدِهٖ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ وَعِنْدَهٗ جَمَاعَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهٖ إِذِ انْقَضَ نَجْمٌ فَقَالَ : مَنِ انْقَضَ هٰذَا النَّجْمُ فِي حُجْرَتِهٖ فَهُوَ الْوَصِيُّ مِنْ بَعْدِي فَوَثَبَتِ الْجَمَاعَةُ فَإِذَا النَّجْمُ قَدِ انْقَضَ فِي حُجْرَةِ عَلِيٍّ فَقَالُوْا : لَقَدْ ضَلَّ مُحَمَّدٌ فِي حُبِّ عَلِيٍّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ : ﴿وَالنَّجْمِ ----- وَمَا غَوٰى﴾ .

''نماز عشا کے بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھا، صحابہ کی ایک جماعت بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی، اچانک ایک ستارہ ٹوٹا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے حجرہ میں یہ ستارہ ٹوٹے گا، میرے بعد میرا وصی ہوگا، صحابہ کرام نے دیکھا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حجرہ میں ٹوٹا ہے، صحابہ کرام نے کہا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

: نبی کریم ﷺ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی محبت میں متوالے ہو گئے۔اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:﴿وَالنَّجْمِ ----- وَمَا غَوٰى﴾

(شواهد التّنزيل لقواعد التّفضيل للحسكاني : 280/2)

تبصرہ :

باطل روایت ہے۔

① ابوفوارس فضل بن محمد کاتب کی توثیق نہیں مل سکی۔

② محمد بن فضل بن حاتم کی توثیق نہیں مل سکی۔

③ (محمد بن یحییٰ بن بحر) ذہنی کی توثیق نہیں مل سکی۔

④ علی بن ابراہیم جرجانی متہم ہے۔

امام ابوبکر اسماعیلی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

لَمْ يَكُنْ شَيْئًا . ''اس کی کوئی حیثیت نہیں۔''

(سؤالات السّهمي للدّارقطني : 48)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰى عَنِ الثِّقَاتِ بِالْبَوَاطِيْلِ .

''ثقہ راویوں سے باطل روایتیں بیان کرتا ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 216/5)

دلیل نمبر ⑬

سیدنا ابوطفیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

خَطَبَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَحَمِدَ اللّٰهَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، وَذَكَرَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ خَاتَمَ الْأَوْصِيَاءِ، وَوَصِيَّ خَاتَمِ الْأَنْبِيَاءِ، وَأَمِينَ الصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسُ، لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ مَا سَبَقَهُ الْأَوَّلُونَ وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ، لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِيهِ الرَّايَةَ، فَيُقَاتِلُ جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِهِ، فَمَا يَرْجِعُ حَتّٰى يَفْتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ، وَلَقَدْ قَبَضَهُ اللّٰهُ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي قَبَضَ فِيهَا وَصِيَّ مُوسٰى، وَعُرِجَ بِرُوحِهِ فِي اللَّيْلَةِ الَّتِي عُرِجَ فِيهَا بِرُوحِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ، وَفِي اللَّيْلَةِ الَّتِي أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِيهَا الْفُرْقَانَ، وَاللّٰهِ، مَا تَرَكَ ذَهَبًا وَلَا فِضَّةً وَلَا شَيْئًا يُصَرُّ لَهُ، وَمَا فِي بَيْتِ مَالِهِ إِلَّا سَبْعُمِائَةِ دِرْهَمٍ وَخَمْسِينَ دِرْهَمًا فَضَلَتْ مِنْ عَطَائِهِ، أَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَ بِهَا خَادِمًا لِأُمِّ كُلْثُومٍ، ثُمَّ قَالَ : مَنْ عَرَفَنِي فَقَدْ عَرَفَنِي، وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْنِي فَأَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ قَوْلَ يُوسُفَ : ﴿وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ آبَائِي إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ﴾، ثُمَّ أَخَذَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ : أَنَا ابْنُ الْبَشِيرِ، وَأَنَا ابْنُ النَّذِيرِ، وَأَنَا ابْنُ النَّبِيِّ، وَأَنَا ابْنُ الدَّاعِي إِلَى اللّٰهِ بِإِذْنِهٖ، وَأَنَا ابْنُ السِّرَاجِ الْمُنِيرِ، وَأَنَا ابْنُ الَّذِي أُرْسِلَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ، وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِينَ أَذْهَبَ اللّٰهُ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا، وَأَنَا مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِينَ افْتَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَوَدَّتَهُمْ وَوِلَايَتَهُمْ، فَقَالَ فِيمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ﴿قُلْ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾(الشورٰی : 23) .

''حسن بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے خطبہ ارشاد فرمایا۔ اللہ کی حمد وثنا بیان کی، انہوں نے خاتم الاوصیا، خاتم الانبیا کے وصی، صدیقین اور شہدا کے امین امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا، پھر فرمایا: آج رات وہ شخص جدا ہوا، جس سے بڑے عالم عمل میں ان سے چھوٹے تھے، بعد والے آپ کا مقام نہیں پا سکتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں جھنڈا دیتے اور جہاد کیلئے روانہ فرماتے، جبریل علیہ السلام ان کے دائیں اور میکائیل علیہ السلام بائیں طرف رہ کر جہاد کرتے، وہ تب لوٹتے جب انہیں فتح ملتی۔ اللہ نے ان کی روح اس رات قبض کی، جس رات سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی روح قبض کی گئی تھی، ان کی روح اس رات آسمان کی طرف چڑھائی گئی، جس رات سیدنا عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کی روح چڑھائی گئی، اسی رات اللہ تعالیٰ نے قرآن نازل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرمایا، انہوں نے اپنے اہل وعیال کیلئے سوائے ساڑھے سات سو (۷۵۰) درہم کے کچھ نہیں چھوڑا تاکہ ان کے اہل عیال اس (سات سو درہم) سے ام کلثوم کے لئے خادم کا بندوبست کرلیں۔ پھر فرمایا: لوگو! آپ تو مجھے جانتے ہیں، جو نہیں جانتا وہ سن لے! میں حسن بن علی ہوں، پھر انہوں نے یہ آیت تلاوت کی اور فرمایا: میں بشیر ونذیر ہوں، اللہ کے حکم سے اس کی طرف بلانے والے اور سراج منیر کا نواسہ ہوں۔ میں ان کا نواسہ ہوں، جنہیں رحمۃ اللعالمین بنا کر مبعوث کیا گیا ہے، میں ان اہل بیت سے ہوں، جن سے اللہ نے نجاست دور کر دی ہے اور انہیں خوب پاک کر دیا ہے۔ میں ان اہل بیت سے ہوں، جن سے محبت کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا: ''کہہ دیجئے: میں آپ سے کوئی بدلہ نہیں چاہتا، مگر محبت رشتہ داری کی۔''

(المُعجم الأوسط للطّبراني : 2/336؛ ح : 2155)

تبصرہ:

سند سخت ضعیف ہے۔ سلام بن ابی عمرۃ خراسانی ضعیف ہے۔

امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں:

لَيْسَ حَدِيْثُهٗ بِشَيْءٍ . ''اس کی روایت کسی کام کی نہیں۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 4/258، ت : 1116)

حافظ ابن قطان فاسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنْ لَجَّ لَاجٍ فِي قَوْلِ ابْنِ مَعِيْنٍ فِي أَحَدٍ مِّنْ هٰؤُلَاءِ إِنَّهٗ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَيْسَ بِشَيْئٍ فَلْيُثْبِتْ لَنَا عَدَالَتَهٗ وَحِيْنَئِذٍ يُقْبَلُ حَدِيْثُهٗ .

''امام ابن معین سے اختلاف کرنے والا، اس کی عدالت ثابت کردے، پھر ہم اس کی روایت قبول کرلیں گے۔''

(بيان الوهم والإيهام : 612/3، ح : 1420)

امام یعقوب بن سفیان فسوی رحمہ اللہ نے اسے باب مَنْ يُّرْغَبُ عَنِ الرِّوَايَةِ عَنْهُمْ میں ذکر کیا ہے۔(المعرفة والتّاريخ : 40/3)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنِ الثِّقَاتِ الْمَقْلُوْبَاتِ لَا يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِخَبَرِهٖ .

''ثقہ راویوں سے مقلوب روایتیں بیان کرتا ہے، اس کی راویت سے دلیل لینا جائز نہیں۔''(كتاب المَجروحين : 341/1)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(تقريب التّهذيب : 2709)

اس کے بارے میں ادنیٰ کلمہ توثیق ثابت نہیں ہے۔

دلیل نمبر ⑭

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

اِنْقَضَّ كَوْكَبٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اُنْظُرُوا إِلٰى هٰذَا الْكَوْكَبِ، فَمَنِ انْقَضَّ فِي دَارِهٖ فَهُوَ الْخَلِيفَةُ مِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَعْدِي، قَالَ : فَنَظَرْنَا فَإِذَا هُوَ انْقَضَّ فِي مَنْزِلِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ جَمَاعَةٌ مِنَ النَّاسِ : قَدْ غَوٰى مُحَمَّدٌ فِي حُبِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى ..... وَحْيٌ يُّوحٰى﴾ .

''عہد رسالت میں ایک ستارہ ٹوٹا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس ستارے کی طرف دیکھو، جس کے گھر گرے، وہ میرے بعد خلیفہ ہوگا، ہم نے دیکھا، وہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے گھر میں ٹوٹا ہے، تو لوگوں کی ایک جماعت نے کہا: نبی کریم ﷺ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی محبت میں کھو گئے ہیں۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔''

(الموضوعات لابن الجوزي :373/1)

تبصرہ :

روایت من گھڑت ہے۔

① مالک بن غسان نہشلی غیر معروف ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ . ''مجہول ہے۔'' (میزان الاعتدال : 428/3)

نیز فرماتے ہیں:

مَالِكُ بْنُ غَسَّانَ النَّهْشَلِيُّ بِصْرِيٌّ عَنْ ثَابِتٍ لَا يُعْرَفُ وَحَدِيْثُهُ مُنْكَرٌ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''مالک بن غسان نہشلی بصری عن ثابت مجہول ہے، اس کی حدیث منکر ہے۔''

(المغني في الضّعفاء : 539/2)

امام ابن عدی رحمہ اللہ نے اس کی ایک روایت کو غیر محفوظ کہا ہے۔

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 382/6)

② ثوبان بن ابراہیم اخوذ والنون مصری غیر معتبر ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَلَّ مَا رَوٰى مِنَ الْحَدِيْثِ وَلَا كَانَ يُتْقِنُهٗ .

''بہت کم احادیث بیان کیں، وہ بھی یاد نہ تھیں۔''

(سِيَر أعلام النّبلاء : 533/11)

③ ربیعہ بن محمد ''متہم'' ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَبِيْعَةُ بْنُ مُحَمَّدٍ أَبُوْ قُضَاعَةَ الطَّائِيُّ عَنْ ذِي النُّوْنِ الْمِصْرِيِّ بِخَبَرٍ بَاطِلٍ .

''ابو قضاعہ ربیعہ بن محمد طائی نے ذوالنون مصری سے باطل روایت بیان کی ہے۔(میزان الاعتدال : 45/2)

④ سلیمان بن احمد بن یحییٰ بن عثمان ملطی کذاب ہے۔

خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سُلَيْمَانُ هٰذَا كَانَ كَذَّابًا .

''سلیمان جھوٹا تھا۔''(لسان الميزان لابن حجر : 73/3)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حمزہ بن یوسف سہمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

سَمِعْتُ الْوَزِيْرَ أَبَا الْفَضْلِ بْنِ حِنْزَابَةَ وَأَبَا الْحَسَنِ الدَّارَقُطْنِيَّ وَغَيْرَهُمَا يَقُوْلُ سُلَيْمَانَ بْنِ أَحْمَدَ الْمَلَطِيِّ ضَعِيْفٌ .

''میں نے وزیر ابوالفضل بن حنزابہ اور امام دارقطنی کو فرماتے سنا سلیمان بن احمد بن یحییٰ بن عثمان ملطی ضعیف ہے۔''

(سؤالات السّهمي للدّارقطني : 299)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُوْثَقُ بِهٖ . ''اس کی توثیق نہیں ہے۔''

(المُغني في الضعفاء :277/1)

اہل علم کی تحقیق:

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اَلْحَدِيْثُ الْمُتَقَدِّمُ إِنَّمَا سَرَقَهٗ بَعْضُ هٰؤُلَاءِ الرُّوَاةِ فَغَيَّرُوْا إِسْنَادَهٗ، وَمِنْ تَغْفِيْلِهٖ وَضْعُهٗ إِيَّاهُ عَلٰى أَنَسٍ فَإِنَّ أَنَسًا لَمْ يَكُنْ بِمَكَّةَ فِي زَمَنِ الْمِعْرَاجِ وَلَا حِيْنَ نُزُوْلِ هٰذِهِ السُّوْرَةِ، لِأَنَّ الْمِعْرَاجَ كَانَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ بِسَنَةٍ، وَأَنَسٌ إِنَّمَا عَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ، وَفِي هٰذَا الْإِسْنَادِ ظُلُمَاتٌ .

''بعض لوگوں نے مذکورہ روایت کے الفاظ چرا لیے ہیں، اس کی سند

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبدیل کر دی، یہ جھوٹ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کے سر تھوپ دیا گیا ہے۔ انس رضی اللہ عنہ معراج کے وقت مکہ میں موجود ہی نہیں تھے، نہ ہی اس آیت کے نزول کے وقت حاضر تھے، معراج ہجرت سے ایک سال پہلے ہوئی۔ انس رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعارف مدینہ منورہ میں ہوا، اس کی سند اندھیر نگری ہے، (یعنی جھوٹے اور مجہول راویوں کی قطار لگی ہوئی ہے)۔''

(الموضوعات :1/373-374)

علامہ جورقانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَّا يُرْجَعُ مِنْهُ إِلٰى صِحَّةٍ، وَلَيْسَ لِهٰذَا الْحَدِيثِ أَصْلٌ مِنْ حَدِيثِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، وَلَا مِنْ حَدِيثِ ثَابِتٍ، وَكُلُّ حَدِيثٍ يَكُونُ بِخِلَافِ السُّنَّةِ فَهُو مَتْرُوكٌ، وَقَائِلُهُ مَهْجُورٌ.

''اسے ثابت نہیں کہا جا سکتا، سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے اس روایت کی اصل نہیں ملتی، نہ ہی ثابت سے اس کی اصل ملتی ہے۔ ہر وہ روایت جو صحیح احادیث کے خلاف ہو، وہ متروک اور اس کا راوی مہجور ہوتا ہے۔''

(الأباطيل والمَناكير :1/282)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا بَاطِلٌ وَسَنَدٌ مُظْلِمٌ. ''یہ روایت باطل اور سند مظلم ہے۔''

(الأحاديث المختارة :1/82)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر ⑮

سیدنا ابورافع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

كُنْتُ قَاعِدًا بَعْدَ مَا بَايَعَ النَّاسُ أَبَا بِكْرٍ فَسَمِعْتُ أَبَا بَكْرٍ يَقُوْلُ لِلْعَبَّاسِ أُنْشِدُكَ اللّٰهَ هَلْ تَعْلَمْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم جَمَعَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَأَوْلَادِهِمْ وَأَنْتَ فِيْهِمْ وَجَمَعَكُمْ دُوْنَ قُرَيْشٍ فَقَالَ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّهُ لَمْ يَبعَثِ اللّٰهُ نَبِيًّا إِلَّا جَعَلَ لَهُ مِنْ أَهْلِهِ أَخًا وَّوَزِيْرًا وَّوَصِيًّا وَّخَلِيْفَةً فِي أَهْلِهِ فَمَنْ يَّقُوْمُ مِنْكُمْ يُبَايِعُنِي عَلٰى أَنْ يَّكُوْنَ أَخِي وَوَزِيْرِي وَوِصِيِّي وَخَلِيْفَتِي فِي أَهْلِي فَلَمْ يَقُمْ مِنْكُمْ أَحَدٌ فَقَالَ يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كُوْنُوْا فِي الْإِسْلَامِ رُؤُوْسًا وَّلَا تَكُوْنُوْا أَذْنَابًا وَاللّٰهُ لَيَقُوْمَنَّ قَائِمُكُمْ أَوْ لَتَكُوْنَنَّ فِي غَيْرِكُمْ ثُمَّ لَتَنْدِمَنَّ فَقَامَ عَلِيٌّ مِنْ بَيْنِكُمْ فَبَايَعَهُ عَلٰى مَا شَرَطَ لَهُ وَدَعَاهُ إِلَيْهِ أَتَعْلَمُ هٰذَا لَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم قَالَ: نَعَمْ.

”جب لوگوں نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کر لی، میں وہاں بیٹھا تھا کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے فرماتے سنا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا آپ جانتے ہیں، رسول

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ نے بنوعبدالمطلب کواولا دسمیت جمع کیا تھا، آپ بھی ان میں شامل تھے،قریشیوں میں صرف آپ کو بلایا گیا تھا۔ پھر فرمایا: بنومطلب! اللہ نے جتنے انبیا مبعوث فرمائے ہیں، ان کے اہل بیت میں سے ایک شخص کوان کا بھائی، وزیر، وارث، وصی، ان کے وعدوں کو پورا کرنے والا اوران کا قرض ادا کرنے والا بنایا ہے۔اب آپ میں سے کون بیعت کرتا ہے کہ جومیرا بھائی، وزیر، وارث، وصی، میرے وعدوں کو پورا کرنے والا اور میرے قرض کو ادا کرنے والا ہو،اس وقت آپ میں سے کوئی کھڑا نہیں ہوا تھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بنومطلب! اسلام میں سردار بنو، غلام نہ بنو،کون ہے جومیرا بھائی، وزیر، وارث، وصی، میرے وعدوں کو پورا کرنے والا اورمیرا قرض ادا کرنے والا ہو،سیدنا علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ، تیسرے دن آپ نے فرمایا: کوئی یہ ذمہ داری لے لے، ورنہ آپ کے علاوہ کسی کوسونپ دی جائے گی، پھر آپ کو ندامت ہوگی، سیدنا علی رضی اللہ عنہ پھر کھڑے ہوئے، آپ ﷺ نے سب کے سامنے ان سے بیعت لی، ان کے لئے دعا کی، آپ کو یہ بات معلوم ہے، فرمایا: جی ہاں! معلوم ہے۔‘‘(تاريخ ابن عساكر : 50/42)

تبصرہ :

سخت ضعیف ہے۔

① علی بن عمر بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب ’’مستور‘‘ ہے۔

(تقريب التّهذيب : 4775)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يُعْتَبَرُ حَدِيْثُهٗ مِنْ غَيْرِ رِوَايَةِ أَوْلَادِهٖ .

''اس کی روایت اس کی اولاد کے علاوہ قابل اعتماد ہے۔''

(الثّقات : 456/8)

② عمر بن علی بن عمر بن علی بن حسین کی توثیق نہیں مل سکی، یہ علی بن عمر کی اولاد میں سے ہے، امام ابن حبان رحمہ اللہ کی تحقیق کے مطابق یہ روایت غیر معتبر ہوئی۔

③ جعفر بن عبداللہ بن جعفر محمدی الملقب بہ راس المدر کی شیعہ ہے، ابن نجاشی شیعہ نے اس کی توثیق کی ہے، لیکن اہل سنت کی کتابوں میں اس کے بارے میں کچھ ثابت نہیں۔

دلیل نمبر ⑯

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ جَالِسًا مَعَ فِتْيَةٍ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَ انْقَضَ كَوْكَبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنِ انْقَضَ هٰذَا النَّجْمُ فِي مَنْزِلِهٖ فَهُوَ الْوَصِيُّ مِنْ بَعْدِي فَقَامَ فِتْيَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ فَنَظَرُوْا فَإِذَا الْكَوْكَبُ قَدِ انْقَضَّ فِي مَنْزِلِ عَلِيٍّ قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ غَوَيْتَ فِي حُبِّ عَلِيٍّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى : ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْهَوٰى إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُّوحٰى﴾ إِلٰى قَوْلِهٖ : ﴿وَهُوَ بِالْأُفُقِ الْأَعْلٰى﴾.

''میں بنو ہاشم کی ایک جماعت کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں تھا، اچانک ایک ستارہ ٹوٹا، آپ ﷺ نے فرمایا: جس کے گھر یہ ستارہ ٹوٹا ہے، میرے بعد وہ میرا وصی ہوگا، بنو ہاشم کے نوجوان دیکھنے کو کھڑے ہوئے، معلوم ہوا کہ وہ ستارہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے گھر میں ٹوٹا ہے، انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! یہ آپ کی علی رضی اللہ عنہ سے محبت ہے اور بس، اس موقع پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى .....﴾

(تاريخ ابن عساكر : 392/42؛ مناقب عليّ لابن المغازلي : 353)

تبصرہ :

ضعیف اور باطل ہے۔

① ہشیم بن بشر واسطی مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② محمد بن خلیل جہنی کے حالات اہل سنت کی کتابوں میں نہیں ہیں۔

③ علی بن محمد بن خلیل بن ہارون بصری کے حالات نہیں مل سکے۔

④ حسین بن علی بن حسین ابوعبداللہ دہان کی توثیق مطلوب ہے۔

حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هٰذَا حَدِيْثٌ مُّنْكَرٌ وَمِنْ أَبِي عُمَرَ وَبَيْنَ هُشَيْمٍ مَجْهُوْلُوْنَ لَا يُعْرَفُوْنَ.

''یہ حدیث منکر ہے، ابوعمر اور ہشیم کے درمیان مجہول اور نامعلوم رواۃ ہیں۔''

دلیل نمبر ⑰

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

لَمَّا عُرِجَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَأَرَاهُ اللّٰهُ مِنَ الْعَجَائِبِ فِي كُلِّ سَمَاءٍ، فَلَمَّا أَصْبَحَ جَعَلَ يُحَدِّثُ النَّاسَ مِنْ عَجَائِبِ رَبِّهٖ فَكَذَّبَهٗ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ مَنْ كَذَّبَهٗ وَصَدَّقَهٗ مَنْ صَدَّقَهٗ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ انْقَضَّ نَجْمٌ مِنَ السَّمَاءِ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فِي دَارِ مَنْ وَقَعَ هٰذَا النَّجْمُ فَهُوَ خَلِيفَتِي مِنْ بَعْدِي، قَالَ: فَطَلَبُوا ذٰلِكَ النَّجْمَ فَوَجَدُوهُ فِي دَارِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقَالَ أَهْلُ مَكَّةَ: ضَلَّ مُحَمَّدٌ وَغَوٰى، وَهَوٰى إِلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ، وَمَالَ إِلَى ابْنِ عَمِّهٖ عَلَى ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنهُ، فَعِنْدَ ذٰلِكَ نَزَلَتْ هٰذِهِ السُّورَةُ: ﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى .....﴾.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''نبی کریم ﷺ کو ساتویں آسمان کی سیر کرائی گئی اور اللہ نے آپ کو عجائبات دکھائے، علی الصبح آپ ﷺ نے اپنے رب کی طرف سے دکھائے گئے عجائبات اہل مکہ سے بیان کیے، اہل مکہ نے آپ ﷺ کی تکذیب کی، البتہ تصدیق کرنے والوں نے آپ ﷺ کی تصدیق فرمائی۔ اسی دوران آسمان سے ایک ستارہ ٹوٹا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس کے گھر یہ ستارہ گرے گا، وہ میرے بعد خلیفہ ہوگا۔ چنانچہ وہ ستارہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے گھر گرا، اہل مکہ کہنے لگے: محمد (ﷺ نعوذ باللہ) راہ راست سے ہٹ گئے ہیں، اہل بیت کی محبت میں متوالے ہوئے جاتے ہیں اور اپنے چچازاد بھائی کی طرف جھک گئے ہیں، اس موقع پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿وَالنَّجْمِ إِذَا هَوٰى مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى .....﴾

(الموضوعات لابن الجوزي :372/1)

تبصرہ:

انتہائی جھوٹی روایت ہے۔

① محمد بن سائب کلبی ضعیف، متروک اور کذاب ہے۔

② ابوصالح باذام مولیٰ ام ہانی ضعیف ہے اور مرسل روایات بیان کرتا ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حجر : 634)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز مختلط بھی ہے۔

③ محمد بن مروان سدی صغیر کذاب اور متروک ہے۔

④ مسیّب بن واضح کثیر الخطا ہے۔

⑤ عبداللہ بن منیر دامغانی کی پہچان نہیں ہو سکی۔

⑥ محمد بن جعفر بن علی بن احمد اخنف ''متہم'' ہے، منکر اور موضوع روایت بیان کیا کرتا تھا۔

⑦ احمد بن حسین المعروف بہ ابو جناء کا تعارف و توثیق درکار ہے۔

اہل علم کا فیصلہ :

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مَّوْضُوعٌ لَا شَكَّ فِيهِ، وَمَا أَبْرَدَ الَّذِي وَضَعَهُ وَمَا أَبْعَدَ مَا ذَكَرَ، وَفِي إِسْنَادِهِ ظُلُمَاتٌ .

''یہ حدیث من گھڑت ہے، اسے گھڑنے والا کتنا برا ہے، کس قدر بعید از عقل بات بیان کہہ دی، سند اندھیر نگری ہے۔''

(الموضوعات :373/1)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا مِنْ أَبْرَدِ الْمَوْضُوْعَاتِ كَمَا تَرٰى .

''عقل دشمنی کی انتہا پر پہنچتی موضوع ہے، جیسا کہ آپ نے دیکھا۔''

(تلخیص الموضوعات :223/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مِمَّا إِسْنَادُهُ ثَلَاثَةٌ كَذَّابُوْنَ وَهُوَ مَوْضُوْعٌ بِلَا رَيْبٍ .

''اس کی سند میں تین جھوٹے ہیں، بے شک یہ روایت موضوع ہے۔''

(الفوائد المجموعة في الأحاديث الموضوعة : 62)

حافظ سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

بَاطِلٌ فِي إِسْنَادِهِ ظُلُمَاتٌ .

''روایت باطل ہے، سند میں اندھیرے ہیں۔''

(اللآلي المصنوعة :325/1)

دلیل نمبر ⑱

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

هٰذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَصِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ .

''یہ علی بن ابی طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصی، متقین کے امام اور نورانی چہروں والوں کے قائد ہیں۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 114/11، تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 326/42، الموضوعات لابن الجوزي :394/1)

تبصرہ :

سند جھوٹی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① عبدالجبار بن احمد بن عبیداللہ سمسار ''متہم'' ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰی عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنّٰی الطُّهُوْرِيِّ فَاَتٰی بِخَبَرٍ مَوْضُوْعٍ فِي فَضَائِلِ عَلِيٍّ .

''عبدالجبار بن احمد بن عبیداللہ سمسار نے علی بن مثنیٰ طہوری کے حوالے سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں موضوع روایت بیان کی ہے۔''

(میزان الاعتدال : 533/2)

② ابن لہیعہ جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔ نیز مختلط بھی ہے۔

لہٰذا یہ روایت جھوٹی ہے۔

دلیل نمبر ⑲

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

هٰذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَصِيُّ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَ إِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ .

''یہ علی بن ابی طالب رسول رب العالمین کے وصی، متقین کے امام اور نورانی چہروں والوں کے قائد ہیں۔''

(تاریخ ابن عساکر : 326/42)

تبصرہ :

سند سخت ضعیف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① اعمش ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

②، ③ خزیمہ بن ماہان مروزی اور محمد بن احمد بن حسن قطوانی کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

أَتٰى بِخَبَرٍ مَّوْضُوْعٍ فَمَا أَدْرِي هُوَ الْآفَةُ فِيْهِ أَوِ الرَّاوِيِّ عَنْهُ .

''اس نے ایک من گھڑت روایت بیان کی ہے، نہیں معلوم یہ آفت اس نے خود ڈھائی ہے یا اس کے شاگرد نے۔''

(میزان الاعتدال: 652/1، ت: 2506)

حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي إِسْنَادِهٖ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ الشِّيْعَةِ .

''اس کی سند میں کئی شیعہ راوی ہیں۔'' (تاریخ دِمَشق: 326/42)

④ ابوالعباس ابن عقدہ ''ضعیف'' ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے ''ضعیف'' کہا ہے۔ (السّنن: 264/2)

❁ حمزہ بن یوسف سہمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

سَمِعْتُ أَبَا عُمَرَ بْنِ حَيْوَيْهِ يَقُولُ : كَانَ أَحْمَدُ بْنُ عُقْدَةَ فِي جَامِعِ بَرَاثَا يُمْلِي مَثَالِبَ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ قَالَ : الشَّيْخَيْنِ، يَعْنِي أَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ، فَتَرَكْتُ حَدِيثَهٗ، وَلَا أُحَدِّثُ عَنْهُ بَعْدَ ذٰلِكَ شَيْئًا .

''میں نے ابوعمر بن حیویہ کو کہتے سنا کہ احمد بن عقدہ براثا کی جامع میں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام یا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے عیوب لکھواتا تھا۔ اس وجہ سے میں نے اس کی روایت چھوڑ دی، اب اس سے روایت نہیں کرتا۔''

(سؤالات السّهمي : 166)

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ صَاحِبَ مَعْرِفَةٍ وَّحِفْظٍ، وَمُقَدَّمًا فِي هٰذِهِ الصَّنَاعَةِ؛ إِلَّا أَنِّي رَأَيْتُ مَشَايِخَ بَغْدَادَ مُسِيئِينَ الثَّنَاءَ عَلَيْهِ .

''یہ بڑا عالم، حافظ اور اس فن میں مقدم تھا، مگر میں نے بغداد کے مشائخ کو دیکھا کہ وہ اس پر جرح کرتے ہیں۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 206/1)

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَجُلَ سَوْءٍ . ''برا آدمی تھا۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 22/5، وسندهٗ صحيحٌ)

امام دارقطنی رحمہ اللہ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا:

أَيْش أَكْبَرُ مَا فِي نَفْسِكَ عَلَيْهِ؟

''آپ کے مطابق اس کی بڑی برائی کیا ہے؟

تو وہ تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو گئے، پھر فرمایا:

اَلْأَكْثَرُ مِنَ الْمَنَاكِيرِ . ''اس کی اکثر روایات منکر ہیں۔''

(تاريخ بغداد : 22/5، وسندهٗ صحيحٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ ابن عقدہ نے عبدالغفار بن القاسم ابومریم کی تعریف میں مبالغہ کیا، تو امام ابن عدی رحمہ اللہ نے فرمایا:

اِبْنُ سَعِيدِ (ابْنِ عُقْدَةَ) حَيْثُ قَالَ، هٰذَا الْمَيْلُ الشَّدِيدُ إِنَّمَا كَانَ لِإِفْرَاطِهٖ فِي التَّشَيُّعِ .

''ابن سعید (ابن عقدہ) نے انتہا کا میلان اس لیے ظاہر کیا ہے کہ وہ خود غالی شیعہ ہے۔'' (الكامل في ضعفاء الرّجال : 327/5)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ ضُعْفٌ . ''اس میں کمزوری ہے۔''

(سير أعلام النّبلاء : 341/5- 342)

نیز ابن خراش اور ابن عقدہ کے بارے میں فرماتے ہیں:

فِيهِمَا رَفْضٌ وَّبِدْعَةٌ .

''ان دونوں میں دشمنی صحابہ اور بدعت موجود ہے۔''

(ميزان الاعتدال : 128/1)

مزید فرماتے ہیں:

شِيعِيٌّ، وَضَعَّفَهٗ غَيْرُ وَاحِدٍ .

''شیعہ ہے اور اسے کئی محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(المُغني في الضّعفاء : 55/1)

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابْنُ عُقْدَةَ مُتَّهَمٌ . ''ابن عقدہ متہم ہے۔''

(جامع المسانيد والسّنن : 524/5)

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(سنن الدّارقطني : 264/2)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اِبْنُ عُقْدَةَ فَاِنَّهٗ كَانَ رَافِضِيًّا يُحَدِّثُ بِمَثَالِبِ الصَّحَابَةِ .

''ابن عقدہ رافضی تھا، صحابہ کی تنقیص پر مبنی روایات بیان کرتا تھا۔''

(الموضوعات : 356/1)

اس پر حافظ ذہبی کا حکم حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (لسان المیزان : ۲ / ۳۹۷) نے برقرار رکھا ہے۔

ابن عراق الکتانی نے ''موضوع'' کہا ہے۔(تنزيه الشّريعة : 20)

دلیل نمبر ⑳

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تَلُوْمِيْنِي فَاِنَّ جِبْرَائِيْلَ أَتَانِي مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى يَأْمُرُ أَنْ أُوْصِيَ بِهٖ عَلِيًّا مِنْ بَعْدِي، وَكُنْتُ بَيْنَ جِبْرَائِيْلَ وَعَلِيٍّ، وَجِبْرَائِيْلُ عَنْ يَّمِيْنِي وَعَلِيٌّ عَنْ شِمَالِي فَأَمَرَنِي جِبْرَائِيْلُ أَنْ أُخْبِرَ عَلِيًّا بِمَا هُوَ كَائِنٌ بَّعْدِي إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ، فَاعْذِرِيْنِي وَلَا تَلُوْمِيْنِي إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اخْتَارَ مِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كُلِّ أُمَّةٍ نَبِيًّا وَاخْتَارَ لِكُلِّ نَبِيٍّ وَصِيًّا فَأَنَا نَبِيُّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَعَلِيٌّ وَصِيِّي فِي عِتْرَتِي وَأَهْلِ بَيْتِي وَأُمَّتِي مِنْ بَعْدِي .

''ام سلمہ! مجھے ملامت نہ کرو، اللہ تعالیٰ کی طرف سے جبرائیل میرے پاس آئے ہیں، اللہ حکم فرماتے ہیں: میں علی کو اپنے بعد وصی بنالوں، میں جبریل اور علی کے درمیان تھا، جبریل میری دائیں اور علی بائیں طرف تھے، جبریل نے مجھے اللہ کا حکم بیان کیا کہ میں علی کو وہ سب کچھ بتادوں، جو قیامت تک ہونے والا ہے۔ اس لئے ام سلمہ میری معذرت قبول کرو اور مجھے ملامت نہ کرو، اللہ نے ہر امت میں سے نبی کا چناؤ کیا ہے اور ہر نبی کو اپنا وصی منتخب کرنے کا اختیار دیا ہے، میں اس امت کا نبی اور علی میرے بعد میری اولاد، اہل بیت اور میری امت میں میرے وصی ہیں۔''

(مناقب أبي حنيفة للموفق الخوارزمي)

تبصرہ:

باطل روایت ہے۔

① علی بن محمد منکدر کا کوئی پتہ نہیں۔

② حسین بن یوسف بن سعید بن ابوجہم کے حالات معلوم نہیں۔

③ یوسف بن سعید بن ابوجہم نامعلوم ہے۔

④ محمد بن منذر بن سعید بن ابوجہم کا جرح وتعدیل کی کتب میں کوئی ذکر نہیں۔

⑤ منذر بن محمد بن منذر کو ابن نجاشی شیعہ نے متروک قرار دیا ہے۔

⑥ احمد بن محمد بن سری یحییٰ تمیمی کے بارے حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلرَّافِضِيُّ الْكَذَّابُ. ''کذاب رافضی ہے۔''

(میزان الاعتدال: 139/1)

دلیل نمبر ㉑

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمَّا أَحَبَّ أَنْ يَّخْلُقَنِي، خَلَقَنِي نُطْفَةً بَيْضَاءَ طَيِّبَةً فَأَوْدَعَهَا فِي صُلْبِ ابْنِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمْ يَزَلْ يَنْقُلُهَا مِنْ صُلْبٍ طَاهِرٍ إِلٰى رَحْمٍ طَاهِرٍ اِلٰى نُوْحٍ وَاِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ثُمَّ كَذٰلِكَ إِلٰى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يُصِبْنِي مِنْ دَنَسِ الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ افْتَرَقَتْ تِلْكَ النُّطْفَةُ شَطْرَيْنِ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي طَالِبٍ فَوَلَدَنِي أَبِي فَخَتَمَ اللّٰهُ بِيَ النُّبُوَّةَ وَوَلَدَ عَلِيٌّ فَخُتِمَتْ بِهِ الْوَصِيَّةُ ثُمَّ اجْتَمَعَتِ النُّطْفَتَانِ مِنِّي وَمِنْ عَلِيٍّ فَوَلَدْنَا الْجَهْرَ وَالْجُهَيْرَ الْحَسَنَيْنِ فَخَتَمَ اللّٰهُ بِهِمَا أَسْبَاطَ النُّبُوَّةِ وَجَعَلَ ذُرِّيَّتِي مِنْهُمَا.

''اللہ نے میری تخلیق کرنا چاہی، تو مجھے پاک نطفے میں پیدا کر کے آدم کی پشت میں رکھ دیا، وہ نطفہ ہمیشہ پاک پشتوں سے پاک رحموں جیسے نوح سے ابراہیم اور ابراہیم سے عبدالمطلب تک منتقل ہوتا رہا، مجھے جاہلیت کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میل کچیل سے محفوظ رکھا گیا، پھر وہ نطفہ دو حصوں عبداللہ اور ابو طالب میں تقسیم ہو گیا، میرے باپ کے ذریعے میری پیدائش ہوئی، مجھ پر اللہ نے نبوت ختم کر دی، پھر علی رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے، جن پر وصیت ختم ہوئی، پھر میری اور علی کی طرف سے دونوں نطفے جمع ہو گئے، ہمارے ذریعے حسنین کریمین نے جنم لیا، ان دونوں کے ساتھ اللہ نے نبوت کی ذریت کا خاتمہ فرما دیا، میری اولاد ان دونوں سے جاری فرما دی۔''

(الأمالي لأبي جعفر الطوسي الرافضي : 500، 501)

تبصرہ :

جھوٹ کا پلندہ ہے۔

① ابو مفضل محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبید اللہ بہلول شیبانی ''وضاع'' ہے۔

❁ ابن غضائری شیعہ نے لکھا ہے۔

وَضَّاعٌ، كَثِيْرُ الْمَنَاكِيْرِ، وَرَأَيْتُ كُتُبَهُ وَفِيْهَا الْأَسَانِيْدُ مِنْ دُوْنِ الْمُتُوْنِ وَالْمُتُوْنُ مِنْ دُوْنِ الْأَسَانِيْدِ وَ أَرٰى تَرْكَ مَا يُنْفَرَدُ بِهٖ .

''احادیث گھڑتا تھا، اکثر منکر روایتیں بیان کی ہیں، میں نے اس کی کتب کا مطالعہ کیا، اس میں سندیں بغیر متن کے اور متن بغیر سند کے تھے، میرے مطابق اس کی منفرد روایات ترک کر دی جائیں۔''

(الخلاصة لابن داود الحلي، ص 252)

❁ نجاشی شیعہ نے کہا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانَ فِي أَوَّلِ أَمْرِهِ ثَبْتًا ثُمَّ خَلَطَ وَرَأَيْتُ جُلَّ أَصْحَابِنَا يَغْمِزُوْنَ وَيُضَعِّفُوْنَ .

''ابتدا میں ثقہ تھا، پھر سٹھیا گیا، ہمارے اکثر علما اس پر جرح کرتے اور اسے ضعیف قرار دیتے تھے۔'' (رجال النّجاشي، ص 396)

❁ ابوجعفر طوسی لکھتے ہیں:

كَثِيْرُ الرِّوَايَةِ إِلَّا أَنَّهُ ضَعَّفَهُ قَوْمٌ .

''کثیر الروایہ تھا، البتہ اسے ایک بڑی جماعت نے ضعیف کہا ہے۔

(رجال الطّوسي ص 511)

❁ ابوجعفر طوسی کا کہنا ہے:

أَخْبَرَنَا عَنْهُ جَمَاعَةٌ .

''یہ روایت ہمیں اس سے ایک جماعت نے بیان کی ہے۔''

② ابو احمد عبیداللہ بن حسین بن ابراہیم علوی نصیبی کی توثیق نہیں مل سکی۔ ابو مفضل نے کہا ہے۔

اَلشَّيْخُ الشَّرِيْفُ الصَّالِحُ . ''یہ شیخ شریف اور نیک ہے۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 348/10)

ابو مفضل خود وضاع ہے، لہٰذا یہ اگر کسی کی توثیق کرتا ہے، تو معتبر نہیں۔

③ علی بن حمزہ بن حسن علوی کی اہل سنت کی کتابوں میں توثیق نہیں مل سکی۔ نجاشی (رجال النجاشی: ۲۷۲) اور ابن داود حلی (رجال الحلی: ۱۳۸) نے اسے ثقہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا ہے، لیکن اہل سنت کے ہاں یہ توثیق معتبر نہیں۔

دلیل نمبر ㉒

سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبدالمطلب کے چالیس لوگ اکٹھے کیے اور ان سے مخاطب ہو کر فرمایا:

يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَبْعَثْ رَسُوْلًا إِلَّا جَعَلَ لَهٗ مِنْ أَهْلِهٖ أَخًا وَّوَزِيْرًا وَّوَارِثًا وَّوَصِيًّا وَّمُنْجِزًا لِعُدَاتِهٖ وَقَاضِيًا لِدَيْنِهٖ فَمَنْ مِّنْكُمْ يُتَابِعُنِي عَلٰى أَنْ يَّكُوْنَ أَخِي وَوِزِيْرِي وَوَصِيِّي وَيُنْجِزُ عُدَاتِي وَقَاضِي دَيْنِي فَقَامَ إِلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ أَصْغَرُهُمْ فَقَالَ لَهٗ : اجْلِسْ وَقَدَّمَ إِلَيْهِمُ الْجَذْعَةَ وَالْفَرَقَ مِنَ اللَّبَنِ فَصَدَرُوْا عَنْهُ حَتّٰى أَنْهَلَهُمْ وَفَضُلَ مِنْهُ فَضْلَهٗ فَلَمَّا كَانَ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي أَعَادَ عَلَيْهِمُ الْقَوْلَ ثُمَّ قَالَ : يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كُوْنُوْا فِي الْإِسْلَامِ رُؤُوْسًا وَلَا تَكُوْنُوْا أَذْنَابًا فَمَنْ مِّنْكُمْ يُبَايِعُنِي عَلٰى أَنْ يَّكُوْنَ أَخِي وَوَزِيْرِي وَوَصِيِّي وَقَاضِي دَيْنِي وَمُنْجِزُ عُدَاتِي فَقَامَ إِلَيْهِ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ : اجْلِسْ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ الثَّالِثُ أَعَادَ عَلَيْهِمُ الْقَوْلَ فَقَامَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَبَايَعَهٗ بَيْنَهُمْ فَتَفَلَ فِي فِيهِ فَقَالَ أَبُوْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَهَبٍ : بِئْسَ مَا جَبَرْتَ بِهِ ابْنَ عَمِّكَ إِذْ أَجَابَكَ إِلٰى مَا دَعَوْتَهُ إِلَيْهِ مَلَأْتَ فَاهُ بُصَاقًا .

''بنوعبدالمطلب ! اللہ تعالیٰ نے جتنے انبیا مبعوث فرمائے ہیں، ان کے اہل بیت میں سے ان کا بھائی، وزیر، وارث، وصی، ان کے وعدے پورے کرنے والا اوران کے قرض ادا کرنے والا ایک آدمی بنایا ہے۔ اب کون اس بات پر میری بیعت کرتا ہے کہ جو میرا بھائی، وزیر، وارث، وصی، میرے وعدے پورے کرنے والا، میرے قرض ادا کرنے والا ہو، سیدنا علی رضی اللہ عنہ اس ذمہ داری کو نبھانے کے لئے کھڑے ہوئے، وہ سب سے چھوٹے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹھ جاؤ، انہیں بکری کا گوشت اور دودھ کا بڑا پیالہ پیش کیا گیا، وہ وہاں سے چلے گئے، یہاں تک کہ گوشت اور دودھ بچا رہا، دوسرا دن آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات دہرائی، اے بنوعبدالمطلب ! اسلام میں سردار بنو، غلام نہ بنو، کون اس بات پر میری بیعت کرتا ہے کہ جو میرا بھائی، وزیر، وارث، وصی، میرے وعدے پورے کرنے والا، میرے قرض ادا کرنے والا ہو، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، فرمایا: بیٹھ جاؤ، تیسرے دن بھی یہی بات دہرائی، علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کے سامنے ان سے بیعت لی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن ان کے منہ میں ڈالا، اس پر ابولہب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا: آپ نے کتنا برا کیا، اس نے آپ کی دعوت پر لبیک کہا، مگر آپ نے اس کے منہ میں تھوک دیا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(تاریخ دِمَشق لابن عساکر : 49/42)

تبصرہ :

جھوٹی سند ہے۔

① اسماعیل بن محمد بن عبداللہ بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب کے حالات نہیں مل سکے۔

② علی بن حسن بن حسین بن علی بن حسین کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

③ ابوالحسن احمد بن یعقوب جعفی یہ ابوالحسن احمد بن یوسف بن یعقوب بن حمزہ راوی ہے، ابن الجلاء کے نام سے معروف ہے، اہل سنت کی کتابوں میں اس کا ذکر نہیں مل سکا۔

④ ابوالحسن محمد بن عبداللہ بن علی بن عبیداللہ بن عبداللہ کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

دلیل نمبر ㉓

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِخَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، وَقَدْ أَمَرَنِي اللّٰهُ أَنْ أَدْعُوَكُمْ إِلَيْهِ، فَأَيُّكُمْ يُوَازِرُنِي عَلٰى هٰذَا الْأَمْرِ عَلٰى أَنْ يَكُونَ أَخِي، وَوَصِيِّي، وَخَلِيفَتِي فِيكُمْ؟ قَالَ : فَأَحْجَمَ الْقَوْمُ عَنْهَا جَمِيعًا وَقُلْتُ : أَنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ، أَكُونُ وَزِيرَكَ عَلَيْهِ، فَأَخَذَ بِرَقَبَتِي، وَقَالَ : هٰذَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَخِي، وَوَصِيِّي، وَخَلِيفَتِي فِيكُمْ، فَاسْمَعُوا لَهُ وَأَطِيعُوْا .

''بنوعبدالمطلب! میں آپ کی طرف دنیا وآخرت کی بھلائیوں کے ساتھ آیا ہوں، اللہ نے مجھے حکم دیا کہ میں بھلائی کی طرف بلاؤں، اب اس معاملہ میں کون میرے ساتھ پختہ عہد کرتا ہے کہ وہ میرا بھائی، وصی اور خلیفہ بنے، اس پر قوم خاموش رہی، میں نے عرض کیا: اللہ کے نبی! میں آپ ﷺ کا وزیر بن جاتا ہوں، نبی کریم ﷺ نے میرا کندھا پکڑا، اور فرمایا: آپ میرے بھائی، وصی اور خلیفہ ہیں، ان کی اطاعت کرو۔''

(تفسير الطّبري : 19/148-149، تاريخ الطّبري : 2/62، تهذيب الآثار للطّبري : 1368، واللّفظ لهٗ، شرح معاني الآثار للطّحاوي : 4/387، مختصراً، تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 42/48-49)

تبصرہ:

من گھڑت روایت ہے۔

① ابومریم عبدالغفار بن قاسم متروک اور کذاب ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوْ مَتْرُوْكٌ كَذَّابٌ شِيْعِيٌّ وَ ضَعَّفَهُ الْأَئِمَّةُ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ .

''یہ متروک، جھوٹا اور شیعہ ہے۔ اسے جمہور ائمہ نے ضعیف کہا ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 4/649)

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ كَانَ مِنْ رُؤَسَاءِ الشِّيْعَةِ وَكَانَ شُعْبَةُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَسَنُ الرَّأْيِ فِيْهِ لَا يُكْتَبُ حَدِيْثُهٗ .

''متروک الحدیث اور شیعہ سرداروں میں سے ہے، امام شعبہ رحمہ اللہ کی رائے اس کے بارے میں اچھی تھی، البتہ اس کی حدیث نہیں لکھی جائے گی۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 54/6)

امام ابوزرعہ رحمہ اللہ نے لَيِّنٌ (کمزور) ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 54/6)

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسِ بِشَيءٍ . ''یہ کسی کھاتے کا نہیں ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 54/6)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِثِقَةٍ كَانَ يُحَدِّثُ بِبَلَايَا فِي عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَعَامَّةُ حَدِيثِهٖ بَوَاطِيْلُ .

''قابل اعتماد نہیں، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں بے تکی باتیں بیان کرتا تھا، اس کی اکثر احادیث باطل ہیں۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 53/6، وسندهٗ صحيحٌ)

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ''متروک'' کہا ہے۔

(سوالات البُرقاني : 316)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لِعَبْدِ الْغِفَارِ بْنِ الْقَاسِمِ أَحَادِيْثُ صَالِحَةٌ وَفِي حَدِيْثِهٖ مَا لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ وَكَانَ غَالِيًا فِي التَّشَيُّعِ وَقَدْ رَوٰى عَنْهُ شُعْبَةُ حَدِيْثَيْنِ وَيُكْتَبُ حَدِيْثُهٗ مَعَ ضُعْفِهٖ .

''عبدالغفار بن قاسم کی احادیث خوب پیرائے میں ہیں، لیکن اس کی روایات کی موافقت نہیں ملتی، کٹر شیعہ تھا، امام شعبہ رحمہ اللہ نے اس سے دو حدیثیں بیان کی ہیں، ضعف کے باوجود اس کی احادیث (بہ طور متابعت) لکھی جائیں گی۔'' (الکامل في ضعفاء الرّجال : 328/5)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ . ''متروک الحدیث ہے۔''

(سوالات المَروزي لأحمد بن حنبل : 135)

امام نسائی رحمہ اللہ نے ''متروک الحدیث'' کہا ہے۔

(الضّعفاء والمتروکون : 388)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مِمَّنْ يَرْوِي الْمَثَالِبَ فِي عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يُقَلِّبُ الْأَخْبَارِ لَا يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِهٖ .

''یہ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی برائی کرتا تھا، احادیث الٹ پلٹ کر دیتا تھا، اس کی روایات ناقابل احتجاج ہیں۔''

(کتاب المَجروحین : 143/2)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز اس پر بے شمار جروح ہیں۔

② محمد بن اسحاق مدلس ہیں، سماع کی تصریح ثابت نہیں۔

دلیل نمبر ㉔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

لَمَّا نَزَلَتْ : ﴿وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا عَلِيُّ اصْنَعْ رِجْلَ شَاةٍ بِصَاعٍ مِنْ طَعَامٍ، وَاجْمَعْ لِي بَنِي هَاشِمٍ، وَهُمْ يَوْمَئِذٍ أَرْبَعُونَ رَجُلًا أَوْ أَرْبَعُونَ غَيْرَ رَجُلٍ، قَالَ : فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّعَامِ، فَوَضَعَهُ بَيْنَهُمْ، فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا، وَإِنَّ مِنْهُمْ لَمَنْ يَأْكُلُ الْجَذَعَةَ بِإِدَامِهَا، ثُمَّ تَنَاوَلَ الْقَدَحَ، فَشَرِبُوا مِنْهُ حَتّٰى رَوُوا يَعْنِي مِنَ اللَّبَنِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ : مَا رَأَيْنَا كَالسِّحْرِ يَرَوْنَ أَنَّهُ أَبُو لَهَبٍ الَّذِي قَالَهُ، فَقَالَ : يَا عَلِيُّ اصْنَعْ رِجْلَ شَاةٍ بِصَاعٍ مِنْ طَعَامٍ وَاعْدُدْ قَعْبًا مِنْ لَبَنٍ، قَالَ : فَفَعَلْتُ فَأَكَلُوا كَمَا أَكَلُوا فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ، وَشَرِبُوا كَمَا شَرِبُوا فِي الْمَرَّةِ الْأُولٰى، وَفَضَلَ فِيهِ كَمَا فَضَلَ فِي الْمَرَّةِ الْأُولٰى، فَقَالَ : مَا رَأَيْنَا الْيَوْمَ فِي السِّحْرِ، فَقَالَ : يَا عَلِيُّ اصْنَعْ رِجْلَ شَاةٍ بِصَاعٍ مِنْ طَعَامٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاعْدُدْ قَعْبًا مِنْ لَبَنٍ، قَالَ : فَفَعَلْتُ، فَقَالَ : يَا عَلِيُّ اجْمَعْ لِي بَنِي هَاشِمٍ، فَجَمَعْتُهُمْ فَأَكَلُوا، وَشَرِبُوا، فَبَدَرَهُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ : أَيُّكُمْ يَقْضِي عَنِّي دَيْنِي؟ قَالَ : فَسَكَتَ وَسَكَتَ الْقَوْمُ، فَأَعَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَنْطِقَ، فَقُلْتُ : أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ : أَنْتَ يَا عَلِيُّ أَنْتَ يَا عَلِيُّ .

''(اپنے عزیز و اقارب کو ڈرانے) والی آیت نازل ہوئی، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی! ایک بکری کی چانپ اور ایک صاع آٹے سے کھانا تیار کریں اور بنو ہاشم کو کھانے کی دعوت دیں، اس دن چالیس (۴۰) یا اس سے بھی زائد آدمی جمع ہوئے، رسول اللہ ﷺ نے انہیں کھانے کی دعوت دی، میں نے ان کے سامنے کھانا پیش کیا، انہوں نے سیر ہو کر کھایا، ان میں سے کچھ ایسے بھی تھے، جو سالم بکری کا بچہ کھا جاتے تھے، پھر انہیں دودھ کا پیالہ پیش کیا، انہوں نے سیر ہو کر پیا، بعض نے کہا: ہم نے اس جیسا جادو نہیں دیکھا، غالباً یہ ابولہب نے کہا تھا، آپ ﷺ نے فرمایا: علی! ایک بکری کی چانپ بمع ایک صاع کھانے کا انتظام کرو اور دودھ کا ایک پیالہ تیار کرو، سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسب سابق ایسا ہی کیا، بنو ہاشم نے پہلے دن کی طرح خوب کھایا پیا، جبکہ کھانا پہلے دن کی طرح بچا رہا، ایک شخص نے کہا: آج جیسا جادو نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیکھا، آپ نے فرمایا: علی! بکری کی چانپ بمع ایک صاع کھانے کا انتظام کرو اور دودھ کا پیالہ تیار کرو، سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حسب سابق ایسا ہی کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علی! بنو ہاشم کو میرے پاس بلاؤ، میں نے انہیں جمع کیا، انہوں نے کھایا اور پیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی سے انہیں فرمایا: میری طرف سے کون میرا قرض ادا کرے گا، اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ خاموش رہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بات دہرائی، عرض کیا: اللہ کے رسول! میں ادا کروں گا، فرمایا: ہاں، علی! آپ ہی ادا کریں گے۔''

(تفسير الطّبري : 409/19، مسند البزّار : 456، دلائل النّبوة لأبي نُعيم : 331، دلائل النّبوة للبيهقي : 178,180/2، تاريخ ابن عساكر : 48/42)

تبصرہ :

سند من گھڑت ہے۔

اس میں وہی علت ہے، جو اس سے پہلی حدیث میں ہے کہ ابو مریم عبدالغفار بن قاسم متروک الحدیث ہے۔ محمد بن اسحاق ''مدلس'' ہیں، دلائل النبوہ للبیہقی کی سند میں محمد بن اسحاق نے تدلیس کرتے ہوئے عبدالغفار بن القاسم کا نام نہیں لیا، کیونکہ یہ بالاتفاق متروک ہے۔

فائدہ نمبر ①

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ يَضْمَنُ عَنِّي دَيْنِي وَمَوَاعِيدِي، وَيَكُونُ مَعِي فِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْجَنَّةِ، وَيَكُونُ خَلِيفَتِي فِي أَهْلِي؟ فَقَالَ رَجُلٌ لَمْ يُسَمِّهِ شَرِيكٌ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَنْتَ كُنْتَ بَحْرًا، مَنْ يَقُومُ بِهٰذَا؟ قَالَ : ثُمَّ قَالَ لِآخَرٍ، قَالَ : فَعَرَضَ ذٰلِكَ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِهِ، فَقَالَ عَلِيٌّ : أَنَا .

''کون ضمانت دیتا ہے کہ میرے قرضوں اور وعدوں کی تکمیل کرے؟ وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا، میرے اہل خانہ میں میرا نائب ہوگا؟ کسی شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ تو سمندر تھے، آپ کی جگہ کون کھڑا ہوسکتا تھا؟ بہرحال نبی کریم ﷺ نے دوسرے شخص سے بھی یہی فرمایا، بالآخر اپنے اہل بیت کے سامنے یہ دعوت پیش کی، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ کام میں کروں گا۔''

(مسند الإمام أحمد : 111/1، تهذيب الآثار للطّبري : 1367، مسند البزّار : 2418، تاريخ ابن عساكر : 32/4، المختارة للضياء المقدسي : 131/2، ح : 500)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے سند کو ''جید'' کہا ہے۔(مَجمع الزّوائد : 113/9)

تبصرہ :

سند ضعیف ہے، شریک بن عبداللہ قاضی اور اعمش دونوں مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

عباد بن عبداللہ اسدی کوفی ''موثق، حسن الحدیث'' ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَمْ يَرْوِ هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ الْأَعْمَشِ اِلَّا شَرِيْكٌ وَ أَبُوْ عَوَانَةَ .

''یہ حدیث اعمش رحمہ اللہ سے صرف شریک اور ابوعوانہ نے بیان کی ہے۔''

(المعجم الأوسط للطّبراني :1971)

لیکن ابوعوانہ والی یہ سند نہیں مل سکی۔

فائدہ نمبر ②

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

جَمَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فِيهِمْ رَهْطٌ كُلُّهُمْ يَأْكُلُ الْجَذَعَةَ، وَيَشْرَبُ الْفَرَقَ، قَالَ : فَصَنَعَ لَهُمْ مُدًّا مِنْ طَعَامٍ، فَأَكَلُوا حَتّٰى شَبِعُوا، قَالَ : وَبَقِيَ الطَّعَامُ كَمَا هُوَ كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ، ثُمَّ دَعَا بِغُمَرٍ فَشَرِبُوا حَتّٰى رَوَوْا، وَبَقِيَ الشَّرَابُ كَأَنَّهُ لَمْ يُمَسَّ أَوْ لَمْ يُشْرَبْ فَقَالَ : يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، إِنِّي بُعِثْتُ لَكُمْ خَاصَّةً وَإِلَى النَّاسِ بِعَامَّةٍ، وَقَدْ رَأَيْتُمْ مِنْ هٰذِهِ الْآيَةِ مَا رَأَيْتُمْ، فَأَيُّكُمْ يُبَايِعُنِي عَلٰى أَنْ يَكُونَ أَخِي وَصَاحِبِي؟ قَالَ : فَلَمْ يَقُمِ الَيْهِ أَحَدٌ، قَالَ : فَقُمْتُ إِلَيْهِ وَكُنْتُ أَصْغَرَ الْقَوْمِ، قَالَ : فَقَالَ : اجْلِسْ قَالَ : ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ أَقُومُ إِلَيْهِ فَيَقُولُ لِي : اجْلِسْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حَتّٰى كَانَ فِي الثَّالِثَةِ ضَرَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى يَدِي .

''ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے بنوعبدالمطلب کو دعوت پر جمع فرمایا، ان میں سے کچھ لوگ تو ایسے تھے، جو پورا بکری کا بچہ کھاتے اور سولہ رطل پانی پی جاتے۔ نبی کریم ﷺ نے ان سب کی دعوت کی، ایک مد (تقریبا ایک کلو) کھانا تیار کروایا، انہوں نے کھانا شروع کیا، تو سب سیر ہو گئے، کھانا بچا رہا، محسوس ہوتا تھا، کسی نے چھوا تک نہیں، پھر نبی کریم ﷺ نے تھوڑا سا پانی منگوایا، سب نے سیر ہو کر پیا، مگر پانی بچا رہا، محسوس ہوتا تھا، کسی نے ہاتھ تک نہیں لگایا، کھانے کے بعد نبی کریم ﷺ نے ان سے مخاطب ہو کر فرمایا: بنو مطلب! مجھے آپ کی طرف خصوصا اور پوری انسانیت کی طرف عموما مبعوث کیا گیا ہے، آپ نے کھانے کا یہ معجزہ تو دیکھ ہی لیا ہے، اب آپ میں سے کون مجھ سے بیعت کرتا ہے کہ وہ میرا بھائی اور ساتھی بنے، اس پر کوئی بھی کھڑا نہ ہوا، میں سب سے چھوٹا تھا، مگر کھڑا ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے مجھے بیٹھ جانے کا حکم دیا اور تین مرتبہ اپنی بات دہرائی، تینوں مرتبہ میں کھڑا ہوتا رہا، نبی کریم ﷺ مجھے بیٹھنے کا حکم دیتے رہے، تیسری مرتبہ نبی کریم ﷺ اپنا ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا۔ (یعنی بیعت لے لی)۔'' (مسند الإمام أحمد: 159/1)

تبصرہ:

روایت منکر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''منکر'' کہا ہے۔(میزان الاعتدال : 235/2)

امام علی بن مدینی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ رَوٰى عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ أَحَادِيثَ نَكِرَةً مِنْ حَدِيثِ أَبِي عَوَانَةَ .

''ابوعوانہ کی سند میں عثمان بن مغیرہ نے منکر احادیث بیان کی ہیں۔''

(الضّعفاء الكبير للعقيلي :107/1؛ وسندهٗ صحيحٌ)

یہ روایت امام ابوعوانہ رحمہ اللہ نے حافظے سے بیان کرتے ہوئے خطا کھائی، اس پر دلیل یہ ہے، المنتخب من العلل للخلال لابن قدامۃ المقدسی (۱۱۹) میں ہے:

قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللّٰهِ : حَدِيْثُ أَبِي صَادِقٍ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ نَاجِذٍ، رَوَاهُ أَبُوْ عَوَانَةَ يَعْنِي عَنْ عُثْمَانَ ابْنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ أَبِي الصَّادِقِ، عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ نَاجِذٍ، عَنْ عَلِيٍّ أَنَّهٗ قِيْلَ لَهٗ : بِمَا وَرَّثْتَ ابْنَ عَمِّكَ؟

قَالَ أَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ : وَهٰذَا مِمَّا أَخْطَأَ فِيهِ، وَقَالَ لَنَا مُوْسَى بْنِ إِسْمَاعِيْلَ هٰكَذَا حَدَّثَنَا بِهٖ أَبُو عَوَانَةَ مِنْ حِفْظِهٖ، وَأَخْطَأَ فِيهِ، وَحَدَّثَنَا بِهٖ مِنْ كِتَابِهٖ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ، عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ، عَنْ مَيْسَرَةَ الْكِنْدِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ .

''میں نے ابوعبداللہ رحمہ اللہ سے کہا: حدیث ابوصادق عن ربیعہ بن ناجذ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جسے امام ابوعوانہ رحمہ اللہ نے عثمان بن مغیرہ عن ابی صادق عن ربیعہ بن ناجذ عن علی کی سند سے بیان کیا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: آپ اپنے چچازاد کے وراث کیسے بنے؟

امام ابوعبداللہ رحمہ اللہ نے کہا: یہ ان کی غلطیوں میں سے ہے۔ موسیٰ بن اسماعیل نے ہمیں اسی طرح کہا ہے۔ اس حدیث کو امام ابوعوانہ رحمہ اللہ نے حافظے سے بیان کیا ہے اور غلطی کھائی ہے۔ اور یہی حدیث ابوعوانہ نے عن عثمان بن مغیرہ عن سالم بن ابی الجعد عن میسرۃ الکندی عن علی کی سند سے بیان کی ہے۔''

اس کا راوی ربیعہ بن ناجذ ثقہ ہے، اسے امام عجلی رحمہ اللہ (الثقات: ۱۵۹) اور امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات: ۲۲۹/۴) نے ثقہ کہا ہے۔ امام حاکم رحمہ اللہ (المستدرک: ۱۳۲/۳) نے اس کی ایک روایت کی سند کو صحیح کہا ہے۔ یہ ضمنی توثیق ہے، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے بھی ثقہ کہا ہے۔

(تقریب التّھذیب: 1918)

فائدہ نمبر ③

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچازاد بھائیوں سے فرمایا:

أَيُّكُمْ يُوَالِينِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ؟ قَالَ : وَعَلِيٌّ مَعَهُ جَالِسٌ، فَأَبَوْا، فَقَالَ عَلِيٌّ : أَنَا أُوَالِيكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ : أَنْتَ وَلِيِّي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ .

''کون میرے ساتھ دوستی کرتا ہے؟ اس وقت سیدنا علی رضی اللہ عنہ بھی موجود تھے، سب نے انکار کر دیا، لیکن سیدنا علی رضی اللہ عنہ عرض کرنے لگے: میں آپ سے دنیا و آخرت میں دوستی قائم کرتا ہوں۔ اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آپ دنیا و آخرت میں میرے دوست ہو۔''

(مسند الإمام أحمد : 331/1-332، المستدرك للحاكم : 132/3، وقال : صحيح الإسناد، خصائص علي للنّسائي : 24)

تبصرہ :

روایت منکر ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ (میزان الاعتدال : ۴ / ۳۸۴)، حافظ عراقی رحمہ اللہ (تخریج احادیث الاحیاء: ۴/ ۱۹۴۲) نے ''منکر'' کہا ہے۔

ابو بلج یحییٰ بن سلیم اگرچہ ''حسن الحدیث'' ہے، لیکن امام احمد رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰی حَدِيْثًا مُّنْكَرًا . ''اس نے منکر حدیث بیان کی ہے۔''

(تهذيب التّهذيب لابن حجر : 184/12)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَرٰی أَنْ لَّا يُحْتَجَّ بِمَا انْفَرَدَ مِنَ الرِّوَايَةِ .

''میں سمجھتا ہوں کہ اس کی منفرد روایتوں سے دلیل پکڑنا درست نہیں۔''

(كتاب المَجروحين : 113/3)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

صَدُوْقٌ رُبَمَا أَخْطَأَ . ''سچا ہے، کبھی غلطی کر جاتا ہے۔''

(تقريب التّهذيب : 8003)

اس روایت کے بعض الفاظ میں واضح غرابت اور نکارت پائی جاتی ہے۔

دلیل نمبر ㉕

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنْتَ يَا عَلِيُّ، أَنْتَ يَا عَلِيُّ .

''علی! اس سے مراد آپ ہیں، علی! اس سے مراد آپ ہیں۔''

(تفسير ابن أبي حاتم : 2826/9، تاريخ ابن عساكر : 48,47/42)

تبصرہ :

سند سخت ''ضعیف'' ہے۔

① عبداللہ بن عبدالقدوس سعدی جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِشَيْءٍ رَافِضِيٌّ خَبِيْثٌ .

''اس کی کوئی حیثیت نہیں، یہ رافضی خبیث ہے۔''

(العِلَل ومعرفة الرّجال لأحمد بن حنبل : 601/2، ت : 3858)

امام نسائی رحمہ اللہ نے غیر ثقہ قرار دیا ہے۔

(الضّعفاء والمتروكون : 321)

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے الضعفاء والمتروکون (۳۲۰) میں ذکر کیا ہے۔

امام ابوجعفر محمد بن مہران جمال رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَمْ يَكُنْ بِشَيْئٍ كَانَ يُسْخَرُ مِنْهُ يُشْبِهُ الْمَجْنُوْنَ يَصِيْحُ الصِّبْيَانُ فِي أَثَرِهٖ .

''یہ کچھ بھی نہیں تھا، اس کا مذاق اڑایا جاتا، پاگل سا تھا، بچے اس کے پیچھے شور مچاتے رہتے تھے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 104/5، وسندهٗ صحيحٌ)

محمد بن عمرو رازی زنیج رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَرَكْتُهٗ لَمْ أَكْتُبْ عَنْهُ شَيْئًا وَلَمْ يَرْضَهٗ .

''میں نے اسے چھوڑ دیا، اس سے کچھ نہیں لکھا اور اچھا نہیں تھا۔''

(الضّعفاء الكبير للعُقَيلي : 279/2، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَامَّةُ مَا يَرْوِيهِ فِي فَضَائِلِ أَهْلِ الْبَيْتِ .

''اس کی اکثر روایات اہل بیت کے فضائل میں ہیں۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 198/4)

امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ دَاهِرٍ الرَّازِيُّ رَافِضِيٌّ خَبِيثٌ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْقُدُّوسِ، أَشَرُّ مِنْهُ، كِلَاهُمَا رَافِضِيَّانِ .

''عبداللہ بن داہر رافضی خبیث ہے، وہ عبداللہ بن عبدالقدوس سے بیان کرتا ہے، جو اس سے زیادہ برا ہے، یہ دونوں رافضی ہیں۔''

(الضّعفاء الكبير : 250/2)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كُوْفِيٌّ رَافِضِيٌّ . ''کوفی رافضی ہے۔''

(ميزان الاعتدال : 457/2)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ ضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ . ''جمہور نے اسے ضعیف کہا ہے۔''

(مَجمع الزّوائد : 110/7)

ان جروح کے مقابلہ میں توثیق نہایت کمزور ہے۔

قَالَ يَحْيَى (بْنُ الْمُغِيْرَةِ) وَأَمَرَنِي جَرِيْرٌ أَنْ أَكْتُبَ عَنْهُ حَدِيْثَ مُجَاهِدٍ فِي الشَّحْمَةِ .

''یحییٰ بن مغیرہ کہتے ہیں: مجھے جریر نے حکم دیا کہ میں اس کے واسطے سے مجاہد کی حدیث لکھوں۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 104/5، وسندهٗ صحيحٌ)

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے الثقات (۴۸/۷) میں ذکر کیا ہے۔

محمد بن عیسیٰ نے ثقہ کہا ہے۔(الكامل لابن عدي : 197/4)

اس قول کی سند ثابت نہیں ہو سکی، امام ابن عدی رحمہ اللہ کے استاذ حسین بن حسن بن سفیان نسوی کی توثیق نہیں مل سکی۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اسے ''مقارب الحدیث'' کہا ہے۔

(عِلَل التّرمذي الكبير :325/1)

② اعمش مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر ۲۶

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا:

أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، كَذٰلِكَ عَلِيٌّ وَذُرِّيَّتُهُ يَخْتُمُونَ الْأَوْصِيَاءَ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

''میں خاتم النبیین ہوں، اسی طرح علی اور اس کی اولاد قیامت تک کے لئے خاتم الاوصیا ہیں۔''

(الأباطيل والمناكير للجوزقاني: 262؛ الموضوعات لابن الجوزي: 377/1)

تبصرہ:

موضوع ومکذوب روایت ہے۔

① حسن بن محمد بن یحییٰ علوی ''کذاب'' ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''متہم'' قرار دیا ہے۔

(ميزان الاعتدال: 521/1)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَانِ دَالَانِ عَلٰى كِذْبِهِ وَعَلٰى رَفْضِهِ.

''یہ دونوں روایتیں اس کی کذب بیانی اور رافضیت پر دلالت کناں ہیں۔''

(ميزان الاعتدال: 521/1)

② ابراہیم بن عبداللہ بن ہمام صنعانی کذاب اور وضاع ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَذَّابٌ يَضَعُ الْحَدِيْثَ . ''یہ جھوٹا حدیثیں گھڑتا تھا۔''

(الضّعفاء والمتروكون :21)

امام ابن عدی رحمہ اللہ نے ''منکر الحدیث'' کہا ہے۔

(الكامل في ضعفاء الرّجال :273/1)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ الْمَقْلُوْبَاتِ الْكَثِيْرَةِ الَّتِي لَا يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ لِمَنْ يَّرْوِيْهَا لِكَثْرَتِهَا .

''امام عبد الرزاق رحمہ اللہ سے بکثرت مقلوب روایتیں بیان کرتا ہے اور بکثرت مقلوب روایات بیان کرنے والے سے حجت لینا جائز نہیں۔''

(كتاب المَجروحين :118/1)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ (الموضوعات :۱/ ۳۷۷) نے اسے من گھڑت کہا ہے۔

حافظ سیوطی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

مَوْضُوْعٌ الْعَلَوِيُّ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ رَافِضِيٌّ وَإِبْرَاهِيْمُ مَتْرُوْكٌ .

''من گھڑت ہے، اس میں حسن بن محمد بن یحییٰ علوی منکر الحدیث رافضی ہے اور ابراہیم بن عبداللہ بن ہمام صنعانی متروک ہے۔''

(اللآلي المصنوعة :329/1)

دلیل نمبر ۲۷ :

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَمَّا أَنْتَ يَا جَعْفَرُ فَأَنْتَ تُشْبِهُ خَلْقِي وَخُلُقِي، وَأَمَّا أَنْتَ يَا عَلِيُّ، فَأَنَا مِنْكَ وَأَنْتَ وَصِيِّي، وَأَمَّا زَيْدٌ فَمَوْلَايَ وَمَوْلَاكُمْ.

''جعفر! آپ صورت وسیرت میں میرے مشابہ ہو، رہے علی! آپ تو میں آپ سے ہوں اور آپ میرے وصی ہیں، البتہ زید! آپ میرے دوست اور میں آپ کا دوست ہوں۔''

(مسند أبي يعلى : 345/4، ح : 2459)

بعض نسخوں میں انت وصی کی جگہ وانت منی کے الفاظ ہیں۔

(مسند أبي يعلى : 51/3، ح : 3453، بتحقيق الشّيخ إرشاد الحق الأثري، وفي نسخة : 440/2، ح : 2453، بتحقيق مصطفىٰ عبدالقادر العطاء)

تبصرہ :

سخت ضعیف روایت ہے۔

حسین بن قیس الملقب بہ حنش باتفاق محدثین متروک ہے۔ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ''متروک'' کہا ہے۔(سنن الدّارقطني :395/1)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ''متروک الحدیث'' کہا ہے۔

(العِلَل ومعرفة الرّجال : 3198)

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ، قِيْلَ لَهُ : كَانَ يَكْذِبُ؟ قَالَ : أَسْأَلُ اللّٰهَ السَّلَامَةَ هُوَ وَيَحْيَى بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُتَقَارِبَانِ ---- .

''یہ ضعیف الحدیث اور منکر الحدیث ہے، پوچھا گیا: جھوٹ بولتا تھا؟ فرمایا: میں اللہ سے سلامتی کا سوال کرتا ہوں، یہ اور یحییٰ بن عبید اللہ دونوں ایک جیسے ہیں۔'' (الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 64/3)

امام نسائی رحمہ اللہ نے بھی ''متروک الحدیث'' کہا ہے۔

(الكامل لابن عدي : 352/2، وسندهٗ حسنٌ)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ إِلَى الضُّعْفِ أَقْرَبُ مِنْهُ إِلَى الصِّدْقِ .

''صدق کی نسبت ضعف کے زیادہ قریب ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 354/2)

امام جوزجانی رحمہ اللہ نے ''متروک الحدیث'' کہا ہے۔

(أحوال الرّجال : 176)

دلیل نمبر ۲۸ :

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اطَّلَعَ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ فَاخْتَارَ مِنْهُمْ أَبَاكِ، فَبَعَثَهٗ نَبِيًّا، ثُمَّ اطَّلَعَ الثَّانِيَةَ فَاخْتَارَ بَعْلَكِ فَأُوْحِيَ إِلَيَّ فَأَنْكَحْتُهٗ وَاتَّخَذْتُهٗ وَصِيًّا؟

''آپ جانتی ہیں، اللہ نے اہل زمین کی طرف دیکھا، تو ان میں آپ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والد کا انتخاب کیا، اللہ نے انہیں نبی مبعوث فرمایا، دوسری مرتبہ دیکھا، تو آپ کے خاوند کا انتخاب کیا، ان کے متعلق میری طرف وحی کی کہ میں آپ کی شادی ان سے کردوں، میں نے انہیں اپنا وصی بنالیا ہے۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : 171/4، ح : 4046)

تبصرہ :

سند کئی وجوہ سے باطل ہے۔

① حسین بن حسن اشقر جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

② قیس بن ربیع جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ . ''جمہور نے ضعیف کہا ہے۔''

(المُغني عن حمل الأسفار : 70/4، فيض القدير للمناوي : 92/3)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ النَّاسُ . ''محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(مَجمع الزّوائد : 190/2)

③ اعمش ''مدلس'' ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

④ عبایۃ بن ربعی متکلم فیہ ہے۔

حافظ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حُسَيْنُ الْأَشْقَرُ مُتَّهَمٌ وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ لَا يُحْتَجُّ بِهٖ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَعُبَايَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ قَالَ الْعُقَيْلِيُّ : شِيْعِيٌّ غَالٍ مُلْحِدٌ .

''حسین اشقر متہم بالکذب، قیس بن ربیع اور عبایہ بن ربعی سے احتجاج ناجائز ہے، امام عقیلی رحمہ اللہ نے کہا: یہ کٹر ملحد (بے دین) شیعہ تھا۔''

(ذيل الأحاديث الموضوعة، ص 58)

دلیل نمبر ۲۹ :

امام جعفر صادق رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَرْمِي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم قَبْلَ الرِّسَالَةِ الضَّوْءَ وَ يَسْمَعُ الصَّوْتَ وَقَالَ لَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّم : لَوْلَا أَنِّي خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ لَكُنْتُ شَرِيْكًا فِي النُّبُوَّةِ، فَإِنْ لَّا تَكُنْ نَبِيًّا فَإِنَّكَ وَصِيُّ نَبِيٍّ وَوَارِثُهٗ بَلْ أَنْتَ سَيِّدُ الْأَوْصِيَاءِ وَإِمَامُ الْأَتْقِيَاءِ .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے سے قبل بیشتر آپ کے ساتھ روشنی دیکھتے تھے اور آواز سنتے تھے، لہٰذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر میں خاتم الانبیا نہ ہوتا، تو آپ ضرور نبوت میں شریک ہوتے، اب اگر آپ نبی نہیں تو نبی کے وصی و وارث تو ضرور ہیں، بلکہ آپ سید الاوصیا اور امام الاتقیا ہیں۔'' (شرح نهج البلاغة لابن أبي الحديد : 210/13)

تبصرہ :

بے سند و باطل روایت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر ۳۰:

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

قَالُوا : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَلَا تَسْتَخْلِفُ عَلَيْنَا؟، قَالَ : إِنِّي إِنِ اسْتَخْلَفْتُ عَلَيْكُمْ فَتَعْصُونَ خَلِيفَتِي يُنَزَّلْ عَلَيْكُمُ الْعَذَابُ، قَالُوا : أَلَا تَسْتَخْلِفُ أَبَا بَكْرٍ؟، قَالَ : إِنْ تَسْتَخْلِفُوهُ تَجِدُوهُ ضَعِيفًا فِي بَدَنِهِ، قَوِيًّا فِي أَمْرِ اللّٰهِ، قَالُوا : أَلَا تَسْتَخْلِفُ عُمَرَ؟، قَالَ : إِنْ تَسْتَخْلِفُوهُ تَجِدُوهُ قَوِيًّا فِي بَدَنِهِ، قَوِيًّا فِي أَمْرِ اللّٰهِ، قَالُوا : أَلَا تَسْتَخْلِفُ عَلِيًّا؟ قَالَ : إِنْ تَسْتَخْلِفُوهُ وَلَنْ تَفْعَلُوا يَسْلُكْ بِكُمُ الطَّرِيقَ وَتَجِدُوهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا .

''صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لیے خلیفہ مقرر نہیں فرمائیں گے؟ فرمایا: میں کسی کو خلیفہ مقرر کر دوں گا، اگر آپ اس کی نافرمانی کرو گے تو اللہ کا عذاب نازل ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا: کیا سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنائیں گے؟ فرمایا: اگر انہیں خلیفہ بنا دیا جائے، آپ انہیں جسمانی طور پر تو کمزور پائیں گے، مگر اللہ کے کاموں میں قوی پائیں گے، عرض کیا: کیا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنائیں گے؟ فرمایا: اگر انہیں خلیفہ منتخب کیا جائے، آپ انہیں جسمانی طور پر اور اللہ کے کاموں میں قوی پاؤ گے، عرض کیا: کیا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنائیں گے، فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر آپ انہیں خلیفہ بنائیں گے، لیکن آپ ایسا ہرگز نہیں کریں گے، وہ آپ کو صراط مستقیم پر گامزن رکھیں گے اور آپ انہیں ہادی مہدی پائیں گے۔''

(مسند البزّار : 1570، حلية الأولياء لأبي نُعيم : 64/1، مختصرًا بذكر عليّ وحده، المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 70/3)

تبصرہ :

سند سخت ضعیف ہے۔ عثمان بن عمیر ابو یقظان سخت ضعیف ہے۔

امام یحییٰ بن سعید قطان اور امام شعبہ رحمۃ اللہ علیہ اس سے راضی نہیں تھے۔ امام یحییٰ بن معین، امام احمد بن حنبل، امام نسائی، امام یعقوب بن سفیان فسوی، امام ابوحاتم رازی، امام ابوزرعہ رازی رحمۃ اللہ علیہ اور جمہور نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ''متروک'' کہا ہے۔ (سوالات البُرقاني : 356)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا رَدِيءُ الْمَذْهَبِ غَالٍ فِي التَّشَيُّعِ يُؤْمِنُ بِالرَّجْعَةِ عَلٰى أَنَّ الثِّقَاتَ قَدْ رَوَوْا عَنْهُ وَلَهُ غَيْرُ مَا ذَكَرْتُ وَيُكْتَبُ حَدِيثُهُ عَلٰى ضَعْفِهِ .

''ردیٔ المذہب ہے، غالی شیعہ تھا، رجعت کا عقیدہ رکھتا تھا، ثقہ راوی اس سے روایت کرتے ہیں، اس میں اور بھی خامیاں ہیں، ضعیف تو ہے لیکن اس کی احادیث کو (بہ طور عبرت) لکھا جاتا ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 168/5)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یہ مختلط ہے، اسے پتہ ہی نہیں چلتا تھا کہ وہ کیا بیان کر رہا ہے، اس کی روایت سے حجت پکڑنی جائز نہیں، مگر جن روایات میں ثقہ کی موافقت کرے، جن میں منفرد ہو، ان میں جائز نہیں، کیونکہ یہ ثقہ راویوں سے بیان کردہ روایتیں خلط ملط کر دیتا تھا۔'' (المجروحین : 95/2)

حافظ بوصیری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

هُوَ مُتَّفَقٌ عَلٰى ضُعْفِهٖ . ''یہ بالاتفاق محدثین ضعیف ہے۔''

(زوائد ابن ماجه :506/1)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ (تلخیص المستدرک:۳/ ۷۴) ''ضعیف'' کہا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيْفٌ وَاخْتَلَطَ وَكَانَ يُدَلِّسُ وَ يَغْلُو فِي التَّشَيُّعِ .

''ضعیف، مختلط، مدلس اور غالی شیعہ تھا۔''

(تقريب التّهذيب : 4507)

اس کی دوسری سند مستدرک حاکم (۳/ ۷۰)، الکامل لابن عدی (۵/ ۲۴) تاریخ بغداد (۳/ ۳۰۱) میں ہے، وہ ابواسحاق کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے۔

دلیل نمبر ۳۱

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا:

يَا عَلِيُّ أُوصِيكَ بِوَصِيَّةٍ فَاحْفَظْهَا؟ فَإِنَّكَ لَا تَزَالُ بِخَيْرٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَا حَفِظْتَ وَصِيَّتِي يَا عَلِيُّ، يَا عَلِيُّ إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ ثَلَاثَ عَلَامَاتٍ؛ الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالزَّكَاةُ .

''علی! میں آپ کو وصیت کرتا ہوں یاد رکھئے گا، جب تک میری وصیت پر عامل رہے، خیر پر رہیں گے، علی! مومن کی تین علامتیں ہیں، نماز، روزہ اور زکوۃ۔''(دلائل النّبوة للبيهقي : 229/7)

تبصرہ :

جھوٹی روایت ہے، امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ حَدِيثٌ مَوْضُوعٌ . ''یہ حدیث من گھڑت ہے۔''

① حماد بن عمرو نصیبی متہم بالوضع ہے، یہ باتفاق محدثین کذاب، متروک اور منکر الحدیث ہے۔

② سری بن خالد کے بارے حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ . ''مجہول ہے۔''(ميزان الاعتدال : 117/2)

امام بیہقی رحمہ اللہ یہ روایت بہ واسطہ حماد بن عمرو مکحول سے مرسل بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

هُوَ أَيْضًا حَدِيثٌ مُنْكَرٌ لَيْسَ لَهُ أَصْلٌ، وَفِي الْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ كِفَايَةٌ .

''یہ بھی منکر ہے اس کی کوئی اصل نہیں، صحیح احادیث ہی مسلمانوں کے لئے کافی ہیں۔''(دلائل النّبوة : 229/7)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا سیدنا علی رضی اللہ عنہ وصی ہیں؟

مسلمانوں کا اجماع ہے کہ پہلے خلیفہ سیدنا ابوبکر، دوسرے سیدنا عمر، تیسرے سیدنا عثمان اور چوتھے سیدنا علی رضی اللہ عنہم ہیں۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ خلیفہ بلافصل ہیں۔ یہ مؤقف بے دلیل ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُونَ .

''غلو کرنے والے ہلاک ہو گئے۔''

(صحيح مسلم : 2670)

علامہ ابوالعباس قرطبی رحمہ اللہ (۶۵۶ھ) اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

هُمُ الْمُتَعَمِّقُونَ فِي الْكَلَامِ، الْغَالُونَ فِيهِ، وَيَعْنِي بِهِمْ : الْغَالِينَ فِي التَّأْوِيلِ، الْعَادِلِينَ عَنْ ظَوَاهِرِ الشَّرْعِ بِغَيْرِ دَلِيلٍ؛ كَالْبَاطِنِيَّةِ، وَغُلَاةِ الشِّيعَةِ، وَهَلَاكُهُمْ بِأَنْ صَرَفُوا عَنِ الْحَقِّ فِي الدُّنْيَا، وَبِأَنْ يُعَذَّبُوا فِي الْآخِرَةِ .

''(وہ لوگ ہلاک ہو گئے، جو) کلام کی (بے جا) گہرائی میں جاتے ہیں اور اس میں غلو کرتے ہیں، ان سے مراد وہ لوگ ہیں، جو (نص کی) تاویل میں غلو کرتے ہیں اور بغیر دلیل کے شریعت کے ظاہر سے پہلو تہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں، جیسا کہ فرقہ باطنیہ اور غالی شیعہ۔ ان کی ہلاکت یوں کہ یہ دنیا میں حق سے پھر گئے اور آخرت میں عذاب سے دوچار ہوں گے۔''

(المُفهِم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم : 700/6)

① سیدنا ابوطفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنْتُ عِنْدَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، فَأَتَاهُ رَجُلٌ، فَقَالَ : مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيْكَ، قَالَ : فَغَضِبَ، وَقَالَ : مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا يَكْتُمُهُ النَّاسَ، غَيْرَ أَنَّهُ قَدْ حَدَّثَنِي بِكَلِمَاتٍ أَرْبَعٍ، قَالَ : فَقَالَ : مَا هُنَّ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ؟ قَالَ : قَالَ : لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ آوٰى مُحْدِثًا، وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ .

''میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، ایک شخص آیا اور عرض گزار ہوا: آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی پوشیدہ بات کی؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ غصہ ہوئے اور فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے چھپا کر مجھے کوئی راز کی بات نہیں بتائی، صرف یہ چار باتیں بتائی ہیں۔ آنے والے نے کہا: امیر المؤمنین! وہ کیا ہیں؟ فرمایا: (وہ یہ ہیں:) ① والدین پر لعنت کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہو، ② غیر اللہ کے لیے ذبح کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہو، ③ بدعتی کو پناہ دینے والے پر اللہ کی لعنت ہو، ④ زمین کی حد بندی کو

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بدلنے والے پر اللہ کی لعنت ہو۔‘‘

(صحیح مسلم : 1978)

❁ علامہ ابوالعباس قرطبی رحمہ اللہ (۶۵۶ھ) اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں:

رَدٌّ وَّتَكْذِيبٌ لِّلْفِرَقِ الْغَالِيَةِ فِيهِ وَهُمُ الشِّيعَةُ، وَالْإِمَامِيَّةُ، وَالرَّافِضَةُ الزَّاعِمِينَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصّٰى لِعَلِيٍّ، وَوَلَّاهُ بِالنَّصِّ، وَأَسَرَّ إِلَيْهِ دُونَ النَّاسِ كُلِّهِمْ بِعُلُومٍ عَظِيمَةٍ، وَّأُمُورٍ كَثِيرَةٍ، وَهٰذِهِ كُلُّهَا مِنْهُمْ أَكَاذِيبُ، وَتُرَّهَاتٌ، وَتَمْوِيهَاتٌ، يَشْهَدُ بِفَسَادِهَا نُصُوصُ مَتْبُوعِهِمْ.

’’اس میں غالی فرقوں کا رد اور تکذیب ہے اور غالی فرقے شیعہ امامیہ روافض ہیں، جو یہ سمجھتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لئے وصیت کر دی تھی اور آپ کو بذریعہ نص ولایت دی تھی اور آپ کو کچھ ایسے بڑے علوم مخفی طور پر دے دیئے تھے، جو باقی لوگوں کو نہیں دیئے، اسی طرح بہت سارے معاملات کی خبر دے دی تھی، یہ سب شیعوں کے جھوٹ ہیں، فضولیات ہیں، اوہام ہیں، ان کے فاسد ہونے پر ان کے امام کی نصوص گواہی دیتی ہیں۔‘‘

(المُفْهِم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم : 244/5)

② ابن ابی ملیکہ رحمہ اللہ نے سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو بیان کرتے سنا:

وُضِعَ عُمَرُ عَلٰى سَرِيرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ، يَدْعُونَ وَيُصَلُّونَ

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيهِمْ، فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا رَجُلٌ آخِذٌ مَنْكِبِي، فَإِذَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ، وَقَالَ : مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللّٰهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ مِنْكَ، وَأَيْمُ اللّٰهِ إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللّٰهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، وَحَسِبْتُ إِنِّي كُنْتُ كَثِيرًا أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : ذَهَبْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَدَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَخَرَجْتُ أَنَا وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ .

''سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا لاشہ چار پائی پہ رکھ دیا گیا، لوگوں نے انہیں چاروں طرف سے گھیر رکھا تھا، وہ آپ کے لیے دعا واستغفار کر رہے تھے۔ میں بھی ان میں شامل تھا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اچانک میرا کندھا پکڑ کر اپنی جانب متوجہ کیا، انہوں نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعائے رحمت کی اور فرمایا: آپ کے بعد اتنا محبوب کون ہے کہ میں اللہ کے دربار میں حاضری کے لئے اس کے عمل کو نمونہ بناؤں۔ مجھے یقین تھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے ساتھیوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ جگہ دے گا، میں اکثر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کرتا کہ میں، ابوبکر اور عمر گئے، میں، ابوبکر اور عمر داخل ہوئے، میں، ابوبکر اور عمر نکلے۔''

(صحيح البخاري : 3685، صحيح مسلم : 2389)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بتا رہے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راضی تھے، ان کے لیے دعائے رحمت کرتے اور سیدنا ابوبکر و سیدنا عمر رضی اللہ عنہما کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھی بتاتے تھے۔

❁ علامہ ابوالعباس قرطبی رحمہ اللہ (۶۵۶ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ رَدٌّ مِّنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلَى الشِّيعَةِ فِيمَا يَتَقَوَّلُونَهُ عَلَيْهِ مِنْ بُغْضِهِ لِلشَّيْخَيْنِ، وَنِسْبَتِهِ إِيَّاهُمَا إِلَى الْجَوْرِ فِي الْإِمَامَةِ، وَأَنَّهُمَا غَصَبَاهُ، وَهٰذَا كُلُّهُ كِذْبٌ وَّافْتِرَاءٌ؛ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْهُ بَرَاءٌ، بَلِ الْمَعْلُومُ مِنْ حَالِهِ مَعَهُمَا تَعْظِيمُهُ وَمَحَبَّتُهُ لَهُمَا، وَاعْتِرَافُهُ بِالْفَضْلِ لَهُمَا عَلَيْهِ وَعَلٰى غَيْرِهِ، وَحَدِيثُهُ هٰذَا يَنُصُّ عَلٰى هٰذَا الْمَعْنٰى، وَقَدْ تَقَدَّمَ ثَنَاءُ عَلِيٍّ عَلٰى أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، وَاعْتِذَارُهُ عَنْ تَخَلُّفِهِ عَنْ بَيْعَتِهِ، وَصِحَّةُ مُبَايَعَتِهِ لَهُ، وَانْقِيَادُهُ لَهُ مُخْتَارًا طَائِعًا سِرًّا وَّجَهْرًا، وَكَذٰلِكَ فَعَلَ مَعَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِينَ، وَكُلُّ ذٰلِكَ يُكَذِّبُ الشِّيعَةَ وَالرَّوَافِضَ فِي دَعْوَاهُمْ، لٰكِنَّ الْأَهْوَاءَ وَالتَّعَصُّبَ أَعْمَاهُمْ.

”یہ حدیث سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے شیعہ پر رد ہے، جو وہ شیخین سے بغض کی وجہ سے ان پر بکواس کرتے ہیں، ان پر الزام لگاتے ہیں کہ انہوں نے امامت میں ظلم کیا اور امامت غصب کر لی، نعوذ باللہ! یہ سب

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کذب اور افترا ہے۔ علی رضی اللہ عنہ اس سے بری ہیں۔ بلکہ وہ تو ان شیخین سے محبت کا تعلق رکھتے تھے، ان کے سب سے افضل ہونے کا اعتراف کرتے تھے، ان کی یہ روایت اس بات پر نص ہے۔ اس سے پہلے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے تعریف گزر چکی ہے۔ اسی طرح گزر چکا ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے بیعت سے تاخیر کا عذر پیش کیا تھا، پھر انہوں نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کر لی تھی اور سری و جہری ہر طرح سے ان کے مطیع ہو گئے تھے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ یہی تعلق رہا۔ یہ سب باتیں شیعہ اور روافض کے تمام دعوؤں کا رد کرتی ہیں، مگر خواہشات اور تعصب نے انہیں اندھا کر دیا ہے۔''

(المُفْهِم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم : 252/6)

③ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

جَلَدَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ، وَجَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ، وَعُمَرُ ثَمَانِينَ، وَكُلٌّ سُنَّةٌ، وَهٰذَا أَحَبُّ إِلَيَّ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (شرابی کو) چالیس کوڑے لگائے، ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس کوڑے لگائے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اسی کوڑے لگائے، تو یہ سب سنت ہیں، مگر (شراب پینے پر) چالیس کوڑے لگانا مجھے زیادہ محبوب ہیں۔''

(صحيح مسلم : 1707)

❁ علامہ ابوالعباس قرطبی رحمہ اللہ (۶۵۶ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دَلِيلٌ وَّاضِحٌ عَلَى اعْتِقَادِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صِحَّةَ إِمَامَةِ الْخَلِيفَتَيْنِ أَبِي بَكْرٍ، وَّعُمَرَ، وَأَنَّ حُكْمَهُمَا يُقَالُ عَلَيْهِ : سُنَّةٌ؛ خِلَافًا لِّلرَّافِضَةِ وَالشِّيعَةِ، وَهُوَ أَعْظَمُ حُجَّةٍ عَلَيْهِمْ؛ لِأَنَّهُ قَوْلُ مَتْبُوعِهِمْ؛ الَّذِي يَتَعَصَّبُونَ لَهُ، وَيَعْتَقِدُونَ فِيهِ مَا يَتَبَرَّأُ هُوَ مِنْهُ .

''یہ واضح دلیل ہے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ شیخین کی امامت کو صحیح تسلیم کرتے تھے۔ ان کے فیصلوں کو سنت کہا جاتا تھا۔ جب کہ شیعہ روافض اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ تو یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا قول روافض پر بہت بڑی حجت ہے، کیوں کہ یہ ان کے امام کا قول ہے۔ جن کے لئے یہ تعصب رکھتے ہیں اور ان کے بارے میں ایسے عقائد رکھتے ہیں، جن عقائد سے انہوں نے خود برأت کی۔''

(الإكمال للقاضي : 544/5، المُفْهِم : 136/5، شرح الطّيبي : 2540/8)

④ سیّدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا:

هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ؟ قَالَ : لَا، إِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ، أَوْ فَهْمٌ أُعْطِيَهُ رَجُلٌ مُّسْلِمٌ، أَوْ مَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ، قَالَ : قُلْتُ : فَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ : الْعَقْلُ، وَفَكَاكُ الْأَسِيرِ، وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ .

''کیا آپ کے پاس کوئی خاص تحریر ہے؟ فرمایا: نہیں، صرف کتاب اللہ کا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

فہم اور یہ صحیفہ ہے۔ میں نے پوچھا: اس صحیفہ میں کیا ہے؟ فرمایا: دیت، قیدی آزاد کرنا اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے۔''

(صحيح البخاري: 111)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

قَالَتِ الشِّيعَةُ وَالرَّافِضَةُ: عَلٰى عَلِيٍّ وَهٰذِهٖ دَعَاوٰى بَاطِلَةٌ وَجَسَارَةٌ عَلَى الْافْتِرَاءِ وَوَقَاحَةٌ فِي مُكَابَرَةِ الْحِسِّ وَذٰلِكَ لِأَنَّ الصَّحَابَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعُوا عَلَى اخْتِيَارِ أَبِي بَكْرٍ وَعَلٰى تَنْفِيذِ عَهْدِهٖ إِلٰى عُمَرَ وَعَلٰى تَنْفِيذِ عَهْدِ عُمَرَ بِالشُّورٰى وَلَمْ يُخَالِفْ فِي شَيْءٍ مِنْ هٰذَا أَحَدٌ وَلَمْ يَدَّعِ عَلِيٌّ وَلَا الْعَبَّاسُ وَلَا أَبُو بَكْرٍ وَصِيَّةً فِي وَقْتٍ مِّنَ الْأَوْقَاتِ وَقَدِ اتَّفَقَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ عَلٰى جَمِيعِ هٰذَا مِنْ غَيْرِ ضَرُورَةٍ مَانِعَةٍ مِنْ ذِكْرِ وَصِيَّةٍ لَوْ كَانَتْ فَمَنْ زَعَمَ أَنَّهٗ كَانَ لِأَحَدٍ مِنْهُمْ وَصِيَّةٌ فَقَدْ نَسَبَ الْأُمَّةَ إِلَى اجْتِمَاعِهَا عَلَى الْخَطَأِ وَاسْتِمْرَارِهَا عَلَيْهِ وَكَيْفَ يَحِلُّ لِأَحَدٍ مِنْ أَهْلِ الْقِبْلَةِ أَنْ يَنْسِبَ الصَّحَابَةَ إِلَى الْمُوَاطَأَةِ عَلَى الْبَاطِلِ فِي كُلِّ هٰذِهِ الْأَحْوَالِ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ لَنُقِلَ فَإِنَّهٗ مِنَ الْأُمُورِ الْمُهِمَّةِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’شیعہ اور روافض کہتے ہیں کہ (نبی کریم ﷺ نے خلافت کی وصیت) سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے لیے کی تھی۔ جبکہ یہ دعویٰ باطل ہے، جھوٹ پر جسارت اور اپنے بغض وعناد پر ڈھٹائی کی دلیل ہے۔ اس لیے کہ صحابہ کرام نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کرنے پر اجماع کر لیا تھا، اسی طرح سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خلافت سونپنے پر بھی اجماع کیا تھا، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو خلافت باہم مشاورت سے سونپی گئی تھی۔ اس میں کسی صحابی نے اختلاف نہیں کیا۔ سیدنا علی، سیدنا عباس، بلکہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہم میں سے کسی نے بھی کبھی وصی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ سیدنا علی بن ابی طالب اور سیدنا عباس رضی اللہ عنہما نے ان تمام اُمور پر اتفاق کیا اور کسی وصیت کا ذکر نہیں کیا۔ جس نے یہ دعویٰ کیا کہ فلاں صحابی کو (نبی کریم ﷺ کی طرف سے خلافت کی) وصیت کی گئی تھی، تو گویا اس نے امت کی طرف یہ نسبت کر دی کہ وہ خطا پر جمع ہو گئی اور اس پر مسلسل قائم رہی، بھلا اہل قبلہ میں سے کسی کے لیے حلال ہو سکتا ہے کہ وہ صحابہ کرام کی طرف یہ نسبت کرے کہ وہ ان تمام مراحل میں جان بوجھ کر باطل پر جمع ہو گئے۔ اگر کوئی (نبی کریم ﷺ کی طرف سے خلافت کی) وصیت ہوتی، تو اس کو ضرور نقل کیا جاتا، کیونکہ یہ انتہائی اہم معاملہ تھا۔‘‘

(شرح النّووي: 206/12)

❁ علامہ ابن رسلان رحمہ اللہ (۸۴۴ھ) فرماتے ہیں:

قَدْ أَكْثَرَتِ الشِّيعَةُ وَالرَّوَافِضُ مِنَ الْأَحَادِيثِ الْكَاذِبَةِ وَاخْتَرَعُوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نُصُوصًا عَلَى اسْتِخْلَافِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم عَلِيًّا وَادَّعُوا أَنَّهَا تَوَاتَرَتْ عِنْدَهُمْ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ مِنْ ذٰلِكَ مَعْرُوفًا عِنْدَ الصَّحَابَةِ، لَذَكَرُوهُ يَوْمَ السَّقِيفَةِ وَلَذَكَرَهُ عَلِيٌّ مُحْتَجًّا لِنَفْسِهِ.

''شیعہ اور روافض نے بہت سی جھوٹی احادیث بیان کی ہیں اور نصوص گھڑی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ مقرر کیا تھا۔ ان کا دعویٰ ہے کہ یہ احادیث ان کے ہاں متواتر ہیں، حالانکہ اگر ایسی کوئی حدیث صحابہ کرام کے ہاں معروف ہوتی، تو وہ اسے سقیفہ والے دن ضرور ذکر کرتے، نیز سیدنا علی رضی اللہ عنہ اسے اپنی خلافت پر بطور دلیل پیش کرتے۔''

(شرح أبي داود: 332/12)

❁ نیز فرماتے ہیں:

ذَهَبَتِ الشِّيعَةُ وَالرَّافِضَةُ إِلٰى أَنَّهُ نَصَّ عَلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَكُلُّ ذٰلِكَ أَقْوَالٌ بَاطِلَةٌ قَطْعًا، إِذْ لَوْ كَانَ ذٰلِكَ لَكَانَ الْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ أَعْرَفَ بِذٰلِكَ فَإِنَّهُمُ اخْتَلَفُوا فِي ذٰلِكَ يَوْمَ السَّقِيفَةِ، وَقَالَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مَا عِنْدَهُ فِي ذٰلِكَ مِنَ النَّظْرِ، وَلَمْ يَنْقُلْ أَحَدٌ مِّنْهُمْ نَصًّا عَلٰى رَجُلٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِعَيْنِهٖ وَلَوْ كَانَ عِنْدَهُمْ نَصٌّ لَاسْتَحَالَ السُّكُوتُ عَلَيْهِ فِي مِثْلِ ذٰلِكَ الْوَقْتِ الْعَظِيمِ وَالْخُطَبِ الْمُهِمِّ الْجَسِيمِ، وَالتَّوَاطُؤُ مِنْ ذٰلِكَ الْجَمْعِ عَلَى الْكِتْمَانِ وَمُدَّعِي النَّصِّ فِي ذٰلِكَ كَاذِبٌ وَالْمَسْأَلَةُ إِجْمَاعِيَّةٌ قَطْعِيَّةٌ .

''شیعہ اور روافض کا مذہب ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت پر نص قائم کی تھی۔ یہ تمام اقوال سراسر باطل ہیں، کیونکہ اگر ایسا ہی ہوتا، تو مہاجرین اور انصار اسے جانتے ہوتے، کیونکہ سقیفہ والے دن خلافت کے بارے میں انہیں کا اختلاف ہوا تھا، ہر صحابی نے اپنے اجتہاد اور رائے سے بات کی، کسی نے معین شخص کو خلیفہ منتخب کرنے کے بارے میں کوئی نص نقل نہیں کی، اگر کسی کے پاس اس بارے میں کوئی نص قطعی ہوتی، تو اس کے لیے اس عظیم وقت میں اور ان اہم خطبوں میں سکوت کرنا ناممکن تھا، نیز تمام صحابہ کا نص کو چھپانے پر اکٹھا ہو جانا محال ہے۔ لہٰذا خلافت کے بارے میں نص کا دعویٰ کرنے والا جھوٹا ہے۔ اس لیے مسئلہ خلافت قطعی اجماعی تھا۔''

(شرح أبي داود : 546/12)

❁ حافظ نووی رحمہ اللہ (۶۷۶ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا تَصْرِيحٌ مِّنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ بِإِبْطَالِ مَا تَزْعُمُهُ الرَّافِضَةُ وَالشِّيعَةُ وَيَخْتَرِعُونَهُ مِنْ قَوْلِهِمْ إِنَّ عَلِيًّا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَوْصٰى إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُمُورٍ كَثِيرَةٍ مِّنْ أَسْرَارِ الْعِلْمِ وَقَوَاعِدِ الدِّينِ وَكُنُوزِ الشَّرِيعَةِ وَأَنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصَّ أَهْلَ الْبَيْتِ بِمَا لَمْ يُطْلِعْ عَلَيْهِ غَيْرَهُمْ وَهٰذِهِ دَعَاوٰى بَاطِلَةٌ وَّاخْتِرَاعَاتٌ فَاسِدَةٌ لَّا أَصْلَ لَهَا وَيَكْفِي فِي إِبْطَالِهَا قَوْلُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هٰذَا .

''یہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی جانب سے تصریح ہے، جو روافض کے خیالات کو باطل کر رہی ہے۔ وہ آپ رضی اللہ عنہ پر یہ جھوٹ گھڑتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو وصیت کی تھی، اس میں کئی امور تھے، مخفی علوم تھے، دین کے قواعد تھے اور شریعت کے خزانے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سب خاص طور پر اہل بیت کو بتائے تھے، کوئی اور ان پر مطلع نہیں تھا، یہ باطل دعوے ہیں، فاسد اختراعات ہیں، ان کی کوئی اصل موجود نہیں۔ خود سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا یہ قول ان کے ابطال کے لئے کافی ہے۔''

(شرح النّووي : 9/143، إرشاد السّاري للقَسطلاني : 3/331، شرح المشكوة للطّيبي : 6/2050)

ثابت ہوا کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ وصی رسول نہیں تھے، نہ وہ خود کو خلیفہ بلافصل سمجھتے تھے، بلکہ آپ نے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر خلافت و امامت کی بیعت کر رکھی تھی۔

❁ علامہ سرخسی حنفی رحمہ اللہ (۴۸۳ھ) لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’روافض کا مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شان میں آیات نازل کی ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی فضیلت میں احادیث بیان کیں ہیں اور علی رضی اللہ عنہ کی امامت پر نص قائم کی ہے، جبکہ صحابہ نے ان سے حسد کرتے ہوئے وہ نصوص چھپا لی ہیں۔ اہل سنت کہتے ہیں کہ یہ جھوٹ اور بہتان ہے، کسی ایک صحابی کے متعلق بھی ایسا گمان رکھنا جائز نہیں، کجا پوری جماعت پر ایسا گمان رکھا جائے۔ اگر کچھ ایسی نصوص ہوتیں، تو مشہور ہو جاتیں، لیکن روافض کا یہ قول جھوٹ اور بہتان پر مبنی ہے۔‘‘

(المبسوط : 262/30)

⑤ عبدالعزیز بن رفیع رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

دَخَلْتُ أَنَا وَشَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ عَلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، فَقَالَ لَهُ شَدَّادُ بْنُ مَعْقِلٍ : أَتَرَكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ : مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ قَالَ : وَدَخَلْنَا عَلٰى مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، فَسَأَلْنَاهُ، فَقَالَ : مَا تَرَكَ إِلَّا مَا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ .

’’میں اور شداد بن معقل رحمہ اللہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گئے، تو شداد بن معقل رحمہ اللہ نے عرض کیا: کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (آپ اہل بیت کے لیے) کوئی خاص چیز چھوڑی ہے؟ فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے قرآن کے کچھ نہیں چھوڑا۔ پھر ہم محمد ابن حنفیہ رحمہ اللہ کے پاس گئے

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

اوران سے بھی پوچھا، تو فرمایا: سوائے قرآن کے کچھ نہیں چھوڑا۔‘‘

(صحيح البخاري : 5019)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) فرماتے ہیں:

أَيْ مَا فِي الْمُصْحَفِ وَلَيْسَ الْمُرَادُ أَنَّهُ تَرَكَ الْقُرْآنَ مَجْمُوعًا بَيْنَ الدَّفَّتَيْنِ لِأَنَّ ذٰلِكَ يُخَالِفُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ جَمْعِ أَبِي بَكْرٍ ثُمَّ عُثْمَانَ وَهٰذِهِ التَّرْجَمَةُ لِلرَّدِّ عَلٰى مَنْ زَعَمَ أَنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْقُرْآنِ ذَهَبَ لِذَهَابِ حَمَلَتِهِ وَهُوَ شَيْءٌ اخْتَلَقَهُ الرَّوَافِضُ لِتَصْحِيحِ دَعْوَاهُمْ أَنَّ التَّنْصِيصَ عَلٰى إِمَامَةِ عَلِيٍّ وَاسْتِحْقَاقِهِ الْخِلَافَةَ عِنْدَ مَوْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ ثَابِتًا فِي الْقُرْآنِ وَأَنَّ الصَّحَابَةَ كَتَمُوهُ وَهِيَ دَعْوٰى بَاطِلَةٌ لِأَنَّهُمْ لَمْ يَكْتُمُوا مِثْلَ أَنْتَ عِنْدِي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسٰى وَغَيْرَهَا مِنَ الظَّوَاهِرِ الَّتِي قَدْ يَتَمَسَّكُ بِهَا مَنْ يَدَّعِي إِمَامَتَهُ كَمَا لَمْ يَكْتُمُوا مَا يُعَارِضُ ذٰلِكَ أَوْ يُخَصِّصُ عُمُومَهُ أَوْ يُقَيِّدُ مُطْلَقَهُ وَقَدْ تَلَطَّفَ الْمُصَنِّفُ فِي الْاِسْتِدْلَالِ عَلَى الرَّافِضَةِ بِمَا أَخْرَجَهُ عَنْ أَحَدِ أَئِمَّتِهِمُ الَّذِينَ يَدَّعُونَ إِمَامَتَهُ وَهُوَ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَنَفِيَّةِ وَهُوَ بْنُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ فَلَوْ كَانَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هُنَاكَ شَيْءٌ مَا يَتَعَلَّقُ بِأَبِيهِ لَكَانَ هُوَ أَحَقُّ النَّاسِ بِالْإِطِّلَاعِ عَلَيْهِ وَكَذٰلِكَ بْنُ عَبَّاسٍ فَإِنَّهُ بْنُ عَمِّ عَلِيٍّ وَأَشَدُّ النَّاسِ لَهُ لُزُومًا وَّاطِّلَاعًا عَلٰى حَالِهٖ .

''مطلب کہ جو کچھ اس قرآن میں موجود ہے، اس سے یہ مراد نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قرآن کو کتابی شکل میں چھوڑا، کیونکہ یہ ابو بکر وعثمان رضی اللہ عنہما کے جمع قرآن کے مخالف ہے، جیسا کہ پہلے بیان ہو چکا ہے۔ یہ ترجمۃ اللباب ان حضرات پر رد ہے کہ جو کہتے ہیں کہ قرآن کا کچھ حصہ بعض قرا کی موت سے ضائع ہو گیا، یہ دعویٰ روافض کی طرف سے کیا جاتا ہے، یوں اپنے اس دعویٰ کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی امامت اور خلیفہ بلافصل ہونے کی نص قرآن میں موجود تھی، لیکن صحابہ کرام نے اسے چھپا دیا۔ یہ باطل دعویٰ ہے۔ کیونکہ صحابہ کرام نے حدیث: ''آپ کا میرے ہاں وہی مقام ہے، جو موسیٰ کے ہاں ہارون کا تھا۔'' اور اس جیسے دیگر دلائل نہیں چھپائے کہ جن سے خلافت علی رضی اللہ عنہ کے دعویدار دلیل لیتے ہیں۔ اسی طرح صحابہ کرام نے امامت علی رضی اللہ عنہ کے معارض، اس کے عموم کو خاص اور مطلق کو مقید کرنے والے دلائل کو بھی نہیں چھپایا۔ مصنف (امام بخاری رحمہ اللہ) نے انتہائی باریک بینی کے ساتھ روافض پر رد کیا ہے کہ شیعہ کے ایک امام، علی بن ابی طالب کے بیٹے، محمد ابن حنفیہ سے روایت نقل کی۔ اگر کوئی ایسی بات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موجود ہوتی، جو ان کے والد علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ خاص ہوتی، تو محمد بن حنفیہ رحمہ اللہ ضرور جانتے ہوتے۔ اسی طرح عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بھی جانتے ہوتے، کیونکہ آپ رضی اللہ عنہ علی رضی اللہ عنہ کے چچازاد بھائی، سب سے زیادہ ان کے ساتھ رہنے والے اور ان کے حالات سے باخبر رہنے والے تھے۔''

(فتح الباري : 69/9)

⑥ طلحہ بن مصرف رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

سَأَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أَبِي أَوْفٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ : لَا، فَقُلْتُ : كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ، أَوْ أُمِرُوا بِهَا؟ قَالَ : أَوْصٰى بِكِتَابِ اللّٰهِ .

''میں نے سیّدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کو وصی مقرر کیا؟ کہا: نہیں! عرض کیا: تو پھر لوگوں پر وصیت کیسے فرض ہوئی؟ فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن و حدیث کے مطابق عمل کی وصیت فرمائی تھی۔''

(صحيح البخاري : 4460؛ صحيح مسلم : 1634)

⑦ اسود بن یزید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

ذُكِرَ عِنْدَ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصٰى إِلٰى عَلِيٍّ، فَقَالَتْ : مَنْ قَالَهُ؟ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَمُسْنِدَتُهُ إِلٰى صَدْرِي فَدَعَا بِالطَّسْتِ، فَانْخَنَثَ فَمَاتَ فَمَا شَعَرْتُ فَكَيْفَ أَوْصٰى إِلٰى عَلِيٍّ؟ .

''سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ذکر ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو اپنا وصی بنایا ہے؟ پوچھا: کون کہتا ہے؟ میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی سلفچی (ہاتھ وغیرہ دھونے کا برتن) منگوائی، پھر ایک جانب جھک گئے اور مجھے پتہ بھی نہ چلا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا سے رُخصت ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کو کیسے وصی بنا دیا۔''

(صحيح البخاري : 4459؛ صحيح مسلم : 1636)

⑧ قیس بن عباد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

قُلْتُ لِعَمَّارٍ : أَرَأَيْتُمْ صَنِيعَكُمْ هٰذَا الَّذِي صَنَعْتُمْ فِي أَمْرِ عَلِيٍّ، أَرَأْيًا رَأَيْتُمُوهُ أَوْ شَيْئًا عَهِدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ : مَا عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَّمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً .

''میں نے سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا: آپ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ساتھ کس وجہ سے دیا ہے؟ یہ آپ کی رائے ہے یا کوئی ایسا معاملہ ہے، جس کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے وعدہ لیا تھا؟ تو فرمایا: رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے کوئی ایسا وعدہ نہیں لیا، جو باقی تمام صحابہ سے نہ لیا ہو۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(صحيح مسلم : 2779)

علامہ ابوالعباس قرطبی رحمہ اللہ (656ھ) لکھتے ہیں:

تَكْذِيبٌ مِّنْ عَمَّارٍ لِّلشِّيعَةِ فِيمَا يَدَّعُونَهُ وَيَكْذِبُونَ بِهِ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي يَوْمِ غَدِيرِ خُمٍّ وَّغَيْرِهِ.

''سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے شیعہ کی تکذیب کی ہے۔ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر غدیر خم وغیرہ کے معاملے میں جھوٹے دعوے کرتے ہیں (کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ وصی رسول ہیں)۔''

(المُفهِم لما أشكل من تلخيص كتاب مسلم : 333/7)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورت برأت کی پیغام رسانی

حجۃ الوداع سے قبل نبی کریم ﷺ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنایا، انہیں حکم دیا کہ وہ حج کے ساتھ سورت برأت کی تبلیغ بھی کریں کہ آج کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے۔

بعد میں سورت برأت کی تبلیغ کا چارج ابوبکر رضی اللہ عنہ سے لے کر علی رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیا، بعض حضرات نے اس سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل پر استدلال کیا ہے، ان کا یہ استدلال درست نہیں، تفصیل ملاحظہ ہو:

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَرَاءَةٍ مَعَ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ : لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ اَنْ يُبَلِّغَ هٰذَا إِلَّا رَجُلٌ مِّنْ أَهْلِي فَدَعَا عَلِيًّا فَاَعْطَاهُ إِيَّاهُ .

''نبی اکرم ﷺ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو برأت کے ساتھ بھیجا، پھر انہیں بلایا اور فرمایا: اس براءت کو میرے گھر والوں میں سے کوئی پہنچائے، تو ہی مناسب ہے۔ آپ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو عطا فرمایا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 12/84-85، مسند أحمد : 3/212، 283، سنن التّرمذي : 3090، خصائص عليّ للنّسائي : 75، مشكل الآثار للطّحاوي : 3588، 3589)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (فتح الباری: 8/320) نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ:

① روایت منکر ہے۔ سماک بن حرب کا تفرد ہے، سماک اختلاط کا شکار تھا، تلقین قبول کر لیتا تھا۔

② سلف صالحین میں کسی نے یہ استدلال نہیں کیا، لہٰذا یہ استدلال باطل ہے۔

③ بشرط صحت اس کی صورت یوں بنے گی کہ اس حج میں امارت تو بدستور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس رہی تھی، تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے پہل سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو دو کام سونپے تھے۔ امارتِ حج اور سورت توبہ کی تبلیغ۔ بعد میں سورت توبہ کی تبلیغ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ذمے لگ گئی اور امارت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس ہی رہی۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی وجہ یہ بیان کی کہ میرے گھر والوں میں سے ہی کوئی یہ تبلیغ کرے گا۔

امیرِ حج جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ:

❁ صحیح بخاری (۴۶۵۷) میں ہے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ، فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُونَ فِي النَّاسِ: أَنْ لَّا يَحُجَّنَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ.

''حجۃ الوداع سے قبل جس حج میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو امیر حج بنایا تھا، اس حج میں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھے اس گروہ کے ساتھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھیجا، جو یہ اعلان کر رہے تھے کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک قطعاً حج نہ کرے اور نہ کوئی برہنہ جسم بیت اللہ کا طواف کرے۔''

اس سے واضح ہوتا ہے کہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امیر حج بنایا تھا اور وہ بدستور حج کے امیر رہے، سورت براءت کی تبلیغ کا حکم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دے دیا گیا اور بعد میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کے ساتھ دوسرے لوگ بھیجے، جو سورت براءت کی تبلیغ کر رہے تھے۔

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ، امام طحاوی حنفی رحمہ اللہ کی کتاب شرح مشکل الآثار کے حوالے سے نقل کرتے ہیں:

هٰذَا مُشْكِلٌ، لِأَنَّ الْأَخْبَارَ فِي هٰذِهِ الْقِصَّةِ تَدُلُّ عَلٰى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰه عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ بِذٰلِكَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ عَلِيًّا فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ، فَكَيْفَ يَبْعَثُ أَبُو بَكْرٍ أَبَا هُرَيْرَةَ وَمَنْ مَعَهُ لِلتَّأْذِينِ مَعَ صَرْفِ الْأَمْرِ عَنْهُ فِي ذٰلِكَ إِلٰى أَعْلٰى؟ ثُمَّ أَجَابَ بِمَا حَاصِلُهُ : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ الْأَمِيرَ عَلَى النَّاسِ فِي تِلْكَ الْحَجَّة بِلَا خِلَاف، وَكَانَ عَلِيٌّ هُوَ الْمَأْمُورُ بِالتَّأْذِينِ بِذٰلِكَ، وَكَأَنَّ عَلِيًّا لَمْ يُطِقْ التَّأْذِينَ بِذٰلِكَ وَحْدَهُ وَاحْتَاجَ إِلٰى مَنْ يُعِينُهُ عَلٰى ذٰلِكَ فَأَرْسَلَ مَعَهُ أَبُو بَكْر أَبَا هُرَيْرَةَ وَغَيْرَهُ لِيُسَاعِدُوهُ عَلٰى ذٰلِكَ۔۔.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ایک مشکل آن پڑی ہے، وہ یہ کہ رسولِ اکرم ﷺ نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس کا حکم دیا تھا، پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھیج کر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سے یہ چارج لے لیا، اب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور دوسرے لوگوں کو اعلان کرنے کے لیے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ کیسے بھیج سکتے تھے؟ حالانکہ یہ معاملہ ان سے واپس لے لیا گیا تھا؟ جواب اس کا یہ ہے امیر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی تھے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو صرف یہ حکم تھا کہ اعلان براءت کریں، شاید یہ اعلان اکیلے علی رضی اللہ عنہ کے بس میں نہ تھا اور آپ رضی اللہ عنہ معاونت کے لیے لوگوں کے محتاج تھے۔ لہٰذا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور دیگر لوگوں کو ان کے ساتھ بھیجا تا کہ وہ علی رضی اللہ عنہ کی معاونت کریں۔''

(فتح الباري : 318/8)

❁ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (۸۵۲ھ) حدیث کے الفاظ لَا يَنْبَغِي أَنْ تُبَلِّغَ هٰذَا عَنِّي کے تحت لکھتے ہیں:

يُعْرَفُ مِنْهُ أَنَّ الْمُرَادَ خُصُوصُ الْقِصَّةِ الْمَذْكُورَةِ لَا مُطْلَقُ التَّبْلِيغِ .

''اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سے مراد مخصوص مذکورہ واقعہ تھا، نہ کہ مطلق تبلیغ۔'' (فتح الباري : 319/8)

تبلیغ کا چارج سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو کیوں ؟

❁ احمد بن عبداللہ محبّ الدین طبری رحمہ اللہ (م:694ھ) لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یہ تبلیغ اس واقعہ سے خاص ہے، اس کی ایک وجہ تھی، وہ یہ کہ عرب میں معاہدہ ختم کرنے کا دستور یہ تھا کہ اس کا اعلان وہی کرے، جس نے عہد کیا یا اس کے قبیلے کا کوئی آدمی کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے یہ کام جاہلی دستور سے ہٹ کر سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا، لیکن اللہ نے حکم دیا کہ اپنے قبیلے کا کوئی آدمی اس کام کے لیے بھیجیں تاکہ حجت تمام ہو جائے اور ان کے حیلے کٹ جائیں اور وہ اپنے دستور کو دلیل نہ بنائے پھریں۔ نبی اکرم ﷺ کے گھر والوں کے ساتھ تبلیغ خاص نہ تھی، یہ بات تو قطعی طور پر معلوم ہے کہ تبلیغ، رسالت، احکام کی تعلیم اور پیغامات کے لیے آپ ﷺ کے پیغام رساں مختلف علاقوں میں مختلف رہے ہیں۔''

(ذخائر العُقبٰی، ص 129)

استدلال بر خلافتِ صدیق رضی اللہ عنہ:

❀ امام اندلس، حافظ ابن حزم رحمہ اللہ (۴۵۶ھ) لکھتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ نے حج میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا، بعد میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا تاکہ وہ ان سے سورت براءت لے لیں اور حج کے موقع پر اس کی تبلیغ کریں اور اس کی تلاوت کریں، اس پر بعض جہلا کو اعتراض ہے۔

حالانکہ یہ حدیث تو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر بہت بڑی دلیل ہے، وہ اس حج کے موقع پر سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے امیر تھے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ چلتے، وقوف کرتے اور ان کے ساتھ نماز پڑھتے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ خطبہ دیتے، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ خاموش ہو کر سنتے، اسی طرح باقی تمام اُمور میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ ان کے ماتحت تھے۔ پھر سورت براءت میں سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا بیان ہے، آپ رضی اللہ عنہ کے غار کا واقعہ، ہجرت اور اس میں اللہ کے آپ کے ساتھ ہونے کا ذکر ہے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا یہ سورت بیان کرنا تو افضلیت صدیق رضی اللہ عنہ پر صریح دلیل ہے۔''

(الفَصْل في المِلَل والأهواء والنِّحَل : 146/4)

❁ علامہ ابن قیم رحمہ اللہ (۷۵۱ھ) لکھتے ہیں:

وَلّٰى أَبَا بَكْرٍ إِقَامَةَ الْحَجِّ سَنَةَ تِسْعٍ، وَبَعَثَ فِي إِثْرِهِ عَلِيًّا يَقْرَأُ عَلَى النَّاسِ سُورَةَ (بَرَاءَةَ) فَقِيلَ : لِأَنَّ أَوَّلَهَا نَزَلَ بَعْدَ خُرُوجِ أَبِي بَكْرٍ إِلَى الْحَجِّ، وَقِيلَ : بَلْ لِأَنَّ عَادَةَ الْعَرَبِ كَانَتْ أَنَّهُ لَا يَحِلُّ الْعُقُودَ وَيَعْقِدُهَا إِلَّا الْمُطَاعُ، أَوْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ، وَقِيلَ : أَرْدَفَهُ بِهِ عَوْنًا لَهُ وَمُسَاعِدًا، وَلِهٰذَا قَالَ لَهُ الصِّدِّيقُ : أَمِيرٌ أَوْ مَأْمُورٌ؟ قَالَ : بَلْ مَأْمُورٌ.

''نو ہجری کو حج کی امارت سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سپرد ہوئی، بعد میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سورت براءت دے کر بھیج دیا تا کہ وہ لوگوں پر اس کی تلاوت کریں، بعض کہتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سفر حج پر روانہ ہو جانے کے بعد یہ سب سے پہلی نازل ہونے والی سورت تھی، بعض کہتے ہیں کہ عربوں کی عادت یہ تھی کہ عہد و پیمان کی لکھت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑھت کا معاملہ صرف سردار کیا کرتا تھا، یا اس کے گھر والوں میں سے کوئی یہ ذمہ داری سرانجام دیتا، یا پھر اس کا سیکرٹری یہ کام کیا کرتا تھا، اسی لیے نبی کریم ﷺ سے ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا تھا: اللہ کے رسول! علی امیر ہیں یا مامور؟ فرمایا: یہ تو مامور (امیر کے ماتحت) ہیں۔''

(زاد المَعاد في هَدي خير العباد: 126/1)

لہٰذا اس حدیث سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا استدلال ہی نہیں بنتا، بلافصل تو بعد کی بات ہے۔

فائدہ نمبر ①

(مسند الامام احمد: ۱/۳) میں ہے کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ چل دیئے تھے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کا پیغام پہنچایا تو واپس آ کر رونے لگے۔

ایک روایت میں ہے۔

اِنْصَرَفَ أَبُو بَكْرٍ، وَهُوَ كَئِيبٌ.

''سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ رنجیدہ حالت میں واپس آئے۔''

(خصائص عليّ للنّسائي: 76)

دونوں روایات ضعیف ہیں، ان میں ابواسحاق کا عنعنہ ہے، سماع کی تصریح نہیں ملی۔

فائدہ نمبر ②

حسن بصری رحمہ اللہ سے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے بارے میں پوچھا گیا، تو آپ رحمہ اللہ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَا أَقُوْلُ فِيْمَنْ جَمْعَ الْخِصَالَ الْأَرْبَعَ اِئْتِمَانُهُ عَلٰى بَرَاءَةِ وَمَا قَالَ لَهُ الرَّسُوْلُ فِي غُزَاةِ تَبُوْكَ فَلَوْ كَانَ غَيْرَ النُّبُوَّةِ شَيْءٌ يَفُوْتُهُ لَاسْتِثْنَاهُ، وَقَوْلُ النَّبِيِّ : الثَّقَلَانُ كِتَابُ اللّٰهِ وَعِتْرَتِي وَإِنَّهُ لَمْ يُؤْمَرْ عَلَيْهِ أَمِيْرٌ قَطُّ وَقَدْ أُمِّرَتِ الْأُمَرَاءُ عَلٰى غَيْرِهِ.

''میں اس کے بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں، جس میں چار خصلتیں جمع ہوں۔ ایک اعلان براءت کی سپردگی، دوسری غزوہ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کا ان سے فرمانا کہ اگر نبوت کے علاوہ کوئی چیز ان سے رہتی ہوتی، تو آپ انہیں خاص کر دیتے۔ تیسری نبی کریم ﷺ کی یہ بشارت کہ دو بھاری چیزیں (جو نجات کی ضامن ہیں)، وہ کتاب اللہ اور میرا خاندان ہے۔ چوتھی خصوصیت یہ کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر کبھی کوئی امیر مقرر نہیں کیا گیا، جبکہ ان کے علاوہ دوسرے لوگوں پر امیر مقرر کیے گئے تھے۔''

(شرح نهج البلاغة لابن أبي الحديد :482/1)

تبصرہ :

جھوٹ ہے، محمد بن عمر واقدی کذاب ہے۔

محمد بن عمر واقدی (۲۰۷ھ) اور حسن بصری رحمہ اللہ (۱۱۰ھ) کے درمیان کئی سالوں کا فاصلہ ہے، تو واقدی نے حسن بصری رحمہ اللہ سے کیسے روایت لے لی؟ واقدی سے نیچے بھی سند غائب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحاصل:

اس روایت سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا خلیفہ بلافصل ہونا تو ثابت نہیں ہوتا، البتہ یہ حدیث سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر دلیل ضرور ہے۔

① سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ امیر حج تھے۔

② سورت برأت میں آپ رضی اللہ عنہ کی عظمت کا ذکر ہے، اس کی تلاوت میں آپ کی عظمت کی تلاوت موجود ہے۔

③ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا یہ تلاوت کرنا تو اور بھی اچھا ہے کہ وہ خود شان صدیق اکبر رضی اللہ عنہ بیان کریں تاکہ منکرین فضیلت صدیق رضی اللہ عنہ پر حجت تمام ہو جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسجد کی طرف کھلنے والے دروازے

ایک روایت کی تحقیق:

نبی کریم ﷺ سے منسوب ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

أَمَّا بَعْدُ، فَإِنِّي أُمِرْتُ بِسَدِّ هٰذِهِ الْأَبْوَابِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ فَقَالَ فِيهِ قَائِلُكُمْ، وَاللّٰهِ مَا سَدَدْتُهُ، وَلَا فَتَحْتُهُ، وَلٰكِنِّي أُمِرْتُ بِشَيْءٍ فَاتَّبَعْتُهُ.

''امابعد! میں نے ان تمام دروازوں کو بند کرنے کا حکم دیا تھا، سوائے علی کے دروازے کے۔ اس پر بعض نے اعتراض کیا ہے، اللہ کی قسم! کسی بھی چیز کو میں اپنی طرف سے نہ بند کرتا ہوں، نہ کھولتا ہوں، مجھے تو وحی کی جاتی ہے اور میں اس وحی کی پیروی کرتا ہوں۔''

(مسند الإمام أحمد : 369/4، خصائص عليّ للنّسائي : 38، المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 125/3)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے۔ میمون ابوعبداللہ جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(تقريب التّهذيب : 7051)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا امام حاکم رحمہ اللہ کا اس حدیث کو صحیح الاسناد کہنا اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (فتح الباری: ۷/ ۱۵) کا اس راوی کو ثقہ کہنا درست نہ ہوا۔ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانُ ، وَضَعَّفَهُ جَمَاعَةٌ .

''اسے ابن حبان رحمہ اللہ نے ثقہ کہا ہے، جبکہ (محدثین کی) ایک جماعت نے ضعیف قرار دیا ہے۔'' (مَجمع الزّوائد : 114/9)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے :

سَدَّ أَبْوَابَ الْمَسْجِدِ غَيْرَ بَابِ عَلِيٍّ، فَكَانَ يَدْخُلُ الْمَسْجِدَ وَهُوَ جُنُبٌ، وَهُوَ فِي طَرِيقِهِ لَيْسَ لَهُ طَرِيقٌ غَيْرَهُ .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کے علاوہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد کے تمام دروازے بند کر دیئے، آپ رضی اللہ عنہ جنابت کی حالت میں مسجد میں داخل ہوتے۔ آپ کا یہی راستہ تھا اور کوئی راستہ نہ تھا۔''

(مسند أحمد : 1/230-231، فضائل الصّحابة لأحمد : 1168، السّنّة لابن أبي عاصم : 1351، مسند البزّار (كشف الأستار : 2536)، خصائص عليّ للنّسائي : 24، 43، المُعجم الكبير للطّبراني : 12593، المستدرك للحاكم : 3/132-133)

تبصرہ :

منکر روایت ہے۔ اسے حافظ ذہبی رحمہ اللہ (میزان الاعتدال: ۴/ ۳۸۴) اور حافظ عراقی رحمہ اللہ (تخریج احادیث الاحیاء: ۴/ ۱۹۴۲) نے ''منکر'' کہا ہے۔

اس کا راوی ابو بلج یحییٰ بن سلیم اگرچہ ''حسن الحدیث'' ہے، لیکن امام احمد بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰی حَدِیْثًا مُّنْکَرًا .

''اس نے ایک منکر حدیث بیان کی۔''

(تهذيب التّهذيب لابن حجر : 184/12)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَرٰی أَنْ لَّا یُحْتَجَّ بِمَا انْفَرَدَ مِنَ الرِّوَایَةِ .

''میرے مطابق جن روایات میں یہ منفرد ہے، ان سے حجت نہ لی جائے۔''

(كتاب المَجروحين : 113/3)

اس روایت کی مزید سندیں بھی ہیں، سب کی سب ضعیف و منکر ہیں۔

خصائص علی للنسائی (۴۰) میں حارث بن مالک مجہول ہے۔

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا أَعْرِفُهٗ . ''میں اسے نہیں پہچانتا۔''

خصائص علی للنسائی (۴۱) اور مسند احمد (۱/ ۱۷۵) کی سند بھی ضعیف ہے۔

عبداللہ بن رقیم مجہول ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا أَعْرِفُهٗ . ''میں اسے نہیں پہچانتا۔''

(السّنن الكبرىٰ :8371)

اس روایت کے دو طریق ہیں۔

① مسلم عن خیثمۃ عن سعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مسند أبي يعلٰى : 703، المستدرك للحاكم : 116/3)

سند ضعیف ہے۔ مسلم بن کیسان ملائی جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

② الحکم بن عتیبۃ عن مصعب بن سعد عن ابیہ

(المُعجم الأوسط للطّبراني : 3930)

سند ضعیف ہے۔

① حکم بن عتیبہ مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

② معاویہ بن میسرہ بن شریح کوفی کو صرف امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات : ۷/ ۴۶۹'' میں ذکر کیا ہے، لہٰذا مجہول الحال ہے۔

فائدہ :

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ يُجْنِبُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِي وَغَيْرُكَ .

''علی! میرے اور آپ کے علاوہ کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ حالت جنابت میں اس مسجد سے گزرے۔''

(سنن التّرمذي : 3727)

سند ضعیف ہے، عطیہ بن سعید عوفی جمہور کے نزدیک ''ضعیف'' ہے۔

بامر مجبوری جنبی مسجد سے گزر سکتا ہے۔ (النساء:۴۳)

مسئلہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دروازے کا :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وفات کا واقعہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر کی کھڑکی جو مسجد کی طرف ہے، کھلی رکھیں اور باقی تمام کھڑکیاں بند کر دیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(صحيح البخاري : 467)

اس سے چند باتیں معلوم ہوتی ہیں:

① سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی کھڑکی کھلنے والا واقعہ مرض الموت کا ہے۔

② کھڑکی کھلے رکھنے کا واحد مقصد اس میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا امامت کے لئے مسجد میں آنا ہے۔

③ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر کا کوئی ایسا دروازہ موجود تھا، جو مسجد سے باہر کھلتا تھا، کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ فرمان مرض الموت سے بہت پہلے صادر ہو چکا ہوتا۔

④ اس سے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا خلیفہ بلافصل ہونا ثابت ہوتا ہے، جیسا کہ

❁ حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۸۴۹۔۹۱۱ھ) لکھتے ہیں:

قَالَ الْعُلَمَاءُ : هٰذَا إِشَارَةٌ إِلَى الْخِلَافَةِ .

''علما کہتے ہیں کہ یہ اشارہ خلافت کی طرف تھا۔''

(تاريخ الخلفاء، ص 61)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

هٰذَا قَالَهُ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عِلْمًا مِنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، سَيَلِي الْأَمْرَ بَعْدَهُ، وَيَحْتَاجُ إِلَى الدُّخُولِ فِي الْمَسْجِدِ كَثِيرًا لِلْأُمُورِ الْمُهِمَّةِ فِيمَا يَصْلُحُ لِلْمُسْلِمِينَ، فَأَمَرَ بِسَدِّ الْأَبْوَابِ الشَّارِعَةِ إِلَى الْمَسْجِدِ إِلَّا بَابَهُ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَنْ رَوٰى : إِلَّا بَابَ عَلِيٍّ، كَمَا وَقَعَ فِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَعْضِ السُّنَنِ، فَهُوَ خَطَأٌ، وَالصَّحِيحُ مَا ثَبَتَ فِي الصَّحِيحِ .

''یہ حکم نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں دیا۔ آپ ﷺ کو علم تھا کہ آپ کے بعد ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی خلیفہ بنے گے اور انہیں لوگوں کے مسائل حل کرنے کے لیے بکثرت مسجد میں داخل ہونا پڑے گا، لہٰذا نبی کریم ﷺ نے مسجد کے تمام داخلی دروازے بند کروا دیے، سوائے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دوازے کے۔ بعض روایتوں میں علی رضی اللہ عنہ کے دروازے کا بھی ذکر ہے، جیسا کہ بعض سنن کی کتابوں میں درج ہے، لیکن یہ غلطی ہے، درست وہی ہے، جو صحیح (بخاری وغیرہ) میں ہے۔ (اور اس میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دروازے کا ذکر ہے)۔''

(تفسیر ابن کثیر : 311/2)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ (۳۵۴ھ) لکھتے ہیں:

فِيهِ دَلِيلٌ عَلٰى أَنَّ الْخَلِيفَةَ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ، إِذِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسَمَ عَنِ النَّاسِ كُلِّهِمْ أَطْمَاعَهُمْ فِي أَنْ يَكُونُوا خُلَفَاءَ بَعْدَهُ غَيْرَ أَبِي بَكْرٍ بِقَوْلِهِ : سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد خلیفہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اپنے بعد خلافت کے بارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں سب لوگوں کا طمع یہ کہہ کر ختم کر دیا: مسجد کی ہر کھڑکی بند کر دیجئے، سوائے ابوبکر کی کھڑکی کے۔''

(صحيح ابن حبان، تحت الحديث: 6860)

❁ ابن بطال رحمہ اللہ (م: ۴۴۹ھ) لکھتے ہیں:

كَمَا اخْتَصَّ هُوَ أَبَا بَكْرٍ بِمَا لَمْ يَخُصَّ بِهِ غَيْرُهُ، وَذٰلِكَ أَنَّهُ جَعَلَ بَابَهُ فِي الْمَسْجِدِ؛ لِيَخْلُفَهُ فِي الْإِمَامَةِ لِيَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ، كَمَا كَانَ الرَّسُوْلُ يَخْرُجُ، وَمَنْعُ النَّاسِ كُلِّهِمْ مِنْ ذٰلِكَ دَلِيْلٌ عَلٰى خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَ الرَّسُوْلِ.

''سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کی ایک دلیل یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو وہ خصوصیت دی، جو کسی اور کے حصے نہیں آئی، ان کا دروازہ مسجد میں رکھا، تاکہ انہیں اپنا خلیفہ بنائیں۔ وہ اپنے گھر سے مسجد میں آ سکیں، جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب دروازے بند کرنے کا کہا، یہ دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ تھے۔''

(شرح البخاري لابن بطّال: 142/3)

❁ علامہ ابن رجب رحمہ اللہ (۷۹۵ھ) لکھتے ہیں:

ذَكَرَ فِي هٰذِهِ الْخُطْبَةِ تَخْصِيْصَ أَبِي بَكْرٍ مِنْ بَيْنِ الصَّحَابَةِ كُلِّهِمْ بِالْفَضْلِ، وَأَوْمَا إِلٰى خِلَافَتِهِ بِفَتْحِ بَابِهِ إِلَى الْمَسْجِدِ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَدَّ أَبْوَابَ النَّاسِ كُلِّهِمْ، فَفِي ذٰلِكَ إِشَارَةٌ إِلٰى أَنَّهُ هُوَ الْقَائِمُ بِالْإِمَامَةِ بَعْدَهُ، فَإِنَّ الْإِمَامَ يَحْتَاجُ إِلَى اسْتِطْرَاقِ الْمَسْجِدِ، وَذٰلِكَ مِنْ مَّصَالِحِ الْمُصَلِّيْنَ فِيهِ .

''نبی اکرم ﷺ نے اس خطبہ میں سب صحابہ میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خصوصی فضیلت کا ذکر کیا ہے اور مسجد میں ان کے دروازے کے کھلنے سے ان کی خلافت کی طرف اشارہ کیا ہے اور سب لوگوں کے دروازے بند کر دیئے ہیں۔ اس نفی میں اشارہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اکیلے ہی آپ ﷺ کے بعد خلافت کے اہل ہوں گے، کیونکہ امام مسجد میں زیادہ آنے کا ضرورت مند ہوتا ہے۔ اسی میں نمازیوں کی مصلحت ہوتی ہے۔''

(فتح الباري شرح صحيح البخاري : 547/2)

❁ حافظ خطابی رحمہ اللہ (۳۸۸ھ) فرماتے ہیں:

''سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دروازے کے علاوہ مسجد میں کھلنے والے تمام دروازوں کو بند کرنے کے نبوی حکم میں آپ رضی اللہ عنہ کی بڑی خصوصیت موجود ہے۔ آپ ﷺ نے ان کو ایسے معاملے میں انفرادی حیثیت دی ہے، جس میں ان کا کوئی شریک نہیں۔ اس کی اولین تعبیر خلافت ہی ہے۔ مزید پختگی اس دلیل میں اس وقت آئی، جب نبی کریم ﷺ نے انہیں امامت کا حکم دیا۔ نماز کے لیے ہی تو مسجد بنائی گئی تھی، اسی نماز کے لیے اس کے دروازوں میں سے داخل ہوا جاتا ہے۔ اس استدلال کے ثبوت

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اور مخالفین کے رد پر سب سے بڑی دلیل خلافت سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع ہے۔ صحابہ کرام اس بات سے دلیل لے رہے تھے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جیسے بڑے دینی معاملے میں سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب بنا دیا ہے اور مصلی امامت پر فائز کیا ہے۔ انہوں نے اس نماز پر باقی امورِ دین کو قیاس کر لیا۔''

(فتح الباري لابن رجب : 556/2)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مومنوں کے سردار

اہل سنت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شان وعظمت کے معترف ہیں، آپ رضی اللہ عنہ سے محبت جزو ایمان اور بغض کو نفاق قرار دیتے ہے، وہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو مومنوں کا سردار مانتے ہیں، آپ کی وہ عظمت وشان جو قرآن وسنت سے ثابت ہے، دل وجان سے تسلیم کرتے ہیں، اپنی طرف سے گھڑ کر کوئی فضیلت ان کی طرف منسوب نہیں کرتے، نہ موضوع ومن گھڑت روایات پر استدلال کی بنیاد رکھتے ہیں، یہی ان کا امتیاز ہے، جس پر جتنا فخر کیا جائے، کم ہے۔

ذیل میں چند روایات کا جائزہ لیا جارہا ہے۔

روایت نمبر ①

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

هٰذَا أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِي، وَأَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهُوَ فَارُوقُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ هُوَ يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ، وَالْمَالُ يَعْسُوبُ الظَّلَمَةِ، وَهُوَ الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ، وَهُوَ بِابِي الَّذِي أُوتٰى مِنْهُ، وَهُوَ خَلِيفَتِي مِنْ بَعْدِي.

”یہ پہلے ہیں، جو مجھ پر ایمان لائے، روز قیامت سب سے پہلے مجھ سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مصافحہ کریں گے، یہ اس امت کے فاروق ہیں، حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے ہیں، یہ مومنین کے سردار ہیں، مال و دولت گمراہی کا سردار ہے۔ یہ صدیق الاکبر ہیں، یہ میرے نواسوں کے والد ہیں، یہ میرے بعد خلیفہ ہیں۔''

(الكامل لابن عدي : 229/4، ت : 1046، الضّعفاء الكبير للعقيلي : 47/2، تاريخ بغداد للخطيب : 453/9، الموضوعات لابن الجوزي : 345/1، اللآلي المصنوعة للسّيوطي :296/1)

تبصرہ :

جھوٹی روایت ہے۔

① عبداللہ بن داہر بن یحییٰ کے بارے میں امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَامَّةُ مَا يَرْوِيهِ فِي فَضَائِلِ عَلِيٍّ وَهُوَ فِيهِ مُتَّهَمٌ .

''اس کی اکثر روایات سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں ہیں، یہ ان میں متہم ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 229/4)

امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَافِضِيٌّ خَبِيْثٌ . ''یہ رافضی خبیث ہے۔''

(الضّعفاء الكبير : 250/2)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مِمَّنْ يُّخْطِئُ كَثِيْرًا حَتّٰى خَرَجَ عَنْ حَدِّ الْاِحْتِجَاجِ فِيهِ فِيمَا لَمْ يُوَفِّقِ الثِّقَاتَ وَالْاِعْتِبَارُ بِمَا وَافَقَ الثِّقَاتِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’بہت غلطیاں کرنے والوں میں سے تھا، جس کی وجہ سے ان روایات میں احتجاج کے لائق نہ رہا، جن میں ثقات کی موافقت نہیں کرتا، البتہ ثقات کی موافق روایات میں اس کا اعتبار کیا جائے گا۔‘‘

(كتاب المَجروحين : 10/2)

امام صالح جزرہ رحمہ اللہ نے اسے ’’صالح صدوق‘‘ کہا ہے۔

(تاريخ بغداد للخطيب : 453/9)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَافِضِيٌّ ضَعَّفُوهُ . ’’یہ رافضی ہے، محدثین نے ضعیف کہا ہے۔‘‘

(المغني في الضّعفاء :337/1)

نیز فرماتے ہیں:

قَدْ أَغْنَى اللّٰهُ عَلِيًّا مِنْ أَنْ تَقَرَّرَ مَنَاقِبُهُ بِالْأَكَاذِيْبِ وَالْأَبَاطِيْلِ .

’’اللہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اس بات سے مستغنی کر دیا ہے کہ ان کے فضائل میں من گھڑت اور جھوٹی روایتیں بیان کی جائیں۔‘‘

(ميزان الاعتدال : 417/2)

② داہر بن یحییٰ رازی کے بارے میں امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مِمَّنْ يَّغْلُوْ فِي الرِّفْضِ لَا يُتَابَعُ عَلٰى حَدِيثِهٖ .

’’ان میں سے ہے، جو رافضیت میں غلو کا شکار ہیں، اس کی حدیث پر متابعت نہیں کی گئی۔‘‘ (الضّعفاء الكبير : 46/2)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَافِضِيٌّ بَغِيْضٌ لَا يُتَابَعُ عَلٰى بَلَايَا .

''بغض سے بھرا ہوا رافضی ہے، اس کی گھڑی ہوئی مصیبتوں پر متابعت نہیں کی گئی۔'' (میزان الاعتدال : 3/2)

نیز فرماتے ہیں:

هٰذَا بَاطِلٌ، وَلَمْ أَرَ أَحَدًا ذَكَرَ دَاهِرًا حَتّٰى وَلَا ابْنَ أَبِي حَاتِمٍ .

''یہ روایت باطل ہے، میری رائے کے مطابق کسی نے دہر کا تذکرہ نہیں کیا، امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے بھی اسے ذکر نہیں کیا۔''

(میزان الاعتدال : 3/2)

③ اعمش مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

④ عبایۃ بن ربعی متکلم فیہ ہے۔ امام عقیلی رحمہ اللہ نے غالی ملحد قرار دیا ہے۔

(الضّعفاء الكبير : 415/3)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے غالی شیعہ قرار دیا ہے۔

(میزان الاعتدال : 387/2)

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مِنْ عِتْقِ الشِّيْعَةِ ، قُلْتُ : مَا حَالُهٗ ؟ قَالَ : شَيْخٌ .

''قدیم شیعہ تھا۔ (ابن ابی حاتم رازی رحمہ اللہ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: اس کی حالت کیسی تھی؟ فرمایا: شیخ تھا۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 29/2)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے اس روایت کو موضوع (من گھڑت) کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت نمبر ②

سیدنا ابویعلی غفاری رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

سَتَكُونُ مِنْ بَعْدِي فِتْنَةٌ فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ فَالْزَمُوا عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَإِنَّهُ أَوَّلُ مَنْ يَرَانِي وَأَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ وَهُوَ فَارُوقُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ وَهُوَ يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَالُ يَعْسُوبُ الْمُنَافِقِينَ .

''میرے بعد فتنے جنم لیں گے، تو اس وقت علی بن ابی طالب کو لازم پکڑنا، کیونکہ وہ مجھے سب سے پہلے دیکھیں گے، روز قیامت سب سے پہلے مجھ سے مصافحہ کریں گے، وہ صدیق الاکبر ہیں، وہ فاروق ہیں، امت میں حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے ہیں، مومنوں کے سردار ہیں اور مال و دولت منافقوں کا سردار ہے۔''

(ميزان الاعتدال للذّهبي :188/1؛ اللآلي المصنوعة للسّيوطي :297/1)

تبصرہ :

جھوٹی سند ہے، اسحاق بن بشر بن مقاتل اسدی کذاب اور وضاع ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ''متروک'' کہا ہے۔

(الضّعفاء والمتروكون : 90)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

هُوَ فِي عِدَادِ مَنْ يَّضَعُ الْحَدِيْثَ .

''اس کا شمار حدیث گھڑنے والوں میں ہوتا ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال: 342/1)

اس کے بارے میں ادنیٰ کلمہ توثیق ثابت نہیں ہے، باتفاق محدثین کذاب ہے، اس میں حسن بصری کا عنعنہ بھی ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔

خود امام ابواحمد حاکم رحمہ اللہ نے اس کی سند کو غیر ثابت قرار دیا ہے۔

روایت نمبر ③

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلِيٌّ يَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَالُ يَعْسُوْبُ الْمُنَافِقِيْنَ .

''علی مومنوں کے سردار ہیں اور مال و دولت منافقوں کا سردار ہے۔''

(الكامل لابن عدي: 244/5، العِلَل المتناهية لابن الجوزي: 240/1)

تبصرہ:

سند جھوٹی ہے۔ عیسیٰ بن عبداللہ بن عمر علوی کو:

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ''متروک الحدیث'' کہا ہے۔

(سنن الدّارقطني: 263/2)

❁ امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَكُنْ بِقَوِيٍّ الْحَدِيثِ . ''حدیث میں قوی نہیں ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم: 280/6)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَرْوِي عَنْ أَبِيهِ، عَنْ آبَائِهِ أَشْيَاءَ مَوْضُوعَةً، لَا يَحِلُّ الْاِحْتِجَاجُ بِهِ، كَأَنَّهُ كَانَ يَهِمُ وَيُخْطِئُ، حَتّٰى كَانَ يَجِيءُ بِالْأَشْيَاءِ الْمَوْضُوعَةِ عَنْ أَسْلَافِهِ، فَبَطَلَ الْاِحْتِجَاجُ بِمَا يَرْوِيهِ لِمَا وَصَفْتُ.

''اپنے آبا واجداد سے من گھڑت روایتیں بیان کرتا ہے۔ اس کی بیان کردہ روایت کو دلیل بنانا جائز نہیں، کیونکہ یہ وہم اور خطا کا شکار تھا، اس نے اپنے اسلاف سے موضوع روایتیں تک بیان کر ڈالیں۔ چنانچہ اس کی روایات سے دلیل پکڑنا باطل ہے۔''

(كتاب المَجروحين : 122/2)

نیز اسے (الثقات: ۸/ ۴۹۲) میں ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

فِي حَدِيثِهِ بَعْضُ الْمَنَاكِيرُ. ''اس کی بعض روایتیں منکر ہیں۔''

❁ امام حاکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰى عَنْ أَبِيهِ، عَنْ آبَائِهِ أَحَادِيثَ مَوْضُوعَةً.

''اپنے والد کے واسطے اپنے اجداد سے من گھڑت روایتیں بیان کرتا ہے۔''

(المَدخل إلى الصّحيح، ص 170)

❁ امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰى عَنْ أَبِيهِ، عَنْ آبَائِهِ أَحَادِيثَ مَنَاكِيرَ، لَا يُكْتَبُ حَدِيثُهُ، لَا شَيْءَ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اپنے والد کے واسطے سے اپنے اجداد سے منکر روایتیں بیان کرتا ہے، اس کی حدیث نہ لکھی جائے، اس کا کوئی اعتبار نہیں۔''

(الضّعفاء : 175)

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَامَّةُ مَا يَرْوِيهِ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ .

''اس کی اکثر روایات منکر ہیں۔''(الکامل : 245/5)

محدثین کا حکم:

جب امام حاکم رحمہ اللہ نے لکھا: صَحَّتِ الرِّوَايَةُ عَنْ عَلِيٍّ .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے یہ روایت ثابت ہے۔''

(المستدرك على الصّحيحين : 131/3)

تو حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے جواب دیا:

لَا، وَاللّٰهِ، مَا صَحَّ شَيْءٌ مِّنْ ذٰلِكَ .

''اللہ کی قسم! اس میں سے کچھ ثابت نہیں۔''

(البداية والنّهاية لابن كثير : 351/7)

اس روایت کو امام ابن عدی رحمہ اللہ نے ''منکر'' کہا ہے۔

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 244/5)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَا يَصِحُّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔‘‘

(العِلَل المتناهية :244/1)

روایت نمبر ④

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِي، وَأَنْتَ أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَأَنْتَ الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ، وَأَنْتَ الْفَارُوقُ تَفْرُقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَأَنْتَ يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ، وَالْمَالُ يَعْسُوبُ الْكُفَّارِ.

’’آپ سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے، سب سے پہلے روز قیامت مجھ سے مصافحہ کریں گے، آپ صدیق اکبر ہیں، آپ فاروق ہیں، اس امت میں حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے ہیں، آپ مومنوں کے سردار ہیں اور مال و دولت کفار کا سردار ہے۔‘‘

(مسند البزّار : 3898)

تبصرہ :

باطل روایت ہے۔

محمد بن عبید اللہ بن ابی رافع جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ. ’’جمہور نے ضعیف کہا ہے۔‘‘

(مَجمع الزّوائد : 134/9)

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ . ''منکر الحدیث ہے۔''

(كتاب الضّعفاء : 342)

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدِيْثُهٗ لَيْسَ بِشَيْءٍ . ''اس کی حدیث کسی کام کی نہیں۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 2/8)

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ، مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ جِدًّا ذَاهِبٌ .

''یہ ضعیف الحدیث اور انتہائی منکر الحدیث، نیز بہت کمزور راوی ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 2/8)

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوْكٌ . ''متروک ہے۔''(سوالات البُرقاني : 474)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ فِي عِدَادِ شِيْعَةِ الْكُوْفَةِ وَيَرْوِي مِنَ الْفَضَائِلَ أَشْيَاءَ، لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا .

''اس کا شمار کوفہ کے شیعوں میں ہوتا ہے۔ اس سے ایسے فضائل مروی ہیں جن پر اس کی متابعت نہیں کی گئی۔''

(الكامل في ضعفاء الرجال : 6/114)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت نمبر ⑤

سیدنا ابو ذر غفاری اور سیدنا سلمان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا:

إِنَّ هٰذَا أَوَّلُ مَنْ آمَنَ بِي، وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ يُصافِحُنِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهٰذَا الصِّدِّيقُ الْأَكْبَرُ، وَهٰذَا فارُوقُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ، يُفَرِّقُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ، وَهٰذَا يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ، وَالْمَالُ يَعْسُوبُ الظَّالِمِ.

''یہ سب سے پہلے مجھ پر ایمان لائے، سب سے پہلے روز قیامت مجھ سے مصافحہ کریں گے، یہ صدیق اکبر ہیں، یہ فاروق ہیں، اس امت میں حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے ہیں، یہ مومنوں کے سردار ہیں اور مال و دولت ظالم کا سردار ہے۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني: 269/6، ح: 6184)

تبصرہ:

سند ضعیف ہے۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ عُمَرُ بْنُ سَعِيْدٍ الْمِصْرِيُّ، وَهُوَ ضَعِيْفٌ.

''اس کی سند میں عمر بن سعید مصری ضعیف ہے۔''

(مَجمع الزّوائد: 102/9)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عمر بن سعید، دراصل عمر بن سعد نصری ہے، اس کے بارے میں امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَصِحَّ حَدِيْثُهٗ . ''اس کی حدیث ثابت نہیں۔''

(التّاريخ الكبير : 158/6)

لہٰذا سند ضعیف ہے۔

رویت نمبر ⑥

سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَنَا يَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَالُ يَعْسُوْبُ الظُّلْمَةِ (فِي رِوَايَةٍ : الْفُجَّارِ) .

''میں مومنوں کا سردار ہوں اور مال و دولت ظلم کا سردار ہے، ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں: مال و دولت فاجروں کا سردار ہے۔''

(تهذيب الآثار للطّبري : 2558، معرفة الصّحابة لأبي نُعيم : 318)

تبصرہ :

روایت باطل ہے۔

① موسیٰ بن طریف اسدی سخت ترین مجروح ہے۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ اسے ''ضعیف'' قرار دیتے ہیں۔ (تاريخ يحيى بن معين : ١٧٥٤)

امام ابوزرعہ رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(تاريخ أبي زرعة : 612/2)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مِمَّنْ يَّأْتِي بِالْمَنَاكِيْرِ الَّتِي لَا أُصُوْلَ لَهَا عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَقْوَامٍ مَشَاهِيْرَ .

''منکر روایات بیان کرتا تھا۔ اپنے والد کے واسطے سے مشہور ائمہ سے بے سروپا روایات بیان کرتا تھا۔'' (كتاب المَجروحين : 238/2)

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ''متروک'' قرار دیا (الضّعفاء : 520)

امام ابن عدی رحمہ اللہ (الکامل: ۶/ ۳۳۹) اور امام جوزجانی رحمہ اللہ (احوال الرجال ص ۴۹) نے ''زائغ'' کہا ہے۔ امام عقیلی رحمہ اللہ نے ''غالی ملحد'' قرار دیا ہے۔

(الضّعفاء الكبير : 415/3)

② عبایۃ بن ربعی متکلم فیہ ہے۔

روایت نمبر ⑦

ابومسعر کہتے ہیں:

دَخَلْتُ عَلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الرَّحَبَةِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ ذَهَبٌ، فَقَالَ : أَنَا يَعْسُوبُ الْمُؤْمِنِينَ، وَهٰذَا يَعْسُوبُ الْمُنَافِقِينَ، وَقَالَ : بِي يَلُوذُ الْمُؤْمِنُونَ، وَبِهٰذَا يَلُوذُ الْمُنَافِقُونَ .

''میں ''رحبہ'' مقام پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں سونا تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں مومنوں کا سردار ہوں اور سونا منافقوں کا سردار ہے۔ مزید فرمایا: مومنین میرے ذریعہ پناہ لیتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور منافقین سونے کے ذریعے۔''

(معرفة الصّحابة لأبي نُعيم الأصبهاني : 319)

تبصرہ :

باطل سند ہے۔

① ابراہیم بن محمد بن میمون کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

مِنْ أَجِلَّاءِ الشِّيْعَةِ . ''یہ کٹر شیعہ تھا۔''

(میزان الاعتدال : 63/1)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ذَكَرَهُ الْأَسَدِيُّ فِي الضُّعَفَاءِ وَقَالَ : إِنَّهُ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ، وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانُ فِي الثِّقَاتِ، وَنَقَلْتُ مِنْ خَطِّ شَيْخِنَا أَبِي الْفَضْلِ الْحَافِظِ أَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ لَيْسَ بِثِقَةٍ .

''اسدی نے اسے ''الضعفاء'' میں منکر الحدیث کہا ہے۔ ابن حبان رحمہ اللہ نے ثقات (۷۴/۸) میں ذکر کیا ہے اور میں نے اپنے شیخ ابو الفضل الحافظ کے خط سے نقل کیا ہے کہ یہ ثقہ نہیں ہے۔''

(لسان الميزان : 107/1)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔ (مَجمع الزّوائد : 271/3)

نیز ''ثقہ'' بھی کہا ہے۔ (مَجمع الزّوائد : 252/10)

لہٰذا یہ دونوں قول ساقط ہیں۔ اس کا ضعف ہی راجح ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② علی بن عابس جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ يُحَدِّثُ بِمَنَاكِيْرَ كَثِيْرَةٍ عَنْ قَوْمٍ ثِقَاتٍ .

''منکر الحدیث ہے، اس نے ثقہ راویوں کی جماعت سے کثیر منکر روایتیں بیان کی ہیں۔'' (الضّعفاء : 428/2)

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِشَيْءٍ . ''یہ کچھ بھی نہیں ہے۔''

(تاريخ ابن معين برواية الدّوري : 421/2)

عباس دوری رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ذَكَرَهُ بِضُعْفٍ . ''امام یحییٰ بن معین نے اس کا ضعف بیان کیا ہے۔''

(تاريخ ابن معين برواية الدّوري : 421/2)

امام نسائی رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(الكامل لابن عدي : 189/5)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لِعَلِيِّ بْنِ عَابِسٍ أَحَادِيْثُ حِسَانٌ --- وَهُوَ مَعَ ضُعْفِهٖ يُكْتَبُ حَدِيْثُهٗ .

''علی بن عابس کی روایات اچھی ہیں، ضعیف ہونے کے باوجود اس کی روایت لکھی جائے گی۔'' (الكامل في ضعفاء الرّجال : 190/5)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مِمَّنْ فَحُشَ خُطْوَةَ وَ كَثِيْرٌ وَهْمُهٗ فِيْمَا يَرْوِيْهِ فَبَطَلَ الْاِحْتِجَاجُ بِهٖ .

''روایت میں قبیح غلطیاں کرتا اور بہت وہمی تھا، اس لئے اس سے حجت پکڑنا باطل ہے۔'' (كتاب المَجروحين : 104/2)

امام جوزجانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ وَاهٍ . ''ضعیف الحدیث اور کمزور ہے۔''

(أحوال الرّجال : 57)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(تقريب التّهذيب : 4757)

③ ابومسعر کون ہے؟ تعارف وتوثیق درکار ہے۔

روایت نمبر ⑧

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

عَلِيٌّ يَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَالُ يَعْسُوْبُ الظَّالِمِيْنَ عَلِيٌّ أَخِي وَمَوْلَى الْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ بَعْدِي وَهُوَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى إِلَّا أَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى خَتَمَ النُّبُوَّةَ بِي فَلَا نَبِيَّ بَعْدِي وَهُوَ الْخَلِيْفَةُ فِي الْأَهْلِي وَالْمُؤْمِنِيْنَ بَعْدِي .

''علی مومنوں کے سردار ہیں اور مال ظالموں کا سردار ہے، علی میرے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھائی ہیں، میرے بعد مومنوں کے دوست ہیں، میرے ساتھ ان کی وہی نسبت ہے، جو موسیٰ علیہ السلام کی ہارون علیہ السلام کے ساتھ تھی، مگر مجھ پر اللہ نے نبوت ختم کر دی ہے، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ میرے اہل وعیال اور مومنوں کے خلیفہ ہیں۔'' (الأمالی للطّوسي :521)

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے۔

❀ ابوجعفر طوسی نے کہا:

أَخْبَرَنَا جَمَاعَةٌ. ''ہمیں ایک جماعت نے بیان کیا۔''

یہ جماعت مجہول اور غیر معروف ہے۔

① ہارون بن عمر بن عبدالعزیز بن محمد ابوموسیٰ مجاشعی مجہول ہے، شیعہ کتب سے بھی اس کی توثیق نہیں مل سکی۔

② ابومفضل محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبیداللہ بن بہلول بن ہمام بن مطلب شیبانی ''وضاع'' (جھوٹی احادیث گھڑنے والا) ہے۔ اس کے بارے میں خود ابوجعفر طوسی نے لکھا ہے:

كَثِيْرُ الرِّوَايَةِ إِلَّا أَنَّهُ ضَعَّفَهُ قَوْمٌ.

''کثیر الروایہ ہے، مگر اسے علما کی ایک جماعت نے اس کو ضعیف کہا ہے۔

(رجال الطّوسي ص 511، وفي نسخة : 447)

نجاشی شیعہ نے کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانَ فِي أَوَّلِ أَمْرِهِ ثَبْتًا ثُمَّ خَلَطَ وَرَأَيْتُ جُلَّ أَصْحَابِنَا يَغْمِزُوْنَ وَ يُضَعِّفُوْنَ .

''ابتدا میں ثقہ تھا، بعد میں سٹھیا گیا، میں نے اکثر علما کو اس سے اعراض برتتے دیکھا، وہ اسے ضعیف قرار دیتے تھے۔''

(رجال النّجاشي، ص 396)

ابن غضائری شیعہ نے کہا:

وَضَّاعٌ، كَثِيْرُ الْمَنَاكِيْرِ، وَرَأَيْتُ كُتُبَهُ وَفِيْهَا الْأَسَانِيْدُ مِنْ دُوْنِ الْمُتُوْنِ وَالْمُتُوْنُ مِنْ دُوْنِ الْأَسَانِيْدِ وَأَرٰى تَرْكَ مَا يُنْفَرَدُ بِهٖ .

''یہ وضاع ہے، کثرت کے ساتھ منکر روایتیں بیان کرتا ہے، میں نے اس کی کتابیں دیکھی ہیں، ان میں ایسی سندیں ہیں جو متن کے بغیر ہیں، کچھ متون بغیر سندوں کے ہیں، میں سمجھتا ہوں، جن روایات میں یہ منفرد ہے، انہیں چھوڑ دیا جائے۔'' (الخلاصة للحلّي ص 252)

روایت نمبر ⑨

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرمایا:

هٰذَا أَمِيرُ الْبَرَرَةِ، قَاتِلُ الْفَجَرَةِ، مَنْصُورٌ مَنْ نَصَرَهُ، مَخْذُولٌ مَنْ خَذَلَهُ .

''علی نیک لوگوں کے امیر اور کافروں کے قاتل ہیں۔ جو ان کی نصرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرے گا، وہ خود منصور ہوگا اور جوان کی نصرت سے دست بردار ہوگا، وہ ذلیل وخوار ہوگا۔''

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 129/3، ح : 4644، الكامل لابن عدي :192/1، تاريخ بغداد للخطيب : 219/3)

تبصرہ :

جھوٹی روایت ہے:

① احمد بن عبداللہ بن یزید ہشیمی کذاب ہے، اور جھوٹی حدیثیں گھڑتا تھا۔

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَضَعُ الْحَدِيثَ . ''حدیثیں گھڑتا تھا۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال :192/1)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالثِّقَاتِ الْأَوَابِدَ وَالطَّامَّاتِ .

''عبدالرزاق رحمہ اللہ اور دیگر ثقات سے منکر اور جھوٹی روایتیں بیان کرتا ہے۔''

(كتاب المَجروحين :152/1)

❁ امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَغَيْرِهِ بِالْمَنَاكِيرِ، يُتْرَكُ حَدِيثُهُ .

''یہ عبدالرزاق رحمہ اللہ اور دوسرے راویوں سے منکر روایتیں بیان کرتا ہے، اس کی حدیث کو متروک قرار دیا گیا ہے۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 220/4، وسندهٗ حسنٌ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''کذاب'' کہا ہے۔

(المغني في الضّعفاء :43/1)

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ مُّنْكَرٌ مَّوْضُوعٌ .

''یہ حدیث منکر و من گھڑت ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال :192/1)

❁ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا شَيْءٌ مَّقْلُوبٌ إِسْنَادُهٗ وَمَتْنُهٗ مَعًا .

''اس کی سند اور متن دونوں مقلوب ہیں۔''

(كتاب المَجروحين :153/1)

② سفیان ثوری کا عنعنہ بھی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ (المستدرک : ۱۲۷/۳) نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا، تو حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے لکھا:

اَلْعَجَبُ مِنَ الْحَاكِمِ وَجُرْأَتِهٖ فِي تَصْحِيحِهٖ هٰذَا وَأَمْثَالِهٖ مِنَ الْبَوَاطِيلِ، أَحْمَدُ هٰذَا دَجَّالٌ كَذَّابٌ .

''تعجب ہے کہ امام حاکم کتنی جرات سے اس جیسی باطل روایات کو صحیح کہہ جاتے ہیں، حالانکہ اس کی سند میں احمد دجال اور کذاب ہے۔''

(تلخيص المستدرك : 127/3)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز فرماتے ہیں:

بَلْ وَاللّٰهِ مَوْضُوعٌ، وَأَحْمَدُ كَذَّابٌ، فَمَا أَجْهَلَكَ عَلٰى سِعَةِ مَعْرِفَتِكَ.

''اللہ کی قسم! یہ من گھڑت روایت ہے، اس میں احمد کذاب ہے، وسعت علم کے باوجود آپ اس سے ناواقف رہے۔''

(تلخيص المستدرك: 129/3)

احمد بن عبداللہ بن یزید کی متابعت احمد بن طاہر بن حرمہ تجیبی مصری نے کی ہے، لیکن تجیبی بھی کذاب ہے۔

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَصِحُّ مِنْ جَمِيْعِ الْوُجُوْهِ.

''تمام سندوں سے ضعیف ہے۔'' (الموضوعات: 353/1)

روایت نمبر ⑩

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا أَنَسُ، أَوَّلُ مَنْ يَدْخُلُ عَلَيْكَ مِنْ هٰذَا الْبَابِ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ، وَسَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ، وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ، وَخَاتَمُ الْوَصِيِّينِ، قَالَ: أَنَسٌ: قُلْتُ: اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، وَكَتَمْتُهُ إِذْ جَاءَ عَلِيٌّ، فَقَالَ: مَنْ هٰذَا يَا أَنَسُ؟، فَقُلْتُ: عَلِيٌّ، فَقَامَ مُسْتَبْشِرًا فَاعْتَنَقَهُ، ثُمَّ جَعَلَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَمْسَحُ عَرَقَ وَجْهِهِ بِوَجْهِهِ، وَيَمْسَحُ عَرَقَ عَلِيٍّ بِوَجْهِهِ، قَالَ عَلِيٌّ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُكَ صَنَعْتَ شَيْئًا مَا صَنَعْتَ بِي مِنْ قَبْلُ؟ قَالَ : وَمَا يَمْنَعُنِي وَأَنْتَ تُوَدِّي عَنِّي، وَتُسْمِعُهُمْ صَوْتِي، وَتُبَيِّنُ لَهُمْ مَا اخْتَلَفُوا فِيهِ بَعْدِي .

''انس! جو سب سے پہلے اس دروازے سے داخل ہوگا، وہ امیر المومنین، سید المسلمین، روشن اعضا والے لوگوں کا قائد اور خاتم الوصیین ہوگا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے دل میں دعا کی: الٰہی! ایسا شخص انصار میں سے ہو، اچانک سیدنا علی رضی اللہ عنہ آ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انس! یہاں کون ہے؟ میں نے عرض کیا: علی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے ہوئے اٹھے اور انہیں گلے سے لگا لیا، پھر ان کے چہرے کا پسینہ اپنے چہرے کے ساتھ صاف کرنے لگے۔ علی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! میں نے آپ کو ایسا کام کرتے دیکھا ہے، جو آپ نے پہلے کبھی نہیں کیا، فرمایا: مجھے کون سی چیز مانع ہے، جبکہ آپ میرا پیغام پہنچاتے ہیں۔ لوگوں کو میری آواز سناتے ہیں اور میرے بعد جو اختلاف کریں گے، آپ اس کی وضاحت کریں گے۔''

(حلية الأولياء لأبي نُعيم الأصبهاني :1/63-64)

تبصرہ :

من گھڑت روایت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے من گھڑت اور خود ساختہ قرار دیا ہے۔

(میزان الاعتدال: 64/1)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيْثٌ لَا يَصِحُّ . ''یہ حدیث ثابت نہیں ہے۔''

(الموضوعات: 3501)

ابن عراق الکنانی نے بھی من گھڑت قرار دیا ہے۔

(تنزيه الشّريعة: 24/1)

① ابراہیم بن محمد بن میمون کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

مِنْ أَجِلَّاءِ الشِّيْعَةِ . ''کٹر شیعہ تھا۔''

(میزان الاعتدال: 63/1)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ذَكَرَهُ الْأَسَدِيُّ فِي الضُّعَفَاءِ وَقَالَ : إِنَّهُ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ، وَذَكَرَهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي الثِّقَاتِ، وَنَقَلْتُ مِنْ خَطِّ شَيْخِنَا أَبِي الْفَضْلِ الْحَافِظِ أَنَّ هٰذَا الرَّجُلَ لَيْسَ بِثِقَةٍ .

''اسدی نے الضعفاء میں منکر الحدیث کہا ہے۔ ابن حبان نے ثقات (۸/۷۴) میں ذکر کیا ہے اور میں نے اپنے شیخ ابوالفضل الحافظ کے خط سے نقل کیا ہے کہ یہ آدمی ثقہ نہیں ہے۔'' (لسان الميزان: 107/1)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔ (مَجمع الزّوائد: 271/3)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز ''ثقہ'' بھی کہا ہے۔(مَجمع الزّوائد : 252/10)

لہٰذا یہ دونوں قول ساقط ہیں۔اس کا ضعف ہی راجح ہے۔

② القاسم بن جندب کے حالاتِ زندگی نہیں مل سکے۔

③ علی بن عابس ضعیف ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حجر : 4757)

فائدہ نمبر ①

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ، فَقَالَ النَّاسُ : لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا انْتَجَيْتُهُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ.

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف والے دن سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے سرگوشی کی۔لوگوں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنے چچازاد کے ساتھ سرگوشی لمبی ہوگئی ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے ان سے سرگوشی نہیں کی، بلکہ اللہ نے ان سے سرگوشی کی ہے۔''

(سنن التّرمذي : 3726، وقال : حسنٌ غريبٌ، المُعجم الكبير للطّبراني : 186/2، ح : 1756، السّنّة لابن أبي عاصم : 1321، مسند أبي يعلى : 579/2، أخبار أصبهان : 141/1، تاريخ بغداد للخطيب : 402/7)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ :

سند ضعیف ہے۔ ابوالزبیر کا عنعنہ ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔

فائدہ نمبر ②

مستدرک حاکم (۳/۱۳۹) میں ہے کہ وقت وفات نبی اکرم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سرگوشی کی تھی۔ وہ بھی ضعیف ہے۔ اس میں مغیرہ بن مقسم مدلس ہے، سماع کی تصریح نہیں کی۔

فائدہ نمبر ③

زوائد مسند احمد (۱/۱۰۵) اور المختارہ للضیاء (۶۱۷) میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سرگوشی کی۔ یہ روایت اعمش کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیعہ اور تحریف قرآن

شیعہ کے نزدیک قرآن مجید ایک محرف کتاب ہے، دلائل ملاحظہ ہوں:

① مرزا حسین بن محمد تقی نوری طبرسی (م: ۱۳۲۰ھ) نے ''فصل الخطاب فی اثبات تحریف کتاب رب الارباب'' کتاب لکھی۔

② چار شیعہ علما، ابن بابویہ قمی (م: ۳۸۱ھ)، شریف مرتضیٰ (م: ۴۳۶ھ)، طوسی (۴۶۰ھ) اور طبرسی (م: ۵۴۸ھ، یا م: ۵۶۱ھ) نے قرآن کو غیر مبدل اور غیر محرف کہا، تو نوری طبرسی نے لکھا:

لَمْ يُعْرَفْ مِنَ الْقُدَمَاءِ مُوَافِقٌ لَّهُمْ .

''متقدمین شیعہ علما میں سے کوئی بھی ان چاروں کی موافقت نہیں کرتا۔''

(فصل الخِطاب، ص 33)

③ مرزا حسین بن محمد تقی طبرسی نے عقیدہ تحریف قرآن کی بنیاد یہ ذکر کی ہے:

اَلَّذِينَ بَاشَرُوا هٰذَا الْأَمْرَ الْجَسِيمَ هُمْ أَصْحَابُ الصَّحِيفَةِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَأَبُو عُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ، وَاسْتَعَانُوا بِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ .

''تحریف قرآن مدونین قرآن، ابوبکر، عمر، عثمان، ابوعبیدہ اور سعد بن ابی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقاص کا کارنامہ ہے، اس پر مدد زید بن ثابت سے لی گئی۔''

(فصل الخطاب في إثبات تحريف كتاب رب الأرباب)

④ شیعہ عالم ملا باقر مجلسی (1111ھ) نے لکھا ہے:

لَا يَخْفٰى أَنَّ كَثِيرًا مِّنَ الْأَخْبَارِ الصَّحِيحَةِ صَرِيحَةٌ فِي نَقْصِ الْقُرْآنِ وَتَغْيِيرِهٖ، وَعِنْدِي أَنَّ الْأَخْبَارَ فِي هٰذَا الْبَابِ مُتَوَاتِرَةٌ مَعْنًى، وَطَرْحُ جَمِيعِهَا يُوجِبُ رَفْعَ الْاِعْتِمَادِ عَلَيْهَا رَأْسًا.

''بہت ساری صحیح صریح روایات قرآن کریم میں نقص اور تغیر پر دلالت کرتی ہیں، میری تحقیق میں یہ روایات تواتر معنوی کا درجہ رکھتی ہیں، قرآن کو غیر محرف ماننا ان تمام روایات پر بداعتمادی ہوگی۔''

(مرآة العقول للمجلسي نقلًا عن فصل الخطاب: 353)

⑤ ''فصل الخطاب'' میں تقریباً تیس کبار شیعہ علما کے نام ہیں، جنہوں نے تحریف قرآن کی صراحت کر رکھی ہے، ان میں اسحاق الکاتب ہے، بقول شیعہ اس نے مہدی کو دیکھا ہے، اسی طرح انیس الطائفہ بعض یا اکثر شیعہ اسے معصوم کہتے ہیں، ابوالقاسم حسین بن روح نوبختی کا بھی ذکر ہے، جو شیعوں اور مہدی کے درمیان تیسرا سفیر ہے، ساتھ یہ بھی لکھا ہے کہ تحریف قرآن کا عقیدہ ہمارے جمہور علما کا مذہب ہے۔

شہید اسلام، علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ (۱۳۶۳۔۱۴۰۷ھ) لکھتے ہیں:

اَلْحَاصِلُ أَنَّ مُتَقَدِّمِي الشِّيْعَةِ وَمُتَأَخِّرِيهِمْ تَقْرِيبًا جَمِيعُهُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُتَّفِقُوْنَ عَلٰى أَنَّ الْقُرْآنَ مُحَرَّفٌ، مُغَيَّرٌ فِيْهِ، مَحْذُوْفٌ عَنْهُ .

''خلاصہ کلام یہ کہ متقدم اور متاخر تقریباً تمام شیعہ قرآن کے تحریف اور تبدیل شدہ اور محذوف ہونے پر متفق ہیں۔''

(الشّيعة والسّنة، ص 122، طبع دارالانصار)

متقدمین اہل سنت کی تحقیق:

① امام ابوبکر محمد بن قاسم انباری رحمہ اللہ (271۔328ھ) فرماتے ہیں:

''شیعہ قرآن کریم میں کمی پیشی کے قائل ہیں۔''

(تفسير القرطبي :81/1)

② امام ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ (330ھ) لکھتے ہیں کہ شیعہ کا عقیدہ ہے:

إِنَّ الْقُرْآنَ قَدْ نَقَصَ مِنْهُ .

''قرآن میں نقص واقع ہو چکا ہے۔''

(مقالات الإسلاميّين :119/1)

③ امام اندلس، حافظ ابن حزم رحمہ اللہ (۳۸۴۔۴۵۶ھ) لکھتے ہیں:

مِنْ قَوْلِ الْإِمَامِيَّةِ كُلِّهَا قَدِيْمًا وَحَدِيثًا أَنَّ الْقُرْآنَ مُبَدَّلٌ زِيدَ فِيهِ مَا لَيْسَ مِنْهُ وَنَقَصَ مِنْهُ كَثِيْرٌ وَبُدِّلَ مِنْهُ كَثِيْرٌ .

''امامیہ کے قدیم اور جدید علما کا کہنا ہے کہ موجودہ قرآن تحریف شدہ ہے، اس میں ایسی آیات کا اضافہ کیا گیا ہے جو اس میں نہیں تھیں، اس میں بہ کثرت کمی اور تبدیلی واقع ہوئی ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الفَصْل في المِلَل والأهواء والنِّحَل : 139/4)

④ علامہ عبدالقاہر بن محمد بغدادی رحمہ اللہ (458ھ) نے ''الفرق بین الفرق'' میں شیعہ کا عقیدہ تحریف قرآن ذکر کیا ہے۔

شیعہ علما، جو قرآن کو محرف نہیں مانتے:

جو شیعہ کہتے ہیں کہ قرآن اصلی ہے، اس میں تحریف وتبدل نہیں ہوا، وہ تقیہ کرتے ہوئے ایسا کہتے ہیں یا بطور مدارت تا کہ لوگ ان کے بارے میں اچھی رائے رکھیں یا ان کی مراد وہ قرآن ہوتا ہے، جو ان کے امام مہدی کے پاس غار میں موجود ہے، اس لیے موجودہ قرآن پر اکتفا کرتے ہیں کہ جب مہدی آئے گا، تو اصلی قرآن لے لیں گے، اس لیے ان کے نزدیک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر واجب نہیں، اس سلسلہ میں چند ایک امور توجہ طلب ہیں:

① قرآن کو تو اصلی کہتے ہیں، جامعین قرآن (ابوبکر، عمر، عثمان رضی اللہ عنہم) کے ایمان کے قائل نہیں۔

② تحریف قرآن پر لگ بھگ دو ہزار روایات ان کی کتابوں میں موجود ہیں، یہ حضرات ان روایات کا کوئی جواب نہیں دیتے، نہ ان کا انکار کرتے ہیں، نہ انہیں ضعیف کہتے ہیں، ان کے ہوتے ہوئے اصلی قرآن کا دعوی کیا حیثیت رکھتا ہے؟

③ تحریف قرآن کے قائلین کی تکفیر نہیں کرتے۔

④ دعوی تو قرآن کے اصلی ہونے کا ہے، مگر ان میں سے بعض نے اپنی کتابوں میں تحریف قرآن پر دلائل ذکر کیے ہیں۔

⑤ اگر وہ یقیناً قرآن کو اصل مانتے ہیں، تو فصل الخطاب کے مصنف کی تکفیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیوں نہیں کرتے؟

⑥ اہل سنت کے نزدیک قرآن میں نسخ ہوا ہے، روافض منسوخ آیات پیش کر کے اہل سنت پر اعتراض کرتے ہیں کہ یہ قرآن کہاں ہے؟ اور مسلمانوں پر قرآن کے حوالے سے شبہات ڈالتے ہیں۔

⑦ کئی روافض قرأتوں کے اختلاف کو بنیاد بنا کر قرآن کریم کے تواتر کو مشکوک بناتے ہیں، جبکہ قرآن کی تمام ثابت قرأتیں برحق ہیں۔

قرآن کریم متواتر ہے:

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ (۷۴۸ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا الْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ، سُوَرُهُ وَآيَاتُهُ، فَمُتَوَاتِرٌ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ، مَحْفُوْظٌ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى لَا يَسْتَطِيعُ أَحَدٌ أَنْ يُبَدِّلَهُ، وَلَا يَزِيْدَ فِيْهِ آيَةً، وَلَا جُمْلَةً مُّسْتَقِلَّةً، وَلَوْ فَعَلَ ذٰلِكَ أَحَدٌ عَمْدًا، لَانْسَلَخَ مِنَ الدِّيْنِ.

''قرآن عظیم کی سورتیں اور آیات متواتر ہیں، وللہ الحمد۔ اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے ساتھ محفوظ ہے، کوئی اس میں تبدیلی یا زیادتی نہیں کر سکتا، نہ کوئی جملہ بڑھا سکتا ہے، اگر کوئی ایسا جان بوجھ کر کرے گا، تو وہ دین سے نکل جائے گا (یعنی مرتد ہو جائے گا)۔''

(سِيَر أعلام النُّبلاء: 171/10)

❁ قاضی عیاض رحمہ اللہ (۵۴۴ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَدْ ثَبَتَ الْقُرْآنُ وَوَقَعَ عَلَيْهِ الْإِجْمَاعُ، فَلَا يُزَادُ فِيهِ حَرْفٌ وَّلَا يُنْقَصُ حَرْفٌ وَقَدْ رَامَ الرَّوَافِضُ وَالْمُلْحَدَةُ ذٰلِكَ فَمَا يُمْكِنُ لَهُمْ.

''یقیناً قرآن صحیح سلامت ہے، اس پر اجماع ہو چکا ہے، لہٰذا اس میں ایک حرف بھی بڑھایا جائے، نہ کم کیا جائے۔ روافض (شیعہ) اور ملحدین نے تحریف قرآن کی کوشش کی ہے، لیکن کامیاب نہیں ہو سکے۔''

(إكمال المُعلِم: 119/1)

❁ علامہ ابن ہبیرہ رحمہ اللہ (۵۶۰ھ) فرماتے ہیں:

اَلْقُرْآنُ هُوَ مَا أَجْمَعَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ وَنَقَلَ النَّقْلَ الْمُتَوَاتِرَ كَوَافٌ عَنْ كَوَافٍ.

''قرآن وہ کتاب ہے، جس پر مسلمانوں کا اجماع ہے، اسے ہر دور کے لوگوں نے ایک دوسرے سے تواتر کے ساتھ نقل کیا ہے۔''

(الإفصاح عن معاني الصِّحاح: 49/3)

❁ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٌّ إِلَّا أُعْطِيَ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيتُ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللّٰهُ إِلَيَّ، فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

''ہر نبی کو جو بھی معجزہ دیا گیا، لوگ اسے دیکھ کر ایمان لاتے رہے، البتہ جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معجزہ مجھے دیا گیا ہے، وہ (قرآن وحدیث کی) وحی ہے، جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کی ہے، لہٰذا مجھے امید ہے کہ روز قیامت سب سے زیادہ متبعین میرے ہی ہوں گے۔''

(صحيح البخاري: 4981، صحيح مسلم: 152)

❁ اس حدیث کے تحت حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

''اس حدیث میں دلیل ہے کہ انبیا کو عطا کردہ تمام معجزوں اور تمام کتابوں سے زیادہ فضیلت والا معجزہ قرآن مجید ہے۔ کیونکہ حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ ہر نبی معجزات عطا کیے گئے، جن پر لوگ ایمان لائے، یعنی یہ معجزات انبیائے کرام کی لائی ہوئی شریعت کی صداقت پر دلیل تھے، تو جس نے انبیا کا اتباع کیا، سو کیا۔ پھر جب انبیا فوت ہو گئے، تو ان کے بعد ان کا کوئی معجزہ باقی نہ رہا، سوائے اس کے کہ انبیا کے متبعین ان معجزات کو بیان کرتے تھے، جن کے وہ عینی شاہد تھے۔ جبکہ خاتم المرسلین جناب محمد رسول اللہ ﷺ کا سب سے بڑا معجزہ یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو (قرآن کی صورت میں) وحی عطا کی تھی، جو لوگوں تک تواتر کے ساتھ منقول ہوئی۔ ہر زمانے میں وحی اسی طرح رہے، جیسے نازل ہوئی تھی، اسی لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اُمید ہے کہ میرے متبعین سب سے زیادہ ہوں گے۔'' ایسا ہی ہوا، کیونکہ نبی کریم ﷺ کے متبعین دیگر انبیا کے متبعین سے زیادہ ہیں، کیونکہ آپ ﷺ کی رسالت عام ہے اور قیامت تک جاری وساری ہے، نیز آپ ﷺ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معجزہ (قرآن) بھی قیامت تک جاری رہے گا۔''

(مقدمة تفسير ابن كثير :20/1)

❁ علامہ ابن الجزری رحمہ اللہ (۸۳۳ھ) فرماتے ہیں:

إِنَّ الْاِعْتِمَادَ فِي نَقْلِ الْقُرْآنِ عَلٰى حِفْظِ الْقُلُوبِ وَالصُّدُورِ لَا عَلٰى حِفْظِ الْمَصَاحِفِ وَالْكُتُبِ، وَهٰذِهِ أَشْرَفُ خَصِيصَةٍ مِّنَ اللّٰهِ تَعَالٰى لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ .

''قرآن کریم کے نقل میں اصل اعتماد حافظے پر ہے، نہ کہ کتابت پر۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس امت کی بہترین خصوصیت ہے۔''

(النّشر في القراء ات العشر :6/1)

❁ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ (۸۵۵ھ) فرماتے ہیں:

يَقُولُونَ : إِنَّ الصَّحَابَةَ تَرَكُوا كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكْتُبُوهُ فِي الْمَصَاحِفِ، وَهُوَ قَوْلٌ بَاطِلٌ بِالْإِجْمَاعِ .

''روافض کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بعد صحابہ نے قرآن کریم کا بیشتر حصہ چھوڑ دیا تھا اور اسے مصاحف میں نہیں لکھا۔ یہ قول بالاجماع باطل ہے۔''

(البناية في شرح الهداية :261/5)

❁ حافظ سیوطی رحمہ اللہ (۹۱۱ھ) فرماتے ہیں:

لَا خِلَافَ أَنَّ كُلَّ مَا هُوَ مِنَ الْقُرْآنِ يَجِبُ أَنْ يَكُونَ مُتَوَاتِرًا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِي أَصْلِهٖ وَأَجْزَائِهٖ وَأَمَّا فِي مَحَلِّهٖ وَوَضْعِهٖ وَتَرْتِيبِهٖ فَكَذٰلِكَ عِنْدَ مُحَقِّقِي أَهْلِ السُّنَّةِ لِلْقَطْعِ بِأَنَّ الْعَادَةَ تَقْضِي بِالتَّوَاتُرِ فِي تَفَاصِيلِ مِثْلِهٖ لِأَنَّ هٰذَا الْمُعْجِزَ الْعَظِيمَ الَّذِي هُوَ أَصْلُ الدِّينِ الْقَوِيمِ وَالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ مِمَّا تَتَوَفَّرُ الدَّوَاعِي عَلٰى نَقْلِ جُمَلِهٖ وَتَفَاصِيلِهٖ فَمَا نُقِلَ آحَادًا وَلَمْ يَتَوَاتَرْ يُقْطَعُ بِأَنَّهٗ لَيْسَ مِنَ الْقُرْآنِ قَطْعًا .

''اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ قرآن میں جو کچھ ہے، اس کے تمام اجزا متواتر ہیں۔ قرآن (کی آیات وسور) کی ترتیب اور محل بھی محقق اہل سنت کے نزدیک قطعی الثبوت (یعنی متواتر) ہے، اس جیسی اہم چیز کی تفاصیل بھی عموماً متواتر ہی ہوتی ہیں، کیونکہ شرعی ضرورت متقاضی ہے کہ یہ عظیم معجزہ، جو کہ دین قویم اور صراط مستقیم کی اساس وبنیاد ہے، مکمل طور پر نقل کیا جائے، لہٰذا جو چیز خبر آحاد کے ساتھ نقل ہو اور متواتر نہ ہو، تو وہ قطعاً قرآن کا حصہ نہیں ہو سکتی۔''

(الاتّقان في علوم القرآن :266/1)

اور بکری قرآن کھا گئی؟:

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں:

لَقَدْ أُنْزِلَتْ آيَةُ الرَّجْمِ وَرَضَعَاتُ الْكَبِيرِ عَشْرًا، فَكَانَتْ فِي وَرَقَةٍ تَحْتَ سَرِيرٍ فِي بَيْتِي، فَلَمَّا اشْتَكٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشَاغَلْنَا بِأَمْرِهٖ، وَدَخَلَتْ دُوَيْبَةٌ لَّنَا فَأَكَلَتْهَا .

''آیت رجم اور آیت رضعات کبیر دس بار پینے سے ثابت ہوتی ہے، نازل ہوئی تھیں۔ یہ آیات میری چار پائی کے نیچے رکھی تھیں کہ رسول اللہ ﷺ کو بخار نے آلیا، ہم آپ کی طرف مشغول ہو گئے، تب ایک بکری آئی اور ان دو آیات کو کھا گئی۔

(مسند أحمد : 269/6، وسندهٗ حسنٌ)

بعض لوگ اس سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ نعوذ باللہ قرآن کو بکری کھا گئی، لہٰذا قرآن محفوظ کیسے؟

تو جواباً عرض ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے جن دو آیات کا ذکر کیا ہے، ان کی تو تلاوت ہی منسوخ ہو چکی تھی، جیسا کہ صحیح مسلم (۱۴۵۲) دس بار رضاعت اور صحیح بخاری (۶۸۳۰) میں آیت رجم کی منسوخیت کا ذکر ہے۔ یہ دو آیات ہی بکری نے کھائی ہیں۔ لہٰذا جن آیات کی تلاوت منسوخ ہو چکی ہے، بکری نہ بھی کھاتی، تو بھی قرآن میں ان کا ذکر نہیں ہونا تھا۔ تو اس کی بنیاد پر قرآن کو ناقص قرار دینا کہاں کا انصاف ہے؟

② یہ آیات منسوخ نہ ہوتیں تب بھی بکری کے ایک آیت کھانے سے ایسا کچھ لازم نہیں آتا کہ نعوذ باللہ قرآن میں کمی آ گئی، کیوں کہ وہ قرآن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کے سینوں میں تو موجود تھا۔

﴿بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا الظَّالِمُونَ﴾ (العنکبوت : ۴۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ نے قرآن کی حفاظت کا ذریعہ اہل علم کے سینوں کو قرار دیا ہے۔ معلوم ہوا کہ قرآن محفوظ ہے، بعض حضرات کا اسے غیر محفوظ باور کروانا سطحی ہے۔

فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (الحجر : ۹)

''ہم نے اس ذکر کو نازل کیا، ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔''

نوٹ:

ہماری بحث ان آیات سے ہے، جنہیں بکری نے کھایا، وہ دس تھیں، پانچ رضعات والی آیت کی تلاوت بھی منسوخ ہے اور حکم باقی ہے، لیکن یہاں اس پر بحث نہیں، کیوں کہ اس کا تعلق نہ تو مذکورہ شبہ سے ہے، نہ ہی بکری کے کھانے سے۔ فافہم!

شیخ الطائفہ، طوسی شیعہ (۴۶۰ھ) نے اس روایت پر ردوقدح کیے بغیر لکھا ہے:

إِنَّ هٰذَا مِنْ بَابِ نَسْخِ التِّلَاوَةِ وَالْحُكْمِ مَعًا .

''اس (حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا) کا تعلق تلاوت اور حکم دونوں کے منسوخ ہونے کے ساتھ ہے۔''

(التبیان : 13/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور قرآن

قرآن وسنت کی نصوص سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت پر دلالت کناں ہیں، انہیں کسی من گھڑت اور موضوع فضیلت کی ضرورت ہی نہیں، مندرجہ ذیل روایات ضعیف، موضوع اور من گھڑت ہیں:

روایت نمبر ①

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلِيٌّ مَعَ الْقُرْآنِ وَالْقُرْآنُ مَعَهُ لَا يَفْتَرِقَانِ حَتّٰى يَرِدَا عَلَى الْحَوْضِ.

''علی قرآن کے ساتھ ہے، قرآن علی کے ساتھ ہیں، یہ دونوں ہرگز جدا نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ حوض کوثر پر پیش ہو جائیں گے۔''

(المعجم الصّغير للطّبراني : 720، المعجم الأوسط للطّبراني : 4877، المستدرك للحاكم : 124/3)

تبصرہ:

سخت ضعیف ہے۔

① دینار ابوسعید عقیصاء سخت ضعیف اور غیر معتبر ہے۔ اسے امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ''متروک'' کہا ہے۔ (سوالات البُرقاني : 143)

نیز فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَوٰی عَنْ عَلِيٍّ مَنَاكِيْرَ، رَمَاهُ أَبُوْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ بِالْكِذْبِ .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے منکر روایتیں بیان کرتا ہے، ابوبکر بن عیاش نے اسے جھوٹا قرار دیا ہے۔'' (الضّعفاء والمتروكون : 211)

امام جوزجانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

غَيْرُ ثِقَةٍ . ''ثقہ نہیں۔'' (أحوال الرّجال : 19)

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَتَكَلَّمُوْنَ فِيهِ . ''محدثین نے مجروح قرار دیا ہے۔''

(التّاريخ الكبير : 248/3)

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ لَيِّنٌ وَهُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَصْبَغِ بْنِ بَنَاتَةَ .

''یہ کمزور ہے، مگر مجھے اصبغ بن بناتہ سے زیادہ پسند ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 41/7)

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِشَيْءٍ، شَرٌّ مِنْ رَشِيْدِ الْهَجْرِيِّ وَحِبَّةِ الْعُرَنِيِّ وَأَصْبَغِ بْنِ بَنَاتَةَ .

''کسی کام کا نہیں، رشید ہجری، حبہ عرنی اور اصبغ بن بناتہ سے بھی برا ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 41/7)

امام یعقوب بن سفیان فسوی رحمہ اللہ رشید ہجری، حبہ عرنی اور اصبغ بن بناتہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارے میں فرماتے ہیں:

لَيْسَ حَدِيْثُهُمْ بِشَيْءٍ، وَكَذٰلِكَ أَبُوْ سَعِيْدٍ عُقَيْصًا هٰؤُلَاءِ كَادُوا أَنْ يَكُونُوا رَوَافِضَ .

''ان کی روایات بے حیثیت ہیں، اسی طرح ابوسعید عقیصا اور یہ سب رافضیت کے قریب ہیں۔'' (المعرفة والتّاريخ : 243/3)

امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ مِنَ الرَّافِضَةِ . ''یہ رافضی تھا۔''

(الضّعفاء الكبير : 42/2)

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِثِقَةٍ . ''ثقہ نہیں۔''

(الكامل لابن عدي : 109/3)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَبُوْ سَعِيْدٍ عُقَيْصَاءَ لَيْسَ لَهُ رِوَايَةٌ يُعْتَمَدُ عَلَيْهَا عَنِ الصَّحَابَةِ إِنَّمَا لَهُ قَصَصٌ يَحْكِيْهَا لِعَلِيٍّ وَلِحَسَنٍ وَحُسَيْنٍ وَغَيْرِهِمْ، وَهُوَ كُوْفِيٌّ، وَهُوَ مِنْ جُمْلَةِ شِيْعَتِهِمْ .

''ابوسعید عقیصا کی صحابہ کے بارے میں روایت پر اعتماد نہیں کیا جائے گا، یہ سیدنا علی، سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہم وغیرہم کے متعلق قصے بیان کرتا ہے، کوفی شیعہ ہے۔'' (الكامل في ضعفاء الرجال : 109/3)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لہٰذا امام ابن حبان رحمہ اللہ کا اسے الثقات (۲۱۹/۴) میں ذکر کرنا، امام حاکم رحمہ اللہ اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ کا اسے ثقہ اور مامون کہنا تساہل ہے، جو جمہور کی جرح کے مقابلے میں قبول نہیں۔

② ابوثابت مولی ابی ذر رضی اللہ عنہ کے حالات نہیں مل سکے، یہ مجہول ہے۔

دوسرے یہ کہ اس روایت کا مسئلہ خلافت سے کوئی تعلق نہیں ہے، ورنہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ ضرور اسے پیش کرتے، فضیلت وہی ہے جو صحیح سند سے ثابت ہو۔

روایت نمبر ②

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منسوب ہے:

عَلِيٌّ مَعَ الْحَقِّ وَالْحَقُّ مَعَ عَلِيٍّ، وَلَنْ يَفْتَرِقَا حَتّٰى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

''علی حق (قرآن) کے ساتھ ہیں اور حق، علی کے ساتھ ہے، یہ دونوں ہر گز جدا نہیں ہوں گے، روز قیامت حوض کوثر پر اکٹھے پیش ہوں گے۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 321/14)

تبصرہ :

① ابوسعید عقیصاء ضعیف ہے۔

② ابوثابت مولیٰ ابی ذر مجہول ہے۔

③ عبدالسلام بن صالح ابوصلت ہروی، رافضی کذاب ہے۔

فائدہ :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَوَّلُ النَّاسِ وُرُودًا عَلَى الْحَوْضِ اَوَّلُهُمْ إِسْلَامًا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ .

''سب سے پہلے حوض کوثر پر علی بن ابی طالب آئیں گے، جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔'' (المعجم لابن الأعرابي : 1265)

تبصرہ :

مرفوعاً وموقوفاً سخت ضعیف ہے۔

الکامل لابن عدی (۴/ ۴۷۵) میں مرفوعاً آتی ہے، یہ سند موضوع ہے۔

① ابومعاویہ عبدالرحمٰن بن قیس زعفرانی وضاع اور کذاب ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ حَدِيْثُهُ بِشَيْئٍ، مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ، حَدِيْثُهُ حَدِيْثٌ ضَعِيْفٌ .

''اس کی حدیث کچھ بھی نہیں ہے، متروک الحدیث ہے۔ اس کی بیان کردہ حدیث ضعیف ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 278/5)

امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ كَذَّاباً . ''جھوٹا تھا۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 278/5)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُتَّفَقٌ عَلٰى تَضْعِيْفِهٖ . ''بالاتفاق ضعیف ہے۔''

(لسان المیزان : 283/8)

② سفیان ثوری کا عنعنہ بھی ہے۔

تنبیہ :

حافظ سیوطی رحمہ اللہ (اللآلی المصنوعۃ :۳۲۶/۱) نے ابوصادق اور سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ کے درمیان علیم الکندی کا واسطہ بھی ذکر کیا ہے، علیم الکندی کی امام ابن حبان رحمہ اللہ (الثقات : ۲۸۶/۵) کے علاوہ کسی نے توثیق نہیں کی، لہٰذا مجہول الحال ہے۔ حافظ ہیثمی رحمہ اللہ (مجمع الزوائد :۹/ ۱۲۴) کا امام ابن حبان پر اعتماد کرتے ہوئے اسے ثقہ قرار دینا تساہل ہے۔

حافظ سیوطی رحمہ اللہ (اللآلی المصنوعۃ :۳۲۶/۱) لکھتے ہیں:

اَبُو مُعَاوِيَةَ كَذَّابٌ يَصْنَعُ وَتَابَعَهٗ سَيْفُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَهُوَ شَرٌّ مِّنْهُ .

''ابومعاویہ جھوٹا اور وضاع ہے، سفیان ثوری سے بیان کرنے میں اس کی متابعت سیف بن محمد نے کر رکھی ہے، جو اس سے بھی زیادہ برا ہے۔''

سیف بن محمد کذاب وضاع کی یہ روایت مستدرک حاکم (۱۳۶/۳) اور تاریخ بغداد للخطیب (۸۱/۲) میں آتی ہے۔

اس میں بھی سفیان ثوری کا عنعنہ بھی ہے۔ اس میں علیم کی جگہ اغر ہے۔

ایک سند ابن مردویہ کے حوالے سے العِلَل المتناہیۃ لابن الجوزی (۳۳۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللآلی المصنوعۃ للسیوطی (۱/ ۳۲۷) میں آتی ہے۔

یہ جھوٹی سند ہے۔

① محمد بن احمد واسطی اگر لسان المیزان والا ہے تو ضعیف ہے۔ اگر محمد بن احمد بن حمدان بن عیسیٰ وراق ابوالطیب ہے تو وضاع اور کذاب ہے۔

② سفیان ثوری کا عنعنہ ہے۔

③ علیم الکندی مجہول الحال ہے۔

ایک سند حارث بن ابی اسامہ کے حوالے سے اللآلی المصنوعۃ للسیوطی (۱/ ۳۲۷) میں آتی ہے، یہ بھی جھوٹی سند ہے۔ یحییٰ

① بن ہاشم سمسار کذاب ہے۔

② سفیان ثوری کا عنعنہ ہے۔

③ علیم الکندی مجہول ہے۔

④ حنش بن معتمر جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

ایک سند المعجم لابن الاعرابی (۲۲۶۵) اور مناقب علی لابن المغازلی (۲۲) میں ہے۔ یہ جھوٹی سند ہے۔

① عبدالسلام بن صالح ابوصلت ہروی متروک، کذاب اور وضاع ہے۔

②، ③ عبدالرزاق اور سفیان ثوری کا عنعنہ ہے۔

④ علیم الکندی مجہول الحال ہے۔

یوں یہ سند باطل ہے۔

❁ سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ أَوَّلَ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وُرُودًا عَلٰى نَبِيِّهَا الْحَوْضَ أَوَّلُهَا إِيمَانًا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ .

''حوض کوثر پر سب سے پہلے سیدنا علی رضی اللہ عنہ حاضر ہوں گے۔ سب سے پہلے آپ ایمان لائے۔''

(اللآلي المصنوعة للسّيوطي : ۳۲۷/۱)

روایت منقطع ہے۔ ابو صادق کا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے سماع ولقا نہیں، جیسا کہ امام ابو حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا ہے۔ اس کی روایت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے واسطہ کے ساتھ ذکر ہوئی ہے، لہٰذا سَمِعْتُ ناسخ کی غلطی ہے یا راوی کا وہم۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تخلیق

سید مصطفیٰ موسوی خمینی نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں لکھا ہے:

كُنْتُ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ بَاطِنًا وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ظَاهِرًا .

''میں باطنی طور پر انبیائے کرام کے ساتھ تھا اور ظاہری طور پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہوں۔'' (مِصباح الهداية، ص 114-115)

بے سند بات ہے، دلائل اس کا ساتھ نہیں دیتے، اس سے غلو کی آبیاری ہوتی ہے اور عقیدہ حلول کا اثبات ہوتا ہے، وہ روایات جن سے یہ استدلال کیا گیا ہے، ان کی فنی حیثیت کیا ہے؟ ملاحظہ ہو:

دلیل نمبر ①

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كُنَّا أَنَا وَعَلِيٌّ نُورًا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ بِأَرْبَعَةَ عَشَرَ أَلْفَ عَامٍ، فَلَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ قَسَمَ ذٰلِكَ النُّورَ جُزْءَ يْنِ، فَجُزْءٌ أَنَا، وَجُزْءٌ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

''تخلیق آدم سے چودہ ہزار سال قبل میں اور علی اللہ کے ہاں محض نور تھے، آدم کو پیدا کیا گیا، تو اللہ نے اس نور کو دو حصوں میں تقسیم کیا، ایک حصہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَیں اور دوسرا حصہ علی ہے۔‘‘

(فضائل الصّحابة لأحمد : 1130، مناقب عليّ لابن المغازلي، ص 87)

تبصرہ :

باطل روایت ہے۔ اسے گھڑنے والا حسن بن علی بن زکریا بن صالح ابوسعید عاصمی بصری ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ يَضَعُ الْحَدِيْثَ . ’’یہ احادیث گھڑتا تھا۔‘‘

(المغني في الضّعفاء :253/1)

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ذَاكَ مَتْرُوْكٌ . ’’یہ متروک الحدیث ہے۔‘‘

(سؤالات السّهمي : 253)

نیز فرماتے ہیں:

مَتْرُوْكٌ . ’’متروک ہے۔‘‘

(تاريخ بغداد للخطيب : 384/7؛ وسندهٗ حسنٌ)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَضَعُ الْحَدِيْثَ، وَيَسْرِقُ الْحَدِيْثَ وَيَلْزِقُهٗ عَلٰى قَوْمٍ آخَرِيْنَ وَيُحَدِّثُ عَنْ قَوْمٍ لَّا يَعْرِفُوْنَ، وَهُوَ مُتَّهَمٌ فِيْهِمْ إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَخْلُقْهُمْ .

’’احادیث گھڑتا اور روایات سرقہ کر کے انہیں دوسرے راویوں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منسوب کر دیتا ہے۔ وہ ان لوگوں سے روایات بیان کرتا ہے، جو پیدا ہی نہیں ہوئے۔'' (الكامل في ضعفاء الرّجال: 338/2)

نیز فرماتے ہیں:

لِلْعَدَوِيِّ عَلٰى أَهْلِ الْبَيْتِ أَحَادِيثُ قَدْ وَضَعَهَا غَيْرُ مَا ذَكَرْتُ وَعَامَّةُ مَا حَدَّثَ بِهِ الْعَدَوِيُّ إِلَّا الْقَلِيلَ مَوْضُوعَاتٌ وَكُنَّا نَتَّهِمُهُ بَلْ نَتَيَقَّنُهُ أَنَّهُ هُوَ الَّذِي وَضَعَهَا عَلٰى أَهْلِ الْبَيْتِ وَغَيْرِهِمْ.

''مذکورہ روایات کے علاوہ عدوی نے اہل بیت کے متعلق اور بھی احادیث وضع کی ہیں، سوائے چند روایات کے اس کی اکثر روایات من گھڑت ہیں، ہم اس کو متہم قرار دیتے ہیں، بلکہ یقین سے کہتے ہیں کہ اسی نے اہل بیت وغیرہم کے فضائل میں احادیث وضع کی ہیں۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال: 343/2)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَ عَنِ الثِّقَاتِ بِالْبَوَاطِيلِ.

''ثقہ راویوں سے باطل روایات بیان کرتا ہے۔''

(ميزان الاعتدال: 507/1)

نیز فرماتے ہیں:

هٰذَا شَيْخٌ قَلِيلُ الْحَيَاءِ مَا تَفَكَّرَ فِيمَا يَفْتَرِيهِ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''شرم سے عاری بوڑھا، جھوٹ بولتے ہوئے ذرا نہیں سوچتا۔''

(میزان الاعتدال: 508/1)

خطیب بغدادی رحمہ اللہ بھی اسے ''وضاع'' سمجھتے ہیں۔

(تاریخ بغداد: 383/7)

حمزہ سہمی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابومحمد حسن بن علی بصری رحمہ اللہ کو اس کے متعلق فرماتے ہوئے سنا:

كَذَّابٌ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلَى النَّبِيِّ مَا لَمْ يَقُلْ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسی روایتیں بیان کرتا ہے، جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین نہیں۔''

(سؤالات السّهمي: 253)

دلیل نمبر ②

ایک روایت ہے:

لَمْ نَزَلْ فِي شَيْئٍ وَّاحِدٍ حَتّٰى أُخْتُرِقْنَا فِي صُلْبِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَجُزْءٌ أَنَا وَجُزْءٌ عَلِيٌّ .

''ہم ایک ہی چیز میں رہے، بالآخر ہمیں عبدالمطلب کی صلب سے جدا کر دیا گیا، اس کا ایک حصہ میں اور دوسرا علی ہیں۔''

(تاريخ دِمَشق لابن عساكر: 67/42)

تبصرہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

من گھڑت ہے۔حسن بن علی بصری عدوی ''وضاع'' ہے۔

دلیل نمبر ③

روایت ہے:

خُلِقْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ مِّنْ نُّوْرٍ وَّاحِدٍ .

''مجھے اور علی کو ایک نور سے پیدا کیا گیا ہے۔''

(الموضوعات لابن الجوزي :156/1)

تبصرہ :

روایت من گھڑت ہے، اسے احمد بن جعفر بن علی بن بیان نے جمع کیا ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَافِضِيًّا وَضَّاعًا . ''یہ رافضی اور وضاع ہے۔''

(تلخيص الموضوعات :110/1)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كُنَّا نَتَّهِمُهُ بِوَضْعِهَا بَلْ نَتَيَقَّنُ فِي ذٰلِكَ وَكَانَ مَعَ ذٰلِكَ رَافِضِيًّا .

''ہم یقین سے اسے جھوٹی احادیث گھڑنے کا مجرم قرار دیتے ہیں، یہ رافضی تھا۔'' (الكامل في ضعفاء الرّجال : 156/2)

نیز فرماتے ہیں:

عَامَّةُ أَحَادِيْثِهٖ مَوْضُوْعَةٌ وَكَانَ قَلِيْلُ الْحَيَاءِ فِي دَعَاوِيهِ عَلٰى قَوْمٍ لَعَلَّهُ لَمْ يَلْحَقْهُمْ وَوَضَعَ مِثْلَ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُنَا عَنْ يَحْيَى بْنِ بُكَيْرٍ بِأَحَادِيْثٍ مُسْتَقِيْمَةٍ بِنُسْخَةِ اللَّيْثِ وَيُشَوِّبُهَا بِمِثْلِ هٰذِهِ الْأَحَادِيْثُ الَّتِي ذَكَرْتُهَا عَنْهُ وَغَيْرَ ذٰلِكَ .

''اس کی اکثر روایات خانہ ساز ہیں، ایسے راویوں پر جھوٹ باندھنے میں بے حیا واقع ہوا تھا، جنہیں ملا تک نہیں، ایسی احادیث اس نے وضع کر رکھی ہیں، لیث کے نسخہ سے یحییٰ بن بکیر کی سند سے ہمیں مستقیم احادیث بیان کرتا تھا، پھر ان میں ایسی روایتیں شامل کر دیتا کر دیتا، جن کا ہم نے ذکر کیا ہے، ان کے علاوہ اور بھی ہیں۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 2/158-159)

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ كَذَّابٌ يَضَعُ الْحَدِيْثَ .

''جھوٹا احادیث وضع کرتا ہے۔'' (سوالات السّهمي : 236)

امام ابن یونس رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَافِضِيًّا يَضَعُ الْحَدِيْثَ . ''رافضی احادیث گھڑتا تھا۔''

(لسان الميزان لابن حجر : 2/108)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا وَضَعَهُ جَعْفَرُ بْنُ أَحْمَدَ وَكَانَ رَافِضِيًّا يَضَعُ الْحَدِيْثَ .

''اس روایت کو جعفر بن احمد نے گھڑا ہے، وہ رافضی احادیث وضع کرتا تھا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الموضوعات :156/1)

اس روایت میں اور بھی علت ہے، لہٰذا یہ روایت موضوع ومکذوب ہے۔

دلیل نمبر ④

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منسوب ہے:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَنْزَلَ قِطْعَةً مِّنْ نُّوْرٍ فَأَسْكَنَهَا فِي صُلْبِ آدَمَ، فَسَاقَهَا حَتّٰى قَسَّمَهَا جُزْئَيْنِ : جُزْءً ا فِي صُلْبِ عَبْدِ اللّٰهِ، وَجُزْءً ا فِي صُلْبِ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْرَجَنِي نَبِيًّا وَأَخْرَجَ عَلِيًّا وَصِيًّا .

''اللہ نے نور کا ٹکڑا نازل کیا، اسے سیدنا آدم علیہ السلام کی صلب میں ٹھہرایا، اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا، ایک حصے کو عبداللہ کی صلب میں ڈال دیا، دوسرے کو ابو طالب کی صلب میں رکھ دیا گیا، عبداللہ کی صلب سے میں نبی پیدا ہوا۔ ابو طالب کی صلب سے علی وصی پیدا ہوئے۔''

(مناقب عليّ لابن المَغازلي، ص 87)

تبصرہ :

انتہائی جھوٹی روایت ہے۔

① احمد بن علی قواریری واسطی کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

② محمد بن عبداللہ بن ابراہیم بن ثابت ابوبکر اشنانی ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ دجال اور وضاع ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(المغني في الضّعفاء : 601/2)

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَذَّابٌ دَجَّالٌ ـــ يَضَعُ الْأَحَادِيْثَ .

''جھوٹا دجال تھا، احادیث گھڑتا تھا۔''

(الضّعفاء والمتروكون : 495)

خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ كَذَّابًا يَضَعُ الْحَدِيْثَ .

''یہ کذاب احادیث وضع کرتا تھا۔'' (تاريخ بغداد : 440/5)

③ محمد بن مصفیٰ کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''تدلیس التسویۃ کا مرتکب ہے۔'' (تهذيب التّهذيب : 427/4)

④ بقیہ بن ولید بھی تدلیس التسویۃ کرتا تھا۔

⑤ ابوالزبیر (محمد بن مسلم مکی) مدلس ہے۔

⑥ سوید بن عبدالعزیز جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ أَحْمَدُ وَ جُمْهُوْرُ الْأَئِمَّةِ .

''امام احمد بن حنبل اور جمہور ائمہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(مَجمع الزّوائد : 148/3، 89/7)

دلیل نمبر ⑥

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَمَّا أَحَبَّ أَنْ يَّخْلُقَنِي، خَلَقَنِي نُطْفَةَ بَيْضَاءَ طَيِّبَةً فَأَوْدَعَهَا فِي صُلْبِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَمْ يَزَلْ يَنْقُلُهَا مِنْ صُلْبٍ طَاهِرٍ إِلٰى رَحْمٍ طَاهِرٍ إِلٰى نُوْحٍ وَإِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ ثُمَّ كَذٰلِكَ إِلٰى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يُصِبْنِي مِنْ دَنَسِ الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ افْتَرَقَتْ تِلْكَ النُّطْفَةُ شَطْرَيْنِ إِلٰى عَبْدِ اللّٰهِ وَأَبِي طَالِبٍ فَوَلَدَنِي أَبِي فَخَتَمَ اللّٰهُ بِيَ النُّبُوَّةَ وَوَلَدَ عَلِيٌّ فَخُتِمَتْ بِهِ الْوَصِيَّةُ ثُمَّ اجْتَمَعَتِ النُّطْفَتَانِ مِنِّي وَمِنْ عَلِيٍّ فَوَلَدَنَا الْجَهْرَ وَالْجُهَيْرَ الْحَسَنَيْنِ فَخَتَمَ اللّٰهُ بِهِمَا أَسْبَاطَ النُّبُوَّةِ وَجَعَلَ ذُرِّيَّتِي مِنْهُمَا .

''اللہ نے میری تخلیق کرنا چاہی، تو مجھے پاک نطفے میں پیدا کر کے آدم کی پشت میں رکھ دیا۔ وہ نطفہ پاک پشتوں سے پاک رحموں جیسے نوح سے ابراہیم اور ابراہیم سے عبد المطلب تک منتقل ہوتا رہا، مجھے جاہلیت کی میل کچیل سے محفوظ رکھا گیا، پھر وہ نطفہ دو حصوں عبداللہ اور ابو طالب میں تقسیم ہو گیا، میرے باپ کے ذریعے میری پیدائش ہوئی، مجھ پر اللہ نے نبوت ختم کر دی، پھر علی رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے، جن پر وصیت ختم ہوئی، پھر میری اور علی کی طرف سے دونوں نطفے جمع ہو گئے، ہمارے ذریعے حسنین کریمین نے جنم لیا، ان دونوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے نبوت کی ذریت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ فرمادیا، میری اولاد ان دونوں سے جاری فرمادی۔‘‘

(الأمالي لأبي جعفر الطّوسي الرّافضي : 500-501)

تبصرہ :

جھوٹ کا پلندہ ہے۔

① ابو مفضل محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبیداللہ بہلول بن ہمام شیبانی وضاع ہے۔

❁ ابن غضائری شیعہ لکھتے ہیں:

وَضَّاعٌ، كَثِيْرُ الْمَنَاكِيْرِ، وَرَأَيْتُ كُتُبَهُ وَفِيْهَا الْأَسَانِيْدُ مِنْ دُوْنِ الْمُتُوْنِ وَالْمُتُوْنُ مِنْ دُوْنِ الْأَسَانِيْدِ وَأَرٰى تَرْكَ مَا يُنْفَرَدُ بِهٖ .

’’احادیث گھڑتا تھا، اکثر منکر روایتیں بیان کی ہیں، میں نے اس کی کتب کا مطالعہ کیا، اس میں سندیں بغیر متن کے اور متن بغیر سند کے تھے، میرے مطابق اس کی منفرد روایات ترک کردی جائیں۔‘‘

(الخلاصة لابن داود الحِلّي ص 252)

❁ شیعہ عالم نجاشی کہتے ہیں:

كَانَ فِي أَوَّلِ أَمْرِهٖ ثَبْتًا ثُمَّ خَلَطَ وَرَأَيْتُ جُلَّ أَصْحَابِنَا يَغْمِزُوْنَ وَيُضَعِّفُوْنَ .

’’ابتدا میں ثقہ تھا، پھر سٹھیا گیا، ہمارے اکثر علما اس پر جرح کرتے اور اسے ضعیف قرار دیتے تھے۔‘‘(رجال النّجاشي، ص 396)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ ابوجعفر طوسی لکھتے ہیں:

كَثِيْرُ الرِّوَايَةِ إِلَّا أَنَّهٗ ضَعَّفَهٗ قَوْمٌ .

''کثیر الروایہ تھا، البتہ اسے ایک بڑی جماعت نے ضعیف کہا ہے۔

(رجال الطّوسي، ص 511)

② ابواحمد عبیداللہ بن حسین بن ابراہیم علوی نصیبی کی توثیق نہیں مل سکی۔

ابومفضل نے کہا ہے۔

اَلشَّيْخُ الشَّرِيْفُ الصَّالِحُ .

''یہ شیخ شریف اور نیک ہے۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 348/10)

ابومفضل خود وضاع ہے، لہٰذا اس کی توثیق معتبر نہیں۔

③ علی بن حمزہ بن حسن علوی کی اہل سنت کی کتابوں میں توثیق نہیں مل سکی۔

نجاشی (رجال النجاشی : ۲۷۲) اور ابن داود حلی (رجال الحلی : ۱۳۸) نے اسے ''ثقہ'' کہا ہے، لیکن اہل سنت کے ہاں یہ توثیق معتبر نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی افضلیت

اہل سنت والجماعت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ امت میں افضل سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، اس حقیقت کا اظہار سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دور خلافت میں برسر منبر فرمایا۔ وہ روایات موضوع اور من گھڑت ہیں، جن سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی افضلیت ثابت ہوتی ہے۔

دلیل نمبر ①

سیدنا معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَوَ مَا تَرْضَيْنَ أَنِّي زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا .

''فاطمہ! کیا آپ خوش نہیں کہ میں نے آپ کی شادی اس سے کی، جو میری امت میں اسلام لانے والوں میں سب سے مقدم، سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ بردباری کا مظاہرہ کرنے والے ہیں۔''

(مسند الإمام أحمد : 26/5، المُعجم الكبير للطّبراني : 230-229/20، تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 126/42)

تبصرہ :

سند ضعیف ہے۔

خالد بن طہمان ضعیف اور مختلط ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خُلِّطَ خَالِدٌ الْخَفَّافُ قَبْلَ مَوْتِهٖ بِعَشْرِ سِنِينَ، وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ ثِقَةً، وَكَانَ فِي تَخْلِيطِهٖ كُلُّ مَا جَاءُوهُ بِهٖ وَرَآهُ؛ قَرَأَهُ.

''خالد خفاف وفات سے دس سال پہلے مختلط ہو گیا تھا۔ پہلے ثقہ تھا، لیکن اختلاط کے بعد تلقین قبول کرنے لگا تھا۔''

(الكامل لابن عدي: 19/3، وسندهٗ حسنٌ)

یہ معلوم نہیں کہ کس نے اس سے اختلاط سے پہلے سنا ہے، کس نے بعد میں سنا ہے، لہٰذا سند ضعیف ہے۔

دلیل نمبر ②

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ اللہ کے رسول نے میری شادی سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کر دی، جبکہ وہ فقیر اور نادار آدمی تھے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا فَاطِمَةُ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اطَّلَعَ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ، فَاخْتَارَ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا أَبُوكِ، وَالْآخَرُ بَعْلُكِ.

''فاطمہ! کیا آپ خوش نہیں ہیں کہ اللہ نے زمین والوں کی طرف جھانکا، ان میں دو آدمیوں کا انتخاب کیا، جن میں ایک آپ کے والد ہیں اور دوسرے آپ کے شوہر ہیں۔''

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم: 129/3)

تبصرہ:

جھوٹی سند ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بَلْ مَوْضُوْعٌ عَلٰى سُرَيْجٍ . ''یہ سریج بن یونس پر جھوٹ ہے۔''

(تلخيص المستدرك : 129/3)

سریج تو ثقہ ہیں، یہ کاروائی ابوبکر محمد بن احمد بن سفیان ترمذی نے کی ہے، یہ ''کذاب'' ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَبُوْ بَكْرٍ التِّرْمِذِيُّ وَلَعَلَّهُ الْبَاهِلِيُّ رَوٰى عَنْ سُرَيْجِ بْنِ يُوْنُسَ حَدِيْثًا مَّوْضُوْعًا هُوَ الْمُتَّهَمُ بِهٖ .

''ابوبکر ترمذی شاید یہ باہلی ہے، اس نے سریج بن یونس کے واسطے سے ایک من گھڑت روایت بیان کی ہے، یہ اس کے ساتھ متہم ہے۔''

(ميزان الاعتدال : 457/3، ت : 7140)

① یہ باہلی ہو اور یا غیر باہلی..... بہر حال کذاب اور متہم ہے۔

اس روایت کو حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''کذب'' قرار دیا ہے۔

(تلخيص المستدرك : 129/3)

ابن عراق الکنانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَبُوْ بَكْرٍ التِّرْمَذِيُّ عَنْ سُرَيْجِ بْنِ يُوْنُسَ بِخَبَرٍ مَّوْضُوْعٍ هُوَ الْمُتَّهَمُ بِهٖ .

''ابوبکر ترمذی نے سریج بن یونس کے واسطے سے ایک موضوع روایت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیان کی ہے، یہ اس کے ساتھ متہم ہے۔‘‘

(تنزيه الشّريعة :298/1)

② امام حاکم رحمہ اللہ کا استاذ احمد بن محمد بن سری ابوبکر بن ابی دارم کذاب ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَافِضِيًّا يَرْوِي فِي ثَلْبِ الصَّحَابَةِ الْمَنَاكِيْرِ وَاتُّهِمُ بِالْوَضْعِ .

’’رافضی، صحابہ کی تنقیص میں منکر روایتیں بیان کرتا تھا، متہم بالوضع ہے۔‘‘

(تاريخ الإسلام : 40/8)

نیز فرماتے ہیں:

جَمَعَ فِي الْحَطِّ عَلَى الصَّحَابَةِ وَكَانَ يَتَرَفَّضُ وَقَدِ اتُّهِمَ فِي الْحَدِيْثِ .

’’اس نے صحابہ کی تنقیص میں روایات جمع کی تھیں، یہ رافضی تھا اور حدیث میں متہم تھا۔‘‘(تذكرة الحفاظ : 884/3)

③ اعمش مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

دلیل نمبر ③

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کی، تو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ کے رسول! آپ نے میری شادی ایک فقیر سے کر دی ہے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَمَا تَرْضِيْنَ أَنَّ اللّٰهَ اخْتَارَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَبُوْكَ وَالْآخَرُ زَوْجُكُ .

''کیا آپ خوش نہیں کہ اللہ نے اہل زمین سے دو بندوں کا انتخاب کیا۔ ان میں ایک آپ کے والد اور دوسرے آپ کے شوہر ہیں۔''

(تاريخ بغداد للخطيب 195/4، العِلَل المتناهية لابن الجوزي :351)

تبصرہ :

باطل سند ہے۔

① ابراہیم بن حجاج اور اس کی روایت کے متعلق حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

نُكْرَةٌ لَّا يُعْرَفُ وَالْخَبَرُ الَّذِي رَوَاهُ بَاطِلٌ .

''اس کی روایات منکر ہیں، خود غیر معروف ہے، اس کی یہ روایت باطل ہے۔''

(ميزان الاعتدال :26/1، ت : 65)

علامہ ابن عراق رحمہ اللہ نے ''مجہول'' کہا ہے۔

(تنزيه الشّريعة :392/1)

②، ③ عبدالرزاق اور ابن ابی نجیح مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔ المعجم الکبیر للطبرانی (۱۱/ ۷۷، ح : ۱۱۱۵۴)، الکامل لابن عدی (۳۳۱/۵)، تاریخ بغداد للخطیب (۱۹۵/۴)، المستدرک للحاکم (۱۲۹/۳) العِلَل المتناہیۃ لابن الجوزی (۳۵۲) میں ابراہیم بن حجاج کی متابعت عبدالسلام بن صالح ابوصلت ہروی نے کر رکھی ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَابَعَهٗ عَبْدُالسَّلَامُ بْنُ صَالِحٍ أَحَدُ الْهَلْكٰى عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ .

''عبدالسلام بن صالح نے اس کی متابعت کی ہے، عبدالرزاق سے اس مصیبت کو بیان کرنے والوں میں یہ بھی شامل ہے۔''

(میزان الاعتدال :26/1)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لِعَبْدِ السَّلَامِ هٰذَا عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ أَحَادِيْثُ مَّنَاكِيْرَ فِي فَضَائِلِ عَلِيٍّ وَفَاطِمَةَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَهُوَ مُتَّهَمٌ فِي هٰذِهِ الْأَحَادِيْثِ .

''عبدالسلام بن صالح کی سیدنا علی، سیدہ فاطمہ، سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہم کے فضائل میں عبدالرزاق رحمہ اللہ کے واسطے سے روایات منکر ہیں، ان میں یہ متہم ہے۔'' (الكامل في ضعفاء الرّجال : 332/5)

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ خَبِيْثًا رَافِضِيًّا . ''خبیث رافضی تھا۔''

(تاريخ بغداد للخطيب :51/11)

امام ساجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يُحَدِّثُ بِمَنَاكِيرَ هُوَ عِنْدَهُمْ ضَعِيْفٌ .

''منکر روایتیں بیان کرتا ہے، محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔''

(تاريخ بغداد للخطيب :51/11)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَكُنْ عَنْدِي بِصَدُوْقٍ وَهُوَ ضَعِيْفٌ .

''میرے نزدیک یہ سچا نہیں ہے، بلکہ ضعیف ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 48/6)

امام ابوزرعہ رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا أُحَدِّثُ عَنْهُ وَلَا أَرْضَاهُ .

''نہ میں اس سے روایت کرتا ہوں، نہ اس سے راضی ہوں۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 48/6)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ وَأَهْلِ الْعِرَاقِ الْعَجَائِبَ فِي فَضَائِلِ عَلِيٍّ وَأَهْلِ بَيْتِهِ لَا يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِهِ إِذَا انْفَرَدَ .

''حماد بن زید اور اہل عراق سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل بیت کے بارے میں عجیب وغریب روایات بیان کیا کرتا تھا، جن روایات میں یہ منفرد ہو ان سے دلیل پکڑنا جائز نہیں۔'' (كتاب المَجروحين : 151/2)

امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ رَافِضِيًّا خَبِيْثًا . ''خبیث رافضی تھا۔''

(الضّعفاء الكبير : 70/3)

حافظ ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَرْوِي أَحَادِيْثَ مَنَاكِيْرَ . ''منکر روایات بیان کرتا ہے۔''

(الضّعفاء : 40)

اس پر مزید جروح بھی ہیں، لہٰذا حافظ ابن حجر رحمہ اللہ (تقریب التہذیب : ۴۰۷۰) کا ''صدوق لہ مناکیر'' قرار دینا درست نہیں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''متروک'' بھی کہا ہے۔

(تخریج أحادیث الکشّاف : 465/2)

نیز فرمایا: ضَعِيْفٌ يَسْرِقُ الْحَدِيْثَ .

''یہ ضعیف ہے اور احادیث میں سرقہ کا مرتکب تھا۔''

(الدّراية : 133/1)

امام خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ ضَعَّفَ جَمَاعَةٌ مِّنَ الْأَئِمَّةِ أَبَا الصَّلْتِ وَتَكَلَّمُوْا فِيهِ .

''ابوصلت کو محدثین کی جماعت نے ضعیف کہا اور اس پر جرح کی ہے۔''

(تاریخ بغداد : 51/11)

④ ابن ابی نجیح کا عنعنہ ہے۔

لہٰذا یہ سند بھی من گھڑت ہے۔

تاریخ بغداد للخطیب البغدادی (۱۹۶/۴) میں ابراہیم بن حجاج کی متابعت احمد بن عبداللہ بن یزید ہشیمی نے کی ہے، یہ بھی متہم ہے۔

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَضَعُ الْحَدِيْثَ . ''احادیث گھڑتا ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال :192/1)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَالثِّقَاتِ الْاَوَابِدَ وَالطَّامَاتِ .

''یہ عبدالرزاق رحمہ اللہ اور دیگر ثقات سے جھوٹی روایتیں بیان کرتا ہے۔''

(كتاب المَجروحين :152/1)

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ وَغَيْرِهٖ بِالْمَنَاكِيْرِ، يُتْرَكُ حَدِيْثُهٗ .

''یہ عبدالرزاق رحمہ اللہ وغیرہ سے منکر روایتیں بیان کرتا ہے، اس کی حدیث کو متروک قرار دیا گیا ہے۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 220/4؛ وسندهٗ حسنٌ)

نیز ابن ابی نجیح کا عنعنہ بھی ہے۔

المعجم الکبیر للطبرانی (۱۱/ ۷۷، ح: ۱۱۱۵۳) میں ابراہیم بن حجاج کی متابعت محمد بن جابان جندیسابوری اور حسن بن علی معمری نے کی ہے۔ مگر یہ سند بھی باطل ہے۔

① محمد بن سعید بن جابان جندیسابوری کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

② حسن بن علی معمری موصول اور موقوف کو مرفوع بیان کرنے والا تھا۔ اس کا امام عبدالرزاق سے سماع ممکن نہیں۔

③، ④ عبدالرزاق اور ابن ابی نجیح کا عنعنہ بھی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الکامل لابن عدی (۵/ ۳۱۳، ت:۱۴۶۳) میں ابراہیم بن حجاج کی متابعت محمد بن سہل بخاری نے کر رکھی ہے، یہ سند بھی موضوع ہے۔

① حسن بن عثمان ابوسعید تستری کذاب ہے۔

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ عِنْدِي يَضَعُ الْحَدِيْثَ وَيَسْرِقُ حَدِيْثَ النَّاسِ .

''میرے مطابق احادیث گھڑتا تھا اور احادیث کا سرقہ کرتا تھا۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال: 345/2)

عبدان اہوازی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

هُوَ كَذَّابٌ . ''جھوٹا ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال: 345/2)

② ابن ابی نجیح کا عنعنہ ہے۔

دلیل نمبر ④

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اطَّلَعَ إِلٰى أَهْلِ الْأَرْضِ فَاخْتَارَ مِنْهُمْ أَبَاكِ، فَبَعَثَهُ نَبِيًّا، ثُمَّ اطَّلَعَ الثَّانِيَةَ فَاخْتَارَ بَعْلَكِ فَأَوْحٰى إِلَيَّ فَأَنْكَحْتُهُ وَاتَّخَذْتُهُ وَصِيًّا؟

''آپ جانتی ہیں، اللہ نے اہل زمین کی طرف دیکھا، تو آپ کے والد کا انتخاب کیا، اللہ نے انہیں نبی بنا کر مبعوث فرمایا، دوسری مرتبہ دیکھا، تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ کے خاوند کا انتخاب کیا، ان کے متعلق میری طرف وحی کی کہ میں آپ کی شادی ان سے کر دوں، میں نے انہیں وصی بنالیا ہے۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : 171/4، ح : 4046)

تبصرہ :

سند کئی وجوہ سے باطل ہے۔

① حسین بن حسن اشقر جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

② قیس بن الربیع بھی جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

حافظ عراقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ . ''جمہور نے ضعیف کہا ہے۔''

(المُغني عن حمل الأسفار : 70/4، فيض القدير للمَناوي : 92/3)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ النَّاسُ . ''محدثین نے ضعیف کہا ہے۔''

(مَجمع الزّوائد : 190/2)

③ اعمش مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

④ عبایۃ بن ربعی متکلم فیہ ہے۔

حافظ سیوطی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حُسَيْنٌ الْأَشْقَرُ مُتَّهَمٌ وَقَيْسُ بْنُ الرَّبِيْعِ لَا يُحْتَجُّ بِهٖ وَعُبَايَةَ بْنُ رِبْعِيٍّ قَالَ الْعُقَيْلِيُّ : شِيْعِيٌّ غَالٍ مُلْحِدٌ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''حسین اشقر متہم بالکذب، قیس بن ربیع اور عبایہ بن ربعی سے احتجاج ناجائز ہے، امام عقیلی رحمہ اللہ نے کہا: یہ کٹر ملحد (بے دین) شیعہ تھا۔''

(ذيل الأحاديث الموضوعة، ص 58)

دلیل نمبر ⑤

علی ہلالی سے روایت ہے:

دَخَلْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَكَاتِهِ الَّتِي قُبِضَ فِيهَا، فَإِذَا فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عِنْدَ رَأْسِهِ، قَالَ: فَبَكَتْ حَتَّى ارْتَفَعَ صَوْتُهَا، فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَرْفَهُ إِلَيْهَا، فَقَالَ: حَبِيبَتِي فَاطِمَةُ مَا الَّذِي يُبْكِيكِ؟ فَقَالَتْ: أَخْشَى الضَّيْعَةَ مِنْ بَعْدِكَ، فَقَالَ: يَا حَبِيبَتِي، أَمَا عَلِمْتِ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ اطَّلَعَ إِلَى الْأَرْضِ اطِّلَاعَةً فَاخْتَارَ مِنْهَا أَبَاكِ فَبُعِثَ بِرِسَالَتِهِ، ثُمَّ اطَّلَعَ اطِّلَاعَةً فَاخْتَارَ مِنْهَا بَعْلَكِ وَأَوْحٰى إِلَيَّ أَنْ أُنْكِحَكِ إِيَّاهُ، يَا فَاطِمَةُ وَنَحْنُ أَهْلُ بَيْتٍ قَدْ أَعْطَانَا اللّٰهُ سَبْعَ خِصَالٍ لَمْ يُعْطَ أَحَدٌ قَبْلَنَا، وَلَا يُعْطٰى أَحَدٌ بَعْدَنَا: أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ، وَأَكْرَمُ النَّبِيِّينَ عَلَى اللّٰهِ، وَأَحَبُّ الْمَخْلُوقِينَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَأَنَا أَبُوكِ، وَوَصِيِّي خَيْرُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْأَوْصِيَاءِ وَأَحَبُّهُمْ إِلَى اللّٰهِ، وَهُوَ بَعْلُكِ، وشَهِيدُنَا خَيْرُ الشُّهَدَاءِ وَأَحَبُّهُمْ إِلَى اللّٰهِ، وَهُوَ عَمُّكِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَهُوَ عَمُّ أَبِيكِ، وَعَمُّ بَعْلِكِ، وَمِنَّا مَنْ لَهُ جَنَاحَانِ أَخْضَرَانِ يَطِيرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ حَيْثُ يَشَاءُ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّ أَبِيكِ وَأَخُو بَعْلِكِ، وَمِنَّا سِبْطَا هٰذِهِ الْأُمَّةِ، وَهُمَا ابْنَاكِ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، وَهُمَا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَأَبُوهُمَا وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ خَيْرٌ مِنْهُمَا، يَا فَاطِمَةُ وَالَّذِي بَعَثَنِي بِالْحَقِّ إِنَّ مِنْهُمَا مَهْدِيَّ هٰذِهِ الْأُمَّةِ إِذَا صَارَتِ الدُّنْيَا هَرْجًا وَمَرْجًا، وَتَظَاهَرَتِ الْفِتَنُ، وَتَقَطَّعَتِ السُّبُلُ، وَأَغَارَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ، فَلَا كَبِيرَ يَرْحَمُ صَغِيرًا، وَلَا صَغِيرَ يُوَقِّرُ كَبِيرًا، فَيَبْعَثُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ ذٰلِكَ مِنْهُمَا مَنْ يَفْتَتِحُ حُصُونَ الضَّلَالَةِ، وَقُلُوبًا غُلْفًا، يَقُومُ بِالدِّينِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ كَمَا قُمْتُ بِهِ فِي أَوَّلِ الزَّمَانِ، وَيَمْلَأُ الدُّنْيَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا، يَا فَاطِمَةُ لَا تَحْزَنِي وَلَا تَبْكِي؛ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَرْحَمُ بِكِ وَأَرْأَفُ عَلَيْكِ مِنِّي، وَذٰلِكَ لِمَكَانِكِ مِنِّي، ومَوْضِعِكِ مِنْ قَلْبِي، وزَوَّجَكِ اللّٰهُ زَوْجَكِ وَهُوَ أَشْرَفُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَهْلِ بَيْتِكِ حَسَبًا، وَأَكْرَمُهُمْ مَنْصِبًا، وَأَرْحَمُهُمْ بِالرَّعِيَّةِ، وَأَعْدَلُهُمْ بِالسَّوِيَّةِ، وأَبْصَرُهمْ بِالْقَضِيَّةِ، وَقَدْ سَأَلْتُ رَبِّي عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تَكُونِي أَوَّلَ مَنْ يَلْحَقُنِي مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : فَلَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ تَبْقَ فَاطِمَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بَعْدَهُ إِلَّا خَمْسَةً وَسَبْعِينَ يَوْمًا حَتّٰى أَلْحَقَهَا اللّٰهُ بِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''میں رسول اللہ ﷺ کے مرض وفات میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے سر کے پاس تھیں، وہ اونچی آواز سے رونے لگیں، رسول اللہ ﷺ نے نگاہ ان کی طرف اٹھائی، فرمایا : پیاری فاطمہ کیوں رو رہی ہے؟ عرض کیا : مجھے آپ کے بعد ضیاع کا خدشہ ہے، فرمایا: پیاری بیٹی! اللہ تعالیٰ نے اہل زمین کی طرف جھانکا، ان میں آپ کے باپ کا انتخاب کیا، انہیں نبی بنا کر مبعوث کیا، دوسری مرتبہ جھانکا، ان میں آپ کے خاوند علی کو پسند کیا، میری طرف وحی کی کہ میں آپ کی شادی صرف انہی سے کروں، فاطمہ! اللہ نے اہل بیت کو سات ایسی خصلتیں عطا کی ہیں، جو نہ ہم سے پہلے کسی کو ملیں نہ ہمارے بعد کسی کو عطا ہوں گی، میں خاتم النبیین ہوں، تمام انبیاء پر مجھے عزت بخشی، تمام مخلوق میں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہوں، ان عظمتوں کا مالک میں تیرا باپ ہوں، میرا وصی تمام اوصیا سے بہتر ہے، اللہ کو سب سے زیادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محبوب ہے، جو آپ کا خاوند ہے، ہمارا شہید تمام شہدا سے بہتر ہے، اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہے، یعنی حمزہ بن عبدالمطلب، جو آپ، آپ کے باپ اور آپ کے خاوند کے چچا ہیں، ہم میں سے ایک وہ ہیں جن کے دو سبز پر ہیں، جو جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑتے ہیں، جہاں چاہتے ہیں۔ جو آپ کے باپ کے چچازاد اور آپ کے خاوند کے بھائی ہیں۔ ہم میں سے اس امت کے دو نواسے ہیں، جو کہ آپ کے صاحبزادے (حسنین کریمین) ہیں، وہ جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں، اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق دے کر مبعوث کیا ہے، ان کے باپ ان سے بہتر ہیں، فاطمہ! اس ذات کی قسم! جس نے مجھے حق دے کر مبعوث کیا ہے، ان کی اولاد سے اس امت کے مہدی ہوں گے، اس وقت دنیا میں قتل و غارت عام ہوگا، فتنے نمودار ہوں گے، راستے بند ہو جائیں گے، لوگ ایک دوسرے پر شب خون ماریں گے، بڑے چھوٹوں پر رحم کریں گے، نہ چھوٹے بڑوں کی عزت کریں گے، اسی اثنا میں اللہ ان کے ہاں مہدی بھیجیں گے، جو گمراہی کے قلعے فتح کریں گے، بند دلوں کو کھولیں گے، وہ دین کو اخیر زمانے میں اس طرح قائم کر دیں گے، جس طرح میں نے شروع میں قائم کیا تھا، وہ دنیا کو عدل سے بھر دیں گے، جس طرح ظلم سے بھری ہوگی، فاطمہ! حزن وملال اور گریہ زاری سے کام نہ لیجئے، میری وجہ سے اللہ آپ پر رحم کریں گے، آپ کو یہ عظمت میری ذات اور میرے دل میں آپ کی محبت کی وجہ سے ملی ہے، اللہ نے آپ کی شادی خاندان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سب سے زیادہ حسب وشرف والے شخص سے کی ہے، وہ خاندان کے سب سے معزز منصب والے، انسانوں پر رحیم، سب سے زیادہ عادل اور بہترین بصیرت کے ساتھ فیصلہ کرنے والے ہیں، فاطمہ! میں نے اللہ سے التجا کی ہے کہ میرے اہل بیت میں آپ سب سے پہلے مجھے ملیں۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے ۷۵ دن بعد فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا ملیں۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : 57/3، المُعجم الأوسط للطّبراني : 327/6)

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے۔

① ہیثم بن حبیب کی توثیق قطعاً ثابت نہیں ہے، یہ متہم ہے، رہا ابن حجر رحمہ اللہ کا یہ کہنا کہ اسے امام ابن حبان رحمہ اللہ نے الثقات میں ذکر کیا ہے، تو یہ درست نہیں۔ ابن حبان رحمہ اللہ نے ہیثم بن حبیب بصری کو الثقات میں ذکر کیا ہے، نہ کہ اس ہیثم کو۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اَلْهَيْثَمُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ بِخَبَرٍ بَاطِلٍ فِي الْمَهْدِيِّ هُوَ الْمُتَّهَمُ بِهٖ .

''ہیثم بن حبیب امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے مہدی کے بارے میں جھوٹی روایت بیان کرتا ہے، یہ اسی کی گھڑنتل ہے۔''

(میزان الاعتدال : 320/4، ح : 9294)

علامہ ابن عراق رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

قَالَ الذَّهْبِيُّ : مَوْضُوْعٌ وَالْمُتَّهَمُ بِهِ الْهَيْثَمُ .

''حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں : یہ من گھڑت ہے، ہیثم بن حبیب کی کاروائی ہے۔''(تنزيه الشّريعة :403/1)

نیز فرماتے ہیں:

اَلْهَيْثَمُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ بِخَبَرٍ بَاطِلٍ فِي الْمَهْدِيِّ هُوَ الْمُتَّهَمُ بِهٖ كَذَا فِي الْكَشْفِ الْحَثِيْثِ .

''ہیثم بن حبیب امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے مہدی کے بارے میں جھوٹی روایت بیان کرتا ہے، یہ حدیث اسی نے گھڑی ہے، جیسا کہ ''الکشف الحثیث'' میں ہے۔''(تنزيه الشّريعة :123/1)

ابن عجمی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اَلْهَيْثَمُ بْنُ حَبِيْبٍ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ بِخَبَرٍ بَاطِلٍ فِي الْمَهْدِيِّ هُوَ الْمُتَّهَمُ بِهٖ بِوَضْعِهٖ .

''ہیثم بن حبیب امام سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ سے مہدی کے بارے میں جھوٹی روایتیں بیان کرتا ہے، یہ روایت اس کے ہاتھ کی صفائی ہے۔''

(الكشف الحثيث عمّن رُمِيَ بوَضع الحديث ، ص 161، ت : 822)

② سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

③ علی بن علی ہلالی کی توثیق نہیں مل سکی۔

اس کے والد سے یہی روایت آئی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علی رضی اللہ عنہ خیر البشر

پہلی اُمتوں میں بگاڑ کا سب سے بڑا سبب غلو تھا، غلو چونکہ شرک کا بنیادی سبب تھا، بدعات کے چور دروازے اسی سے کھلتے، اسی لئے ممنوع قرار دیا گیا، لیکن برا ہو شیطان کا اس نے غلو پر مبنی روایات گھڑ کر معاشرے میں پھیلا دیں، بعض روایات ان میں سے اس مضمون کی ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ بشریت میں سے اعلی ہیں، ان کی فنی حیثیت پیش کی جا رہی ہے:

روایت نمبر ①

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلِيٌّ خَيْرُ الْبَشَرِ، فَمَنْ أَبٰى فَقَدْ كَفَرَ.

''علی خیر البشر ہیں، جس انکار کیا، اس نے کفر کیا۔''

(تاريخ بغداد للخطيب: 421/7)

تبصرہ:

من گھڑت ہے۔

① حسن بن محمد بن یحییٰ علوی کذاب ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''متہم'' کہا ہے۔

(ميزان الاعتدال: 521/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نیز لکھتے ہیں:

هٰذَانِ دَالَانِ عَلٰى كِذْبِهٖ وَعَلٰى رِفْضِهٖ .

''یہ دونوں حدیثیں اس کے جھوٹا اور رافضی ہونے پر دلیل ہیں۔''

(میزان الاعتدال :521/1)

نیز ''کذاب'' کہا ہے۔

(تلخیص الموضوعات :115/1)

علامہ ابن عراق رحمہ اللہ کہتے ہیں:

قَالَ الذَّهْبِيُّ أَتَّهِمُهٗ لِأَنَّهٗ رَوٰى بِقِلَّةِ حَيَاءٍ بِإِسْنَادِ الصَّحِيْحَيْنِ عَلِيٌّ خَيْرُ الْبَشَرِ وَهُوَ مَوْضُوْعٌ .

''حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: میں اسے متہم اس لئے کہتا ہوں کہ اس نے بے شرمی کا ثبوت دیتے ہوتے ہوئے صحیحین کی سند کے ساتھ ''علی خیر البشر ہیں'' والی حدیث نتھی کر دی ہے، جو کہ من گھڑت ہے۔''

(تنزیه الشّریعة :49/1)

② سفیان ثوری رحمہ اللہ کا عنعنہ ہے۔

خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيْثٌ مُّنْكَرٌ لَا أَعْلَمُ رَوَاهُ سِوَى الْعَلْوِيِّ بِهٰذَا الْأَسْنَادِ وَلَيْسَ بِثَابِتٍ .

''حدیث منکر ہے، میرے خیال میں علوی کے علاوہ کسی نے یہ روایت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس سند سے بیان نہیں کی، یہ سند ثابت نہیں ہے۔‘‘

(تاریخ بغداد : 421/7)

روایت نمبر ②

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلِيٌّ خَيْرُ الْبَشَرِ فَمَنْ أَبٰى فَقَدْ كَفَرَ .

’’علی خیر البشر ہیں، جس نے انکار کیا، اس نے کفر کیا۔‘‘

(الموضوعات لابن الجوزي :348/1)

تبصرہ :

سند موضوع ہے۔

① احمد بن نصر ذراع کذاب اور دجال ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ دَجَّالٌ . ’’یہ سخت جھوٹا ہے۔‘‘

(تلخيص الموضوعات :114/1)

② یحییٰ بن یعلی ’’ضعیف‘‘ ہے۔

③ اعمش مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

دلیل نمبر ③

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ لَّمْ يَقُلْ : عَلِيٌّ خَيْرُ النَّاسِ، فَقَدْ كَفَرَ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جو علی کو خیر الناس نہیں کہتا کافر ہے۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 192/3، الموضوعات لابن الجوزي : 349/1، الأباطيل والمناكير للجوزقاني :167/1)

تبصرہ:

سند باطل ہے۔

① محمد بن کثیر کوفی ضعیف ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حجر : 6253)

امام بخاری رحمہ اللہ نے ''منکر الحدیث'' کہا ہے۔

(التّاريخ الكبير :217/1)

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيْفُ الْحَدِيْثِ وَكَانَ يَحْيَى بْنُ مَعِيْنٍ يُحْسِنُ الْقَوْلَ فِيهِ .

''ضعیف الحدیث ہے، البتہ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ اس کے بارے میں اچھی رائے رکھتے تھے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 69/8)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

خَرَقْنَا حَدِيْثَهُ وَلَمْ نَرْضَهُ .

''ہم نے اس کے حدیثی اوراق پھاڑ دیے تھے، ہم اس سے راضی بھی نہیں ہیں۔''(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 69/8)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَانَ مِمَّنْ يَّنْفَرِدُ عَنِ الثِّقَاتِ بِالْأَشْيَاءِ الْمَقْلُوْبَاتِ الَّتِي إِذَا سَمِعَهَا مِنَ الْحَدِيْثِ صِنَاعَتَهٗ عَلِمَ أَنَّهَا مَعْمُوْلَةٌ أَوْ مَقْلُوبَةٌ لَا يُحْتَجُّ بِهٖ بِحَالٍ.

''وہ قابل اعتماد راویوں سے مقلوب روایتیں بیان کرنے میں منفرد تھا، جنہیں حدیث کا علم رکھنے والا سن کر جان لیتا کہ یہ خود ساختہ اور الٹ پلٹ ہیں، کسی صورت میں اس سے دلیل نہیں لی جا سکتی۔''

(كتاب المَجروحين: 287/2)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لِابْنِ كَثِيْرٍ غَيْرَ مَا ذَكَرْتُ وَالضُّعْفُ عَلٰى حَدِيْثِهٖ وَرِوَايَاتِهٖ بَيِّنٌ.

''مذکورہ روایتوں کے علاوہ ابن کثیر کی اور بھی روایتیں ہیں، اس کی حدیث اور روایت کا ضعف واضح ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال: 254/6)

امام علی بن مدینی رحمہ اللہ اور امام عجلی رحمہ اللہ کی جرح کے علاوہ اس پر اور بھی جروح ہیں، یہ انتہائی ضعیف ہے۔

② اعمش مدلس ہیں، سماع کی تصریح ثابت نہیں۔

دلیل نمبر ④

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حَدَّثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرِيلَ أَنَّهٗ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ لِي : يَا مُحَمَّدُ عَلِيٌّ خَيْرُ الْبَشَرِ مَنْ أَبٰى فَقَدْ كَفَرَ .

''رسول اللہ ﷺ نے سیدنا جبریل علیہ السلام سے بیان کیا: انہوں نے مجھے کہا: اے محمد! علی خیر البشر ہیں، جس نے انکار کیا، اس نے کفر کیا۔''

(الموضوعات لابن الجوزي :348/1)

تبصرہ :

جھوٹی سند ہے۔

① حفص بن عمر ''ضعیف'' ہے۔

② محمد بن شجاع ثلجی ''متروک وکذاب'' ہے۔

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِيهِ حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَلَيْسَ بِشَيْءٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ شُجَاعٍ الثَّلْجِيُّ، وَقَدْ سَبَقَ فِي أَوَّلِ الْكِتَابِ أَنَّهُ كَذَّابٌ، وَالْمُتَّهَمُ بِهِ الْجُرْجَانِيُّ الشِّيْعِيُّ .

''اس کی سند میں حفص بن عمر کچھ بھی نہیں ہے، محمد بن شجاع ثلجی کے بارے میں شروع کتاب میں گزر چکا ہے کہ وہ کذاب ہے۔ جرجانی پر تشیع کا الزام ہے۔''(الموضوعات :349/1)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ وَضَعَهُ . ''اس کے گھڑنے والے پر اللہ کی لعنت۔''

(تلخيص الموضوعات :114/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر ⑤

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلِيٌّ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ . ''علی خیر البریہ ہیں۔''

(الكامل لابن عدي :170/1، المجروحين لابن حبان :140/1)

تبصرہ:

سند باطل ہے۔

① احمد بن سالم ابوسمرہ کے بارے میں امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كُوْفِيٌّ لَّيْسَ بِالْمَعْرُوْفِ، وَلَهٗ أَحَادِيْثُ مَنَاكِيْرُ .

''مجہول کوفی ہے، اس کی روایتیں منکر ہیں۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال :169/1)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَرْوِي عَنِ الثِّقَاتِ الْأَوَابِدَ وَالطَّامَاتِ لَا يَحِلُّ الْاِحْتِجَاجُ بِهٖ .

''یہ قابل اعتماد راویوں سے بڑی گپیں اور تباہ کن چیزیں بیان کرتا ہے، اس سے دلیل لینا جائز نہیں ہے۔''

(كتاب المَجروحين :140/1)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَهٗ عَجَائِبُ وَّأَوَابِدُ مِنْ ذٰلِكَ عَلِيٌّ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ .

''اس کی عجیب وغریب اور بڑی گپیں ہیں، جن میں ایک یہ بھی ہے: علی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگوں میں سب سے بہتر ہیں۔‘‘(المغني في الضّعفاء :41/1)

②،③ قاضی شریک اور اعمش مدلس ہیں، سماع کی تصریح ثابت نہیں۔

④ عطیہ بن سعید عوفی جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَصِحُّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ .

’’یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔‘‘

(الموضوعات :349/1)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا كِذْبٌ، وَإِنَّمَا جَاءَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ عَطِيَّةَ الْعَوْفِيِّ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ : كُنَّا نَعُدُّ عَلِيًّا مِنْ خِيَارِنَا، وَهٰذَا حَقٌّ .

’’جھوٹ ہے، اس نے عن اعمش عن عطیہ عن جابر کی سند سے بیان کیا ہے کہ ہم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سب سے بہتر خیال کرتے ہیں اور یہ حق ہے۔‘‘

(میزان الاعتدال :100/1)

یہ حق کیسے؟ عطیہ بن سعد عوفی ضعیف اور اعمش کے عنعنہ کا کیا جواب ہے۔

ابن طاہر مقدسی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

فِيهِ أَحْمَدُ بْنُ سَمُرَةَ كَذَّابٌ يَأْتِي عَنِ الثِّقَاتِ بِالْبَوَاطِيْلِ وَالطَّامَّاتِ .

’’اس میں احمد بن سمرہ جھوٹا ہے، جو ثقہ راویوں سے جھوٹی اور تباہ کن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باتیں بیان کرتا ہے۔‘‘(معرفة التّذكرة :165/1)

دلیل نمبر ⑥

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ تشریف لائے، فرمایا:

قَدْ أَتَاكُمْ أَخِي ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَضَرَبَهَا بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ : وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ هٰذَا وَشِيْعَتُهُ لَهُمُ الْفَائِزُوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ قَالَ : إِنَّهُ أَوَّلُكُمْ إِيْمَانًا مَعِيَ وَأَوْفَاكُمْ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَقْوَمُكُمْ بِأَمْرِ اللّٰهِ وَأَعْدَلُكُمْ فِي الرَّعِيَّةِ وَأَقْسَمُكُمْ بِالسَّوِيَةِ وَأَعْظَمُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَزِيَّةً قَالَ : وَنَزَلَتْ : ﴿إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ﴾ قَالَ : فَكَانَ أَصْحَابُ مَحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم إِذَا أَقْبَلَ عَلِيٌّ قَالُوْا : قَدْ جَاءَ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ .

’’آپ کے بھائی آ گئے ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبۃ اللہ کی طرف التفات کیا، اس پر ہاتھ مارا، فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، بے شک یہ اور اس کا گروہ روز قیامت کامیاب ہیں، پھر فرمایا: یہ تم میں سے سب سے پہلے مجھ پہ ایمان لائے، اللہ کے وعدوں کو سب سے بڑھ وفا کرنے والے، سب سے بڑھ کر اللہ کے حکم کو نافذ کرنے والے، رعایا سے انصاف کرنے والے، برابر تقسیم کرنے والا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے ہاں سب سے زیادہ مرتبے والے ہیں، اس پر یہ آیت:

﴿إِنَّ الَّذِينَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ﴾

نازل ہوئی۔ راوی کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ کے صحابہ کے پاس علی رضی اللہ عنہ آتے، تو وہ کہتے: خیر البریہ آ گئے ہیں۔''

(تاريخ دِمَشق لابن عساكر: 42/371)

تبصرہ:

مظلم اور باطل سند ہے۔

① حافظ ذہبی رحمہ اللہ خزیمہ بن مایان مروزی اور محمد بن احمد بن حسن قطوانی کے بارے میں خزیمہ بن مایان کے ترجمہ میں لکھتے ہیں:

أَتٰى بِخَبَرٍ مَّوْضُوْعٍ، فَمَا أَدْرِي هُوَ الْآفَةُ فِيهِ أَوِ الرَّاوِي عَنْهُ .

''اس نے ایک من گھڑت روایت بیان کی ہے، نہیں معلوم یہ جھوٹ اس کا ہے یا اس کے شاگرد کا۔''

(ميزان الاعتدال: 1/652، ح: 2506)

② ابراہیم بن انس انصاری کے حالات زندگی نہیں ملے۔

③ ابراہیم بن جعفر بن عبداللہ بن محمد بن مسلمہ کے حالات نہیں مل سکے۔

④ ابوزبیر مدلس ہیں، سماع کی صراحت نہیں کی۔

⑤ ابوعباس ابن عقدہ ''ضعیف'' ہے۔

دلیل نمبر ⑦

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلِيٌّ خَيْرُ الْبَشَرِ فَمَنْ أَبٰى فَقَدْ كَفَرَ .

''علی خیر البشر ہیں، جس نے انکار کیا، اس نے کفر کیا۔''

(الكامل لابن عدي : 10/4، تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 372/42)

تبصرہ :

باطل سند ہے۔

① حر بن سعید کوفی مجہول ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

اَلْحُرُّ بْنُ سَعِيْدِ النَّخْعِيُّ الْكُوْفِيُّ عَنْ شَرِيْكٍ بِذٰلِكَ الْحَدِيْثِ الْبَاطِلِ عَلِيٌّ خَيْرُ الْبَشَرِ، وَهٰذَا الرَّجُلُ لَمْ أَظْفَرْ لَهُمْ فِيْهِ كَلَامٌ .

''حر بن سعید نخعی نے شریک سے ''علی خیر البشر ہیں'' والی جھوٹی روایت بیان کی ہے، مجھے اس کے بارے میں جرح وتعدیل کا ادنی کلمہ نہیں ملا۔''

(ميزان الاعتدال : 472/1، ت : 1779)

②، ③ شریک بن عبداللہ قاضی اور ابو اسحاق سبیعی مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

دلیل نمبر ⑧

ابوزبیر کہتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قُلْتُ لِجَابِرٍ : كَيْفَ كَانَ عَلِيٌّ فِيكُمْ؟ قَالَ ذَاكَ مِنْ خَيْرِ الْبَشَرِ مَا كُنَّا نَعْرِفُ الْمُنَافِقِيْنَ اِلَّا بِبُغْضِهِمْ عَلِيًّا .

''میں نے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: آپ میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا کیا مقام ہے؟ جواب دیا: تمام انسانوں سے بہتر ہیں، ہم منافق کی پہچان سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ بغض سے کرتے ہیں۔''

(تاریخ دِمَشق لابن عساکر : 371/42)

تبصرہ :

سند ضعیف ہے۔ احمد بن عبدالملک بن عبدربہ کی توثیق نہیں مل سکی۔

❁ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے منقول تمام موقوف سندوں میں اعمش کا عنعنہ ہے۔ نیز عطیہ بن سعد عوفی بھی ہے، جو کہ ضعیف ہے۔

❁ ایک سند میں شریک بن عبداللہ قاضی اور اعمش کا عنعنہ ہے۔

دلیل نمبر ⑨

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا (تاریخ ابن عساکر: ۳۷۱/۴۲) کے قول بھی ضعیف ہے۔

①، ② شریک بن عبداللہ قاضی اور اعمش کا عنعنہ ہے۔

③ عبدالرحمٰن بن شریک ضعیف ہے۔

دلیل نمبر ⑩

شریک بن عبداللہ قاضی کہتے ہیں:

عَلِيٌّ خَيْرُ الْبَشَرِ فَمَنْ أَبٰى فَقَدْ كَفَرَ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''علی خیر البشر ہیں، جس نے انکار کیا، اس نے کفر کیا۔''

(الكامل لابن عدي : 10/4)

تبصرہ :

سند ضعیف ہے۔

① عبداللہ بن حسین بن حسن اشقر کی توثیق نہیں مل سکی۔

② ابوداود دہان کا تعین وتوثیق درکار ہے۔

دلیل نمبر ⑪

ابوجعفر محمد بن علی باقر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

﴿أُولٰئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ﴾، فَقَالَ النَّبِيُّ : أَنْتَ يَا عَلِيُّ وَشِيْعَتُكَ .

''علی! خیر البریہ سے مراد آپ اور آپ کے شیعہ ہیں۔''

(تفسير الطّبري : 171/30)

تبصرہ :

جھوٹی روایت ہے۔

① ابوجعفر باقر رحمہ اللہ بلا واسطہ نبی کریم ﷺ سے بیان کر رہے ہیں، لہٰذا مرسل ہے۔

② محمد بن حمید رازی ضعیف وکذاب ہے۔

③ ابوجارود زیاد بن منذر کذاب، متروک اور رافضی ہے۔

اس میں ایک اور علت ہے۔

دلیل نمبر ⑫

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک خارجی سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں قتل ہو گیا، مسروق رحمہ اللہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر پوچھا، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

نَعَمْ، سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ : إِنَّهُمْ شَرُّ الْخَلِيْقَةِ يَقْتُلُهُمْ خَيْرُ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ وَأَقْرَبُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَسِيْلَةً .

''ہاں! میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا، فرمایا کرتے تھے: یقیناً یہ لوگ (خارجی) بدترین مخلوق ہیں اور ان کو مخلوق میں سب سے بہتر اور بہترین مخلوق قتل کرے گی، جو سب لوگوں سے اللہ کے زیادہ قریب ہو گی۔''

(شرح نهج البلاغة لابن ابی الحديد : 267/2)

تبصرہ :

من گھڑت روایت ہے، ابن ابی الحدید نے مسند احمد بن حنبل کی طرف منسوب کر کے بیان کی ہے، ذخیرہ احادیث میں اس کا نام و نشان تک نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امارتِ علی رضی اللہ عنہ کی تلقین

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ عقیدہ کہ وہ دوبارہ دنیا میں لوٹ کر آئیں گے، وہ معصوم ہیں، انبیا سے افضل ہیں یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں تلقین کی ہے کہ میرے بعد انہیں خلیفہ بنایا جائے گا، یہ تمام عقائد نصوص شرعیہ کے خلاف ہیں، اسلاف امت اس سے ناواقف تھے۔ جو روایات اس مضمون پر دلالت کرتی ہیں، جھوٹی اور خانہ ساز ہیں، تفصیل ملاحظہ ہو:

روایت نمبر ①

سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَحْيَا حَيَاتِي، وَيَمُوتَ مِيتَتِي، وَيَتَمَسَّكَ بِالْقَصَبَةِ الْيَاقُوتَةِ الَّتِي خَلَقَهَا اللّٰهُ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لَهَا : كُونِي، فَكَانَتْ، فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ مِنْ بَعْدِي .

''جو چاہے کہ میرے جیسی زندگی جیے اور میرے جیسی موت اس کو آئے، یا اس یاقوتی سرکنڈے کو تھامنا چاہے جو اللہ نے اپنے ہاتھ سے پیدا فرمایا ہے، پھر اس سے کہا، ہو جا، تو وہ ہو گیا، وہ علی کو میرے بعد امیر بنا لے۔''

(حِلية الأولياء لأبي نُعيم :1/86، 4/174)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ:

جھوٹی سند ہے۔

① محمد بن زکریا غلابی کذاب اور وضاع ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَضَعُ الْحَدِيْثَ. ''احادیث گھڑتا تھا۔''

(سؤالات الحاکم: 206)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ ضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ. ''جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(مَجمع الزّوائد: 83/9)

② بشر بن مہران کے بارے میں امام ابن ابی حاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

تَرَكَ حَدِيْثَهُ وَأَمَرَنِي أَنْ لَّا أَقْرَأَ عَلَيْهِ حَدِيثَهُ.

''ابو حاتم رحمہ اللہ نے اس کی حدیث چھوڑ دی تھی اور مجھے حکم دیا تھا کہ میں ان پر اس کی حدیث کی قراءت نہ کروں۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم: 379/2، ت: 1476)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَوٰى عَنْهُ الْبَصْرِيُّوْنَ الْغَرَائِبَ.

''اس سے اہل بصرہ نے اجنبی روایتیں بیان کی ہیں۔''

(الثّقات: 140/8)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَدْ رَوٰى عَنْهُ مُحَمَّدُ بْنُ زَكَرِيَّا الْغُلَابِيُّ مُتَّهَمٌ .

''اس سے محمد بن زکریا غلابی نے روایت کیا ہے، جو خود جھوٹا ہے۔''

(میزان الاعتدال :325/1)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيْثٌ مَّوْضُوْعٌ وَالْمُتَّهَمُ بِهِ الْغُلَابِيُّ فَإِنَّهُ كَذَّابٌ .

''من گھڑت روایت ہے، یہ کارنامہ غلابی کذاب نے سرانجام دیا ہے۔''

(الموضوعات : 37/2)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا . ''سخت ضعیف ہے۔''

(التّلخيص الحبير : 28/4)

③، ④ شریک بن عبداللہ قاضی اور اعمش مدلس ہیں، سماع درکار ہے!

حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے اللآلی المصنوعۃ (۱/ ۳۳۵) میں اس کی تین اور سندیں ذکر کی ہیں، تینوں میں کذاب اور وضاع ہیں۔

روایت نمبر ②

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَحْيَا حَيَاتِي، وَيَمُوتَ مَمَاتِي، وَيَسْكُنَ جَنَّةَ عَدْنٍ غَرَسَهَا رَبِّي، فَلْيُوَالِ عَلِيًّا مِنْ بَعْدِي، وَلْيُوَالِ وَلِيَّهُ، وَلْيَقْتَدِ بِالْأَئِمَّةِ مِنْ بَعْدِي، فَإِنَّهُمْ عِتْرَتِي خُلِقُوا مِنْ طِينَتِي،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رُزِقُوا فَهْمًا وَعِلْمًا، وَوَيْلٌ لِلْمُكَذِّبِينَ بِفَضْلِهِمْ مِنْ أُمَّتِي، لِلْقَاطِعِينَ فِيهِمْ صِلَتِي، لَا أَنَالَهُمُ اللّٰهُ شَفَاعَتِي .

''آپ میرے جیسی زندگی اور میرے جیسی موت چاہتے ہیں، جنت عدن کی رہائش کے متمنی ہیں، تو میرے بعد علی بن ابی طالب کو امیر بنائیں، جنت عدن، جسے اللہ نے اپنے ہاتھ اگایا ہے۔ علی رضی اللہ عنہ کے مقرر کردہ امیر کو امیر بنائیں، میرے بعد ائمہ کی پیروی کریں، وہ میرے خاندان والے ہیں، میری مٹی سے پیدا ہوئے ہیں، انہیں علم وفہم عطا کیا گیا ہے۔ ان کی فضیلت کا انکار کرنے اور ان سے میرا رشتہ توڑنے والوں کے لئے ہلاکت ہے، اللہ ایسوں کو میری شفاعت نصیب نہ کرے۔''

(حلية الأولياء لأبي نُعيم: 86/1، تاريخ ابن عساكر: 240/42)

تبصرہ:

باطل روایت ہے۔

حافظ ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيْثٌ مُّنْكَرٌ وَفِيْهِ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنَ الْمَجْهُوْلِيْنَ .

''یہ حدیث منکر ہے، اس میں بہت سارے مجہولین ہیں۔''

التدوین فی اخبار قزوین للرافعی (۴۸۵/۲) کی سند میں اسحاق بن بشر کاہلی کذاب ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُتَّهَمٌ بِالْكِذْبِ . ''جھوٹ کا مجرم ہے۔''

(تلخيص المستدرك على الصّحيحين : 140/3)

روایت نمبر ③

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ يُرِيدُ أَنْ يَحْيٰى حَيَاتِي، وَيَمُوتَ مَوْتِي، وَيَسْكُنَ جَنَّةَ الْخُلْدِ الَّتِي وَعَدَنِي رَبِّي، فَلْيَتَوَلَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ، فَإِنَّهُ لَنْ يُخْرِجَكُمْ مِنْ هُدًى، وَلَنْ يُدْخِلَكُمْ فِي ضَلَالَةٍ .

''آپ میرے جیسی زندگی اور میرے جیسی موت چاہتے ہیں اور ہمیشہ کی اس جنت میں رہنا چاہتے ہیں، جس کا میرے رب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے، تو علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو امیر بنائیں، علی رضی اللہ عنہ آپ کو ہدایت پر قائم رکھیں گے، گمراہی کی طرف نہیں جانیں دے گے۔''

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 140/3، وقال : صحيح الإسناد)

تبصرہ :

باطل سند ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ إِلَى الْوَضْعِ أَقْرَبُ . ''من گھڑت سی روایت ہے۔''

(تلخيص المستدرك : 140/3)

① یحییٰ بن یعلی اسلمی سخت ضعیف ہے۔ تفصیلی جرح گزر چکی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② ابواسحاق سبیعی مدلس اور مختلط ہے۔

③ قاسم بن محمد بن ابی شیبہ عبسی متروک ہے۔

مِنَ بَلَايَا الْقَاسِمِ . ''یہ مصیبت قاسم بن محمد نے ڈھائی ہے۔''

(میزان الاعتدال : 379/3)

امام دارقطنی نے الضعفاء والمتروکون (۴۴۱) میں ذکر کیا۔

امام یحییٰ بن معین، امام ابن عدی، امام عجلی، حافظ خلیلی رحمۃ اللہ علیہم اور جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔

روایت نمبر ④

رَوٰى إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنِ دَيْزِيْلٍ قَالَ : حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا قَالَ : حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ طَارِقٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا إِنْ تَسَاءَ لْتُمْ عَلَيْهِ لَمْ تَهْلِكُوْا؟ إِنَّ وَلِيَّكُمُ اللّٰهُ وَإِنَّ إِمَامَكُمْ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَنَاصِحُوْهُ، وَصَدِّقُوْهُ، فَإِنَّ جِبْرِيْلَ أَخْبِرْنِي بِذٰلِكَ .

''زید بن ارقم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں آپ کو وہ چیز بتاتا ہوں، جس پہ آپ نے اتفاق کرلیا، تو ہلاک نہیں ہوں گے، آپ کا مولی اللہ ہے اور آپ کے امام علی ہیں۔ ان سے خیر خواہی کریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوران کی تصدیق کریں۔ مجھے یہ جبریل علیہ السلام نے بتایا ہے۔''

(شرح نهج البلاغة لابن أبي الحديد :570/1، طبع بيروت)

تبصرہ :

کئی وجوہ سے باطل ہے۔

① ابن دیزیل کا جزء اور کتاب الصفین دونوں مفقود ہیں۔ ائمہ اہل سنت میں کسی نے یہ روایت ذکر نہیں کی۔ ابن ابی الحدید کی نقل پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔

② علی بن قاسم کا تعین اور توثیق درکار ہے، اگر یہ کندی ہے، تو ضعیف ہے۔

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

لَيْسَ بِقَوِيٍّ . ''یہ قوی نہیں ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 201/6)

امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شِيعِيٌّ، فِيهِ نَظَرٌ، وَلَا يُتَابِعَهُ إِلَّا مَنْ هُوَ دُونَهُ أَوْ نَحْوَهُ .

''شیعہ ہے، اس کی روایت محل نظر ہے، اس کی متابعت اس سے کمزور یا اسی طرح کے راوی نے کی ہے۔

(الضّعفاء الكبير : 248/3)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شِيْعِيٌّ غَالٍ . ''غالی شیعہ ہے۔''

(ميزان الاعتدال : 150/4)

صرف امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اسے الثقات (۴۵۹/۸) میں ذکر کیا ہے، لہٰذا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا ضعف راجح ہے۔

② عثمان بن قاسم کی تعیین وتوثیق نہیں ملتی، سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سماع کا ثبوت بھی ایک مسئلہ ہے۔

③ یحییٰ بن زکریا دراصل زکریا بن یحییٰ کسائی ہے، جو متروک ہے۔

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

زَكَرِيَّا بْنِ يَحْيَى الْكِسَائِيُّ هٰذَا أَكْثَرُ الْأَحَادِيْثِ الَّتِي يَرْوِيْهَا فِي فَضَائِلِ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِي يَقَعُ فِيْهِ النُّكْرَةُ وَمَثَالِبُ غَيْرِهِمْ مِنَ الصَّحَابَةِ الَّتِي كُلُّهَا مَوْضُوْعَاتٌ وَهٰذَا الَّذِي قَالَ ابْنُ مَعِيْنٌ : يُحَدِّثُ بِأَحَادِيْثَ سُوْءٍ إِنَّمَا يَرْوِيْهِ فِي مَثَالِبِ الصَّحَابَةِ .

''اس کی بیان کردہ اکثر روایات اہل بیت کے فضائل میں ہیں، یہ منکر ہیں۔ دیگر صحابہ کے عیوب ونقائص پر مبنی جو روایات اس نے بیان کی ہیں، سب جھوٹی ہیں۔ جو امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ بری حدیثیں بیان کرتا تھا، اس سے مراد صحابہ کے عیوب پر مبنی روایات ہیں۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 214/3؛ وفي نسخة : 1070/3)

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَجُلٌ سُوْءٌ يُحَدِّثُ بِأَحَادِيْثَ يَسْتَاهِلُ أَنْ يُّحْفَرَ لَهُ فَيُلْقٰى فِيهَا .

''برا آدمی تھا، اس لائق ہے کہ گڑھا کھود کر اس میں ڈال دیا جائے، اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے احادیث بیان کی ہیں۔‘‘

(العِلَل ومعرفة الرّجال لأحمد بن حنبل : 3904)

امام عقیلی رحمہ اللہ نے اس کی ایک حدیث کو باطل (جھوٹی) قرار دیا ہے۔

(الضّعفاء الكبير : 86/2)

امام نسائی رحمہ اللہ (الضعفاء والمتروکون، ص:۱۷۹، ت:۲۱۱) اور امام دارقطنی رحمہ اللہ (الضعفاء والمتروکون:۲۴۰) نے متروک قرار دیا ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے واہٍ (کمزور) قرار دیا ہے۔

(ميزان الاعتدال : 150/4)

اس کے بارے میں ادنیٰ کلمہ توثیق بھی ثابت نہیں۔

روایت نمبر ⑤

سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ أَنْ نُّسَلِّمَ عَلٰى عَلِيٍّ بِأَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَنَحْنُ سَبْعَةٌ وَّأَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ يَوْمِئِذٍ .

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کریں، اس وقت ہم سات آدمی تھے، مَیں سب سے چھوٹا تھا۔‘‘

(تاريخ ابن عساكر : 303/42، الأمالي لأبي جعفر الطّوسي :331)

تبصرہ :

جھوٹی روایت ہے۔

① ابوداود نفیع بن حارث اعمی وضاع، بالاتفاق متروک ومنکر الحدیث ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

② صباح بن یحییٰ مزنی متہم ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوْكٌ بَلْ مُتَّهَمٌ. ''متروک، بلکہ متہم ہے۔''

(میزان الاعتدال: 306/2)

③ یوسف بن کلیب مسعودی کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

④ عبداللہ بن احمد بن محمد بن مستور ''مجہول'' ہے۔

⑤ یحییٰ بن سالم ضعیف ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے الضعفاء والمتروکون (۵۸۵) میں ذکر کیا ہے۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(مَجمع الزّوائد: 288/9)

روایت نمبر ⑥

سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّا نُسَلِّمُ عَلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِحَضْرَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَآلِهٖ بِأَمَارَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ نَقُوْلُ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَيَرُدُّ عَلَيْنَا .

''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت کی موجودگی میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہتے: امیر المومنین! السلام علیک ورحمۃ اللہ و برکاتہ، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہمارے سلام کا جواب دیتے۔''

(الاحتجاج للطّبرسي: 176/1، اليقين لابن طاؤس الحسني: 362)

تبصرہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باطل ہے۔ وہی علتیں ہیں، جو اوپر والی روایت میں ہیں۔

روایت نمبر ⑦

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَوْ عَلِمَ النَّاسُ أَنَّ عَلِيًّا مَتٰى سُمِّيَ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْن مَا أَنْكَرُوْا فَضْلَهٗ وَ سُمِّيَ أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَآدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ .

''اگر لوگ جان لیں کہ علی کو کب سے امیر المومنین کا لقب ملا ہے، تو وہ ان کے مقام و مرتبہ کا انکار نہیں کریں گے، انہیں اس وقت سے امیر المومنین کا لقب دیا گیا ہے کہ آدم ابھی روح اور جسد کے درمیان تھے۔''

(المحتضر لحسين الحِلّي، ص 106، خلاصة عبقات الأنوار : 261/9، مدينة المَعاجز لهاشم البَهراني : 67/1، مستدرك سفينة البَحار : 269/10، يَنَابيع المُوَدّة لذَوِي القربٰى : 279/2)

تبصرہ :

جھوٹی روایت ہے۔

شیخ الاسلام، ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنَّ هٰذَا الْحَدِيثَ كَذِبٌ مَوْضُوعٌ بِاتِّفَاقِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْحَدِيثِ .

''محدثین کا اتفاق ہے کہ یہ حدیث جھوٹی اور من گھڑت ہے۔''

(منهاج السّنة : 289/7)

ان جھوٹی روایات کی بنا پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا خلیفہ بلافصل ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

فائدہ نمبر ①

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یزید بن شریک تیمی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، فَقَالَ : مَنْ زَعَمَ أَنَّ عِنْدَنَا شَيْئًا نَقْرَؤُهُ إِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيفَةَ قَالَ : وَصَحِيفَةٌ مُعَلَّقَةٌ فِي قِرَابِ سَيْفِهِ، فَقَدْ كَذَبَ، فِيهَا أَسْنَانُ الْإِبِلِ، وَأَشْيَاءُ مِنَ الْجِرَاحَاتِ، وَفِيهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ إِلٰى ثَوْرٍ، فَمَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ آوٰى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا، وَلَا عَدْلًا، وَذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، يَسْعٰى بِهَا أَدْنَاهُمْ، وَمَنِ ادَّعٰى إِلٰى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوِ انْتَمٰى إِلٰى غَيْرِ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَرْفًا، وَلَا عَدْلًا وَانْتَهٰى .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ میں فرمایا: جو یہ سمجھتا ہے کہ ہمارے پاس قرآن اور اس صحیفہ کے علاوہ بھی کچھ ہے، تو وہ جھوٹا ہے، یہ صحیفہ آپ کی تلوار کی میان میں رکھا ہوا تھا، اس میں دیت کے اونٹوں کی عمر کا ذکر اور دیگر چیزیں ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی ہے، مدینہ عیر اور ثور کے درمیان حرم ہے، جس نے یہاں کوئی بدعت ایجاد کی یا کسی بدعتی کو پناہ دی، تو اس پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت، اس سے روز قیامت فرائض ونوافل قبول نہیں کئے جائیں گے، مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے، جو ایک ادنی مسلمان بھی دے سکتا ہے، جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کی طرف نسبت کی یا جس غلام نے اپنے مالک کے علاوہ کسی اور کے ساتھ موالات کی اس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت۔ اللہ روز قیامت اس سے فرائض ونوافل قبول نہیں کریں گے۔''

(صحيح البخاري : 3179، صحيح مسلم : 1370)

فائدہ نمبر ②

سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَقَالَ النَّاسُ : يَا أَبَا حَسَنٍ، كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ : أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا، فَأَخَذَ بِيَدِهِ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ : أَنْتَ وَاللّٰهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ عَبْدُ الْعَصَا، وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَأَرٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْفَ يُتَوَفّٰى مِنْ وَجَعِهِ هٰذَا، إِنِّي لَأَعْرِفُ وُجُوهَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ، اذْهَبْ بِنَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنَسْأَلْهُ فِيمَنْ هٰذَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْأَمْرُ، إِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ، وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا عَلِمْنَاهُ، فَأَوْصٰى بِنَا، فَقَالَ عَلِيٌّ : إِنَّا وَاللّٰهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَاهَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ بَعْدَهُ، وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''سیّدنا علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں سے واپس آئے، یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض موت کا واقعہ ہے، صحابہ کرام نے پوچھا: ابوالحسن! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کیسی ہے؟ کہا: الحمد اللہ! کافی بہتر ہے، پھر سیّدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا: اللہ کی قسم! تین دن بعد آپ محکوم ہو جائیں گے، اللہ کی قسم! مجھے آثار نظر آ رہے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مرض سے جانبر نہیں ہو سکیں گے، بوقت وفات بنو عبدالمطلب کے چہروں کی مجھے خوب شناخت ہے، ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلنا چاہیے اور پوچھنا چاہئے کہ خلافت کسے ملے گی؟ اگر ہم اس کے مستحق ہیں، تو ہمیں معلوم ہو جائے، اگر کوئی دوسرا ہے تو بھی پتہ چل جائے اور اس کے بارے میں ہمیں وصیت فرما دیں، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر ہم نے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ پوچھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا تو لوگ ہمیں کبھی خلافت نہیں دیں گے، میں تو ہرگز نہیں پوچھوں گا۔'' (صحيح البخاري : 4447)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (۷۷۴ھ) فرماتے ہیں:

''رسول اللہ ﷺ مرض وفات میں تھے، تو سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: آپ جا کر رسول اللہ ﷺ سے معلوم کریں کہ آپ کے بعد خلافت کس کے لیے ہوگی؟ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: اللہ کی قسم! میں اس بارے میں نہیں پوچھوں گا۔ اس لیے کہ اگر رسول اللہ ﷺ نے منع فرما دیا، تو آپ ﷺ کے بعد لوگ کبھی بھی ہمیں امارت سپرد نہیں کریں گے، احادیث صحیحہ وصریحہ اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے امر خلافت کی وصیت نہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے حق میں فرمائی اور نہ ہی کسی دوسرے کے لیے ایسا فرمایا، البتہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا اشارۃ ذکر فرمایا تھا، بلکہ وہ اشارہ نہایت واضح، صاف اور سمجھ میں آنے والا تھا، جیسا کہ ہم نے تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے، جو بات اکثر جاہل شیعہ اور بد دماغ واعظین بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بارے میں وصیت کی تھی، وہ جھوٹ، بہتان اور بہت بڑا افترا ہے، جس سے ایک بہت بڑی غلطی لازم آتی ہے، وہ یہ کہ صحابہ کرام (معاذ اللہ) خائن تھے، آپ ﷺ کے بعد انہوں نے آپ کی وصیت کو نافذ کرنے اور اس شخص تک پہنچانے میں خیانت کی جو اس وصیت کا حق دار تھا۔ اور اس وصیت کو غیر کی طرف پھیر دیا، بغیر کسی سبب اور وجہ کے۔ اللہ ورسول پر ایمان رکھنے والا اور دین اسلام کو ہی حق سمجھنے والا ہر شخص جانتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے، کیونکہ صحابہ انبیا علیہم السلام کے بعد مخلوق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے بہترین لوگ ہیں اور اس امت کا سب سے بہتر گروہ ہیں، جو امت قرآنِ کریم اور اجماعِ سلف وخلف کی رُو سے دنیا وآخرت میں سب سے بہترین امت ہے، بعض عوامی قصہ گو بازاروں میں چلتے پھرتے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق بعض وصیتوں کا ذکر کرتے ہیں، جو کھانے پینے اور لباس وغیرہ کے آداب و اخلاق کے سلسلے میں ہیں، مثلاً کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا: علی! بیٹھ کر عمامہ مت باندھو، علی! کھڑے ہوکر شلوار نہ پہنیں، علی! دروازے کی دونوں اطراف کو نہ پکڑیں، دروازے کی دہلیز پر مت بیٹھیں، اپنے کپڑے کی سلائی مت کریں، جبکہ وہ آپ کے بدن پر ہو، اس طرح کی اور بہت سی باتیں محض ہذیان اور فضولیات ہیں، جن کی کوئی اصل نہیں، بلکہ احمقوں اور جاہلوں کی گھڑی ہوئی ہیں، جن پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا، ان سے وہی دھوکہ کھا سکتا ہے، جو غبی اور فہم وفراست سے عاجز ہو۔''

(البِداية والنّهاية : 7/251-252)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اُمت محمدیہ کے سب سے بڑے عالم اور فقیہ

ائمہ اسلام کا اتفاق ہے کہ اُمت محمدیہ کے سب بڑے عالم اور فقیہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں، اس میں دو مسلمانوں کا بھی اختلاف نہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) لکھتے ہیں:

''نبی کریم نے تمام شرعی مسائل امت کو سکھا دیے تھے، لہٰذا اُمت اس بارے میں امام کی اتنی ہی ضرورت مند ہے، جتنی دوسرے علما کی، عمومی شرعی مسائل جن کی لوگوں کو ضرورت پڑتی تھی، صحابہ کو معلوم تھے، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں جب کسی مسئلہ میں ان کے درمیان اختلاف ہوا، تو علم ہو جانے کے بعد اتفاق ہو جایا کرتا تھا، وہ ایک دوسرے سے معلومات کا تبادلہ کیا کرتے تھے، سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ عام شرعی احکام و مسائل سے آگاہ تھے، جو مسئلہ انہیں معلوم نہ ہوتا، صحابہ سے دریافت کر لیتے، صحابہ نے جو حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوتی، انہیں بتا دیتے، دادی کی میراث کا مسئلہ آپ رضی اللہ عنہ نے صحابہ سے دریافت فرمایا تھا، صحابہ نے بتا دیا کہ دادی کو چھٹا حصہ دیا جائے گا، (یہ روایت ثابت نہیں، قبیصہ بن ذؤیب کا سیدنا ابوبکر سے سماع نہیں) سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کا کوئی بھی فتویٰ اور فیصلہ ایسا نہیں معلوم ہوا، جو نص کے خلاف ہو، البتہ ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مقابلے میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بعض فتاویٰ جات نص کے خلاف واقع ہوئے ہیں۔''

(مِنهاج السّنّة النّبوية في نقض كلام الشّيعة والقدرية : 8/298-299)

بعض روایات ذخیرہ کتب میں ملتی ہیں، جن کا مفہوم یہ ہے سیدنا علی رضی اللہ عنہ امت میں سب سے بڑے عالم ہیں، لیکن وہ روایات من گھڑت اور موضوع کے درجے پہ ہیں، لہٰذا ان کا کوئی اعتبار نہیں، تفصیل ذیل میں درج ہے۔

روایت نمبر ①

سیدنا سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَعْلَمُ أُمَّتِي مِنْ بَعْدِي عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ .

''میرے بعد علی بن ابی طالب علیہ السلام سب سے بڑے عالم ہے۔''

(كنز العُمّال للهندي : 6/53، المناقب للخوارزمي : 49)

تبصرہ :

من گھڑت ہے۔

① محمد بن عبداللہ ہاشمی سے مراد اگر محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہاشمی ہے، تو یہ مجہول ہے۔(تقريب التّهذيب لابن حجر : 6033)

② نجیح بن ابراہیم بن محمد بن عبداللہ قاضی بھی مجہول الحال ہے، اسے صرف امام ابن حبان رحمہ اللہ ''الثقات : 9/ ۲۲۰'' میں ذکر کیا ہے، نیز ''یغرب'' کہا ہے۔

مسلمہ بن قاسم (ضعیف) نے ضعیف کہا ہے۔

(لسان الميزان لابن حجر : 6/149)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ ابونعیم ضرار بن صرد متروک الحدیث ہے، امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے ''کذاب'' کہا ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 465/4، ت : 2045)

امام بخاری رحمہ اللہ (الضعفاء الکبیر للعقیلی : ۲/ ۲۲۲، وسندہٗ صحیح) اور امام نسائی رحمہ اللہ (الضعفاء والمتروکون : ۳۱۰) نے ''متروک الحدیث'' کہا ہے۔

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ فَقِيْهًا عَالِمًا بِالْفَرَائِضِ إِلَّا أَنَّهُ يَرْوِي الْمَقْلُوْبَاتِ عَنِ الثِّقَاتِ حَتّٰى إِذَا سَمِعَهَا مَنْ كَانَ دَاخِلًا فِي الْعِلْمِ شَهِدَ عَلَيْهِ بِالْجَرْحِ وَالْوَهْنِ .

''یہ علم وراثت کا بڑا عالم تھا، مگر ثقہ راویوں سے الٹ پلٹ روایتیں بیان کرتا تھا، جب علم حدیث کا عالم اسے سنتا، تو گواہی دیتا: یہ مجروح اور کمزور ہے۔''

(كتاب المَجروحين : 380/1)

امام ترمذی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَأَيْتُهُ (يَعْنِي الْبُخَارِيَّ) يُضَعِّفُ ضِرَارَ بْنَ صُرَدٍ .

''امام بخاری رحمہ اللہ ضرار بن صرد کو ضعیف قرار دیتے تھے۔''

(سنن التّرمذي : 828)

امام عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ فِي جُمْلَةِ مَنْ يُنْسَبُوْنَ إِلَى التَّشَيُّعِ بِالْكُوْفَةِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یہ کوفی شیعہ ہے۔'' (الكامل في ضعفاء الرّجال : 101/4)

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَاحَبُ قُرْآنٍ وَّفَرَائِضَ صَدُوْقٌ يُّكْتَبُ حَدِيْثُهُ وَلَا يُحْتَجُّ بِهٖ رَوٰى حَدِيْثًا عَنْ مُعْتَمِرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي فَضِيْلَةِ لِبَعْضِ الصَّحَابَةِ يُنْكِرُهَا أَهْلُ الْمَعْرِفَةِ بِالْحَدِيْثِ .

''یہ صاحب قرآن اور صاحب فرائض ہے، سچا ہے، اس کی حدیث لکھی جائے، البتہ اس نے عن معتمر عن ابیہ عن الحسن عن انس عن النبی ﷺ کی سند سے بعض صحابہ کے فضائل بیان کئے ہیں، ان سے دلیل نہیں لی جائے گی۔ حدیث کی معرفت رکھنے والے محدثین نے ان روایات کو منکر قرار دیا ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 465/4-466)

نیز جمہور نے ضعیف اور متروک قرار دیا ہے۔

روایت نمبر ②

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

أَنْتَ تُبَيِّنُ لِأُمَّتِي مَا اخْتَلَفُوا فِيهِ مِنْ بَعْدِي .

''آپ میرے بعد امت کے اختلاف حل کریں گے۔''

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 122/3)

تبصرہ :

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

سند باطل ہے۔

① ابونعیم ضرار بن صرد متروک وضعیف ہے۔

② حسن بصری رحمہ اللہ کا عنعنہ ہے۔

اس میں مزید علت بھی ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے اسے بخاری ومسلم کی شرائط پر صحیح کہا تو حافظ ذہبی نے فرمایا؛

بَلْ هُوَ فِيْمَا اعْتَقَدَ مِنْ وَضْعِ ضِرَارٍ قَالَ ابْنُ مَعِيْنٍ : كَذَّابٌ .

''مجھے یقین ہے کہ یہ ضرار کی گھڑنتل ہے، امام ابن معین رحمہ اللہ نے اسے جھوٹا کہا ہے۔'' (تلخيص المستدرك : 122/3)

روایت نمبر ③

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق پوچھا گیا، تو فرمایا:

قُسِمَتِ الْحِكْمُ عَشَرَةَ أَجْزَاءٍ، فَأُعْطِيَ عَلِيٌّ تِسْعَةَ أَجْزَاءٍ وَالنَّاسُ جُزْءًا وَاحِدًا .

''حکمت کو دس حصوں میں تقسیم کیا گیا، جس میں نو علی کو اور ایک حصہ باقی تمام لوگوں کو عطا کیا گیا۔''

(حلية الأولياء وطبقات الأصفياء لأبي نُعيم الأصبهاني : 64/1-65، تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 65/42)

تبصرہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت باطل ہے۔

① ابوحسین صالح بن احمد بن یونس المعروف بہ ابن ابی مقاتل ''ضعیف ومتروک'' ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے متروک کہا ہے۔

(سوالات الحاکم : 113)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

شَيْخٌ كَتَبْنَا عَنْهُ بِبَغْدَادَ عَنْ يُوسُفَ الْقَطَّانِ وَبُنْدَارٍ يَسْرِقُ الْحَدِيْثَ يُقَلِّبُهُ وَلَعَلَّهُ قَدْ قَلَّبَ أَكْثَرَ مِنْ عَشْرَةِ آلَافِ حَدِيْثٍ فِيْمَا خَرَّجَ مِنَ الشُّيُوْخِ وَالْأَبْوَابِ شُهْرَتِهِ عِنْدَ مَنْ كَتَبَ الْحَدِيْثَ مِنْ أَصْحَابِنَا تُغْنِي عَنِ الْاِشْتِغَالِ بِمَا قَلَّبَ مِنَ الْأَخْبَارِ لَا يَجُوْزُ الْاِحْتِجَاجُ بِهِ بِحَالٍ .

''یہ شیخ ہیں، ہم نے ان سے بغداد میں حدیث لکھی ہے، یوسف قطان اور بندار سے روایت کرتا ہے، حدیث چوری کر کے اسے الٹ پلٹ کر دیتا تھا، شاید اس نے دس ہزار سے زیادہ احادیث کو الٹ پلٹ کیا ہے، جو اس نے شیوخ اور ابواب کی شکل میں بیان کی ہیں، ہمارے حدیث لکھنے والوں میں یہ مشہور تھا، اس کی یہ شہرت ہمیں اس کی الٹ پلٹ احادیث سے بے نیاز کر دیتی ہے، اس سے دلیل لینا کسی بھی حالت میں جائز نہیں ہے۔''

(کتاب المَجروحین :373/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَسْرِقُ الْأَحَادِيْثَ وَيَلْزِقُ أَحَادِيْثَ تُعَرِّفُ بِقَوْمٍ لَمْ يَرَهُمْ عَلٰى قَوْمٍ آخَرِيْنَ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُمْ وَقَدْ رَآهُمْ وَيَرْفَعُ الْمَوْقُوْفَ وَيُوْصِلُ الْمُرْسَلَ وَيَزِيْدُ فِي الْأَسَانِيْدِ .

''یہ حدیث کا سرقہ کرتا ہے، یہ احادیث ایسے لوگوں کی ہوتی ہیں، جن کو اس نے دیکھا نہیں ہوتا، پھر ان احادیث کو ان لوگوں سے منسوب کر دیتا ہے، جن کی یہ روایات نہیں ہوتیں، مگر اس نے ان کو دیکھا ہوتا ہے۔ یہ موقوف کو مرفوع، مرسل کو متصل اور سندوں میں اضافہ کرتا تھا۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 4/73-74)

خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ يُذْكَرُ بِالْحِفْظِ غَيْرَ أَنَّ حَدِيْثَهُ كَثِيْرُ الْمَنَاكِيْرِ .

''وہ حافظ تو تھا، مگر اس کی روایات اکثر منکر ہیں۔''

(تاريخ بغداد : 9/329)

علامہ برقانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ . ''ذاہب الحدیث ہے۔''

(لسان الميزان لابن حجر : 3/169)

علامہ سمعانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ يُقَلِّبُ الْأَحَادِيْثَ لَا يُحْتَجُّ بِهٖ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''احادیث الٹ پلٹ کرتا تھا، اس کی روایت سے لی جائے گی۔''

(لسان المیزان لابن حجر : 169/3)

② ابراہیم نخعی مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا كِذْبٌ . ''یہ جھوٹی روایت ہے۔''

(میزان الاعتدال : 287/2)

روایت نمبر ④

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَمَا تَرْضَيْنَ أَنَّ زَوْجَكِ أَوَّلُ الْمُسْلِمِينَ إِسْلَامًا وَأَعْلَمُهُمْ عِلْمًا؟

''کیا آپ خوش نہیں ہیں کہ آپ کے شوہر سب سے پہلے مسلمان، سب سے زیادہ علم والے ہیں۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : 416/22، الذّرّيّة الطّاهرة للدّولابي : 103)

تبصرہ :

جھوٹی روایت ہے۔

① جابر بن یزید جعفی متروک اور کذاب ہے۔

② عبدالکریم بن یعقوب ابو یعفور کو صرف امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات ۴۲۳/۸'' میں ذکر کیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مِنْ عِتْقِي الشِّيْعَةِ هُوَ شَيْخٌ لَيْسَ بِالْمَعْرُوْفِ .

''پرانے شیعوں میں سے تھا، غیر معروف شیخ ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 61/6)

لہٰذا مجہول الحال ہے۔

دلیل نمبر ⑤

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَوَ مَا تَرْضَيْنَ أَنْ زَوَّجْتُكِ أَوَّلَ أُمَّتِي إِسْلامًا، وَأَكْثَرُهُمْ عِلْمًا وَأَعْظَمُهُمْ حِلْمًا .

''فاطمہ! کیا آپ خوش نہیں ہیں کہ میں نے آپ کی شادی ایسی ہستی سے کی، جو میری امت میں اسلام لانے والوں میں سب سے مقدم، سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ بردباری کا مظاہرہ کرنے والے ہیں۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 505/7، المُعجم الكبير للطّبراني : 59/1، ح : 156، أنساب الأشراف للبَلاذري : 104)

تبصرہ :

سند ضعیف ہے۔

① شریک بن عبداللہ قاضی کا عنعنہ ہے۔

② ابواسحاق مدلس اور مختلط ہے، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت نمبر ⑥

عَنْ بُرَيْدَةَ ----

(تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 131/42)

تبصرہ :

سند جابر بن یزید جعفی کذاب کی وجہ سے باطل ہے۔

روایت نمبر ⑦

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا:

أَوَ مَا تَرْضَيْنَ أَنِّي زَوَّجْتُكِ أَقْدَمَ أُمَّتِي سِلْمًا، وَأَكْثَرَهُمْ عِلْمًا، وَأَعْظَمَهُمْ حِلْمًا .

''فاطمہ! کیا آپ خوش نہیں کہ میں نے آپ کی شادی ایسے شخص سے کی ہے، جو میری امت میں اسلام لانے والوں میں سب سے مقدم، سب سے زیادہ علم والے اور سب سے زیادہ بردباری کا مظاہرہ کرنے والے ہیں۔''

(مسند الإمام أحمد : 26/5، المُعجم الكبير للطّبراني : 230-229/20، تاريخ ابن عساكر : 126/42)

تبصرہ :

سند ضعیف ہے، خالد بن طہمان ضعیف اور مختلط ہے۔

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

خُلِّطَ خَالِدٌ الْخَفَّافُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَشْرِ سِنِينَ، وَكَانَ قَبْلَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذٰلِكَ ثِقَةً، وَكَانَ فِي تَخْلِيطِهٖ كُلُّ مَا جَاءُ وهُ بِهٖ وَرَآهُ، قَرَأَهٗ.

''خالد خفاف وفات سے دس برس پہلے سٹھیا گیا تھا، پہلے وہ ثقہ تھا، لیکن اختلاط کے بعد تلقین قبول کرنے لگا تھا۔''

(الكامل لابن عدي: 19/3، وسندهٗ حسنٌ)

یہ معلوم نہیں کہ کس نے اس سے اختلاط سے پہلے سنا ہے، کس نے بعد میں سنا ہے، لہٰذا یہ سند ضعیف ہے۔

روایت نمبر ⑧

ابوحمراء بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ أَرَادَ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى آدَمَ فِي عِلْمِهٖ وَإِلٰى نُوْحٍ فِي فَهْمِهٖ وَإِلٰى إِبْرَاهِيْمَ فِي حِلْمِهٖ وَإِلٰى يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَّا فِي زُهْدِهٖ وَإِلٰى مُوْسَى بْنِ عِمْرَانَ فِي بَطْشِهٖ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ.

''جو آدمی آدم کے علم، نوح کے فہم، ابراہیم کی بردباری، یحییٰ بن زکریا کے زہد اور موسیٰ کے رعب کو دیکھنا چاہتا ہے تو علی بن ابی طالب کو دیکھ لے۔''

(تاريخ دِمَشق لابن عساكر: 313/42)

تبصرہ:

جھوٹی اور باطل روایت ہے۔ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا مُنْكَرٌ جِدًّا وَلَا يَصِحُّ إِسْنَادُهٗ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''یہ روایت سخت منکر ہے، اس کی سند ثابت نہیں۔''

(البداية والنّهاية : 393/7)

حافظ سیوطی رحمہ اللہ بلا تردید حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں:

قَالَ ابْنُ الْجَوْزِيُّ : مَوْضُوْعٌ أَبُوْ عُمَرَ مَتْرُوْكٌ .

''حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں: یہ روایت موضوع ہے، اس میں ابوعمر متروک ہے۔(اللآلي المصنوعة : 184/1)

ابوعمر ازدی یا ابوعمر واز دی کون ہے؟ کچھ معلوم نہیں۔

ہوسکتا ہے کہ یہ حفص بن سلیمان ابوعمر کوفی اسدی ہو جو کہ متہم ہے۔

علامہ ابن عراق رحمہ اللہ (تنزیہ الشریعۃ : ۱/ ۳۸۵) نے اس حدیث کے بارے میں حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ کا فیصلہ برقرار رکھا ہے۔

روایت نمبر ⑨

رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ النَّوْفِلِيُّ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ نَفَيْعٍ (مُقْنِعٍ وَهُوَ تَصْحِيْفٌ) عَنْ أَبِي الْحُمُرِ بِهٖ أَ خْرَجَهُ الدَّيْلَمِيُّ --- .

(اللآلي المصنوعة للسّيوطي : 184/1)

تبصرہ :

جھوٹی سند ہے۔

① ابوداؤد نفیع اعمی پر سخت جروح ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوْكٌ وَقَدْ كَذَّبَهُ ابْنُ مَعِيْنٍ .

''متروک ہے، امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے کذاب قرار دیا ہے۔''

(تقريب التّهذيب لابن حجر.:7181)

② ابواسحاق سبیعی مدلس اور مختلط ہے۔

روایت نمبر ⑩

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عِمْرَانَ بْنِ حَجَّاجَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ أَبِي رَاشِدٍ عَنْ أَبِي هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ مَرْفُوْعًا أَخْرَجَهُ ابْنُ شَاهِيْنٍ ..... .

(اللآلي المصنوعة للسّيوطي :184/1)

تبصرہ:

جھوٹی سند ہے۔

ابوہارون عمارہ بن جوین عبدی متروک اور کذاب ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُضَعَّفٌ عِنْدَ الْأَئِمَّةِ . ''ائمہ محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔''

(تفسير ابن كثير : 21/3)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ ضَعِيْفٌ شِيْعِيٌّ . ''یہ ضعیف شیعہ ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(سِيَر أعلام النّبلاء :226/1)

نیز فرماتے ہیں:

مَتْرُوْكٌ . ''یہ متروک ہے۔''

(سِيَر أعلام النّبلاء :226/1)

مزید فرماتے ہیں:

اَلْأَكْثَرُ عَلٰى تَضْعِيْفِهٖ أَوْ تَرْكِهٖ .

''اکثر محدثین کے نزدیک ضعیف یا متروک ہے۔''

(ميزان الاعتدال : 173/3)

امام حماد بن زید رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَذَّابًا يَرْوِي بِالْغَدَاةِ شَيْئًا وَبِالْعَشِيِّ شَيْئًا .

''جھوٹا ہے، اس کی صبح وشام کا کوئی اعتبار نہیں۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 364/6)

امام یحییٰ بن معین، امام ابوحاتم رازی اور امام ابوزرعہ رازی رحمہم اللہ نے ضعیف کہا ہے۔

امام شعبہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كُنْتُ أَلْقَى الرُّكْبَانَ أَسْأَلُ عَنْ أَبِي هَارُوْنَ الْعَبْدِيِّ فَلَمَّا قَدِمَ أَتَيْتُهٗ فَرَأَيْتُ عِنْدَهٗ كِتَابًا فِيهِ أَشْيَاءَ مُنْكَرَةً فِي عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ : مَا هٰذَا؟ قَالَ : هٰذَا الْكِتَابُ حَقٌّ .

''میں قافلوں سے ملاقات کر کے ابو ہارون عبدی کے بارے میں پوچھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتا تھا، جب وہ آیا، میں نے اس کے پاس ایک کتاب دیکھی، اس میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں منکر روایتیں تھیں، میں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ کہا: یہ کتاب حق ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم: 363/6، وسندهٗ صحيحٌ كالشمس)

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے ''متروک الحدیث'' کہا ہے۔

(سوالات ابن هاني: 2270)

امام نسائی رحمہ اللہ نے متروک الحدیث کہا ہے۔

(الضّعفاء والمتروكون: 476)

امام جوزجانی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

كَذَّابُ مُفْتَرٍ. ''جھوٹا اور افترا باز تھا۔''

(أحوال الرّجال: 146)

اس کے علاوہ بھی ڈھیروں جروح ہیں۔ یہ غالی شیعہ تھا۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوْكٌ وَ مِنْهُمْ مَنْ كَذَّبَهٗ شِيْعِيٌّ.

''متروک ہے، محدثین نے جھوٹا بھی کہا، شیعہ ہے۔''

(تقريب التّهذيب: 4840)

روایت نمبر ⑪

ابن عراق نے اس کا ایک شاہد سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ذکر کیا ہے:

مِنْ طَرِيْقِ مِسْعَرِ بْنِ يَحْيىٰ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنْ أَبِيْهِ عَنْهُ ---- .

(تنزيه الشّريعة لابن عراق :385/1)

تبصرہ :

روایت ضعیف ومنکر ہے۔

① مسعر بن یحییٰ بن نہدی کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا أَعْرِفُهُ وَ أَتٰى بِخَبَرٍ مُّنْكَرٍ .

''میں اسے نہیں پہچانتا، اس نے ایک منکر روایت بیان کی ہے۔''

(میزان الاعتدال : 99/4)

② شریک بن عبداللہ قاضی مدلس اور سیٔ الحفظ ہے۔

③ ابواسحاق سبیعی مدلس اور مختلط ہیں۔

روایت نمبر ⑫

سورت مبارکہ إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ کے نزول کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا:

يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عَرَضَ لَنَا أَمْرٌ لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ قُرْآنٌ وَلَمْ يُخَصِّصْ فِيهِ سُنَّةٌ مِنْكَ، قَالَ : تَجْعَلُونَهُ شُورٰى بَيْنَ الْعَابِدِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَلَا تَقْضُونَهُ بِرَأْيٍ خَاصَّةٍ، فَلَوْ كُنْتُ مُسْتَخْلِفًا أَحَدًا لَمْ يَكُنْ أَحَقَّ بِهِ مِنْكَ لِقَدِمِكَ فِي الْإِسْلَامِ، وقَرَابَتِكَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وصِهْرِكَ وَعِنْدَكَ سَيِّدَةُ نِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ، وَقَبْلَ ذٰلِكَ مَا كَانَ مِنْ بَلَاءِ أَبِي طَالِبٍ إِيَّايَ، وَنَزَلَ الْقُرْآنُ وَأَنَا حَرِيصٌ عَلٰى أَنْ أَرْعٰى لَهٗ فِي وَلَدِهٖ.

''اللہ کے رسول! کیا خیال ہے، اگر ہمیں کوئی ایسا معاملہ پیش آ جائے، جس کے بارے میں قرآن نازل نہیں ہوا اور نہ ہی اس کے بارے میں آپ کی کوئی سنت قائم ہے، فرمایا: آپ مومنوں میں سے عبادت گزاروں کی شوریٰ میں رکھو، صرف کسی خاص رائے سے اس کا فیصلہ نہ کرو، اگر میں کسی کو خلیفہ بناتا، تو آپ سے زیادہ کوئی حقدار نہ تھا۔ اس لئے کہ آپ کو اسلام میں قرب حاصل ہے، میرے ساتھ قرابتداری ہے، آپ داماد رسول ﷺ ہو اور سیدہ نساء المومنین آپ کے نکاح میں ہیں، اس سے قبل ابو طالب کی آزمائشیں اور مشقتیں بھی میرے سبب ہیں، قرآن نازل ہوا اور میں اس پر حریص ہوں کہ میں اس کے لئے ان کی اولاد میں نظر رکھوں۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني: 294/11، تفسير الثّعلبي للنّيسابوري: 322/10)

تبصرہ:

سند باطل ہے۔

① عبداللہ بن کیسان مروزی جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُنْكَرٌ لَيْسَ مِنْ أَهْلِ الْحَدِيْثِ .

''منکر الحدیث ہے، محدث نہیں تھا۔'' (التّاريخ الكبير : 178/5)

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ نے ضعیف الحدیث کہا ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 143/5)

امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِالْقَوِيِّ . ''یہ قوی نہیں ہے۔''

(الضّعفاء والمتروكون : 328)

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ يَكُنْ بِالْقَوِيِّ . ''یہ قوی نہیں ہے۔'' (العِلَل : 384/12)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لِعَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَحَادِيْثُ غَيْرَ مَا أُمْلِيَتْ غَيْرُ مَحْفُوْظَةٍ وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ كَذٰلِكَ .

''عبداللہ بن کیسان کی عن عکرمہ عن ابن عباس کی سند سے اور بھی غیر محفوظ روایات ہیں، جنہیں میں نے نہیں لکھا، عن ثابت عن سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت آتی ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 233/4)

امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي حَدِيْثِهٖ وَهْمٌ كَثِيْرٌ . ''اس کی روایت میں بہت زیادہ وہم ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الضّعفاء الكبير : 290/2)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(المغني في الضّعفاء : 806/2)

حافظ سیوطی رحمہ اللہ نے متروک کہا ہے۔

(اللآلي المصنوعة : 126/2)

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے الثقات (۷/ ۳۳) میں ذکر کیا ہے۔ نیز کہا ہے:

يُتَّقٰى حَدِيْثُهٗ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِهٖ عَنْهُ .

''اس کی ان روایات سے بچا جائے، جو اس کے بیٹے نے اس سے بیان کی ہیں۔''

مذکورہ روایت بھی اس کا بیٹا ہی بیان کر رہا ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے ''ثقہ'' کہا ہے۔(المستدرك : 470/1)

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس روایت کو ضیاء مقدسی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب المختارۃ میں ذکر کیا، تو ان کے تعاقب میں صدر الیاسوفی رحمہ اللہ نے کہا:

هُوَ مِنْ رِوَايَةِ إِسْحَاقَ عَنْ أَبِيهِ وَ فِيهِمَا الضُّعْفُ الشَّدِيْدُ .

''اسحاق کی یہ روایت اس کے باپ سے ہے، ان دونوں میں شدید ضعیف پایا جاتا ہے۔''(لسان الميزان لابن حجر : 366/1)

② اسحاق بن عبداللہ بن کیسان بھی ضعیف ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے فرمایا:

''یہ کمزور ہے۔''(المقتنٰى في سرد الكُنٰى : 692)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مَجمع الزّوائد : 287/3)

امام ابواحمد حاکم رحمہ اللہ نے منکر الحدیث کہا ہے۔

(المغني في الضّعفاء للذّهبي :72/1)

روایت نمبر ⑬

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ ارشاد فرمایا:

مَعَاشِرَ النَّاسِ! سُلُوْنِي قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُوْنِي يَقُوْلُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

''لوگو! اس سے پہلے کہ میں آپ کے درمیان نہ رہوں، مجھ سے سوال کر لو، یہ بات آپ رضی اللہ عنہ نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔''

(كنز العُمّال للهِندي : 39709)

تبصرہ :

جھوٹی روایت ہے۔

① حماد بن عمرو نصیبی متہم بالوضع ہے، یہ کذاب ومتروک ہے۔

② سری بن خالد کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُعْرَفُ . ''مجہول ہے۔'' (میزان الاعتدال : 117/2)

اس کے علاوہ: «عِلْمُهُ أَلْفُ بَابٍ فَفُتِحَ لَهُ مِنْ كُلِّ بَابٍ أَلْفُ بَابٍ» «سَلُونِي عَمَّا دُونَ الْعَرْشِ»، «سَلُونِي قَبْلَ أَنْ تَفْقَدُونِي، فَإِنِّي لَا أُسْأَلُ عَنْ شَيْءٍ دُونَ الْعَرْشِ إِلَّا أَخْبَرْتُ عَنْهُ» یہ تینوں روایات بے سند ہونے کی وجہ سے جھوٹی اور باطل ہیں۔

فائدہ :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سعید بن جبیر رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّا لَعِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي بَيْتِهِ، إِذْ قَالَ: سَلُونِي.

''ہم سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس ان کے گھر میں تھے کہ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ سے سوال کیجیے۔''

(صحيح البخاري: 4726)

کیا اس سے یہ استدلال کیا جا سکتا ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سب سے بڑے عالم تھے؟

روایت نمبر ⑭

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

لَقَدْ فَارَقَكُمْ رَجُلٌ بِالْأَمْسِ لَمْ يَسْبِقْهُ الْأَوَّلُونَ بِعِلْمٍ، وَلَا يُدْرِكُهُ الْآخِرُونَ، كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَبْعَثُهُ بِالرَّايَةِ جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ، وَمِيكَائِيلُ عَنْ شِمَالِهِ لَا يَنْصَرِفُ حَتّٰى يُفْتَحَ لَهُ.

''کل آپ سے وہ ہستی جدا ہوئی ہے، جس کے علم کو نہ پہلے پہنچ سکتے ہیں اور نہ بعد میں آنے والے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں جھنڈا تھما کر (قتال کے لیے) روانہ کرتے تھے، جبریل علیہ السلام ان کے دائیں اور میکائیل علیہ السلام بائیں طرف ہوتے تھے، وہ فتح حاصل کر کے ہی لوٹتے تھے۔''

(مسند الإمام أحمد: 1719، صحيح ابن حبان: 6936)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سند ضعیف ہے۔

① ابواسحاق سبیعی کا عنعنہ ہے، نیز اختلاط بھی ہے۔

② اسماعیل بن ابی خالد اور شریک بن عبداللہ قاضی دونوں مدلس ہیں۔

❁ مستدرک حاکم (۳/۱۷۲) والی سند جھوٹی ہے۔

① امام حاکم رحمہ اللہ کے استاد ابومحمد حسن بن محمد بن یحییٰ ابن اخی طاہر عقیقی حسنی کے بارے میں حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''یہ متہم ہے۔''

(میزان الاعتدال: 521/1؛ المُغني في الضّعفاء: 167/1)

نیز حافظ ذہبی رحمہ اللہ اس کی دو حدیثیں ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

هٰذَانِ دَالَانِ عَلٰى كِذْبِهٖ وَعَلٰى رِفْضِهٖ .

''یہ دونوں روایتیں اس کے جھوٹے اور رافضی ہونے پر دلالت کناں ہیں۔''

(میزان الاعتدال: 521/1)

نیز ''کذاب'' بھی کہا ہے۔

(تلخیص کتاب الموضوعات: 115/1)

اس کے بارے میں ادنیٰ کلمہ توثیق بھی ثابت نہیں۔ اس کی متابعت حافظ دولابی کے استاذ ابوجعفر خمس بن معمر جوہری نے کر رکھی ہے۔

اولاً: حافظ دولابی خود ضعیف ہیں۔

ثانیاً: ان کے استاد خمس بن معمر کی توثیق نہیں مل سکی۔

② حسین بن زید بن علی کی منکر روایات ہیں۔

❁ امام ابوحاتم رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

تَعْرِفُ وَتُنْكِرُ .

''یہ معروف اور منکر روایات بیان کرتا ہے۔''

(الجرح والتّعديل : 53/3)

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنِّي وَجَدْتُ فِي بَعْضِ حَدِيثِهِ النُّكْرَةَ .

''میں نے اس کی بعض احادیث میں نکارت پائی ہے۔''

(الكامل في ضُعفاء الرّجال : 218/3)

③ علی بن جعفر بن محمد حسین بھی ''مجہول الحال'' ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسے مقبول (مجہول الحال) کہا ہے۔

(تقريب التّهذيب : 4699)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا رَأَيْتُ أَحَدًا لَيَّنَهُ، نَعَمْ وَلَا مَنْ وَثَّقَهُ وَلٰكِنْ حَدِيْثُهُ مُنْكَرٌ جِدًّا .

''میں نہیں جانتا کہ کسی نے اسے ثقہ یا ضعیف کہا ہو، البتہ اس کی روایت سخت منکر ہوتی ہے۔'' (میزان الاعتدال : 117/3، ت : 5799)

نیز اس روایت کو لَيْسَ بِصَحِيحٍ کہا ہے۔

(تلخيص المستدرك : 172/3)

④ اسماعیل بن محمد بن اسحاق کے حالات زندگی نہیں ملے۔

❁ مسند بزار (۱۳۴۰)، تاریخ الطبری (۵/ ۱۵۷) الذریعۃ الطاہرۃ للدولابی (ص ۴۷) کی سند بھی ضعیف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① حفص بن خالد ''مجہول الحال'' ہے، اسے صرف امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات: (۳/۱۷۲)'' میں ذکر کیا ہے۔

② خالد بن جابر ''مجہول الحال'' ہے، اسے صرف امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات: ۶/۲۵۲) میں ذکر کیا ہے۔

❁ حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا غَرِيبٌ جِدًّا، وَفِيهِ نَكَارَةٌ.

''یہ روایت سخت غریب ہے، اس میں نکارت ہے۔''

(البداية والنّهاية: 28/11)

❁ مسند الامام احمد (۱/۱۹۹) والی سند بھی ضعیف ہے۔

① ابواسحاق سبیعی کا عنعنہ ہے۔

② عمرو بن حبشی ''مجہول الحال'' ہے، اسے صرف امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات: ۲/۳۶۹) میں ذکر کیا ہے۔

❁ مصنف ابن ابی شیبہ (۲/۶۹) والی سند بھی ضعیف ہے۔

① شریک بن عبداللہ قاضی مدلس اور سیء الحفظ ہے۔

② ابواسحاق سبیعی مدلس و مختلط ہیں۔

❁ مسند بزار (۱۳۴۱) کی سند جھوٹی ہے۔ ابو جارود زیاد بن منذر اعمی کذاب ووضاع ہے۔

❁ المعجم الاوسط للطبرانی (۲۱۵۵) والی سند ضعیف ہے۔ سلام بن ابی عمرہ ''ضعیف'' ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ روایت ضعیف ومنکر ہے۔

❀ حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَامَ الْإِجْمَاعُ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ عَلٰى أَنَّ الصِّدِّيقَ أَفْضَلُ الصَّحَابَةِ، ثُمَّ عُمَرُ.

''اہل سنت والجماعت کا اس پر اجماع منعقد ہو چکا ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تمام صحابہ میں افضل ہیں، پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔''

(التّوضیح: 250/20)

روایت نمبر ⑮

ابو طفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے علی رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا:

سَلُونِي قَبْلَ أَنْ تَفْقِدُونِي، وَلَنْ تَسْأَلُوا بَعْدِي مِثْلِي، فَقَامَ ابْنُ الْكَوَّاءِ فَقَالَ: مَنِ الَّذِينَ بَدَّلُوا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا وَأَحَلُّوا قَوْمَهُمْ دَارَ الْبَوَارِ؟ قَالَ: مُنَافِقُوا قُرَيْشٍ قَالَ: فَمَنِ الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا؟ قَالَ: مِنْهُمْ أَهْلُ حَرُورَاءَ.

''اس سے پہلے کہ میں آپ کو ڈھونڈے سے نہ ملوں، جو کچھ مجھ سے پوچھنا ہے، پوچھ لو۔ میرے بعد میرے جیسا آدمی نہیں ملے گا، جس سے آپ ہر طرح کے سوال کر سکو، تو ابن الکواء کھڑا ہوا اور بولا: وہ کون لوگ ہیں، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی نعمت کو ناشکری سے بدل دیا اور اپنی کو قوم کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تباہی کے گھر لا اتارا؟ فرمایا: قریش سے تعلق رکھنے والے منافقین۔ اس نے کہا: وہ کون ہیں، جن کی دنیوی زندگی کی کوششیں بے کار ہو گئیں، جبکہ وہ یہ گمان رکھتے تھے کہ انہوں نے بہت اچھے عمل کیے ہیں؟ فرمایا: وہ حرورا والے ہیں۔''

(المستدرك للحاكم : 352/2، وقال : صحيحٌ عالٍ، وسندهٗ صحيحٌ)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یہ بات کوفہ کی ایک مجلس میں کھڑے ہو کر فرمائی۔ اس کا ہرگز ہرگز یہ مطلب نہیں کہ آپ تمام صحابہ میں سب سے زیادہ علم والے تھے۔ اہل سنت والجماعت کا اتفاقی اور اجماعی عقیدہ ہے کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اُمت میں سب سے زیادہ علم والے تھے، اس پر کئی علما نے اجماع نقل کیا ہے۔

(مجموع الفتاوٰى لابن تيمية : 127/13)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مرض وفات میں سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مصلّی امامت پر کھڑا کیا تھا۔ (صحيح البخاري : 679، صحيح مسلم : 420)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''مطلب یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو نماز کے لیے سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا امام مقرر فرمایا۔ نماز اسلام کا وہ رکن ہے، جو تمام عملی ارکان میں سے بڑا ہے شیخ ابو الحسن الاشعری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کو مقدم کرنا اسلام کے یقینی امور میں سے ہے، اس میں دلیل ہے کہ سیّدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سب صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بڑھ کر عالم اور قرآن کے قاری تھے، کیونکہ علمائے امت کے نزدیک متفق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علیہ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قوم کی امامت وہ کرے، جو کتاب اللہ کا بڑا قاری ہو، اگر قرأت میں سب برابر ہوں، تو سنت کا زیادہ عالم، اگر سنت کے علم میں سب برابر ہوں، تو عمر میں بڑا اور اگر عمر میں برابر ہوں، تو پہلے اسلام لانے والا شخص امامت کرے۔ میں (ابن کثیر) کہتا ہوں کہ یہ بات ابوالحسن اشعری رحمہ اللہ کے ایسے اقوال زریں میں سے ہے، جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ یہ سب صفات سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ میں جمع تھیں۔''

(البداية والنّهاية : 265/5)

اس میں شک نہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ دین کے عظیم عالم تھے، مگر آپ کو اُمت کا سب سے بڑا عالم قرار دینا نصوص شرعیہ اور اجماع امت کی مخالفت ہے۔

کوئی علم دین کا احاطہ نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی عالم اللہ سے ڈر کر مسئلہ بیان کرتا ہے، وہ اس میں درستگی کو پہنچے، تو اس کے لئے دو اجر ہیں، خطا ہو جائے، تو بھی ایک اجر ہے۔ جیسا کہ صحیح حدیث سے ثابت ہے۔ اس لئے صحابہ کرام کے بعض مسائل پر عدم علم یا اجتہادی خطا پر مذاق نہیں اڑانا چاہئے۔ بعض دینی مسائل میں لاعلمی کا اظہار ورع وتقویٰ کی عظیم دلیل ہوتی ہے۔ دین میں کمال احتیاط ظاہر و باہر ہوتی ہے۔

عکرمہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

أُتِيَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِزَنَادِقَةٍ فَأَحْرَقَهُمْ، فَبَلَغَ ذٰلِكَ ابْنَ عَبَّاسٍ، فَقَالَ : لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ، لِنَهْيِ رَسُولِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ، لِقَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پاس زندیق خارجی لائے گئے، انہوں نے ان کو (بطور سزا) جلا دیا۔ جب سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو علم ہوا، تو انہوں نے فرمایا: میں ہوتا، تو کبھی نہ جلاتا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے : آپ اللہ کا عذاب مت دیں، چنانچہ میں انہیں قتل کر دیتا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو مرتد ہو جائے اسے قتل کر دیں۔''

(صحيح البخاري : 6922)

سنن ترمذی (۱۴۵۸، وقال: حسن صحیح، وسندہ صحیح) میں ہے:

بَلَغَ ذٰلِكَ عَلِيًّا، فَقَالَ : صَدَقَ ابْنُ عَبَّاسٍ .

''جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ تک یہ بات پہنچی، تو فرمایا: عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سچ کہا ہے۔''

علی رضی اللہ عنہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مدلل گفتگو سن کر نہ صرف اپنی اجتہادی غلطی کا اعتراف کر لیا، بلکہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے مؤقف کو درست بھی قرار دیا۔

سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي الْجُمْلَةِ لَا يُعْرَفُ لِأَبِي بَكْرٍ مَسْأَلَةٌ مِنَ الشَّرِيعَةِ غَلِطَ فِيهَا، وَقَدْ عُرِفَ لِغَيْرِهِ مَسَائِلُ كَثِيرَةٌ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’حاصل کلام یہ ہے کہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے ایسا کچھ منقول نہیں کہ انہوں نے کسی بھی مسئلہ میں اجتہادی خطا کی ہو، دوسروں کے بارے میں ایسا بہت کچھ منقول ہے۔‘‘

(مِنهاج السّنّة النّبويّة : 497/5)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد مبارک کی مانند

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد مبارک کی مانند ہیں، یہ ضعیف اور موضوع روایات پر مبنی عقیدہ ہے۔

دلیل نمبر ①

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَيَنْتَهِيَنَّ أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْهِمْ رَجُلًا كَنَفْسِي فَيُمْضِي فِيهِمْ أَمْرِي، فَيَقْتُلُ الْمُقَاتِلَةَ وَيَسْبِي الذُّرِّيَّةَ .

''بنو ولیعہ اگر باز نہ آئے، تو میں ان کی طرف اسے بھیجوں گا، جو مجھ جیسا ہے، جو میرا حکم ان پر نافذ کرے گا۔ لڑنے والوں کو قتل کرے گا اور بچوں کو قیدی بنائے گا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 17/138، السّنن الكبرٰى للنّسائي : 8457، خصائص عليّ للنّسائي : 72، بتحقيقي)

تبصرہ :

سند ضعیف ہے۔ ابو اسحاق سبیعی مدلس اور مختلط ہیں، اس روایت کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ (فضائل الصحابۃ : ۹۶۶) نے ''مرسل'' بھی بیان کیا ہے، اس میں ارسال کے علاوہ ابو اسحاق سبیعی کے عنعنہ اور اختلاط کا مسئلہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر ②

عبداللہ بن شداد رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس یمن سے آل سرح کا وفد آیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا:

لَتُقِيمُنَّ الصَّلَاةَ وَلَتُؤْتُنَّ الزَّكَاةَ وَلَتَسْمَعُنَّ وَلَتُطِيعُنَّ أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا كَنَفْسِي يُقَاتِلُ مُقَاتِلَتَكُمْ وَيَسْبِي ذَرَارِيَّكُمْ، اللّٰهُمَّ أَنَا أَوْ كَنَفْسِي، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ .

''نماز ضرور قائم کریں، زکوۃ ضرور ادا کریں اور اطاعت لازم کریں، ورنہ میں ایسا شخص بھیج دوں گا، جو مجھ جیسا ہے۔ وہ آپ کے مردوں سے جنگ کرے گا اور آپ کی اولادوں کو قیدی بنائے گا۔ یا اللہ! میری مدد فرما یا مجھ جیسی جان کی مدد فرما، آپ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام لیا۔''

(مصنّف ابن أبي شيبة : 67/12، فضائل الصّحابة لأحمد بن حنبل : 1024)

تبصرہ :

سند ضعیف ہے۔

① شریک بن عبداللہ قاضی مدلس ہیں سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

② عبداللہ شداد بن ہاد تابعی ہیں، حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے انہیں بغیر دلیل کے رؤیۃً صحابی قرار دیا ہے، لہٰذا یہ سند مرسل ہونے کی وجہ ضعیف ہے۔

دلیل نمبر ③

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَمَّا افْتَتَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ انْصَرَفَ إِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرَهَا سَبْعَ عَشْرَةَ أَوْ ثَمَانِ عَشْرَةَ، فَلَمْ يَفْتَحْهَا، ثُمَّ ارْتَحَلَ رَوْحَةً أَوْ غَدْوَةً فَنَزَلَ ثُمَّ هَجَرَ ثُمَّ قَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَأُوصِيكُمْ بِعِتْرَتِي خَيْرًا، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَتُقِيمُنَّ الصَّلَاةَ وَلَتُؤْتُنَّ الزَّكَاةَ أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا مِنِّي أَوْ لِنَفْسِي فَلَيَضْرِبَنَّ أَعْنَاقَ مُقَاتِلَتِهِمْ وَلَيَسْبِيَنَّ ذَرَارِيَّهُمْ، قَالَ : فَرَأَى النَّاسُ أَنَّهُ أَبُو بَكْرٍ أَوْ عُمَرُ، فَأَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ : هٰذَا .

''رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے بعد طائف کی طرف روانہ ہوئے، سترہ یا اٹھارہ دن کا محاصرہ کیا، لیکن اسے فتح نہ کر سکے۔ پھر کسی صبح یا شام وہاں سے کوچ فرمایا، کسی اور جگہ پڑاؤ ڈالا، وہاں سے دوپہر کے وقت روانگی ہوئی، آپ ﷺ نے فرمایا: لوگو! میں آپ کا انتظار کروں گا، میں آپ کو اپنی اولاد کے بارے میں بھلائی کی تاکید کرتا ہوں، ہماری ملاقات حوض کوثر پر ہوگی، اس ذات کی قسم، جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! آپ ضرور نماز قائم کرو گے، ضرور زکوۃ ادا کرو گے، ورنہ میں آپ پر اپنی طرف سے یا اپنے جیسا ایک آدمی بھیجوں گا، جو آپ کے جنگجوؤں کی گردنیں مارے گا، بچوں کو قیدی بنائے گا۔ لوگ یہ سمجھے کہ وہ سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما ہیں، لیکن آپ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ تھام کر فرمایا: یہ ہیں وہ۔‘‘

(مصنّف ابن أبي شيبة : 65/12، المعرفة والتّاريخ للفسوي : 282/1، مسند أبي يعلٰى : 859، 856، مسند البزّار : 1050، المستدرك للحاكم : 120/2، تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 342/42)

تبصرہ :

روایت ضعیف ہے۔

① طلحہ بن جبر انصاری ضعیف ہے۔

حاکم رحمہ اللہ نے اس روایت کو صحیح الاسناد کہا، تو ان کے رد میں ذہبی رحمہ اللہ نے لکھا:

طَلْحَةُ لَيْسَ بِعُمْدَةٍ . ’’طلحہ قابل اعتماد نہیں۔‘‘

(تلخيص المستدرك : 120/2)

اس کے بارے میں امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ کے مختلف اقوال ہیں۔

سنن دارمی (۴۴۷) کی روایت میں ’’ثقہ‘‘ کہا ہے۔

اسحاق بن منصور کی روایت میں لَا شَيْءَ کہا ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 480/4)

یہ دونوں قول باہم معارض ہونے کی وجہ سے ساقط ہیں۔

امام جوزجانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَذْمُوْمٌ فِي حَدِيْثِهٖ غَيْرُ ثِقَةٍ .

’’حدیث میں اس کی مذمت کی گئی ہے، یہ غیر ثقہ ہے۔‘‘

(أحوال الرّجال : 45)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوبشر دولابی (ضعیف) کہتے ہیں:

مَذْمُوْمٌ فِي حَدِيْثِهٖ غَيْرُ ثِقَةٍ .

''روایت میں اس کی مذمت کی گئی ہے، ثقہ نہیں ہے۔''

(الكامل لابن عدي : 112/4)

امام ابوجعفر طبری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا تَثْبُتُ بِنَقْلِهٖ حُجَّةٌ .

''اس کی بیان کردہ روایت سے دلیل نہیں لی جاسکتی۔''

(لسان الميزان لابن حجر : 210/3)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔(مَجمع الزّوائد : 163/9)

حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ کہتے ہیں:

لَيْسَ بِعُمْدَةٍ . ''قابل بھروسہ نہیں۔''(البدرالمنير : 93/9)

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اسے الثقات (۳۹۴/۴) میں ذکر کیا ہے، یہ تساہل ہے، لہٰذا ضعیف ہونا ہی راجح ہے۔

② مطلب بن عبداللہ کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَثِيْرُ التَّدْلِيْسِ وَالْإِرْسَالِ .

''بکثرت تدلیس کرتا اور مرسل روایتیں بیان کرتا تھا۔''

(تقريب التّهذيب : 6710)

سماع کی تصریح نہیں کی، لہٰذا ضعیف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر ④

مطلب بن عبداللہ بن حطب بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ثقیف کے وفد سے فرمایا:

وَاللّٰهِ لَتُسْلِمُنَّ أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلًا مِنِّي، أَوْ قَالَ : مِثْلَ نَفْسِي، فَلَيَضْرِبَنَّ أَعْنَاقَكُمْ، وَلَيَسْبِيَنَّ ذَرَارِيَّكُمْ، وَلَيَأْخُذَنَّ أَمْوَالَكُمْ، قَالَ عُمَرُ : فَوَاللّٰهِ مَا اشْتَهَيْتُ الْإِمَارَةَ إِلَّا يَوْمَئِذٍ، جَعَلْتُ أَنْصِبُ صَدْرِي لَهُ رَجَاءَ أَنْ يَقُولَ : هٰذَا، فَالْتَفَتَ إِلٰى عَلِيٍّ فَأَخَذَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ : هُوَ هٰذَا، هُوَ هٰذَا مَرَّتَيْنِ .

''اللہ کی قسم! آپ ایمان لے آئیں، ورنہ میں آپ کی طرف ایسا شخص بھیجوں گا، جو مجھ جیسا ہے، یا مجھ سے ہے۔ وہ آپ کی گردن مارے گا، آپ کے بچوں کو قیدی بنائے گا، آپ کا مال لے لے گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے کبھی امارت کی خواہش نہیں ہوئی، صرف اس دن میرے سینے میں امید پیدا ہوئی، میں نے کہا: شاید نبی کریم ﷺ میرے بارے میں فرماتے ہیں، لیکن آپ نے علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: یہ ہیں وہ، یہ ہیں وہ۔ دو مرتبہ فرمایا۔''

(مصنف عبدالرزاق : 226/11، فضائل الصّحابة لأحمد بن حنبل : 1008، الاستيعاب في معرفة الأصحاب لابن عبدالبر : 1109/3-1110)

تبصرہ :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سند ضعیف ہے۔ مطلب بن عبداللہ تابعی بلا واسطہ نبی کریم ﷺ سے بیان کر رہے ہیں، لہٰذا بوجہ ارسال ضعیف ہے۔

دلیل نمبر ⑤

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا آپ میں کوئی ایسا شخص ہے، جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہو:

لَتَنْتَهِيَنَّ يَا بَنِي وُلَيْعَةَ أَوْ لَأَبْعَثَنَّ عَلَيْكُمْ رَجُلًا كَنَفْسِي طَاعَتُهُ كَطَاعَتِي وَمَعْصِيَتُهُ كَمَعْصِيَتِي بِعَصَاكُمْ أَوْ يَقِصُكُم بِالسَّيْفِ غَيْرِي؟ قَالُوْا : لَا قَالَ : فَهَلْ فِيْكُمْ أَحَدٌ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ : كَذَبَ مَنْ زَعَمَ أَنَّهُ يُحِبُّنِي وَ يُبْغِضُنِي عَلِيًّا غَيْرِي؟ قَالُوْا : لَا ---.

''بنو ولیعہ اگر باز نہ آئے، تو میں ان کی طرف ایسا شخص بھیج دوں گا، جو میرے نفس کی طرح ہے، اس کی اطاعت میری اطاعت کی طرح ہے، اس کی نافرمانی میری نافرمانی کی طرح ہے۔ آپ کو لاٹھی یا تلوار کے ذریعے سیدھا کرے گا؟ صحابہ نے عرض کیا: نہیں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا آپ میں کوئی ایسا شخص ہے، جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے یوں کہا ہو: جو مجھ سے محبت کا دعوی کرتا ہے اور سیدنا علی سے بغض رکھتا ہے، وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہے؟ صحابہ نے کہا: نہیں۔''

(الأمالي لأبي جعفر الطّوسي : 546)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ :

باطل روایت ہے۔

① ''جماعت'' مجہولین ہیں۔

② ابو مفضل محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبیداللہ بہلول بن ہمام شیبانی وضاع ہے، جیسا کہ گزر چکا ہے۔

③ حسن بن علی بن زکریا بن صالح ابوسعید بصری عاصمی وضاع ہے، جیسا کہ گزر چکا ہے۔

لہٰذا ابو مفضل ''وضاع'' کا اسے حدیث میں ثقہ قرار دینا درست نہیں۔

④ ربیع بن یسار کون ہے؟ معلوم نہیں!

⑤ اعمش مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

تنبیہ :

بعض نے یہ الفاظ بھی گھڑ لئے ہیں:

لَتَسْئَلُنَّ أَوْ لَأَبْعَثَنَّ رَجُلًا مِنِّي أَوْ قَالَ : عَدِيْلَ نَفْسِي .

''مجھ سے سوال کرو ورنہ میں اپنے آدمی یا اپنے جیسے آدمی کو آپ پہ بھیجوں گا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا کفو

کیا سیدنا علی رضی اللہ عنہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کا کفو تھے؟ کیا وہ سب صحابہ سے اس بنا پر افضل تھے، آیئے جائزہ لیتے ہیں:

دلیل نمبر ①

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا عَلِيُّ لَقَدْ عَاتَبَنِي رِجَالٌ مِّنْ قُرَيْشٍ فِي أَمْرِ فَاطِمَةَ وَقَالُوا : خَطَبْنَاهَا إِلَيْكَ فَمَنَعْتَهَا وَزَوَّجْتَ عَلِيًّا فَقُلْتُ لَهُمْ : وَاللّٰهُ مَا أَنَا مَنَعْتُكُمْ وَزَوَّجَهٗ بَلِ اللّٰهُ مَنَعَكُمْ وَزَوَّجَهٗ فَهَبَطَ عَلَيَّ جِبْرَائِيْلُ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ اللّٰهَ جَلَّ جَلَالُهٗ يَقُوْلُ : لَوْ لَمْ أَخْلُقْ عَلِيًّا لَمَا كَانَ لِفَاطِمَةَ ابْنَتِكَ كُفْوٌ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ آدَمُ فَمَنْ دُوْنَهٗ .

''علی! قریش کے آدمیوں نے فاطمہ کے معاملہ میں اظہار برہمی کیا ہے، کہتے ہیں، ہم نے بھی فاطمہ کا پیغام نکاح بھیجا تھا، لیکن آپ نے منع کر دیا اور علی سے ان کی شادی کر دی۔ میں نے انہیں کہا: اللہ کی قسم! ایسا نہیں کہ آپ کو میں نے روکا ہو اور فاطمہ کا نکاح کسی اور سے کر دیا ہو، یہ تو اللہ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے، اسی اثنا میں سیدنا جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے: عرض کیا: اے محمد! اللہ عزوجل فرماتے ہیں: اگر میں علی کو پیدا نہ کرتا تو آدم اور ان کی اولاد میں آپ کی بیٹی فاطمہ کا ہم پلہ روئے زمین کوئی نہ ہوتا۔''

(عُيُون أخبار الرّضا للقُمّي :225/1، بَحار الأنوار للمَجلِسي : 43/92-93)

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے۔

① جعفر بن نعیم بن شاذان مجہول ہے۔ شیعہ کتب میں بھی اس کی توثیق نہیں۔

② ابراہیم بن ہاشم ابواسحاق قمی مجہول ہے۔

ابن داود حلی شیعہ نے کہا:

لَمْ أَقِفْ لِأَحَدٍ عَنْ أَصْحَابِنَا عَلٰى قَوْلٍ فِي الْقَدْحِ فِيْهِ وَلَا عَلٰى تَعْدِيْلِهٖ بِالتَّنْصِيْصِ وَالرِّوَايَاتِ عَنْهُ كَثِيْرَةٌ وَالْأَرْجَحُ قَبُوْلُ قَوْلِهٖ .

''مجھے ہمارے علما میں کسی کا قول نہیں ملا، جس میں اس پر جرح وتعدیل کے حوالے سے کوئی نص ہو، اس سے کثیر روایات مروی ہیں، راجح یہی ہے کہ اس کی بات قبول کی جائے گی۔'' (خلاصة الأقوال : 2/5)

جس کے بارے میں تعدیل وقدح کے حوالے سے کوئی نص نہ ہو، اس کی بات قبول کیسے ہوسکتی ہے؟ ابن طاؤس شیعہ نے اس کی توثیق پر اتفاق نقل کیا ہے۔

(فلاح السّائل، ص 158)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ قول بے دلیل ہونے کی وجہ سے نا قابل التفات ہے۔

③ علی بن معبد کی توثیق نہیں مل سکی۔

④ حسین بن خالد مجہول ہے۔

⑤ امام موسیٰ رضا کے آباء نا معلوم ہیں، لہٰذا یہ روایت باطل ہے۔

شہید ملت، علامہ احسان الٰہی ظہیر رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

عَلَّقَ عَلَيْهِ السَّيِّدُ لَاجُوْرَدِيِّ بِقَوْلِهٖ : وَقَدِ اسْتَدَلَّ بَعْضُ الْمُحَقِّقِيْنَ بِهٰذِهِ الْفَقْرَةِ مِنَ الْحَدِيْثِ عَلٰى أَفْضَلِيَّتِهِمَا عَلَيْهِمَا السَّلَامُ عَلٰى جَمِيْعِ الْأَنْبِيَاءِ وَقَدْ أَدْرَجَ الْحُرُّ الْعَامِلِيُّ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ عَنِ الطُّوْسِي فِي التَّهْذِيْبِ .

''اس پر سید لاجوردی نے یوں تعلیق لکھی ہے: بعض محققین نے حدیث کے اس فقرہ سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تمام انبیائے کرام پر افضلیت ثابت کی ہے، حر عاملی شیعہ نے اس روایت کو طوسی کے حوالے سے تہذیب میں درج کیا ہے۔'' (مجموعة مولفات إحسان الٰهی ظهير : 140/5)

دلیل نمبر ②

امام جعفر صادق رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَوْلَا أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى خَلَقَ أَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِفَاطِمَةَ مَا كَانَ لَهَا كُفْوٌ عَلٰى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ آدَمَ وَمِنْ دُوْنِهٖ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ نے امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لئے پیدا کیا ہے، کیونکہ کرۂ ارض پر آدم اور ان کی اولاد میں کوئی ان کا کفو نہیں تھا۔''

(الكافي لأبي جعفر الكُلَيني :461/1، تهذيب الأحكام للطّوسي : 470/7)

تبصرہ :

جھوٹا قول ہے۔

① کلینی کے اساتذہ نامعلوم ومجہول ہیں۔

② احمد بن محمد کا تعین اور توثیق درکار ہے۔

③ حسن بن علی بن زیاد وشاء کی توثیق درکار ہے۔

④ خبیری کون ہے؟ تعارف چاہیے!

⑤ یونس بن ظبیان کو محمد بن مسعود نے متہم غال قرار دیا ہے۔

(رِجال الكَشي : ص 259، الرقم : 209)

خوئی شیعہ نے اس کی روایات ذکر کرنے کے بعد لکھا ہے:

هٰذِهِ الرِّوَايَةُ صَحِيْحَةُ السَّنَدِ وَدَالَّةٌ عَلٰى خُبْثِ يُوْنُسِ بْنِ ظَبْيَانَ وَضَلَالَةٍ .

''اس روایت کی سند صحیح ہے، یہ یونس بن ظبیان کی خباثت اور گمراہی پر دلالت کرتی ہے۔'' (مُعجَم رِجال الحديث :205/21)

طوسی کی سند میں اور بھی خرابیاں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سید العرب

چند روایات اس مضمون کی ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سید العرب ہیں، لیکن وہ بھی پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتیں:

دلیل نمبر ①

سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا أَنَسُ انْطَلِقْ فَادْعُ لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ يَعْنِي عَلِيًّا فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا : أَلَسْتَ سَيِّدَ الْعَرَبِ؟ قَالَ : أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ، وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ، فَلَمَّا جَاءَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْأَنْصَارِ فَأَتَوْهُ، فَقَالَ لَهُمْ : يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، أَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا إِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهٖ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهٗ؟ قَالُوا : بَلٰى يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ : هٰذَا عَلِيٌّ فَأَحِبُّوهُ بِحُبِّي، وَكَرِّمُوهُ لِكَرَامَتِي، فَإِنَّ جِبْرِيلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنِي بِالَّذِي قُلْتُ لَكُمْ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ .

''انس! عرب کے سردار علی بن ابی طالب کو بلاؤ، تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا: اللہ کے رسول! کیا آپ سید العرب نہیں ہیں؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: میں اولاد آدم کا اور علی عرب کے سردار ہیں۔ پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے پہنچنے پر آپ ﷺ نے انصار کو بلا کر فرمایا: انصار کی جماعت! کیا میں آپ کو ایسی بات نہ بتاؤں، اگر آپ اسے مضبوطی سے تھام لیں گے، تو میرے بعد گمراہی کا شکار نہیں ہوں گے، صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں! فرمایا: علی سے میری وجہ سے محبت کرو، میری وجہ سے تکریم کرو، یہ حکم بذریعہ جبریل مجھے اللہ نے دیا ہے۔''

(المُعجم الكبير للطّبراني : 2749، حِلية الأولياء للأصبهاني :63/1)

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے۔

① ابراہیم بن اسحاق صینی کے بارے میں حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ مَتْرُوْكٌ. ''یہ متروک ہے۔''(مَجمع الزّوائد : 132/9)

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے بھی متروک کہا ہے۔

(الضّعفاء والمتروكون :31)

② قیس بن ربیع جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

③ لیث بن ابی سلیم کو جمہور نے ضعیف اور مختلط کہا ہے۔

④ ابن ابی لیلیٰ جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

سَيِّئُ الْحِفْظِ لَا يُحْتَجَّ بِهٖ عِنْدَ أَكْثَرِهِمْ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”یہ سیئ الحفظ ہے، اکثر محدثین کے نزدیک اس سے حجت پکڑنا درست نہیں۔“

(تحفة الطّالب : 345)

دلیل نمبر ②

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ، وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ .

”میں اولادِ آدم کا اور علی عرب کے سردار ہیں۔“

(المستدرك للحاكم : 124/3، تاريخ ابن عساكر : 305/42)

تبصرہ :

سند ضعیف ہے۔ عمر بن حسن راسبی مجہول الحال ہے۔

امام حاکم رحمہ اللہ نے اس روایت کو ”صحیح الاسناد“ قرار دے کر فرمایا ہے:

فِي إِسْنَادِهِ عُمَرُ بْنُ الْحَسَنِ وَأَرْجُو أَنَّهُ صَدُوْقٌ .

”اس روایت کی سند میں عمر بن حسن ہے، اُمید ہے کہ وہ سچا راوی ہے۔“

حافظ ذہبی رحمہ اللہ ان کے ردّ میں فرماتے ہیں:

أَظُنُّ أَنَّهُ هُوَ يَعْنِي عُمَرَ بْنَ حَسَنِ الرَّاسِبِيَّ الَّذِي وَضَعَ هٰذَا .

”میں کہتا ہوں کہ یہ گھڑی ہی عمر بن حسن راسبی نے ہے۔“

(تلخيص المستدرك : 124/3)

نیز فرماتے ہیں:

لَا يَكَادُ يُعْرَفُ وَأَتٰى بِخَبَرٍ بَاطِلٍ مَتْنُهُ عَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

''مجہول ہے، ایک باطل روایت بیان کی ہے، جس کا متن یہ ہے کہ علی سید العرب ہیں۔'' (میزان الاعتدال : 185/3، ت : 6069)

علامہ ابن عراق رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

لَا يَكَادُ يُعْرَفُ وَ أَرٰى بِخَبَرٍ بَاطِلٍ اتَّهَمَهُ الذَّهْبِيُّ بِالْوَضْعِ .

''یہ مجہول ہے، اس نے ایک باطل روایت بیان کی ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اسے وضاع قرار دیا ہے۔'' (تنزيه الشّريعة : 89/1)

عمر بن حسن کی متابعت یحییٰ بن عبدالحمید حمانی نے کر رکھی ہے۔

(تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 305/42)

حمانی کے بارے میں حافظ ابن ملقن رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ . ''اسے جمہور نے ضعیف کہا ہے۔''

(البدر المنير : 224/3)

حافظ ابن قطان فاسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يَنْبَغِي أَنْ يُّطْوٰى ذِكْرُهُ بِأَنَّ جَمَاعَةً وَهُوَ الْأَكْثَرُوْنَ يُضَعِّفُوْنَهُ .

''اس کا ذکر مناسب نہیں، اکثر محدثین نے اسے ضعیف کہا ہے۔''

(بيان الوَهم والإيهام : 953)

دلیل نمبر ③

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اُدْعُوا لِي سَيِّدَ الْعَرَبِ فَقُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَلَسْتَ سَيِّدَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْعَرَبِ؟ قَالَ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ، وَعَلِيٌّ سَيِّدِ الْعَرَبِ.

''عرب کے سردار کو میرے پاس بلا کر لاؤ، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ سید العرب نہیں ہیں؟ فرمایا: میں اولاد آدم کا اور علی عرب کے سردار ہیں۔''

(المستدرك على الصّحيحين للحاكم: 124/3)

تبصرہ:

سند من گھڑت ہے، حسن بن علوان کذاب اور متروک ہے۔

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے کذاب کہا ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم: 61/3)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

يَضَعُ الْحَدِيْثَ. ''احادیث گھڑتا تھا۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال: 359/2)

امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

كَانَ يَضَعُ الْحَدِيْثَ. ''احادیث گھڑتا تھا۔''

(كتاب المَجروحين: 239/1)

بہر حال یہ سخت ضعیف اور متروک الحدیث ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَضَعَهُ ابْنُ عُلْوَانَ، وَرَوَاهُ عُمَرُ بْنُ مُوْسَى الْوَجِيْهِيُّ عَنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ مَرْفُوْعًا، قَالَ الذَّهْبِيُّ : عُمَرُ بْنُ مُوْسَى الْوَجِيهِيُّ وَضَاعٌ .

''اس روایت کو ابن علوان نے گھڑا ہے، اسے عمر بن موسیٰ وجیہی نے عن ابی الزبیر عن جابر کی سند سے مرفوعا بیان کیا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں: عمر بن موسیٰ وجیہی بھی وضاع ہے۔''

(تلخيص المستدرك : 124/3)

دلیل نمبر ④

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دن سیدنا علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے، ان کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

هٰذَا سَيِّدُ الْمُسْلِمِيْنَ، فَقُلْتُ : أَلَسْتَ سَيِّدَ الْمُسْلِمِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ فَقَالَ : أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ .

''یہ مسلمانوں کا سردار ہیں، میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! کیا آپ مسلمانوں کے سردار نہیں ہیں؟ فرمایا: میں خاتم النبیین اور رسول ہوں۔''

(تاريخ دِمَشق لابن عساكر : 305/42)

تبصرہ :

سند ضعیف ہے۔

ابو بلال اشعری ضعیف ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ (السنن : ۱/ ۲۲۰) اور حافظ ہیثمی رحمہ اللہ (مجمع الزوائد : ۱/ ۱۰۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَيِّنَهُ الْحَاكِمُ . ''امام حاکم رحمہ اللہ نے کمزور قرار دیا ہے۔''

(لسان الميزان : 14/6)

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے اسے الثقات (۱۹۹/۹) میں ذکر کر کے فرمایا ہے:

يَغْرِبُ وَيَتَفَرَّدُ . ''وہ غریب اور منفرد روایتیں بیان کرتا ہے۔''

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَا يُحْتَجُّ بِهٖ . ''اس سے دلیل نہیں لی جائے گی۔''

(السّنن الكبرٰى : 52/9)

نیز فرماتے ہیں:

لَيْسَ بِالْقَوِيِّ . ''یہ قوی نہیں ہے۔''

(شعب الإيمان : 111/2)

دلیل نمبر ⑤

اسماعیل بن خالد رحمہ اللہ کہتے ہیں:

بَلَغَنِي أَنَّ عَائِشَةَ نَظَرَتْ إِلَى النَّبِيِّ فَقَالَتْ : يَا سَيِّدَ الْعَرَبِ! فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَأَبُوْ بَكْرٍ سَيِّدُ كُهُوْلِ الْعَرَبِ وَ عَلِيٌّ سَيِّدُ شَبَابِ الْعَرَبِ .

''مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دیکھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور پکارا: سید العرب! اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: میں اولاد آدم کا، ابوبکر عرب کے بوڑھوں کے اور علی عرب کے نوجوانوں کے سردار ہیں۔''

(الغيلانيات لأبي بكر الشّافعي : 7، تاريخ ابن عساكر : 305/42، 182/30)

تبصرہ :

سند ضعیف ہے۔

اسماعیل بن ابی خالد مدلس ہیں، ان کے اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے درمیان مبلغ نامعلوم ومجہول ہے، لہٰذا یہ روایت تدلیس وانقطاع کی وجہ سے ضعیف ہے، اس میں خلف بن خلیفہ بھی ہیں جو کہ آخری عمر میں مختلط ہو گئے تھے۔ جس سند میں قیس بن ابی حازم کا واسطہ ذکر کرتا ہے۔ اس میں خلف بن خلیفہ کے اختلاط کا مسئلہ ہے۔ البتہ عبدالملک بن عبدربہ الطائی ''حسن الحدیث'' ہے۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ . ''یہ منکر الحدیث ہے۔''

(ميزان الاعتدال : 658/2)

لہٰذا یہ منکر روایت ہے۔

دلیل نمبر ⑥

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ وَأَنَّهُ لَأَوَّلُ مَنْ يَنْفُضُ الْغُبَارَ عَنْ رَأْسِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''میں اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی سید العرب ہیں، روز قیامت وہ سب سے پہلے اپنے سر سے غبار جھاڑیں گے۔''

(أخبار أصبهان لأبي نُعيم :308/1، تاريخ ابن عساكر : 306/42)

تبصرہ :

سند سخت ضعیف ہے۔

① عطیہ عوفی جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

② عبید بن عوام کے حالات نہیں مل سکے۔

دلیل نمبر ⑦

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ سَيِّدُ الْعَرَبِ، فَقِيلَ : أَلَسْتَ أَنْتَ سَيِّدُ الْعَرَبِ؟ فَقَالَ : أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ، وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ، مَنْ أَحَبَّهٗ وَتَوَلَّاهُ؛ أَحَبَّهُ اللّٰهُ وَهَدَاهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهٗ وَعَادَاهُ؛ أَصَمَّهُ اللّٰهُ وَأَعْمَاهُ، عَلِيٌّ؛ حَقُّهٗ كَحَقِّي، وَطَاعَتُهٗ كَطَاعَتِي، غَيْرَ أَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، مَنْ فَارَقَهٗ فَارَقَنِي، وَمَنْ فَارَقَنِي؛ فَارَقَهُ اللّٰهُ، أَنَا مَدِينَةُ الْحِكْمَةِ، وَهِيَ الْجَنَّةُ، وَعَلِيٌّ بَابُهَا، فَكَيْفَ يَهْتَدِي الْمُهْتَدِي إِلَى الْجَنَّةِ إِلَّا مِنْ بَابِهَا، عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَيْرُ الْبَشَرِ، مَنْ أَبٰى فَقَدْ كَفَرَ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''علی بن ابی طالب علیہ السلام عرب کے سردار ہیں، عرض کیا گیا: کیا آپ سید العرب نہیں ہے؟ فرمایا: میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔ جس نے انہیں دوست بنایا، اللہ اس سے محبت کرے گا اور اسے ہدایت دے گا۔ جو ان سے بغض رکھے گا، اللہ اس سے دشمنی رکھے گا اور اسے اندھا اور بہرا کر دے گا۔ ان کا حق میرے حق کی طرح ہے اور ان کی اطاعت دراصل میری اطاعت ہے، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ جو ان سے جدا ہوا وہ مجھ سے جدا ہوا اور جس نے مجھ سے دُوری اختیار کی، اللہ اسے اپنی رحمت سے دُور کر دے گا۔ میں حکمت یعنی جنت کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔ بھلا کوئی اس دروازے سے گزرے بغیر جنت میں کیسے پہنچے گا؟ علی تمام انسانوں سے بہتر ہیں، جو انکار کرتا، وہ کافر ہو جاتا ہے۔'' (المَنقبة لابن شاذان: 94)

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے:

① عیسیٰ بن مہران ابوموسیٰ مستعطف ''کذاب'' ہے۔

❁ امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَ بِأَحَادِيثَ مَوْضُوعَةٍ مُنَاكِيرَ، مُحْتَرِقٌ فِي الرَّفْضِ.

''یہ من گھڑت اور منکر روایتیں بیان کرتا ہے، کٹر رافضی ہے۔''

(الكامل في ضعفاء الرّجال: 260/5)

❁ خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''عیسیٰ بن مہران مستعطف ایک شیطان اور سرکش رافضی ہے، اس نے ایک کتاب تصنیف کی ہے، جس میں صحابہ پر طعن کیا ہے، انہیں (معاذ اللہ) گمراہ، کافر اور فاسق قرار دیا ہے۔ اللہ کی قسم! جب میں نے اس کتاب کو دیکھا، تو میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ مجھے اس کتاب میں موضوع روایات، من گھڑت قصے اور خود ساختہ حکایات دیکھ کر بڑا تعجب ہوا۔ ان روایات کی سندیں اندھیری ہیں اور مشہور و معروف جھوٹے کوفیوں اور مجہول راویوں سے بیان کی گئی ہیں۔ یہ چیزیں عیسیٰ بن مہران کی عدم بصیرت، خبث باطن، نامراد کاوش اور آخرت کی بربادی پر دلالت کرتی ہیں۔ اس پر یہ فرامین باری تعالیٰ صادق آتے ہیں:

﴿فَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ أَيْدِيهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُونَ﴾

(البقرة: 79)

''ان کے لکھوں پر ہلاکت ہے، ان کی اعمال پر ہلاکت ہے۔''

﴿وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ﴾.

''ظالم عنقریب جان لیں گے کہ وہ کس کروٹ پلٹتے ہیں۔''

(تاریخ بغداد: 168/11)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَافِضِيٌّ، كَذَّابٌ جَبَلٌ. ''یہ رافضی اور بڑا کذاب تھا۔''

(میزان الاعتدال: 324/3)

② محمد بن عبداللہ بن عبیداللہ بن محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبیداللہ، ابوفضل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوفی جھوٹا، دجال اور جھوٹی حدیثیں گھڑنے والا ہے۔

(تاريخ بغداد للخطيب : 5/466-467، لسان الميزان لابن حجر : 5/321)

③ خالد بن طہمان ابوعلا کے متعلق امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

خُلِّطَ خَالِدٌ الْخَفَّافُ قَبْلَ مَوْتِهِ بِعَشْرِ سِنِينَ، وَكَانَ قَبْلَ ذٰلِكَ ثِقَةً، وَكَانَ فِي تَخْلِيطِهِ كُلُّ مَا جَاءُوهُ بِهِ وَرَآهُ؛ قَرَأَهُ.

''خالد خفاف موت سے دس برس قبل سٹھیا گیا تھا، اس سے پہلے ثقہ تھا، اختلاط کے بعد ہر سنی سنائی بات بیان کر دیتا تھا۔''

(الكامل لابن عدي : 3/19، وسندهٗ حسنٌ)

④ صاحب کتاب ابن شاذان بھی جھوٹا ہے۔

دلیل نمبر ⑧

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ سَيِّدُ الْعَرَبِ؟ قَالُوا : أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ، قَالَ : أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ آدَمَ، وَعَلِيٌّ سَيِّدُ الْعَرَبِ.

''سید العرب کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول! آپ ہیں۔ تو فرمایا: میں اولاد آدم کا اور علی عرب کے سردار ہیں۔''

(المعجم الأوسط للطّبراني : 2/127، ح : 1468، المُعجم الكبير للطّبراني : 10/102، ح : 1491)

تبصرہ :

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باطل روایت ہے۔

① امام طبرانی رحمہ اللہ کا استاذ احمد بن عبداللہ بزار تستری مجہول الحال ہے۔

② عمر بن عبدالعزیز دراع کی توثیق نہیں مل سکی۔

③ خاقان بن عبداللہ اہتم کو امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ''لیس بالقوی'' کہا ہے۔

(العِلَل : 174/7)

اس کی توثیق ثابت نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیعانِ علی کا مقام اور مبغضین کا انجام

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے محبت ایمان کا جزو ہے، اس عقیدے کے اثبات کے لئے جھوٹی روایات کا سہارا لینا گویا اپنا عقیدہ کمزور کرنے والی بات ہے، بعض ضعیف و من گھڑت روایات آپ کے علم میں لائی جا رہی ہیں، تا کہ آپ اپنا ایمان محفوظ رکھ سکیں:

روایت نمبر ①

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم إِذَا أَرَادَ أَنْ يُّشْهِدَ عَلِيًّا فِي مَوْطِنٍ أَوْ مَشْهَدٍ عَلَا عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَّنْخَفِضُوا دُوْنَهٗ وَأَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم شَهَرَ عَلِيًّا يَوْمَ خَيْبَرَ فَقَالَ : يَا أَيُّهَا النَّاسِ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَّنْظُرَ إِلٰى آدَمَ فِي خَلْقِهٖ وَأَنَا فِي خُلُقِي وَإِلٰى إِبْرَاهِيْمَ فِي خُلَّتِهٖ وَإِلٰى مُوْسٰى فِي مَنَاجَاتِهٖ وَإِلٰى يَحْيٰى فِي زُهْدِهٖ وَإِلٰى عِيْسٰى فِي سُنَّتِهٖ فَلْيَنْظُرْ إِلٰى عَلِيِّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ إِذَا خَطَرَ بَيْنَ الصَّفَيْنِ كَأَنَّمَا يَتَقَلَّعُ مِنْ صَخْرٍ أَوْ يَتَحَدَّرُ مِنْ دَهْرٍ يَا أَيُّهَا النَّاسُ امْتَحِنُوا أَوْلَادَكُمْ بِحُبِّهٖ فَإِنَّ عَلِيًّا لَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَدْعُو إِلٰى ضَلَالَةٍ وَلَا يُبْعِدُ عَنْ هُدًى فَمَنْ أَحَبَّهٗ فَهُوَ مِنْكُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهٗ فَلَيْسَ مِنْكُمْ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ : وَكَانَ الرَّجُلُ مِنْ بَعْدِ يَوْمِ خَيْبَرَ يَحْمِلُ وَلَدَهٗ عَلٰى عَاتِقِهٖ ثُمَّ يَقِفُ عَلٰى طَرِيْقِ عَلِيٍّ وَإِذَا نَظَرَ إِلَيْهِ يُوَجِّهُهٗ بِوَجْهِهٖ تَلَقَّاهُ وَأَوْمَأَ بِإِصْبَعِهٖ أَيِ ابْنِي تُحِبُّ هٰذَا الرَّجُلَ الْمُقْبِلَ فَإِنْ قَالَ الْغُلَامُ : نَعَمْ قَبَّلَهٗ وَإِنْ قَالَ : لَا خَرِقَ بِهِ الْأَرْضَ وَقَالَ لَهٗ : اِلْحَقْ بِأُمِّكَ وَلَا تَلْحَقْ أَبِيْكَ بِأَهْلِهَا فَلَا حَاجَةَ لِي فِيْمَنْ لَا يُحِبُّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ .

''جب نبی کریم ﷺ علی رضی اللہ عنہ کو کسی جگہ حاضر کرنا چاہتے، تو آپ ﷺ سواری پر بیٹھ جاتے، لوگوں سے فرماتے : نیچے ہو جائیں، ایک مرتبہ آپ ﷺ نے خیبر کے دن بلایا، تو فرمایا: لوگو! جو آدم کی تخلیق، میرے اخلاق، ابراہیم کی دوستی، موسیٰ کی مناجات، یحییٰ کے زہد اور عیسیٰ کی عمر کو دیکھنا چاہے، تو وہ علی بن ابی طالب کو دیکھ لے، جب وہ لشکر کی صفوں میں داخل ہوتے، تو یوں لگتا کہ کسی چٹان یا آسمان سے اُتر رہے ہیں، لوگو! اپنی اولاد کے دلوں میں علی کی محبت بٹھاؤ، علی نہ تو گمراہی کی دعوت دیں گے، نہ ہدایت سے دور ہوں گے، جو ان سے محبت کرے گا، وہ آپ میں سے ہے، جو ان سے بغض رکھے گا، وہ آپ میں سے نہیں ہے۔

راوی حدیث سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: یوم خیبر کے بعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک آدمی اپنے صاحبزادے کو کندھے پر اٹھائے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے راستے میں کھڑا تھا، جب اس نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا، تو بیٹے کا چہرہ ان کی طرف کر کے انگلی سے اشارہ کیا، بیٹا! اس سے محبت رکھو، بچہ ہاں کہتا، تو اسے پیار سے بوسہ دیتا، نہ کہتا، تو زمین پر پٹخ دیتا، کہتا: اپنی ماں کے پاس جاؤ، اپنے باپ کے خاندان میں مت آنا، مجھے اس کی ضرورت نہیں، جو علی سے محبت نہیں کرتا۔''

(تاريخ دِمَشق لابن عساكر: 288/42)

تبصرہ:

جھوٹی روایت ہے۔

① امام ابن عساکر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيْثٌ مُّنْكَرٌ وَ أَبُوْ أَحْمَدَ الْمَكِيُّ مَجْهُوْلٌ.

''روایت منکر ہے، ابواحمد مکی مجہول ہے۔''

(تاريخ دِمَشق: 288/42)

② عبدالرزاق بن ہمام رحمہ اللہ مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں مل سکی۔

روایت نمبر ②

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے خلیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا عَلِيُّ إِنَّكَ سَتَقْدَمُ عَلَى اللّٰهِ وَشِيعَتُكَ رَاضِينَ مَرْضِيِّينَ، وَيَقْدَمُ عَلَيْهِ عَدُوُّكَ غِضَابٌ مُقْمَحِينَ، ثُمَّ جَمَعَ عَلِيٌّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَدَهٗ إِلٰى عُنُقِهٖ يُرِيهِمْ كَيْفَ الْإِقْمَاحُ .

''علی! آپ عنقریب اللہ کے دربار میں حاضر ہوں گے، آپ کے شیعہ راضی اور پسندیدہ ہوں گے اور آپ کے دشمن اس کے سامنے جکڑے ہوں گے، پھر سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کے جکڑے ہوؤں کی کیفیت دکھانے کے لئے اپنا ہاتھ گردن پر رکھا۔''

(المُعجم الأوسط للطّبراني : 187/4 ح : 3934)

تبصرہ :

جھوٹی سند ہے۔

① جابر بن یزید جعفی کذاب اور متروک ہے۔

② عبدالکریم بن یعقوب ابو یعفور کو صرف امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات :۴۲۳/۸'' میں ذکر کیا ہے۔

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مِنْ عِتْقِي الشِّيْعَةِ هُوَ شَيْخٌ لَيْسَ بِالْمَعْرُوْفِ .

''پرانے شیعوں میں سے تھا، غیر معروف شیخ ہے۔''

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 61/6)

لہٰذا یہ مجہول الحال ہے۔

③ امام طبرانی رحمہ اللہ کا استاذ علی بن سعید مروزی متکلم فیہ ہے۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ (مجمع الزوائد :۲۳۱/۹) نے ضعیف کہا ہے۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

روایت نمبر ③

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَنْتَقِصُونَ عَلِيًّا؟ مَنْ تَنَقَّصَ عَلِيًّا فَقَدْ تَنَقَّصَنِي، وَمَنْ فَارَقَ عَلِيًّا فَقَدْ فَارَقَنِي؛ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ، خُلِقَ مِنْ طِينَتِي، وَخُلِقْتُ مِنْ طِينَةِ إِبْرَاهِيمَ، وَأَنَا أَفْضَلُ مِنْ إِبْرَاهِيمَ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ، وَاللّٰهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ، يَا بُرَيْدَةُ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ لِعَلِيٍّ أَكْثَرَ مِنَ الْجَارِيَةِ الَّتِي أَخَذَ، وَأَنَّهُ وَلِيُّكُمْ بَعْدِي؟

''ان لوگوں کا کیا ہوگا، جو علی کی شان میں گستاخی کرتے ہیں، جو علی کی شان میں گستاخی کرتا ہے، وہ میری شان میں گستاخی کرتا ہے، جو علی سے جدا ہوا، وہ مجھ سے جدا ہوا، علی مجھ سے ہے، میں علی سے ہوں۔ اس کی تخلیق میری مٹی سے ہوئی، میری تخلیق ابراہیم کی مٹی سے ہوئی۔ میں ابراہیم سے افضل ہوں، ہم میں سے بعض بعض کی اولاد ہیں، اللہ ان ساری باتوں کو سننے والا اور جاننے والا ہے۔ بریدہ! کیا آپ نہیں جانتے، علی کے لئے اس سے بھی زیادہ لونڈیاں ہیں، جو اس نے لے لی ہیں، وہ میرے بعد آپ کا دلی دوست ہے۔''

(مَجمع الزّوائد للهيثمي : 128/9)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ، وَفِيهِ جَمَاعَةٌ لَمْ أَعْرِفْهُمْ، وَحُسَيْنٌ الْأَشْقَرُ ضَعَّفَهُ الْجُمْهُورُ وَوَثَّقَهُ ابْنُ حِبَّانَ .

''اس میں راویوں کی ایک جماعت کو میں نہیں جانتا، حسین اشقر کو جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔'' (مَجمع الزّوائد : 128/9)

حسین بن حسن اشقر جمہور کے نزدیک ضعیف ہے، جیسا کہ گزر چکا۔

روایت نمبر ④

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

تَرِدُ عَلَى الْحَوْضِ رَايَةُ عَلِيٍّ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِمَامِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ، فَأَقُومُ فَآخُذُ بِيَدِهِ فَيَبْيَاضُّ وَجْهُهُ وَوُجُوهُ أَصْحَابِهِ فَأَقُولُ : مَا خَلَفْتُمُونِي فِي الثَّقَلَيْنِ بَعْدِي؟ فَيَقُولُونَ : تَبِعْنَا الْأَكْبَرَ وَصَدَّقْنَاهُ وَآزَرْنَا الْأَصْغَرَ وَنَصَرْنَاهُ وَقَاتَلْنَا مَعَهُ، فَأَقُولُ : رُدُّوا رُوْا مَرْوَيْنِ (رُدُّوا مَرَّتَيْنِ) فَيَشْرَبُونَ شَرْبَةً لَا يَظْمَئُونَ بَعْدَهَا أَبَدًا، وَجْهُ إِمَامِهِمْ كَالشَّمْسِ الطَّالِعَةِ وَوُجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ أَوْ كَأَضْوَإِ نَجْمٍ فِي السَّمَاءِ .

''میرے پاس حوض کوثر پر امیر المومنین اور نورانی چہروں والوں کے امام علی کا جھنڈا پیش کیا جائے گا، میں اٹھ کر اسے تھام لوں گا، اس پر علی اور ان کے ساتھیوں کے چہرے چمک اٹھیں گے، میں پوچھوں گا : آپ نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے بعد اہل بیت کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ وہ کہیں گے: ہم نے اکبر (علی) کی تابعداری اور تصدیق کی، ہم نے اصغر کو پناہ دی، اس کی مدد کی، اس کے ساتھ مل کر اس کے مخالفین سے جنگ کی۔ میں دو بار کہوں گا: اسے واپس لاؤ، وہ اس قدر سیر ہو کر پانی پئیں گے، اس کے بعد کبھی انہیں پیاس نہیں لگے گی، ان کے امام کا چہرہ طلوع ہوتے ہوئے آفتاب کی طرح اور ان (پیروکاروں) کے چہرے چودھویں کے چاند یا آسمان کے روشن ستاروں کی مانند ہوں گے۔''

(الموضوعات لابن الجوزي :389/1)

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

هٰذَا حَدِيث لَا يَصِحُّ عَنْ رَسُول اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِسْنَادُهٗ مُظْلِمٌ، وَفِيهِ مَجَاهِيلُ لَا يُعْرَفُونَ وَمَخْرَجُهٗ مِنَ الْكُوْفَةِ .

''یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں، اس کی سند مظلم ہے، اس کے راوی مجہول ہیں، معروف نہیں ہیں، کوفہ کی گھڑنتل ہے۔''

(الموضوعات :389/1)

روایت نمبر ⑤

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَلَا تَرْضٰى يَا عَلِيُّ إِذَا جَمَعَ النَّبِيِّينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عُرَاةً حُفَاةً مُشَاةً، قَدْ قَطَعَ أَعْنَاقَهُمُ الْعَطَشُ، فَكَانَ أَوَّلَ مَنْ يُدْعٰى إِبْرَاهِيمُ، فَيُكْسٰى ثَوْبَيْنِ أَبْيَضَيْنِ، ثُمَّ يَقُومُ، عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ، ثُمَّ يَفْجُرُ شَعْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ إِلٰى حَوْضِي، وحَوْضِي أَعْرَضُ مِمَّا بَيْنَ بُصْرٰى، وَصَنْعَاءَ، فِيهِ عَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ، قَدَحَانِ مِنْ فِضَّةٍ، فَأَشْرَبُ، وَأَتَوَضَّأُ، ثُمَّ أُكْسٰى ثَوْبَيْنِ أَبْيَضَيْنِ، ثُمَّ أَقُومُ، عَنْ يَمِينِ الْعَرْشِ، ثُمَّ تُدْعٰى فَتَشْرَبُ، وَتَتَوَضَّأُ، وَتُكْسٰى ثَوْبَيْنِ أَبْيَضَيْنِ، فَتَقُومُ مَعِي، وَلَا أُدْعٰى لِخَيْرٍ إِلَّا دُعِيتَ لَهُ .

''علی! آپ اس بات پر راضی نہیں، جب اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک میدان میں ننگے پاؤں اور ننگے بدن جمع کرے گا، پیاس سے ان کی گردنیں کٹی جا رہی ہوں گی، سب سے پہلے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو بلایا جائے گا، انہیں دو سفید جوڑے پہنائیں گے، پھر وہ عرش کی دائیں جانب کھڑے ہو جائیں گے، پھر جنت کی طرف میرے حوض کی جانب پانی کا ایک سیلاب سا اُمڈ آئے گا، میرے حوض کا عرض بصرہ سے صنعا کے درمیانی فاصلہ سے زیادہ ہو گا، اس میں آسمان کے ستاروں کی مانند پیالے ہوں گے جو چاندی کے ہوں گے، میں یہ پانی پیؤں گا، اس سے وضو کروں گا، مجھے دو سفید کپڑے پہنائیں جائیں گے، میں بھی عرش کی دائیں جانب کھڑا ہو جاؤں گا، پھر آپ کو پکارا جائے گا، آپ پانی پئیں گے، آپ کو بھی دو سفید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کپڑے پہنائیں جائیں گے، آپ میرے ساتھ کھڑے ہوئیں گے، جس خیر کے لئے مجھے بلایا جائے گا، آپ کو بھی بلایا جائے گا۔''

(المُعجم الأوسط للطّبراني : 171/4، ح :3891)

تبصرہ :

جھوٹی روایت ہے۔

عمران بن میثم کے بارے میں امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عِمْرَانُ بْنُ مَيْثَمٍ مِنْ كِبَارِ الرَّافِضَةِ يَرْوِي أَحَادِيثَ سَوْءٍ كَذِبٍ .

''عمران بن میثم کبار روافض میں سے ہے، جھوٹی روایات بیان کرتا ہے۔''

(الضّعفاء الكبير : 306/3)

امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مِنْ شُيُوْخِ الشِّيْعَةِ . ''شیعہ شیوخ میں سے ہے۔''

(المُوتَلِف والمُختَلِف : 1471/3)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے ''کذاب'' کہا ہے۔

(مَجمع الزّوائد : 136/9)

روایت نمبر ⑥

عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہوئے سنا:

إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى زَيَّنَكَ بِزِينَةٍ لَمْ يُزَيِّنِ الْعِبَادَ بِزِينَةٍ مِثْلِهَا، إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى حَبَّبَ إِلَيْكَ الْمَسَاكِينَ، وَالدُّنُوَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مِنْهُمْ، وَجَعَلَكَ لَهُمْ إِمَامًا تَرْضٰى بِهِمْ، وَجَعَلَهُمْ لَكَ أَتْبَاعًا يَرْضَوْنَ بِكَ، فَطُوبٰى لِمَنْ أَحَبَّكَ وَصَدَقَ عَلَيْكَ، وَوَيْلٌ لِمَنْ أَبْغَضَكَ وَكَذَبَ عَلَيْكَ، فَأَمَّا مَنْ أَحَبَّكَ وَصَدَقَ عَلَيْكَ فَهُمْ جِيرَانُكَ فِي دَارِكَ، وَرُفَقَاؤُكَ مِنْ جَنَّتِكَ، وَأَمَّا مَنْ أَبْغَضَكَ وَكَذَبَ عَلَيْكَ فَإِنَّهُ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُوقِفَهُمْ مَوَاقِفَ الْكَذَّابِينَ .

''اللہ نے آپ کو جو زینت بخشی ہے، کسی دوسرے کو نہیں دی، اللہ تعالیٰ نے آپ کو مساکین سے محبت کرنے والا اور ان کا قرب چاہنے والا بنایا ہے، آپ کو ان کا پسندیدہ امام بنایا ہے، انہیں آپ کے لئے فرمانبردار بنایا ہے، اس کے لئے خوشخبری ہے، جس نے آپ سے محبت اور آپ کی تصدیق کی، اس کے لئے ہلاکت ہے، جس نے آپ سے بغض رکھا اور آپ کو جھٹلایا، جس نے آپ سے محبت کی اور آپ کی تصدیق کی، وہ گھر میں آپ کے ہمسائے اور جنت میں آپ کے ساتھی ہیں، جس نے آپ سے بغض رکھا اور آپ کو جھٹلایا، اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ انہیں جھوٹوں کے مقام پر ٹھہرائے۔''

(المُعجم الأوسط للطّبراني : 337/2، ح : 2157)

تبصرہ :

جھوٹی روایت ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① علی بن جزور (علی بن ابی فاطمہ) بالاجماع متروک اور ضعیف ہے۔

امام بخاری، امام ابوحاتم رازی، امام نسائی، امام ابن عدی، امام جوزجانی، امام ابوزرعہ رازی رحمہم اللہ وغیرہم نے منکر الحدیث، متروک اور ضعیف کہا ہے۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ (مجمع الزوائد: ۹/ ۱۳۲) حافظ ذہبی رحمہ اللہ (تلخیص المستدرک: ۳/ ۱۳۵) نے ''متروک'' کہا ہے۔

② ابوعمرو عثمان بن ہشام بن فضل بن دلہم بصری کی توثیق نہیں مل سکی۔

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَمْ أَعْرِفْهُ. ''میں اسے نہیں پہچانتا۔''

(مَجمع الزّوائد: 133/9)

③ محمد بن کثیر کوفی ''ضعیف'' ہے۔

(تقريب التّهذيب لابن حجر: 6253)

④ اصبغ بن بناتہ ''متروک الحدیث'' ہے۔

روایت نمبر ⑦

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

يَا عَلِيُّ، أَنْتَ سَيِّدٌ فِي الدُّنْيَا، سَيِّدٌ فِي الْآخِرَةِ، حَبِيبُكَ حَبِيبِي، وَحَبِيبِي حَبِيبُ اللّٰهِ، وَعَدُوُّكَ عَدُوِّي، وَعَدُوِّي عَدُوُّ اللّٰهِ، وَالْوَيْلُ لِمَنْ أَبْغَضَكَ بَعْدِي.

''علی! آپ دنیا و آخرت میں سردار ہیں، آپ کا دوست میرا دوست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، میرا دوست اللہ کا دوست ہے۔ آپ کا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔ ہلاکت ہے اس کے لئے، جو میرے بعد آپ سے بغض رکھے۔''

(الكامل لابن عدي : 193/1، المعجم الأوسط للطّبراني : 87/5، المستدرك للحاكم : 127/3، تاريخ بغداد للخطيب : 41/4، تاريخ ابن عساكر : 292/42)

تبصرہ :

سند زہری کے عنعنہ کی وجہ سے ضعیف ہے۔

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ نے اس کے راوی کے بارے میں فرمایا:

أَمَا إِنَّكَ لَسْتَ بِكَذَّابٍ وَتَعَجَّبَ مِنْ سَلَامَتِهِ، وَقَالَ : الذَّنْبُ لِغَيْرِكَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ .

''آپ جھوٹے نہیں ہیں، اس کی سلامت فکر پر تعجب کیا اور فرمایا : یہ حدیث کسی اور کی کارستانی ہے۔''

(تاريخ بغداد للخطيب : 42/4، وسندهٗ صحيحٌ)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

إِنْ كَانَ رُوَاتُهٗ ثِقَاتٌ، فَهُوَ مُنْكَرٌ لَيْسَ بِبَعِيْدٍ مِّنَ الْوَضْعِ .

''اگرچہ اس کے راوی ثقہ ہیں، لیکن یہ روایت منکر ہے، یہ من گھڑت بھی ہوسکتی ہے۔''(تلخيص المستدرك : 128/3)

حافظ سیوطی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قَدْ أَوْرَدَهُ ابْنُ الْجَوْزِيُّ فِي الْمَوْضُوْعَاتِ وَقَالَ : إِنَّهٗ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَوْضُوْعٌ وَمَعْنَاهُ صَحِيْحٌ قَالَ : فَالْوَيْلُ مَنْ تَكَلَّفَ وَضْعَهُ إِذْ لَا فَائِدَةَ فِي ذٰلِكَ .

''حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ نے اسے الموضوعات میں ذکر کیا ہے، اسے موضوع کہا ہے۔ البتہ اس کا معنی صحیح ہے، ہلاکت ہے اس کے لئے، جس نے اسے گھڑنے کا تکلف کیا ہے، جبکہ اس میں کوئی فائدہ نہیں ہے۔''

(ذيل الأحاديث الموضوعة، ص 61)

روایت نمبر ⑧

سیدنا عبداللہ بن علیم جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَوْحٰى إِلَيَّ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثَةَ أَشْيَاءَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِي : أَنَّهُ سَيِّدُ الْمُؤْمِنِينَ، وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ، وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ .

''اللہ نے معراج کی رات بذریعہ وحی مجھے علی کے بارے میں تین باتیں بتائیں: تمام مومنوں کے سردار ہیں، متقین کے امام اور (روز قیامت) نورانی چہروں والوں کے قائد ہیں۔''

(المُعجم الصّغير للطّبراني، ص 210، ح : 1012)

تبصرہ :

جھوٹی روایت ہے۔

① عیسیٰ بن سوادہ نخعی کذاب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(مَجمع الزّوائد للهيثمي : 121/9)

② محمد بن مسلم بن عبدالعزیز اشعری مجہول ہے۔

③ مجاشع بن عمرو کذاب ہے۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''یقیناً یہ جھوٹ ہے، باتفاق محدثین من گھڑت ہے، حدیث کا ادنی طالب علم بھی جانتا ہے کہ یہ جھوٹی اور من گھڑت ہے۔ اسے محدثین نے کسی معتبر کتاب میں نقل نہیں کیا، وہ صحاح ہوں، سنن ہوں یا مسانید ہوں۔ تیسرے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اس کی نسبت کرنا جائز نہیں، کیونکہ اسے بیان کرنے والا جھوٹا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک اس جھوٹ سے پاک ہے اور یہ کہ تمام مومنوں کے سردار، متقین کے امام اور (روز قیامت) نورانی چہروں والوں کے قائد باتفاق المسلمین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی ذات مبارک ہے۔''

(مِنهاج السّنّة : 387-386/7)

روایت نمبر ⑨

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلٰى عَلِيٍّ سَبْعِينَ عَهْدًا لَمْ يَعْهَدْهَا إِلٰى غَيْرِهِ .

''ہم کہا کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ستر عہد کیے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اتنے عہدان کے علاوہ کسی سے نہیں کیے۔‘‘

(المُعجم الصّغير للطّبراني : 956)

تبصرہ :

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ مُنْكَرٌ. ’’وہ منکر ہے۔‘‘

(ميزان الاعتدال : 170/1، ت : 687)

فائدہ :

قیس بن عباد رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

قُلْنَا لِعَمَّارٍ : أَرَأَيْتَ قِتَالَكُمْ، أَرَأْيًا رَأَيْتُمُوهُ؟ فَإِنَّ الرَّأْيَ يُخْطِيءُ وَيُصِيبُ، أَوْ عَهْدًا عَهِدَهُ إِلَيْكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالَ : مَا عَهِدَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ كَافَّةً.

’’ہم نے سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا : سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا آپ رضی اللہ عنہ نے جو ساتھ دیا ہے، کیا یہ آپ کی ذاتی رائے تھی، کیوں کہ رائے میں درست بھی ہوتی ہے اور غلط بھی، یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد لیا تھا؟ تو سیدنا عمار رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے جو عہد لیتے تھے، وہ تمام لوگوں سے لیتے تھے۔‘‘

(صحيح مسلم : 10/2779)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت نمبر ⑩

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ عَلِيًّا كَانَ يَقُولُ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّ اللّٰهَ يَقُولُ : ﴿أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى أَعْقَابِكُمْ وَمَنْ يَنْقَلِبْ.....﴾، وَاللّٰهِ لَا نَنْقَلِبُ عَلٰى أَعْقَابِنَا بَعْدَ إِذْ هَدَانَا اللّٰهُ، وَاللّٰهِ لَئِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ لَأُقَاتِلَنَّ عَلٰى مَا قَاتَلَ عَلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ، وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَخُوهُ، وَوَلِيُّهُ، وَوَارِثُهُ، وَابْنُ عَمِّهِ، وَمَنْ أَحَقُّ بِهِ مِنِّي؟

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ یہ آیت تلاوت کرتے تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی حیات تھے: ﴿أَفَإِنْ مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى أَعْقَابِكُمْ.....﴾ (آل عمران : 144)

اللہ کی قسم! ہم کبھی بھی ایڑیوں کے بل نہیں پھریں گے، بعد اس کے کہ اللہ نے ہمیں ہدایت دی، اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے تو میں بھی لڑوں گا، جس چیز کیلئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑتے تھے، اللہ کی قسم! میں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دوست ہوں، بھائی ہوں، چچازاد ہوں اور ان کا وارث ہوں، مجھ سے زیادہ حقدار کون ہوسکتا ہے۔''

(خصائص عليّ بن أبي طالب للنّسائي : 65، المُعجم الكبير للطّبراني : 107/1، المستدرك على الصّحيحين للحاكم : 126/3)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبصرہ:

ضعیف ومنکر ہے۔ سماک بن حرب اگرچہ حسن الحدیث ہیں، لیکن عکرمہ سے ان کی روایت مضطرب ہوتی ہے۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَدُوْقٌ وَرِوَايَتُهُ عَنْ عِكْرِمَةَ خَاصَّةً مُضْطَرِبَةٌ وَقَدْ تَغَيَّرَ بِآخِرِهٖ فَكَانَ رُبَمَا يُلَقَّنُ .

''سچا ہے، خاص عکرمہ سے اس کی روایت مضطرب ہوتی ہے۔ آخر عمر میں حافظہ بگڑ گیا تھا، تلقین قبول کرنے لگا تھا۔''

(تقريب التّهذيب : 2624)

حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيْثٌ مُّنْكَرٌ . ''یہ حدیث منکر ہے۔''

(ميزان الاعتدال : 255/3، ت : 6353)

لہٰذا حافظ ہیثمی رحمہ اللہ (مجمع الزوائد : ۹/ ۱۳۴) کا رِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيحِ کہنا مفید نہیں۔

روایت نمبر ⑪

عمیرہ بن سعد بیان کرتے ہیں:

شَهِدْتُ عَلِيًّا عَلَى الْمِنْبَرِ نَاشَدَ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيهِمْ : أَبُو سَعِيدٍ، وَأَبُو هُرَيْرَةَ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ، وَهُمْ حَوْلَ الْمِنْبَرِ، وَعَلِيٌّ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَحَوْلَ الْمِنْبَرِ اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، هٰؤُلَاءِ مِنْهُمْ، فَقَالَ عَلِيٌّ : نَشَدْتُكُمْ بِاللّٰهِ، هَلْ سَمِعْتُمْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ؟ فَقَامُوا كُلُّهُمْ فَقَالُوا : اللّٰهُمَّ نَعَمْ، وَقَعَدَ رَجُلٌ، فَقَالَ : مَا مَنَعَكَ أَنْ تَقُومَ؟ قَالَ : يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، كَبِرْتُ وَنَسِيتُ، فَقَالَ : اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ كَاذِبًا فَاضْرِبْهُ بِبَلَاءٍ حَسَنٍ، قَالَ : فَمَا مَاتَ حَتّٰى رَأَيْنَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ نُكْتَةً بَيْضَاءَ لَا تُوَارِيهَا الْعِمَامَةُ .

''میں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا، اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو قسم دے کر پوچھ رہے ہیں، جن میں سیدنا ابوسعید خدری، سیدنا ابو ہریرہ، سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہم شامل تھے، یہ لوگ منبر کے اردگرد بیٹھے ہوئے تھے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ منبر پر اور منبر کے آس پاس کل بارہ آدمی تھے۔ یہ تین صحابہ انہی میں تھے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جس کا میں محبوب ہوں، علی بھی اس کا محبوب ہونا چاہئے؟، تو سب لوگ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے: اللہ کی قسم! جی ہاں، امیر المومنین! ہم نے سنا ہے، لیکن ایک آدمی بیٹھا رہا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ کیوں کھڑے نہیں ہوئے؟ کہا: امیر المومنین! میں بوڑھا ہو چکا ہوں، اب بھول بھلا چکا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوں، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ! اگر یہ شخص جھوٹا ہے، تو اسے بڑی مصیبت میں گرفتار کر، راوی کہتے ہیں: اس کی وفات نہیں ہوئی، یہاں تک کہ ہم نے دیکھا، اس کی آنکھوں کے درمیان ایک سفید نکتہ تھا، جسے پگڑی نہیں چھپا سکتی تھی۔''

(حلية الأولياء لأبي نُعيم الأصبهاني : 5/26-27)

تبصرہ:

باطل ومنکر روایت ہے۔

① اسماعیل بن عمرو بجلی جمہور کے نزدیک ضعیف ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ضعیف کہا ہے۔

(الضّعفاء والمتروكون : 87)

امام ابوحاتم رازی رحمہ اللہ نے ''ضعیف الحدیث'' کہا ہے۔

(الجرح والتّعديل لابن أبي حاتم : 2/190)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَ عَنْ مِسْعَرٍ وَالثَّوْرِيِّ وَالْحَسَنِ بْنِ صَالِحٍ وَغَيْرِهِمْ بِأَحَادِيْثَ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهَا وَهُوَ ضَعِيْفٌ وَلَهُ عَنْ مِسْعَرٍ غَيْرُ حَدِيْثٍ مُّنْكَرٍ لَا يُتَابَعُ عَلَيْهِ.

''اس نے مسعر، ثوری اور حسن بن صالح وغیرہم سے ایسی روایتیں بیان کی ہیں، جن کی کوئی موافقت نہیں کرتا، ضعیف ہے، مسعر سے بہت ساری ایسی منکر روایات بیان کرتا ہے، جن کی موافقت نہیں ہوئی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الكامل في ضعفاء الرّجال :1/322-323)

امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

فِي حَدِيْثِهٖ مَنَاكِيْرُ وَيَحِيْلُ عَلٰى مَنْ لَّا يَحْتَمِلُ .

''اس کی حدیثیں منکر ہیں، ان کی نسبت اس کی طرف کر دیتا، جس نے بیان ہی نہیں کیں۔'' (الضّعفاء الكبير :1/86)

امام ابوالشیخ اصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

غَرَائِبُ حَدِيْثِ إِسْمَاعِيْلَ تَكْثُرُ .

''اسماعیل کی اکثر حدیثیں منکر ہیں۔'' (طَبقات المحدثين : 2/71)

امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدَّثَ بِأَحَادِيْثَ لَمْ يُتَابَعْ عَلَيْهَا .

''اس کی احادیث پر متابعت نہیں۔'' (السّنن الكبرٰى :1/433)

خطیب بغدادی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

صَاحِبُ غَرَائِبَ وَ مَنَاكِيْرَ عَنِ الثَّوْرِيِّ وَغَيْرِهٖ .

''سفیان ثوری رحمہ اللہ وغیرہ سے ضعیف اور منکر روایتیں بیان کرتا ہے۔''

(لسان الميزان لابن حجر :1/425)

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(مَجمع الزّوائد : 7/171,8/195)

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (البدایۃ والنہایۃ : ۵/۲۳۰) اور حافظ ذہبی رحمہ اللہ (تلخیص الموضوعات :۱/۳۳۳) نے ضعیف کہا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام ابن حبان رحمہ اللہ نے الثقات (۸/۱۰۰) میں ذکر کرنے کے بعد کہا ہے:

يَغْرِبُ كَثِيْرًا . ''اس نے بہت زیادہ غریب روایتیں بیان کی ہیں۔''

حافظ ہیثمی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعَّفَهُ الْجُمْهُوْرُ . ''جمہور نے ضعیف قرار دیا ہے۔''

(مَجمع الزّوائد : 248/10)

② احمد بن ابراہیم بن عبداللہ بن کیسان اصبہانی ابن شاذویہ بھی قوی نہیں ہے، کسی نے اس کی توثیق نہیں کی۔ امام ابوالشیخ اصبہانی رحمہ اللہ اور ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ نے اس پر کلام کیا ہے۔

ابوالشیخ اصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

أَدْرَكْتُهُ وَلَمْ أَكْتُبْ عَنْهُ كَانَ يُحَدِّثُ مِنْ حِفْظِهِ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ .

''میری اس سے ملاقات ہوئی ہے، میں اس کی روایت کو نہیں لکھتا، حافظے سے بیان کرتا ہے، قوی نہیں ہے۔''

(طبقات أصبهان : 341/3، أخبار أصبهان لأبي نُعيم : 107/1)

امام ابونعیم اصبہانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ كَانَ مَكْفُوْفًا .

''اندھا مدنی تھا۔'' (أخبار أصبهان : 107/1)

حافظ ذہبی کہتے ہیں:

لَيَّنَهُ ابْنُ مَرْدَوَيْهِ . ''ابن مردویہ نے کمزور قرار دیا ہے۔''

(میزان الاعتدال : 131/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت نمبر ⑫

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سَأَلْتُ اللّٰهَ فِيكَ خَمْسًا فَأَعْطَانِي أَرْبَعًا وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي فِيكَ أَنَّكَ أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَنْتَ مَعِي مَعَكَ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَأَنْتَ تَحْمِلُهُ وَأَعْطَانِي أَنَّكَ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ بَعْدِي .

''میں نے اللہ سے آپ کے لئے پانچ چیزوں کا سوال کیا ہے، ایک قبول نہیں ہوئی، میں نے اللہ نے دعا مانگی کہ روز قیامت سب سے پہلے آپ کی قبر شق کی جائے، میرے ساتھ ہوں، آپ نے حمد کا جھنڈا تھام رکھا ہو، یہ میری دعا قبول ہوئی کہ آپ میرے بعد مومنوں کے دوست ہوں۔''

(العِلَل المتناهية لابن الجوزي : 244/1، الموضوعات لابن الجوزي : 389/1، كنز العُمّال في سنن الأقوال للمتقي الهندي :36411)

تبصرہ :

جھوٹی سند ہے۔ عیسیٰ بن عبداللہ بن محمد علوی سخت ضعیف ہے۔

حافظ ابن الجوزی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا حَدِيثٌ لَّا يَصِحُّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

''یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں۔''

(العِلَل المتناهية :244/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت نمبر ⑬

(ا) سیدنا اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَمَّا عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ، انْتُهِيَ بِي إِلٰى قَصْرٍ مِّنْ لُؤْلُؤٍ فِيهِ فَرَايِصُ (مَرَايِشُ) مِنْ ذَهَبٍ يَتَلَأْلَأُ، فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَوْ (فَأَمَرَنِي فِي عَلِيٍّ) بِثَلَاثِ خِصَالٍ؛ بِأَنَّكَ سَيِّدُ الْمُرْسَلِينَ، وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ، وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ .

''جب مجھے آسمان کی طرف چڑھایا گیا، تو مجھے موتیوں سے بنے ایک محل پر پہنچایا گیا، جس میں سونے کی جگمگاتی زمین تھی، تو مجھے علی بن ابی طالب کے بارے میں تین باتوں کی وحی کی گئی (یا مجھے تین باتوں کا حکم دیا گیا) کہ آپ تمام مومنوں کے سردار ہیں، متقین کے امام اور (روز قیامت) نورانی چہروں والوں کے قائد ہیں۔''

(المطالب العالية لابن حجر : 4234)

اتحاف المھرۃ لابن حجر: (۲۳۳) میں ''سید المسلمین'' کے الفاظ ہیں۔

① نصر بن مزاحم کوفی ''متروک'' اور ''کذاب'' ہے۔

(لسان الميزان لابن حجر : 267/8)

② جعفر بن زیاد کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفٌ مِنْ قِبَلِ التَّشَيُّعِ .

''شیعہ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(نتائج الأفكار : 415/2)

③ زکریا بن یحییٰ کسائی کے بارے میں امام دارقطنی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَتْرُوْكٌ . ''یہ متروک ہے۔''

(كتاب الضّعفاء والمتروكين : 240)

امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

رَجُلٌ سُوْءٌ يُّحَدِّثُ بِأَحَادِيْثَ يَسْتَاهِلُ أَنْ يُّحْفَرَ لَهٗ فَيُلْقٰى فِيْهِ .

''برا آدمی تھا، اس لائق ہے کہ اسے گڑھے میں پھینک دیا جائے۔ اس نے کچھ روایتیں بھی بیان کر رکھی ہیں۔''

(العِلَل ومعرفة الرّجال لأحمد بن حنبل : 3904)

امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هٰذَا أَكْثَرُ الْأَحَادِيْثِ الَّتِي يَرْوِيْهَا فِي فَضَائِلِ أَهْلِ الْبَيْتِ الَّذِي يَقَعُ فِيهِ النُّكْرَةُ وَمَثَالِبُ غَيْرِهِمْ مِنَ الصَّحَابَةِ الَّتِي كُلُّهَا مَوْضُوْعَاتٌ وَهٰذَا الَّذِي قَالَ ابْنُ مَعِيْنٌ يُحَدِّثُ بِأَحَادِيْثَ سُوْءٍ إِنَّمَا يَرْوِيْهِ فِي مَثَالِبِ الصَّحَابَةِ .

''اس کی اکثر روایات اہل بیت کے فضائل میں ہیں، جو کہ منکر ہیں۔ دیگر صحابہ کے عیوب ونقائص پر مبنی جو روایات اس نے بیان کی ہیں، ساری کی ساری جھوٹی ہیں۔ امام یحییٰ بن معین رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ بری اور صحابہ کے عیوب پر مبنی روایات بیان کرتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(الكامل في ضعفاء الرّجال : 214/3؛ وفي نسخة : 1070/3)

اتحاف المھرۃ لابن حجر (۲۳۳) میں زکریا بن یحییٰ کی متابعت جعفر بن محمد احمسی نے کی ہے۔اس کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

معجم الصحابہ لابن القانع (۱/ ۶۹) میں محمد بن علی بن خلف نے متابعت کی ہے، لیکن اس کی توثیق معلوم نہیں ہوسکی۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

هُوَ حَدِيثٌ مُنْكَرٌ جِدًّا وَيُشْبِهُ أَنْ يَّكُونَ مَوْضُوعًا مِنْ بَعْضِ الشِّيعَةِ الْغُلَاةِ، وَإِنَّمَا هٰذِهِ صِفَاتُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَا صِفَاتُ عَلِيٍّ .

''یہ حدیث سخت منکر ہے۔ہوسکتا ہے کہ یہ کسی غالی شیعہ کی گھڑنتل ہو۔ (حدیث میں مذکور) یہ صفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں، نہ کہ علی رضی اللہ عنہ کی۔''

(جامع المَسانيد والسّنن :261/1)

(ب) اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَمَّا أُسْرِيَ بِي إِلَى السَّمَاءِ أُوحِيَ إِلَيَّ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثُ خِصَالٍ؛ أَنَّهُ إِمَامُ الْمُتَّقِينَ، وَسَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ، وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ .

''جب مجھے آسمان کی سیر کرائی گئی، تو علی بن ابی طالب کے بارے میں مجھے تین باتوں کی وحی کی گئی کہ وہ متقین کے امام، مسلمانوں کے سردار اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(روز قیامت) نورانی چہروں والوں کے قائد ہیں۔''

(معرفة الصّحابة لأبي نُعَيم: 931)

جھوٹی ہے۔

① ہارون بن حاتم کو امام دارقطنی رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(لسان الميزان لابن حجر: 304/8)

❁ امام نسائی رحمہ اللہ نے ''لیس بشیء'' کہا ہے۔

(الضّعفاء والمَتروكون: 643)

❁ حافظ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

قَدْ سَمِعَ مِنْهُ أَبُو زُرْعَةَ، وَأَبُو حَاتِمٍ، وَامْتَنَعَا مِنَ الرِّوَايَةِ عَنْهُ، سُئِلَ عَنْهُ أَبُو حَاتِمٍ، فَقَالَ: أَسْأَلُ اللّٰهَ السَّلَامَةَ.

''امام ابوزرعہ اور امام ابوحاتم رحمہما اللہ نے اس سے سماع کیا، پھر روایت لینے سے رُک گئے۔ امام ابوحاتم رحمہ اللہ سے اس کے بارے سوال ہوا، تو فرمایا: اللہ اس سے بچائے۔''

(ميزان الاعتدال: 282/4)

② رباح بن خالد اسدی کی توثیق نہیں ملی۔

③ جعفر بن زیاد کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ضَعِيفٌ مِنْ قِبَلِ التَّشَيُّعِ. ''شیعہ ہونے کی وجہ سے ضعیف ہے۔''

(نتائج الأفكار: 415/2)

④ عبداللہ بن مقلاص کی توثیق نہیں ملی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ج) اسعد بن زرارہ رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أُوحِيَ إِلَيَّ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثٍ؛ أَنَّهُ سَيِّدُ الْمُسْلِمِينَ، وَإِمَامُ الْمُتَّقِينَ، وَقَائِدُ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ .

''مجھے علی بن ابی طالب کے بارے میں تین باتوں کی وحی کی گئی کہ وہ مسلمانوں کے سردار، متقین کے امام اور (روز قیامت) نورانی چہروں والوں کے قائد ہیں۔'' (المستدرك للحاكم : 4668)

جھوٹی روایت ہے۔

① ابوعمرو یحییٰ بن علاء رازی ''کذاب ووضاع'' ہے۔

② عمرو بن حصین عقیلی متروک ہے۔

اس روایت کو امام حاکم رحمہ اللہ نے اس روایت کو ''صحیح الاسناد'' کہا، تو حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے تعاقب کرتے ہوئے کہا:

أَحْسِبُهُ مَوْضُوعًا .

''میرے خیال میں یہ روایت من گھڑت ہے۔''

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

بَلْ هُوَ ضَعِيفٌ جِدًّا وَمُنْقَطِعٌ أَيْضًا .

''بلکہ یہ روایت سخت ضعیف ہے اور منقطع بھی ہے۔''

(اتّحاف المَهرة : 344/1)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاصف النعل

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّا جُلُوسًا نَنْتَظِرُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَخَرَجَ عَلَيْنَا مِنْ بَعْضِ بُيُوتِ نِسَائِهِ، قَالَ : فَقُمْنَا مَعَهُ، فَانْقَطَعَتْ نَعْلُهُ، فَتَخَلَّفَ عَلَيْهَا عَلِيٌّ يَخْصِفُهَا، فَمَضٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَضَيْنَا مَعَهُ، ثُمَّ قَامَ يَنْتَظِرُهُ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقَالَ : إِنَّ مِنْكُمْ مَنْ يُقَاتِلُ عَلٰى تَأْوِيلِ هٰذَا الْقُرْآنِ، كَمَا قَاتَلْتُ عَلٰى تَنْزِيلِهِ، فَاسْتَشْرَفْنَا وَفِينَا أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ : لَا، وَلٰكِنَّهُ خَاصِفُ النَّعْلِ، قَالَ : فَجِئْنَا نُبَشِّرُهُ، قَالَ : وَكَأَنَّهُ قَدْ سَمِعَهُ .

''ایک دن ہم رسول اللہ ﷺ کے انتظار میں بیٹھے تھے، نبی کریم ﷺ اپنی زوجہ کے گھر سے تشریف لائے، ہم آپ ﷺ کے ساتھ چل دیئے، راستے میں آپ ﷺ کا جوتا ٹوٹ گیا، سیدنا علی رضی اللہ عنہ رُک کر جوتا گانٹھنے لگے، نبی کریم ﷺ آگے چل پڑے، ہم بھی چلتے رہے۔ ایک جگہ پہنچ کر کھڑے ہو گئے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کا انتظار کرنے لگے، ہم بھی کھڑے ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے، اسی دوران نبی کریم ﷺ نے فرمایا: آپ میں ایک ایسا آدمی ہوگا، جو قرآن کریم کی تاویل وتفسیر پر اسی طرح قتال کرے گا، جیسے میں نے اس کی تنزیل پر قتال کیا تھا۔ یہ سن کر ہم جھانک جھانک کر دیکھنے لگے، اس وقت ہمارے درمیان سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما بھی موجود تھے، لیکن نبی کریم ﷺ نے فرمایا: وہ خاصف النعل (جوتا گانٹھنے والا) ہے۔ اس پر ہم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ خوشخبری سنانے کے لئے آئے، تو ایسا محسوس ہوا کہ انہوں نے بھی یہ سن لی ہے۔''

(مسند الإمام أحمد : 82/3، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (۶۹۳۷) اور امام حاکم رحمہ اللہ (۳/ ۱۲۲) نے ''صحیح'' کہا ہے۔ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

یہ حدیث اعلام نبوت میں سے ہے۔ جس سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی منقبت وفضیلت ثابت ہوتی ہے کہ فتنہ خوارج کے خلاف برسر پیکار ہونے کی وجہ سے نبی کریم ﷺ نے ان کی مدح وتعریف فرمائی ہے، حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حَدِيْثٌ فِي مَدْحِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى قِتَالِ الْخَوَارِجِ قَبَّحَهُمُ اللّٰهُ.

''اس حدیث میں خوارج کے خلاف قتال کرنے پر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی تعریف ہے، اللہ خوارج کو تباہ وبرباد کرے۔''

(البداية والنّهاية : 305/7)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیثِ قرطاس

رسول اللہ ﷺ کے مرض الموت کا واقعہ ہے، غنودگی آپ پر طاری ہے، سچائی کی آسماں حشم مثالیں، اصحاب پاک مصطفیٰ ﷺ آپ کے پاس بیٹھے ہیں، اتنے میں رسول اللہ ﷺ کی آواز آتی ہے، کچھ لکھ نہ دوں کہ آپ کو یاد رہے، کاغذ قلم لائیے۔

یہ آواز ایک ایسے وقت میں آئی، جب آپ وحی کے ابلاغ کا فریضہ بہ طریق احسن نبھا چکے ہیں، دین مکمل ہو چکا ہے، موت کے صبر آزما لمحوں نے جانثاروں کے دیدے نمناک کر رکھے ہوں گے، کبھی بہہ جاتے ہوں گے، پھر صبر سے تھم جاتے ہوں گے۔

وقت کی اسی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

''حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ'' ہمیں قرآن وسنت ہی کافی ہے۔

چاہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو لکھنے کی زحمت کیوں دیں، جبکہ وحی تو آپ پہنچا چکے، بعض صحابہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی اس بات کی موافقت کی، دوسرے بعض اختلاف کرنے لگے۔ اختلاف کرنے والوں کا کہنا تھا ''أَهَجَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ'' کاغذ قلم دینا چاہئے، یہ مریض کی بے ربط گفتگو نہیں ہے، بلکہ رسول اللہ ﷺ واقعی کچھ لکھنا چاہتے ہیں۔

دوسرے صحابہ دینے کے حق میں نہیں تھے، ان کا کہنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ تکلیف میں ہیں۔ اتنے میں نبی کریم ﷺ کی آواز آتی ہے، کاغذ قلم رہنے دیجئے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فی الحال یہاں سے چلے جایئے، میری موجودگی میں اختلاف مناسب نہیں۔ تفصیل ملاحظہ ہو۔

① سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں :

لَمَّا حُضِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ، وَفِي الْبَيْتِ رِجَالٌ فِيهِمْ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ، قَالَ : هَلُمَّ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّنْ تَضِلُّوا بَعْدَهٗ، قَالَ عُمَرُ : إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَكُمُ القُرْآنُ فَحَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ، وَاخْتَلَفَ أَهْلُ الْبَيْتِ وَاخْتَصَمُوا، فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُولُ : قَرِّبُوا يَكْتُبْ لَكُمْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابًا لَّنْ تَضِلُّوا بَعْدَهٗ، وَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُولُ مَا قَالَ عُمَرُ، فَلَمَّا أَكْثَرُوا اللَّغَطَ وَالِاخْتِلَافَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ : قُومُوا عَنِّي .

''نبی اکرم ﷺ کی وفات کا وقت ہوا تو اس وقت گھر میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سمیت کچھ لوگ موجود تھے، آپ ﷺ نے فرمایا: قلم کاغذ لائیں، میں تحریر کر دوں، جس کے بعد آپ کبھی نہیں بھولیں گے۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے : رسول اللہ ﷺ پر تکلیف کا غلبہ ہے اور قرآن موجود ہے، سو، ہمیں قرآن وحدیث ہی کافی ہے۔ گھر میں موجود لوگوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اختلاف کیا اور بحث مباحثہ ہونے لگا، کچھ کہہ رہے تھے کہ (قلم کاغذ) دیں، تاکہ آپ ﷺ تحریر فرما دیں، جس کے بعد آپ بھولیں گے نہیں، کچھ کہہ رہے تھے، رہنے دیجئے آپ ﷺ تکلیف میں ہیں۔ جب اختلاف نے شدت اختیار کر لی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس سے اُٹھ جائیں۔''

(صحيح البخاري : 7366، صحيح مسلم : 1637)

ایک روایت کے الفاظ ہیں:

قُومُوا عَنِّي، وَلَا يَنْبَغِي عِنْدِي التَّنَازُعُ .

''یہاں سے چلے جائیں، میری موجودگی میں اختلاف مناسب نہیں۔''

(صحيح البخاري : 114)

② ایک روایت میں ہے:

اِئْتُونِي بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ أَوِ اللَّوْحِ وَالدَّوَاةِ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا، فَقَالُوا : إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْجُرُ .

''ہڈی اور دوات یا تختی اور دوات لائیں۔ میں کچھ لکھ دیتا ہوں، اس کے بعد آپ بھولیں گے نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: رسول اللہ ﷺ مرض موت میں تکلیف کی شدت سے تو ہرگز نہیں کہہ رہے۔''

(صحيح البخاري :4431، صحيح مسلم : 1637)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③ سیدنا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ رو رہے تھے، فرماتے تھے: جمعرات کا دن کتنا پریشان کن تھا!

اِشْتَدَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعُهُ، فَقَالَ : ائْتُونِي أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لَّنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا، فَتَنَازَعُوا وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيٍّ تَنَازُعٌ، فَقَالُوا : مَا شَأْنُهُ، أَهَجَرَ اسْتَفْهِمُوهُ؟ فَذَهَبُوا يَرُدُّونَ عَلَيْهِ، فَقَالَ :دَعُونِي، فَالَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ .

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض موت کی تکلیف شدت اختیار کر گئی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس کچھ لاؤ میں تحریر کر دیتا ہوں، جس کے بعد کبھی نہیں بھولو گے، اس بات پر صحابہ اختلاف کرنے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں اختلاف ہرگز مناسب نہیں تھا۔ صحابہ کہنے لگے: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا معاملہ درپیش ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بات شدت تکلیف کی بنا پر تو ہرگز نہیں ہے۔ اس بات کو سمجھتے کیوں نہیں، وہ بار بار کہتے کہ آپ ضرور لکھیں، تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں، میں سمجھتا ہوں کہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔''

(صحيح البخاري :4431، صحيح مسلم : 1637)

مرض الموت کی شدت کا بیان سیدنا عباس اور سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما ہر دو نے کیا ہے، اسی بنا پر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اجتہاداً کہہ دیا کہ ہمارے لئے قرآن و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث کافی ہے اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا یہ اجتہاد درست تھا، کیوں کہ وحی پہنچانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائض میں شامل ہے، اب اگر یہ سوچا جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایسی بات لکھنی تھی، جو پہلے نہیں بتائی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہ اعتراض ہوگا کہ آپ نے وحی پہنچائی ہی نہیں، سو، یہ ماننا ضروری ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کو قبول کیا اور لکھنے سے انکار کر دیا۔

لفظ ہجر کی تحقیق:

ہجر کا مطلب ہے ''شدت بخار میں بے معنی گفتگو۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کا انکار و نفی کی ہے، ''اہجر'' میں ہمزہ استفہام انکاری کا ہے، ہجر فعل ماضی ہے۔ بعض روایات میں بغیر ہمزہ کے هَجَرَ اور يَهْجُرُ کے الفاظ ہیں، یہاں بھی ہمزہ محذوف ہے، کلام عرب میں اس طرح کے محذوفات عام ہیں۔

یہاں اس حقیقت کو بھی مدنظر رکھئے کہ حدیث میں ''فَقَالُوا مَالَهُ أَهَجَرَ'' ہے، ''قَالُوا'' کا مطلب صحابہ کے ایک گروہ نے کہا، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ لفظ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے نہیں ہیں، بلکہ دوسرے صحابہ کے ہیں جو آپ رضی اللہ عنہ سے اختلاف کر رہے تھے۔

بعض احادیث میں ہجر کے ساتھ ہمزہ استفہام انکاری کا بیان ہوا ہے، جس کا معنی یوں بنتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شدت بخار کی حالت میں بے معنی گفتگو نہیں بلکہ شعور و احساس کے ساتھ کلام فرما رہے ہیں۔

لہٰذا اس حدیث میں سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی تنقیص کا کوئی پہلو نہیں بلکہ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث ان کی عظمت کا استعارہ ہے، کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے ان کی موافقت فرمائی اور لکھنے کا ارادہ ترک کر دیا۔ صحیح بخاری (4431) صحیح مسلم (1637) میں ہے، نبی ﷺ نے فرمایا:

دَعُوْنِي، فَالَّذِي أَنَا فِيْهِ خَيْرٌ مِّمَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ.

''مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں، آپ جو مجھے لکھنے کا کہہ رہے ہیں میرے مطابق نہ لکھنا ہی بہتر ہے۔''

قرآن وحدیث میں موافقاتِ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی بہت ساری مثالیں موجود ہیں، کئی دفعہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ رائے دیتے ہیں اور اسے شریعت کا درجہ مل جاتا ہے۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ تو یاد ہوگا کہ نبی کریم ﷺ مجلس میں تشریف فرما تھے، پھر اچانک اٹھ کر چلے گئے، جب کافی دیر تک واپس نہیں آئے، تو صحابہ کو فکر لاحق ہوئی کہ مبادا کوئی آپ کو نقصان نہ پہنچا دے۔ چنانچہ صحابہ آپ کی تلاش میں نکل گئے، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو ڈھونڈ لیا، آپ ایک باغ میں تشریف فرما تھے، جب سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ماجرا بیان کیا تو آپ نے ان کو اپنا جوتا دیا، فرمایا: جاؤ اور جو کلمہ گو راستے میں ملے اس کو جنت کی بشارت دے دو، سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نکلے سب سے پہلے جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی، انہیں جنت کی خوش خبری سنائی تو انہوں نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سینے پر زور سے ہاتھ مارا، وہ زمین پر گر گئے اور رسول اللہ ﷺ کی طرف بھاگے، سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی ان کے پیچھے ہو لئے، وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس پہنچ گئے اور آپ سے شکایت کی، تو آپ ﷺ نے سیدنا عمر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بن خطاب رضی اللہ عنہ سے پوچھا:

يَا عُمَرُ، مَا حَمَلَكَ عَلٰى مَا فَعَلْتَ؟ قَالَ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ، بِأَبِي أَنْتَ، وَأُمِّي، أَبَعَثْتَ أَبَا هُرَيْرَةَ بِنَعْلَيْكَ، مَنْ لَّقِيَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُسْتَيْقِنًا بِّهَا قَلْبُهُ بَشَّرَهُ بِالْجَنَّةِ؟ قَالَ : نَعَمْ، قَالَ : فَلَا تَفْعَلْ، فَإِنِّي أَخْشٰى أَنْ يَّتَّكِلَ النَّاسُ عَلَيْهَا، فَخَلِّهِمْ يَعْمَلُونَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : فَخَلِّهِمْ .

''عمر! ایسا کیوں کیا؟ کہا آقا میرے ماں باپ آپ پہ قربان، کیا آپ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو یہ پیغام دے کر بھیجا تھا کہ جو کلمہ گو ملے اسے جنت کی خوش خبری دے دو۔؟ فرمایا: جی ہاں! تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ آقا ایسا نہ کیجئے، مجھے ڈر ہے کہ لوگ اسی پر تکیہ کر لیں گے، انہیں عمل کرنے دیجئے، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی درست ہے۔''

(صحیح مسلم :31)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو مارا بھی ہے، مگر جب اپنا موقف سامنے رکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے اتفاق کر لیا، اللہ نے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو فہم ثاقب عطا کیا تھا، اسی بنا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف کر لیتے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے اتفاق کر لیتے تھے، حدیثِ قرطاس میں انہوں نے اپنے خیال کا اظہار کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شدید تکلیف میں ہیں، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ زحمت نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دینی چاہیے، بعض صحابہ نے تو آپ رضی اللہ عنہ کی بات سے اختلاف کیا، مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی موافقت کی۔

حافظ نووی رحمہ اللہ (676ھ) لکھتے ہیں:

أَمَّا كَلَامُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَدِ اتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ الْمُتَكَلِّمُونَ فِي شَرْحِ الْحَدِيثِ عَلٰى أَنَّهُ مِنْ دَلَائِلِ فِقْهِ عُمَرَ وَفَضَائِلِهِ وَدَقِيقِ نَظَرِهِ .

''شارحین حدیث اس بات پر متفق ہیں کہ یہ حدیث سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بصیرت، فقاہت دین اور دقت نظری پر دلالت کناں ہے۔''

(شرح صحيح مسلم :90/11)

کیا صحابہ کا اختلاف خلافت لکھنے میں مانع ہوا؟

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے تھے:

إِنَّ الرَّزِيَّةَ كُلَّ الرَّزِيَّةِ مَا حَالَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَيْنَ أَنْ يَّكْتُبَ لَهُمْ ذٰلِكَ الْكِتَابَ مِنَ اخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ .

''بہت بڑی مصیبت تب واقع ہوئی جب صحابہ کا باہمی اختلاف اور شور ہوا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھنے کا ارادہ ترک کر دیا۔''

(صحيح البخاري : 7366، صحيح مسلم : 1637)

یہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا اپنا اجتہاد تھا، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھنے کا ارادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کے اختلاف کی وجہ سے نہیں بلکہ از خود ہی ترک کر دیا تھا، کیوں کہ چند دن پہلے بھی ایسا ہی واقعہ پیش آ چکا تھا، آپ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ ابوبکر اور عبد الرحمٰن بن ابی بکر کو بلائیں میں خلافت لکھ دیتا ہوں پھر ارادہ ترک کر دیا فرمایا:

يَأْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ .

''خلافت کے لئے ابوبکر کے علاوہ کسی کا نام آیا تو اللہ تعالیٰ اور مومن انکار کر دیں گے۔'' (مسند الإمام أحمد : 144/6، صحيح مسلم : 2387)

یہاں تو صرف نبی کریم ﷺ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں، لکھنے سے روکنے والا کوئی نہیں مگر آپ ارادہ ترک کر رہے ہیں، کیوں؟ جس بنا پر یہاں ارادہ ترک کیا اسی بنا پر اس موقعہ پر بھی ترک کر دیا، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (م:728ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ كِتَابَةَ الْكِتَابِ بِاخْتِيَارِهِ، فَلَمْ يَكُنْ فِي ذٰلِكَ نِزَاعٌ، وَلَوِ اسْتَمَرَّ عَلٰى إِرَادَةِ الْكِتَابِ مَا قَدِرَ أَحَدٌ أَنْ يَّمْنَعَهُ .

''اس میں کوئی اختلاف ہی نہیں کہ نبی کریم ﷺ نے لکھنے کا ارادہ اپنے اختیار سے ترک کیا، اگر آپ لکھنا چاہتے تو کس کی مجال تھی کہ آپ کو روکتا۔''

(منهاج السّنة النبوية في نقض كلام الشيعة والقدرية : 317/6)

نیز فرماتے ہیں:

لَا فِي شَيْءٍ مِّنَ الْحَدِيثِ الْمَعْرُوفِ عِنْدَ أَهْلِ النَّقْلِ أَنَّهُ جَعَلَ عَلِيًّا خَلِيفَةً، كَمَا فِي الْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ مَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَدُلُّ عَلٰى خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ، ثُمَّ يَدَّعُونَ مَعَ هٰذَا أَنَّهٗ كَانَ قَدْ نَصَّ عَلٰى خِلَافَةِ عَلِيٍّ نَصًّا جَلِيًّا قَاطِعًا لِّلْعُذْرِ، فَإِنْ كَانَ قَدْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ أَغْنٰى عَنِ الْكِتَابِ، وَإِنْ كَانَ الَّذِينَ سَمِعُوا ذٰلِكَ لَا يُطِيعُونَهٗ فَهُمْ أَيْضًا لَّا يُطِيعُونَ الْكِتَابَ.

''کسی صحیح حدیث میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل پر نص موجود نہیں، جبکہ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت پر صحیح ثابت نصوص موجود ہیں، شیعہ کا دعوی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت بلافصل پر قطعی نص قائم کر چکے تھے، اگر ایسا ہی تھا تو لکھنے کی ضرورت کیا تھی؟ اگر خلافت کا بیان ہو چکا تھا تو سوچیے! جن لوگوں نے سن کر نہیں مانا، وہ لکھا ہوا مان لیتے؟''

(مِنهاج السّنة النّبويّة في نقض كلام الشّيعة والقدريّة: 318/6)

ابن عباس رضی اللہ عنہما مصیبت کسے کہتے ہیں؟:

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اس بات کو مصیبت کہا کرتے تھے کہ صحابہ کے شور کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھنے کا ارادہ ترک کر دیا، وہ سمجھتے تھے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھ دیا ہوتا، تو بعد میں آنے والے گمراہ فرقے ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں انکار کی راہ نہ پاتے۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (م:728ھ) فرماتے ہیں:

يَقْتَضِي أَنَّ هٰذَا الْحَائِلَ كَانَ رَزِيَّةً، وَهُوَ رَزِيَّةٌ فِي حَقِّ مَنْ شَكَّ فِي خِلَافَةِ الصِّدِّيقِ، أَوِ اشْتَبَهَ عَلَيْهِ الْأَمْرُ؛ فَإِنَّهٗ لَوْ كَانَ هُنَاكَ كِتَابٌ لَّزَالَ هٰذَا الشَّكُّ، فَأَمَّا مَنْ عَلِمَ أَنَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خِلَافَتَهُ حَقٌّ فَلَا رَزِيَّةَ فِي حَقِّهِ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ .

''سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اسے مصیبت کہہ رہے ہیں، یہ مصیبت اس کے لئے ہے، جو خلافت صدیق میں شک کرتا ہے یا اس پر معاملہ مشتبہ ہو چکا ہے، اگر کوئی لکھی ہوئی چیز ہوتی، تو یہ شک دور ہو جاتا۔

اور جو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو حق سمجھتا ہے، اس کے لئے کوئی مصیبت نہیں، والحمدللہ۔'' (منهاج السّنة : 25/6)

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما یہ بات اس وقت فرمایا کرتے تھے، جب گمراہ فرقے جنم لے چکے تھے، تو آپ رضی اللہ عنہ خلافت صدیق کے انکار کو امت کی بربادی قرار دے رہے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خلافتِ علی رضی اللہ عنہ نہیں لکھنا چاہتے تھے۔

بعض کہتے ہیں کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ خلافت و امامت کے اوّل حقدار تھے، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو خلیفہ بلافصل لکھنا چاہتے تھے، جس سے سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ وغیرہ نے روک دیا۔ لیکن اس حدیث کا بہ غور مطالعہ کرنے والا سمجھ سکتا ہے کہ اس میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت و امامت کے لکھنے کا ذکر تک نہیں۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ (م:774ھ) لکھتے ہیں:

هٰذَا الْحَدِيثُ مِمَّا قَدْ تَوَهَّمَ بِهِ بَعْضُ الْأَغْبِيَاءِ مِنْ أَهْلِ الْبِدَعِ مِنَ الشِّيعَةِ وَغَيْرِهِمْ كُلِّ مُدَّعٍ أَنَّهُ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَّكْتُبَ فِي ذٰلِكَ الْكِتَابِ مَا يَرْمُونَ إِلَيْهِ مِنْ مَّقَالَاتِهِمْ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَهٰذَا هُوَ التَّمَسُّكُ بِالْمُتَشَابِهِ وَتَرْكُ الْمُحْكَمِ، وَأَهْلُ السُّنَّةِ يَأْخُذُونَ بِالْمُحْكَمِ وَيَرُدُّونَ مَا تَشَابَهَ إِلَيْهِ، وَهٰذِهِ طَرِيقَةُ الرَّاسِخِينَ فِي الْعِلْمِ كَمَا وَصَفَهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهٖ، وَهٰذَا الْمَوْضِعُ مِمَّا زَلَّ فِيهِ أَقْدَامُ كَثِيرٍ مِّنْ أَهْلِ الضَّلَالَاتِ، وَأَمَّا أَهْلُ السُّنَّةِ فَلَيْسَ لَهُمْ مَذْهَبٌ إِلَّا اتِّبَاعُ الْحَقِّ يَدُورُونَ مَعَهٗ كَيْفَمَا دَارَ، وَهٰذَا الَّذِي كَانَ يُرِيدُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَنْ يَّكْتُبَهٗ قَدْ جَاءَ فِي الْأَحَادِيثِ الصَّحِيحَةِ التَّصْرِيحُ بِكَشْفِ الْمُرَادِ مِنْهُ .

''اس حدیث سے اہل بدعت، شیعہ وغیرہ کے بعض کند ذہن لوگوں نے وہم کھایا ہے۔ یہ لوگ دعوی کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وہی لکھنا چاہتے تھے، جو ہمارے ذہنوں میں ہے۔ یہ ایک متشابہہ بات ہے، اہل بدعت کا وطیرہ ہے کہ وہ متشابہات کو لیتے ہیں اور محکمات کو رد کر دیتے ہیں، جبکہ اہل سنت محکم کو لیتے ہیں اور متشابہ کو چھوڑتے ہیں۔ یہ طریقہ فرمان باری تعالیٰ کے مطابق راسخ علما کا ہے۔ اہل سنت کا مذہب حق کی پیروی ہے اور یہی ان کا دائرہ کار ہے۔ حدیث قرطاس کے مسئلہ میں بہت سے لوگ گمراہ ہو گئے، حالاں کہ نبی کریم ﷺ جو لکھنا چاہتے تھے، اس کی وضاحت صحیح احادیث میں آ گئی ہے۔''

(البداية والنّهاية : 5/227، 228)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ لکھنا کیا چاہتے تھے؟

صحیح احادیث سے یہی معلوم ہوتا کہ اس موقعہ پر نبی کریم ﷺ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت لکھنا چاہ رہے تھے۔

حدیث نمبر ①:

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے مرض الموت میں مجھ سے فرمایا:

اُدْعِي لِي أَبَا بَكْرٍ، أَبَاكِ، وَأَخَاكِ، حَتّٰى أَكْتُبَ كِتَابًا، فَإِنِّي أَخَافُ أَنْ يَّتَمَنّٰى مُتَمَنٍّ وَّيَقُولُ قَائِلٌ : أَنَا أَوْلٰى، وَيَأْبَى اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُونَ إِلَّا أَبَا بَكْرٍ .

''عائشہ! اپنے والد ابوبکر اور بھائی عبدالرحمٰن کو بلائیں، میں کچھ تحریر کئے دیتا ہوں، خدشہ ہے کہ کوئی خلافت کا متمنی ابوبکر سے اولیت کا دعوی نہ کر دے۔ اللہ اور مومن ابوبکر کے علاوہ (سب کے دعویٰ خلافت کا) انکار کردیں گے۔''

(مسند الإمام أحمد : 144/6، صحيح مسلم : 2387)

حدیث نمبر ②:

سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مرض الموت میں فرمایا:

لَقَدْ هَمَمْتُ أَوْ أَرَدْتُّ أَنْ أُرْسِلَ إِلٰى أَبِي بَكْرٍ وَّابْنِهِ فَأَعْهَدَ، أَنْ يَّقُولَ : الْقَائِلُونَ أَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّونَ .

''میں نے ارادہ کیا ہے کہ ابوبکر اور ان کے فرزند عبدالرحمٰن کی طرف پیغام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھیجوں اور خلافت کی وصیت کردوں، تاکہ کوئی خلافت کا دعوی وتمنا نہ کر سکے۔''

(صحيح البخاري : 7217)

یہ احادیث بتاتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت لکھنے کا ارادہ رکھتے تھے، پھر آپ نے یہ ارادہ ترک کر دیا، کیوں کہ آپ نے یہ اندازہ لگا لیا تھا کہ اللہ اور مومنین ابوبکر کے علاوہ کسی کو قبول ہی نہیں کریں گے۔

اللہ نے دین کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے، لہٰذا ایسا ممکن نہیں کہ خلافت وامامت اللہ کی طرف سے منصوص ہو، سیّدنا علی رضی اللہ عنہ اس کے اوّل حقدار ہوں اور پوری امت اس کے خلاف متفق ہو جائے، نصوص قرآن وسنت اور عقل اس کا انکار کرتے ہیں۔

مزید یہ ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی کے کسی بھی لمحے میں خود کو خلیفہ بلا فصل نہیں کہا، نہ اس بات کا اظہار کیا، بعض گروہوں کی طرف سے اگر یہ اعتراض مان لیا جائے کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ چوں کہ امت کو ایک نئی مصیبت میں مبتلا نہیں کرنا چاہتے تھے، اس لئے آپ نے اپنے حق کا مطالبہ نہیں کیا، تو یہ سوال خود بخود پیدا ہو جائے گا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اپنے دور خلافت میں اس بات کے اظہار میں کیا رکاوٹ تھی؟

پھر اگر بالفرض رسول اللہ ﷺ کو لکھنے سے روکا جا رہا تھا، تو یہ فرمانے میں کیا حرج تھا کہ میرے بعد علی خلیفہ بلا فصل ہیں؟

حدیث قرطاس سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کی ہے، وہ اس واقعہ پر اندوہ گین بھی ہیں، لیکن انہوں نے کبھی نہیں کہا کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے زیادتی ہوئی ہے یا نبی اکرم ﷺ ان کی خلافت لکھنا چاہتے تھے، لیکن لکھ نہ سکے وغیرہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما تو ابن خطاب رضی اللہ عنہ کی فضیلت کے معترف تھے اور آپ کی خلافت کو برحق تسلیم کرتے تھے، فرماتے ہیں:

دَخَلْتُ عَلٰى عُمَرَ حِينَ طُعِنَ فَقُلْتُ : أَبْشِرْ بِالْجَنَّةِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَسْلَمْتَ حِينَ كَفَرَ النَّاسُ، وَجَاهَدْتَّ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَذَلَهُ النَّاسُ، وَقُبِضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، وَلَمْ يَخْتَلِفْ فِي خِلَافَتِكَ اثْنَانِ، وَقُتِلْتَ شَهِيدًا .

''سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ زخمی ہوئے، تو میں ان کے پاس آیا۔ میں نے کہا: امیر المومنین! جنت مبارک ہو! جب لوگوں نے اسلام کا انکار کیا، تو آپ نے قبول کیا۔ آپ نے اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ دیا، جب لوگوں نے آپ کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہوتے وقت آپ سے راضی تھے۔ آپ کی خلافت میں دو انسانوں نے بھی اختلاف نہیں کیا اور اب آپ منصب شہادت پر فائز ہونے والے ہیں۔''

(المستدرك للحاكم : 92/3، وصحّحه ابن حبّان : 6891، وسندهٗ صحيحٌ)

نیز دیکھیں: (صحيح البخاري : 3692)

کیا سیدنا علی رضی اللہ عنہ وصی رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں؟

سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی طرف سے دعوی خلافت یا تمنائے خلافت کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاریخ اسلام میں اشارہ تک نہیں ملتا، آپ رضی اللہ عنہ نے خود کو کبھی وصی رسول نہیں کہا، بلکہ معاملہ اس کے برعکس ہے۔

① سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں:

إِنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، فَقَالَ النَّاسُ : يَا أَبَا حَسَنٍ، كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟، فَقَالَ : أَصْبَحَ بِحَمْدِ اللّٰهِ بَارِئًا، فَأَخَذَ بِيَدِهِ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ : أَنْتَ وَاللّٰهِ بَعْدَ ثَلَاثٍ عَبْدُ الْعَصَا، وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَأَرٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْفَ يُتَوَفّٰى مِنْ وَّجَعِهِ هٰذَا، إِنِّي لَأَعْرِفُ وُجُوهَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ، اذْهَبْ بِنَا إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْنَسْأَلْهُ فِيمَنْ هٰذَا الْأَمْرُ، إِنْ كَانَ فِينَا عَلِمْنَا ذٰلِكَ، وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا عَلِمْنَاهُ، فَأَوْصٰى بِنَا، فَقَالَ عَلِيٌّ : إِنَّا وَاللّٰهِ لَئِنْ سَأَلْنَاهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنَعَنَاهَا لَا يُعْطِينَاهَا النَّاسُ بَعْدَهُ، وَإِنِّي وَاللّٰهِ لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’سیّدنا علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں سے واپس آئے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض موت کا واقعہ ہے۔ صحابہ کرام نے پوچھا: ابوالحسن! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طبیعت کیسی ہے؟ کہا: الحمد اللہ! کافی بہتر ہے، پھر سیّدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ تھام کر فرمایا: اللہ کی قسم! تین دن بعد آپ محکوم ہو جائیں گے۔ اللہ کی قسم! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مرض سے جانبر نہیں ہو سکیں گے، مجھے آثار نظر آ گئے ہیں، بوقت وفات بنو عبدالمطلب کے چہروں کی مجھے خوب شناخت ہے۔ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر خلافت کے متعلق پوچھ لیتے ہیں۔ اگر ہم اس کے مستحق ہیں، تو معلوم ہو جائے گا، اگر کوئی دوسرا ہے تو بھی پتہ چل جائے گا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس کی وصیت فرما دیں گے۔ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! اگر ہم نے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار کر دیا، تو لوگ ہمیں کبھی خلافت نہیں دیں گے۔ میں تو یہ مطالبہ نہیں کروں گا۔‘‘ (صحيح البخاري : 4447)

② سیّدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے کہا:

هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ؟ قَالَ : لَا، إِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ، أَوْ فَهْمٌ أُعْطِيَهُ رَجُلٌ مُّسْلِمٌ، أَوْ مَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ . قَالَ : قُلْتُ : فَمَا فِي هٰذِهِ الصَّحِيفَةِ؟ قَال : العَقْلُ، وَفَكَاكُ الْأَسِيرِ، وَلَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِّكَافِرٍ .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

’’کیا آپ کے پاس کوئی خاص تحریر ہے؟ فرمایا: نہیں، صرف کتاب اللہ کا فہم اور یہ صحیفہ ہے۔ میں نے پوچھا: اس صحیفہ میں کیا ہے؟ فرمایا: دیت، قیدی آزاد کرنا اور یہ کہ مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے (کے مسائل ہیں)۔‘‘

(صحيح البخاري: 111)

ثابت ہوا کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ وصی رسول نہیں تھے، نہ وہ خود کو خلیفہ بلافصل سمجھتے تھے، بلکہ آپ نے سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر خلافت و امامت کی بیعت کر رکھی تھی۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (م: 728ھ) لکھتے ہیں:

مَنْ تَوَهَّمَ أَنَّ هٰذَا الْكِتَابَ كَانَ بِخِلَافَةِ عَلِيٍّ فَهُوَ ضَالٌّ بِّاتِّفَاقِ عَامَّةِ النَّاسِ عُلَمَاءِ السُّنَّةِ وَالشِّيعَةِ، أَمَّا أَهْلُ السُّنَّةِ فَمُتَّفِقُونَ عَلٰى تَفْضِيلِ أَبِي بَكْرٍ وَّتَقْدِيمِهٖ . وَأَمَّا الشِّيعَةُ الْقَائِلُونَ بِأَنَّ عَلِيًّا كَانَ هُوَ الْمُسْتَحِقَّ لِلْإِمَامَةِ، فَيَقُولُونَ : إِنَّهٗ قَدْ نَصَّ عَلٰى إِمَامَتِهٖ قَبْلَ ذٰلِكَ نَصًّا جَلِيًّا ظَاهِرًا مَّعْرُوفًا، وَّحِينَئِذٍ فَلَمْ يَكُنْ يَحْتَاجُ إِلٰى كِتَابٍ .

’’سنی و شیعہ علما بالاتفاق ایسے شخص کو گمراہ قرار دیتے ہیں، جس کا دعوی ہو کہ نبی کریم سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت لکھنا چاہتے تھے۔ اہل سنت سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی تفضیل و تقدیم پر متفق ہیں، جبکہ شیعہ کا نظریہ ہے کہ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ ہی امامت کے مستحق تھے، وہ کہتے ہیں کہ ان کی امامت پر نص جلی

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

ہے، چنانچہ کسی تحریر کی ضرورت ہی نہ تھی۔'' (مِنهاج السّنة : 135/3)

نبی کریم ﷺ نے لکھنے کا ارادہ اپنے اختیار سے ترک کیا تھا، ایک نبی تبلیغ دین سے رک ہی نہیں سکتا، اگر رسول اللہ ﷺ کفار کے روکنے سے دین کی تبلیغ سے نہیں رکے تھے، تو صحابہ کے روکنے سے کیسے رک جاتے؟ پھر صحابہ جنہوں نے زندگی کے ہر لمحے میں رسول اللہ ﷺ کا ساتھ دیا ہو، وہ آپ کو دین کی تبلیغ سے کیونکر روک سکتے تھے؟

ع دل صاحب ادراک سے انصاف طلب ہے۔

حسبنا کتاب اللہ:

قول عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ''حَسْبُنَا كِتَابُ اللّٰهِ'' میں کتاب اللہ سے مراد حکم اللہ ہے۔ وہ احکام الٰہی، جو قرآن وحدیث کی صورت میں لکھے جا چکے ہیں، کتاب میں قرآن اور حدیث دونوں آتے ہیں۔ ایسا نہیں کہ صرف قرآن کو کافی کہا ہو۔

دین کی تکمیل ہو چکی تھی ﴿اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾ ''آج ہم نے تمہارا دین مکمل کر دیا۔'' نازل ہو چکی تھی۔ قرآن کریم میں ﴿مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتَابِ مِنْ شَيْءٍ﴾ ''ہم نے کتاب میں کوئی کمی نہیں چھوڑی۔'' اور ﴿تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ﴾ ''قرآن میں ہر چیز کا بیان ہے۔'' جیسے فرامین الٰہیہ موجود تھے۔ بتایا جا چکا تھا کہ قرآن کا بیان حدیث کی صورت میں موجود ہے، تو بیماری کے عالم میں مزید لکھنا اب باعث تکلیف تھا۔

حافظ ذہبی رحمہ اللہ (748ھ) لکھتے ہیں:

إِنَّمَا أَرَادَ عُمَرُ التَّخْفِيفَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَسَلَّمَ، حِينَ رَآهُ شَدِيدَ الْوَجَعِ، لِعِلْمِهِ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَكْمَلَ دِينَنَا، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ الْكِتَابُ وَاجِبًا لَّكَتَبَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ، وَلَمَا أَخَلَّ بِهِ.

''سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت تکلیف میں دیکھ کر صرف اس لیے تخفیف کا ارادہ فرمایا تھا کہ وہ جانتے تھے دین الٰہی مکمل ہو گیا ہے، یہ تحریر واجب ہوتی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اسے ضرور لکھ دیتے، کبھی ترک نہ کرتے۔''

(تاريخ الإسلام: 813/1، ت بشار، سير أعلام النّبلاء: 338/2)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو صلح حدیبیہ کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا نام مبارک مٹانے کا حکم دیا، مگر انہوں نے انکار کر دیا، یہ مقاصد شریعت کی مخالفت نہیں، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی انتہا تھی۔ اسی طرح سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا بیان بھی آقائے کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لازوال محبت کی دلیل ہے۔

تنبیہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے قبل تین وصیتیں فرمائی تھیں، اگر خلافت علی لکھنے سے صحابہ مانع ہوئے تھے تو بیان کرنے سے کیا مانع ہوا تھا؟ پھر یہ واقعہ جمعرات کا ہے، جب کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سوموار کو ہوئی، یعنی اس واقعہ کے تین دن بعد تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے۔ خلافت علی کیوں نہ لکھ دی یا کم از کم وصیت ہی فرما دیتے۔ اس سے اس دعویٰ کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ وصی رسول ہیں کی قلعی کھل جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحاصل:

سیدنا علی رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے چوتھے برحق خلیفہ ہیں۔اس پر امت محمدیہ کا اجماع ہے۔خلفائے راشدین کی ترتیب ہر دور میں زبان زد عام تھی، کسی کو انکار تھا، نہ اشتباہ، بلکہ خوئے تسلیم ورضا تھی۔

جب اہل ہوا جنم لیتے ہیں، تو اپنے ساتھ خلافت صدیق وفاروق رضی اللہ عنہما پر سوالات اٹھانے کی بدعت بھی لاتے ہیں، اس گمراہ کن نظریے پر دلائل تراشے جاتے ہیں، قرآن وحدیث میں معنوی تحریف کا فتنہ سر اٹھاتا ہے۔

آل یہود کا اخاذ ذہن اس حقیقت سے واقف تھا کہ اسلام اور مسلمان کے درمیان سے اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ گرا دیا جائے تو اسلام کی عمارت دھڑام سے زمین پر آ گرے گی، اسی لئے اس ذہن کو عام کیا گیا کہ نعوذ باللہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد گمراہ ہو گئے تھے۔اس غلیظ نظریے کو کیسے کیسے بہانوں سے عام کیا جاتا ہے، اس کا اندازہ حدیث قرطاس سے لگا لیجئے۔اس کی بنیاد پر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے خلاف زبان درازی کی مشق جاری رہتی ہے اور دشمنان اسلام کی کوشش رہتی ہے کہ اسلام سے اہل اسلام کو دور کر دیا جائے، نہ رہے بانس نہ بجے بانسری، خدا غارت کرے کس درجہ ظالم ہیں یہ لوگ!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھرانۂ علی کو مباہلہ کے وقت بلاوا

جب سورت آلِ عمران کی آیت نمبر اکسٹھ (۶۱) نازل ہوئی، تو نبی اکرم ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما کو بلا کر فرمایا:

اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي . ''اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں۔''

(صحيح مسلم : 2404)

تبصرہ:

اس سے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت و منقبت ثابت ہوتی ہے، مگر وہ اس فضیلت میں منفرد نہیں، دوسرے لوگ بھی اس میں شریک ہیں۔

① سیدہ امِ سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ، سیدنا حسن رضی اللہ عنہ، سیدنا حسین رضی اللہ عنہ اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اور اپنے اوپر چادر ڈال کر اللہ تعالیٰ سے تین بار یہ دعا کی:

اَللّٰهُمَّ أَهْلِي، أَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ، وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا .

''اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، ان سے ناپاکی دُور کر اور انہیں خوب پاک کر دے۔''

میں نے کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَلَسْتُ مِنْ أَهْلِكَ؟ قَالَ : بَلٰى، فَادْخُلِي فِي الْكِسَاءِ قَالَتْ : فَدَخَلْتُ فِي الْكِسَاءِ بَعْدَمَا قَضٰى دُعَاءَهٗ لِابْنِ عَمِّهٖ عَلِيٍّ وَابْنَيْهِ، وَابْنَتِهٖ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ .

''اللہ کے رسول! کیا میں آپ کے اہل میں سے نہیں ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں؟ چادر میں داخل ہو جائیں۔ آپ ﷺ کے اپنے چچا زاد علی رضی اللہ عنہ، ان کے دونوں بیٹوں اور اپنی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے لیے دعا کرنے کے بعد میں چادر میں داخل ہو گئی۔''

(مسند الإمام أحمد : 298/6، وسندهٗ حسنٌ)

② سیدنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب آیت:

﴿إِنَّمَا يُرِيدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا﴾(الأحزاب : 33)

نازل ہوئی، تو اس وقت نبی اکرم ﷺ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف فرما تھے، آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ اور سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہم کو بلا کر ان پر چادر اوڑھ دی، سیدنا علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی پیٹھ پیچھے کھڑے تھے، تو ان کو بھی چادر میں داخل کر کے دعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا .

''اللہ! یہ (بھی) میرے اہل بیت ہیں، تو ان سے پلیدی دور رکھ اور انہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاک کر دے۔‘‘

ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اللہ کے نبی! میں بھی ان کے ساتھ ہوں؟ فرمایا: آپ تو ان میں شامل ہیں ہی! بلکہ آپ تو میرے بہترین اہل بیت ہیں۔‘‘

(سنن التّرمذي: 3205، 3787، صحيحٌ لهٗ شواهد)

اس حدیث سے پنجتن کی بجائے چھ تن ثابت ہو رہے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زوجہ محترمہ امّ المومنین سیدہ امِ سلمہ رضی اللہ عنہا کو بھی چادر کے نیچے رکھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ کے مبارک کندھوں کی سواری

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اِنْطَلَقْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَتَيْنَا الْكَعْبَةَ، فَصَعِدَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْكِبَيَّ، فَنَهَضَ بِهٖ عَلِيٌّ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْفَهٗ قَالَ لَهٗ : اجْلِسْ، فَجَلَسَ، فَنَزَلَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : اصْعَدْ عَلٰى مَنْكِبَيَّ فَنَهَضَ بِهٖ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِيٌّ : إِنَّهٗ لَيُخَيَّلُ إِلَيَّ أَنِّي لَوْ شِئْتُ لَنِلْتُ أُفُقَ السَّمَاءِ، فَصَعِدَ عَلِيٌّ الْكَعْبَةَ وَعَلَيْهَا تِمْثَالٌ مِنْ صُفْرٍ أَوْ نُحَاسٍ، فَجَعَلْتُ أُعَالِجُهٗ لَأُزِيلَهٗ يَمِينًا وَشِمَالًا، وَقُدَّامًا وَمِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ، وَمِنْ خَلْفِهٖ، حَتّٰى إِذَا اسْتَمْكَنْتُ مِنْهُ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اقْذِفْهُ فَقَذَفْتُ بِهٖ، فَكَسَرْتُهٗ كَمَا تُكْسَرُ الْقَوَارِيرُ، ثُمَّ نَزَلْتُ، فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَرَسُولُ اللّٰهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَبِقُ حَتّٰى تَوَارَيْنَا بِالْبُيُوتِ خَشْيَةَ أَنْ يَلْقَانَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ .

”میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نکلا، ہم کعبۃ اللہ پہنچ گئے، تو رسول اللہ ﷺ میرے کندھوں پر سوار ہوئے اور میں نے کھڑا ہونا چاہا، تو نبی ﷺ نے مجھے کمزور پایا فرمایا: بیٹھ جائیں، میں بیٹھ گیا، تو نبی ﷺ (میرے کندھوں سے) نیچے اُتر آئے، فرمایا: آپ میرے کندھوں پر سوار ہو جائیں، رسول اللہ ﷺ نے کھڑا ہونا چاہا، تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے ایسا لگ رہا تھا کہ میں چاہوں، تو آسمان کے کناروں تک پہنچ جاؤں گا۔ میں خانہ کعبہ پر چڑھا، اس میں پیتل اور تانبے کی مورتیاں تھیں، تو میں ان کو اکھاڑنے لگا تا کہ ان کو دائیں بائیں، آمنے سامنے اور پیچھے سے ہٹا دوں۔ جب میں ان کے اکھاڑنے میں فتح یاب ہو گیا، تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: انہیں پھینک دیں، میں نے پھینکیں، تو اس طرح ٹوٹ گئیں، جس طرح شیشہ ٹوٹتا ہے، پھر میں اتر آیا اور وہاں سے میں اور رسول اللہ ﷺ جلدی جلدی چلے یہاں تک کہ ہم اپنے گھروں کو واپس پلٹ آئے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کسی سے ہماری ملاقات ہو جائے۔“

(خصائص عليّ للنّسائي : 122، مسند الإمام أحمد : 84/1، زوائد مسند الإمام أحمد : 151/1، تهذيب الآثار للطّبري، ص 237 مسند عليّ، مسند البزّار : 2401، المستدرك للحاكم : 366/2-367، تاريخ بغداد للخطيب : 302/13، مسند أبي يعلى : 251/1، ح : 292)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سند ضعیف ہے۔ ابو مریم ثقفی مجہول ہے، اسے صرف امام ابن حبان رحمہ اللہ نے ''الثقات: ۳۱۴/۵'' میں ذکر کیا ہے۔

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے اسے ''مجہول'' کہا ہے۔

(سوالات البرقاني : 592)

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''بالفرض اگر یہ روایت ثابت ہے، تب بھی بارہ اماموں اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خصوصیت ثابت نہیں ہوتی، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو سیدہ اُمامہ بنت العاص بن ربیع رضی اللہ عنہا کو بھی کندھوں پر اٹھا کر نماز پڑھاتے تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام فرماتے، انہیں اٹھا لیتے، جب سجدہ میں جاتے، نیچے اتار دیتے۔ اسی طرح دوسری روایت میں یوں ہے کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ میں ہوتے، تو سیدنا حسن رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر چڑھ کر کھیلتے، پھر آپ فرماتے: میرا نواسہ مجھ سے کھیلتا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہونٹوں کو بوسہ دیتے۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچی اور بچے دونوں کو اٹھایا، تو اب یہ ضروری نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کندھوں پر اٹھانا سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے خصائص میں شامل ہے۔ بلکہ اس عظمت میں ان کے ساتھ اور لوگ بھی شریک ہیں۔ اب اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو اس لئے اٹھایا تھا کہ وہ آپ اٹھانے سے عاجز آ گئے تھے، تو یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل میں شامل ہوگی۔ اسی طرح جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے کندھوں پر اٹھاتا ہے، یہ شرف اس سے بڑا ہے، جسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کندھوں پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اٹھائیں، جیسا کہ غزوۂ احد کے دن صحابہ کرام میں سے سیدنا طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے یہ سعادت حاصل کی تھی۔ سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فائدہ دیا تھا، وہاں سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فائدہ اٹھایا تھا، یہ ثابت شدہ بات ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے نفس اور مال کے ذریعے نفع دینا اس کے برعکس زیادہ بڑی عظمت ہے کہ کوئی شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نفس اور مال سے فائدہ اٹھائے۔''

(مِنهاج السّنّة النّبوية في نقض كلام الشّيعة والقدرية : 7/3)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق خاص آیات

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شان میں کوئی خاص آیت کریمہ نازل نہیں ہوئی۔

بعض کہتے ہیں کہ آیت: ﴿مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ﴾ سے مراد سیدنا علی اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہما ہیں اور آیت: ﴿يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ﴾ سے مراد سیدنا حسن اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہما ہیں۔

یہ تفسیر نہیں، تحریف والحاد ہے۔

❁ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ (۷۲۸ھ) فرماتے ہیں:

اَلتَّفْسِيرُ بِمِثْلِ هٰذَا طَرِيقٌ لِلْمَلَاحِدَةِ عَلَى الْقُرْآنِ وَالطَّعْنُ فِيهِ.

''اس طرح کی تفسیر ملحدین کرتے ہیں، یہ قرآن کریم میں طعن ہے۔''

(مِنهاج السّنّة: 245/7)

❁ علامہ زرکشی رحمہ اللہ (۷۹۴ھ) فرماتے ہیں:

أَمَّا التَّأْوِيلُ الْمُخَالِفُ لِلْآيَةِ وَالشَّرْعِ فَمَحْظُورٌ لِأَنَّهُ تَأْوِيلُ الْجَاهِلِينَ مِثْلُ تَأْوِيلِ الرَّوَافِضِ .....

''آیت اور شریعت کے مخالف تفسیر کرنا حرام ہے، کیونکہ یہ جاہلوں کی تفسیر ہے، جیسا کہ روافض نے (مذکورہ بالا آیات کی من چاہی) تفسیر کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے.....“

(البُرهان في عُلوم القرآن : 152/2)

ایک من گھڑت واقعہ:

(سورت دہر کی) یہ اٹھارہ آیات حضرت علی وحسنین وفاطمہ الزہرا اور بی بی فضہ کے حق میں نازل ہوئیں، کہ ان بزرگوں نے حضرات حسنین کے بیمار ہونے پر تین روزوں کی نذر مانی، ان کی صحت یابی پر تین روزے رکھے، مگر ہر روز افطار کے وقت مسکین، یا غریب یا قیدی آ گئے، انہیں روٹیاں دے دیں اور خود تینوں دن بھوکے سو رہے، اس لیے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تاج دارِ ھل أتی کہا جاتا ہے۔

(تفسير الثّعلبي : 226/28)

اس کی تمام سندیں جھوٹی ہے۔

پہلی سند:

۱۔ محبوب بن حمید بصری کے حالات زندگی نہیں مل سکے۔

۲۔ قاسم بن بہرام ابو ہمدان متروک ہے۔

۳۔ لیث بن ابی سلیم سیء الحفظ اور مدلس ہے۔

دوسری سند:

۱۔ عبداللہ بن حامد وزان کی توثیق نہیں ملی۔

۲۔ محمد بن احمد بن سہیل باہلی حدیثیں گھڑتا تھا۔

۳۔ ابو مسعود عبدالرحمٰن بن مہر کے حالات نہیں ملے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ ابوعلی عنبری کون ہے؟ معلوم نہیں۔

۵۔ محمد بن سائب کلبی متروک وکذاب ہے۔

۶۔ ابوصالح ضعیف ومختلط ہے۔خود کہتا ہے کہ میں نے اختلاط کے بعد سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

تیسری سند:

۱۔ ابوالحسن المؤدب احادیث گھڑتا تھا۔

۲۔ شعیب بن واقد مزنی کی احادیث پر جرح کی گئی ہے۔

۳۔ قاسم بن بہرام ابوہمدان متروک ہے۔

۴۔ لیث بن ابی سلیم سیء الحفظ اور مدلس ہے۔

شان علی رضی اللہ عنہ میں تین سو آیات:

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

نَزَلَتْ فِي عَلِيٍّ ثَلَاثُمِائَةِ آيَةٍ .

''سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شان میں تین سو آیات نازل ہوئیں۔''

(تاریخ بغداد للخطیب : 185/7، تاریخ ابن عساکر : 364/42)

سند سخت ضعیف ہے۔

① جویبر بن سعید ''متروک'' ہے۔

② سلام بن سلیمان مدائنی ''ضعیف'' ہے۔

③ محمد بن جبش مامونی کی توثیق نہیں ملی۔

④ اسماعیل بن محمد بن عبدالرحمٰن مدائنی کی توثیق معلوم نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

⑤ ضحاک بن مزاحم کا سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع نہیں۔

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی مروی ہے:

مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مَا نَزَّلَ فِي عَلِيٍّ .

''جتنی آیات اللہ تعالیٰ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل کیں، اتنی کسی کی شان میں نازل نہیں کیں۔''

(تاريخ ابن عَساكر : 363/42)

سند سخت ضعیف ہے۔

① حصین بن مخارق ''متروک'' ہے۔

② عمر بن حسن بن علی اشنانی ''ضعیف'' ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علی رضی اللہ عنہ کی فضلیت میں روایات

بلا شبہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب متواتر احادیث سے ثابت ہیں، لیکن اس امت کے سب سے افضل انسان ابو بکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کے بعد عمر رضی اللہ عنہ کا مقام ومرتبہ ہے، ان کے بعد عثمان رضی اللہ عنہ کی فضیلت ہے، عثمان رضی اللہ عنہ کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی فضلیت ومنقبت ہے۔ یہ اہل سنت کی ترتیب ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا جَاءَ لِأَحَدٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْفَضَائِلِ مَا جَاءَ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ.

''اتنے فضائل کسی صحابی کے وارد نہیں ہوئے، جتنے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے وارد ہوئے ہیں۔''

(المستدرك للحاكم: 108/3، وسندهٗ صحيحٌ)

امام اہل سنت رحمہ اللہ کے اس قول کے دو مطلب ہو سکتے ہیں؛

① جتنی روایات علی رضی اللہ عنہ کے فضائل میں مروی ہیں، اتنی کسی اور صحابی کے بارے میں نہیں ہیں، یہ ملی جلی روایات ہیں، بعض صحیح ہیں اور بعض ضعیف وموضوع۔

امام شعبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

مَا كُذِبَ عَلٰى أَحَدٍ فِي هٰذِهِ الْأُمَّةِ كَمَا كُذِبَ عَلٰى عَلِيٍّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ .

''امت میں اتنا جھوٹ کسی پر نہیں بولا گیا، جتنا علی رضی اللہ عنہ پر بولا گیا ہے۔''

(الجَعديات للبَغَوي : 2556، الشّريعة للآجُرّي : 2531/5، وسندهٗ صحيحٌ)

② اصحاب ثلاثہ کے بعد سب سے زیادہ فضیلت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی ہے۔

رافضیت اور ناصبیت دو انتہائیں ہیں، ایک گروہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بلافصل قرار دیتا ہے تو دوسرا گروہ ان کی خلافت کا سرے سے ہی منکر ہے۔ اہل سنت مگر سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق دیتے ہیں۔ وہ انہیں اسلام کا چوتھا خلیفہ برحق تسلیم کرتے ہیں اور ان کے متعلق کسی قسم کی بری رائے رکھنے سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔